۷۸۶

فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

گورا

مصنفہ

علامۂ دہر مولانا حکیم محمد علیخان صاحب مرحوم

بفرمایش

مولوی محمد مصطفےٰ علیخان صاحب بی-ایس سی-ایل ایل-بی

مرقع عالم پریس ہردوئی میں چھپا

(باہتمام شفیع اللہ خان مینیجر مرقع عالم پریس)

بار سوم   سنہ ۱۹۲۱ء   قیمت فی جلد عمہ

پہلا باب

کمسنی کی شادی پر رونا

پھول تو دو دن بہارِ زندگی دکھلا گئے
حسرت اُن غنچون پہ ہی جو بِن کھلے مُرجھا گئے

ہی ہی! ہاے ہاے!! ہا ہا ہا!!! یہ رونے کی وہ جگر خراش صدائین ہین جو قصبہ ریواڑی* مین ایک مکان سے نکل نکلکر اسکے پختہ در و دیوار سے سر پھوڑ رہی ہین -

ریواڑی ہندوستان مین ضلع گرگانوہ ملک پنجاب کا ایک مشہور قصبہ ہی جسکو راجہ ریوت نے اپنی بیٹی ریوتی کے نام سے سنہ ۱۰۰۰ع مین آباد کیا تھا - اس کے مشرق کیطرف گوڑگانوہ واقع ہی - مغرب کی جانب نابھہ اور جھیند کی ریاستین - شمالی حد بندی ضلع رہتک سے

* ریواڑی ضلع گوڑگانوہ کا تحصیلی مقام ہی - تین سو برس ہوئے جب یہ قصبہ دہلی کے سلاطین اسلام کے زیر فرمان تھا سنہ ۱۸۰۳ع میں لیک صاحب نے ریواڑی کا علاقہ سورج مل راجہ بھرت پور کو عطا کیا مگر سنہ ۱۸۰۵ع مین بجرم بغاوت اس سے چھین لیا گیا استاجری کے طور پر تیج سنگھ کو ملا اور سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر کے بعد سرکاری عملداری مین شامل کر لیا گیا

ہوتی ہی اور جنوبی سرحد پر الور کا راج ہی -

جس مکان کا اسوقت ہم تذکرہ کر رہے ہین وہ دو منزلہ ہی جو زمین کے بہت سے رقبہ کو اپنے آغوش مین لئے ملا تواڑہ کے محلہ مین واقع ہی اسکا دروازہ شرقی سمت کو ہی جسکے نیچے ہی نیچے وہ راستہ ہی جو چوک سے آیا ہی اور پیچ و خم کھاتا ہوا باول کی طرف نکل گیا ہی - اس مکان کے شمالی جانب کو اسی سے ملا ہوا نشست کا مردانہ مکان ہی جسمین اسوقت بہت سے لوگون کا مجمع ہی انمین اکثر تو اہل ہنود ہین اور بعض بعض مسلمان بھی - مگر سب کے سب سر جھکائے غمگین بیٹھے ہین - انمین سے ایک شخص کی حالت بہت رحم کے قابل ہی - یہ صاحب دونون ہاتھون سے اپنا سر تھامے ہوئے ہین - آنکھون سے آنسو جاری ہین - اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین انکے دل سے اُٹھکر انکے مُنھ تک آتی ہوئین ایک افسوسناک سین پیدا کر جاتی ہین - اکثر لوگ سمجھاتے ہین رونے دھونے سے منع کرتے ہین - صبر کی تاکید کرتے ہین - مگر معلوم اس رونیوالے کے دلپر کس قسم کا صدمہ پہنچا ہی کہ رہ رہکر اُسکا دل بھر آتا ہی اور طفلان اشک آنکھ کے پردون سے مچل مچلکر بڑی بیچینی کے ساتھ کسیکو ڈھونڈتے ہوئے آنکھونسے پلکون پر - پلکون سے رخسارون پر اور رخسارون سے دامن پر گر پڑتے ہین - لوگون کے سمجھانیسے تھوڑی دیر چُپ ہو جاتا ہی مگر پھر اس سے ضبط نہین ہوسکتا - بار بار **گوپی** کا نام زبان پر آتا ہی اور یہ اپنا دل پکڑ کر رہجاتا ہی -

گوپی اس غم نصیب کا اکلوتا بیٹا تھا جو کسی مہلک عارضہ مین مبتلا ہوکر آج مرگیا ہی اور اُسی کی یاد اس شخص کو بیچینی کے ساتھ آٹھ آٹھ آنسو رُلا رہی ہی - ان صاحب کا نام جے سنگھ ہی - یہ اس شہر کے معزز لوگون مین سے شمار کئے جاتے ہین - مال دولت بھی خدا نے بہت کچھ دیا ہی شہر مین عزت و آبرو بھی بہت پیدا کی ہی اور ان کے حُسن خُلق اور حسن معاشرت کا تو ایک یہی کافی ثبوت ہی کہ اسوقت انکے رنج و غم کے اکثر شہر کے وہ مسلمان لوگ بھی شریک معلوم ہوتے ہین جنکو نیچر سے صلع کُل نے تو آپسمین چولی دامن کا ساتھ رکھنے کیلئے ہندوستان کی ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہی مگر آہ نفاق تیرا بُرا ہو تو نے ایک مان کے دو بیٹون مین وہ پھوٹ ڈالدی ہی کہ ایک کا خیال دوسرے کے دلمین اسیطرح کھٹک رہا ہی جسطرح تپک آبلے مین اور کانٹا چبھالے ہین - یہ سب لوگ اسیطرح چپ اُداس بیٹھے تھے کہ ایک نوعمر شخص جسکی عمر نے غالبًا ابھی اکیسوین برس مین قدم رکھا ہوگا اسی ماتمکدہ سے نکلکر اسطرف آتا ہوا نظر آیا - اس شخص کا رنگ سانولا سانولا ہی - چہرے کا نقشہ کچھ کاواک سا - ہونٹھ موٹے موٹے - آنکھین بڑی

بڑہی - مگر اندر کو کچھ گھسی ہوئی اور تیتی اور چالاکی اسکے عضو عضو سے ٹپک رہی ہے -
اسنے آتے ہی گوپی کے غم مین رونے والے باپ سے کہا " چچا صاحب ٹکٹی تیار ہے "

یہ جی سنگھ کے بھائی کا بیٹا ہے جو چندر سین کے نام سے مشہور ہے - اسکا یہ کہنا تھا کہ جی سنگھ بے اختیار ایک چیخ مار کر پر درد آواز سے رونے لگتا ہے اور بہت سے لوگ اسطرح ان کو سمجھاتے ہین " جی سنگھ صاحب آپکو جو کچھ رنج ہو وہ تھوڑا ہے - آپ کی پتلیون کا تارا جاتا رہا - دنیا آپکی آنکھون مین آج تیرہ و تار ہوگی - آپ کا اکلوتا بیٹا آپ کو دائمی مفارقت کا داغ دیکر اور خدا جانے آپکی کن کن ارمان اور تمناؤن کا خون کر کے دنیا سے اٹھ گیا - آہ - آہ - مگر اب کیا ہو سکتا ہے پرمیشر کی یہی مرضی تھی - دل کو سنبھالئے - اور صبر کیجئے "

جی سنگھ " ہان مین یہ سب جانتا ہون اور دلکو سمجھاتا بھی ہون مگر کیا کرون دل نہین مانتا آہ نہین مانتا - دل بھر آتا ہے " اور پھر زار زار رونے لگا -

ایک شخص " افسوس - ہا - اسکی عمر کیا تھی - ؟ "

چندر سین " جی یہی کوئی بارھوان سال تھا اور اتنی سی عمر مین ڈل پاس کر چکا تھا - بہت تمیز دار - وجیہ - خوبصورت - اور ذہن تو کچھ اس بلا کا پایا تھا کہ اب کیا بیان کرون "

سب لوگ " (افسوس کے لہجے مین) ہی ہی - غضب ہو گیا - خدا یہ صدمہ کسیکو نہ دے - جی سنگھ صاحب - ا - دیکھئے دلکو سنبھالئے - آپ ہی اپنے سارے گھر مین بزرگ ہین - سارے خاندان کی آنکھین بڑی حسرت کے ساتھ آپ کیطرف لگی ہوئی ہین آپکو بہت صبر و استقلال سے کام لینا چاہیئے - اگر آپ کا یہ حال رہا تو گھر مین بیچاری عورتین رو رو کر اپنا برا حال کرینگی - دنیا ہے اسمین رات دن یہی تماشے ہوا کرتے ہین - آہ کس کس کو روئیے - صبر کیجئے صبر - خدا آپکو اسکا نعم البدل عطا کرے "

جی سنگھ " یارو کیا کہتے ہو - گوپی سے اچھا - ایسا خوبصورت - ایسا لائق - ایسا ذی عقل (بہت پر حسرت لہجے مین) آہ مرنیوالا اگر زندہ رہتا تو خدا جانے کیا کر دکھاتا - اور کیسا فخر خاندان ہوتا ہائے مین لٹ گیا - کہین کا نہین رہا - میری کمر ٹوٹ گئی میرا دل پاش پاش ہو گیا - کلیجہ چھلنی ہو گیا مین کیونکر صبر کرون - اگر میرے ارمانون کا خون ہو گیا تھا - خیر مین صبر کر لیتا - میری امیدون کا خاتمہ ہو گیا تھا خیر مین اپنی چھاتی پر سل رکھ لیتا - گوپی مر گیا تھا - خیر خدا کی مرضی - پرمیشر سے کچھ زور نہین

اسکا ہی کہ اسکی وہ بدنصیب بدھوا۔ (بیوہ) زندہ درگور ہوئی جسکی لمستی نے ابھی اسلوبہ بھی نہین جا
دیا کہ کب وہ دلھن بنی اور کب وہ بیوہ ہوئی۔ آہ بس موت کا تو یہ سامنا ہی اور اب سارا رونا اسکا ہی۔
ایک صاحب ؛ ہان مہاراج آپ سچ فرماتے ہین مگر بھیر اب کیجئے کیا یہ بھی تو
اختیاری بات نہین۔ وہ تو جو ہونا تھا ہوگیا ؛
جی سنگھ ؛ ہان یہ تو جو ہونا تھا ہوگیا اور جو کچھ ہونا ہوگا ہوگا۔ آپ اپنا کیا بھگتین گے۔
مگر یہ کیا ضرور ہی کہ ہماری طرح خدانخواستہ اورونکو بھی رونا پڑے آج کل کے یہ نئے لکھے پڑھے
بید دھرم نہین تو سست عقیدہ تو اکثر ہوجاتے ہین مگر انصاف یہ ہی کہ انکی بعض بعض باتین ہین بھی
ضرور صحیح۔ بال بواہ (بچپنے کی شادی) کو یہ لوگ بُرا بتاتے ہین۔ پرمیشر جانتا ہی سچ کہتے ہین ؛
وہی صاحب ؛ مہاراج پھر کرین کیا۔ ہمارے ہندو دھرم مین تو اسیکا رواج ہی اور یہی
ہوتا بھی چلا آیا ہی۔ لڑکی لڑکا فورے بڑے ہوئے۔ اور بھونری پڑ گئی۔ اور سچ پوچھیے تو دولھا دلھن
بنتے تو کچھ بچے اچھے معلوم ہوتے ہین اوّل تو بغیر کیے دل نہین مانتا۔ اور اگر کرین بھی نہین تو ہر طرف سے
نام رکھے جاتے ہین ؛
جی سنگھ ؛ نہین۔ نہین پھر ایسی بات نہ کہنا ہمارا ہندو دھرم لڑکون کا کھیل نہین ہی۔ وہ ایک
مذہب ہی جسکی بنا بالکل حکمت کے منتخب قاعدون پر رکھی گئی ہی۔ جو سراسر مصلحتون سے بھرے
ہین۔ وید مقدس اور شاستر سے کہین ثابت نہین ہوتا۔ کہ ایسی کمسنی مین شادی کیجائے جسمین
دولھا دلھن یہ بھی نہ جانتے ہون کہ یہ کیا ہوتا ہی۔ کس کے ساتھ ہوتا ہی اور کیون ہوتا ہی۔ شاستر
کی رو سے بلوغ کا وہ زمانہ پچیس[25] برس کا بتایا گیا ہی جسپر پہنچکر انسان خانہ داری کے امور کے
قابل سمجھا جاتا ہی ؛
چندر سین ؛ ہان بیشک آپ سچ فرماتے ہین منوسمرتی[*] مین لکھا ہی کہ بارہ برس سے کم مین
لڑکی کی شادی ہرگز نکرنا چاہیے ؛
ایک پنڈت جی ؛ خیر اس سے تو فقط اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ بارہ[12] سے کم مین کنیا بواہ
نہین ہونا چاہیے مگر اتھرون[†] وید مین تو صاف صاف لکھا ہی کہ کنیا برھمچریج رہ کر اور کامل تعلیم

---

* دیکھو منوسمرتی ادھیائے نو اسلوک چورانوے ۹۴
† دیکھو اتھرون وید کانڈ گیارہ - انواک تین - برہمچاری سید ۱۸ -

پاکرپتی کو گرہن کرے۔ اور برہم چرج کے لئے پچیس ۲۵ برس کی عمر مقرر کی گئی ہی"

دوسرے صاحب" (بھاشا کے چند فقرے پڑھ کر) یہ سشرت گرنتہ کی عبارت ہی یعنے پچیس برس کا مرد اور سولہ برس کی عورت کا بیاہ ہونا چاہیئے اس سے پہلے شادی کرنے مین اولاً تو اولاد ہی نہین ہوتی اور اگر ہوتی بھی ہی تو زندہ بہت کم رہتی ہی"

یہ سنتے ہی ناواقف ہندو لوگون کے کان کھڑے ہوگئے اور پھر وہ بہت حیرت کے لہجے مین اسطرح کہنے لگے "لیجئے اور ہم لوگون کو اسکی آج تک خبر ہی نہ تھی ہم جانتے تھے کہ بال بواہ بھی کوئی مذہبی حکم ہی۔ تو مسلمان ہی اس معاملے مین راستی پر ہیں"

جے سنگھ" ہان اسمین شک ہی کیا ہی کہ کمسنی کی شادی کا رواج بھی پہلے کبھی ہمارے ہندوستان مین نہ تھا مگر ہان جب سے عرب کے رہنے والے فتح ونصرت کے ڈنکے بجاتے ہوئے ہندوستان مین داخل ہوئے اور اُنکی بیجا دست درازیون یا اُنکی ضرورتون نے ہند کی استریون پر قبضہ کرنا چاہا (چند مسلمانون کو بیٹھا دیکھکر تہذیب کے خیال سے) یا یون کہو کہ انھون نے اس ذریعہ سے ہم مین اور اپنے آپ مین ایک نیا رشتہ اخوت کا قائم کرنا چاہا۔ تو اُسوقت کے رفارمرون کو ننگ و ناموس کے خیال سے اس روک تھام کیلئے دو باتین مصلحتاً کرنا پڑین ایک عورتون مین پردیکا رواج اور دوسرے بچپنے مین لڑکیونکی شادی کردینا تاکہ وہ اس ذریعے سے اسلامی لشکریون کے بیجا تصرف سے محفوظ رہین اسلیئے کہ جب اُن لشکریون کو کسی عورت کی نسبت یہ معلوم ہوجاتا تھا کہ کا بواہ ہوگیا ہی تو گو اُنکی حکومت کا دور دورہ تھا مگر وہ کسی کے مذہبی رسوم مین بیجا مداخلت اور کسی پر جبر نہین کرنا چاہتے تھے۔ ہمارے رفارمرون کی یہ حکمت چلگئی اور اسکا رواج بڑے زور شور کے ساتھ پھیلنا شروع ہوگیا گو پھر تھوڑے زمانہ ہی کے بعد مسلمانون کے نیر اقبال کی طرح انکی نسلین اور خاندان ترقی کرگئے اور انکو اس امر کی ضرورت باقی نرہی کہ وہ غیر مذہب کی استریون کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی دیکھین اسوقت ہماری قوم کے رفارمرون کا فرض تھا کہ وہ مطمئن ہوکر صغرسنی کی شادی کے طریقے کو قطعاً بند کردیتے مگر جسطرح ہماری بہت سی خرابیان بیفکری کے کھتون مین دبی پڑی رہین اسیطرح اسکا بھی حال ہوا لیکن یہ دق کی ایک دبی ہوئی بیماری تھی جس نے ہندو دھرم کی بہت سی آنیوالی نسلون کا خاتمہ [illegible] بہت سی بدھوا استریان ہندو دھرم کی نسلون کا ذخیرہ لئے ہوئے [illegible] (ملک عدم) [illegible]

آہ اس کمسنی کی شادی کی بُرائیان کو اسوقت [illegible] مجھ سے لیجیے اُف اُف۔ [illegible]

کلیجہ مُنھ کو آیا جاتا ہی"

ہم اس امر کو اوپر دکھا چکے ہین کہ اس مجمع مین چند لوگ اہل اسلام سے بھی اسوقت شریک ہین
جی سنگھ صاحب کی اس تقریر کو اُنھون نے کان لگا کر سُنا ایک دو نے کئی مرتبہ کچھ کہنے کے لئے زانو
بھی بدلے مگر چونکہ یہ رنج وغم کا مجمع تھا اسوجہ سے خاموش رہے گو موقع کے اعتبار سے اسوقت جی سنگھ
کا اسقدر باتین کرنا کسیقدر تعجب خیز تھا مگر اصل یہ ہی کہ جی سنگھ ایک بامذاق شخص تھا اور علمی باتون سے
اسکی طبیعت کو ایک خاص لگاؤ بھی تھا۔ خیر کچھ ہو جسقدر عرصے تک یہ باتین رہین اُتنی دیر تک جی سنگھ
کا غم کسیقدر ضرور غلط رہا اور مرنیوالے گوپی کی بچپن کرنیوالی یاد اِسکے پژمردہ دل کے ساتھ چھیڑ کرنے سے رُکی رہی
سب لوگ اسیطرح ابھی چُپ سر جُھکائے بیٹھے تھے اور چند رسین اسیطرح اسکے پاس کھڑا تھا کہ نالہ و شیون
کی صدائین بہت درد کیساتھ زنانے مکان سے نکلنے لگین اور اسیکے ساتھ یہ دیکھا گیا کہ اندر سے آدمیون کے
ہاتھ پر ایک ٹکٹی نکلی جسپر دنیا سے جانیوالا کفن سے اپنا مُنھ چھپائے چُپ پڑا تھا۔
ٹکٹی کے باہر نکلتے ہی "رام رام ست ہی" کی صدائین بلند ہوئین۔ اور اسیکے ساتھ سب آدمی چتا میں
آگ دینے کے لئے مرگھٹ کیطرف چلے جو شہر سے باہر مغربی سمت کو واقع تھا۔
اسوقت کسی مرنیوالے کیطرح دوپہر کی آنکھ کا نیل ڈھل رہا تھا اور گو جاڑے کا موسم اپنی عمر کا دورہ
پورا کرکے اب آخری سانسین لے رہا تھا مگر پھر بھی دھوپ مین تیزی آچلی تھی اور ماتمی لباس پہننے والے
آسمان سے آفتابی کرنین کسی سوگوار صورت کیطرح بال کھولے قرص آفتاب سے آگ لئے اسواسطے
دوڑی آتی تھین کہ چلین چلکر دُنیا کے کسی مرگھٹ پر جہان کہین سڑنے والی چیزین ملین اپنی چتا مین
اپنی حرارت سے آگ لگا کر اُنمین یہ قابلیت باقی نہ رکھین کہ [illegible] سڑین اور سڑکر دُنیا کی آب و ہوا کو خراب کرین۔
دُنیا کی عارضی محبت اب ختم ہو رہی تھی [illegible] کی شفقت اب جان توڑ رہی تھی اور اُسی لخت جگر مین
اب آگ دیجاتی ہی۔ جس کو خون جگر پلا پلا کر بڑے ناز و نعم سے پالا تھا۔
آگ دیتے ہی آسمان کے یہ جور دیکھ کر مادر گیتی کی چھاتی سے بے اختیار دُھوا دھار آہین مینہ ہو کر
[illegible] پر چھا گئین اور چارونطرف ایک قسم کا اندھیرا سا پیدا ہو گیا۔
گویہ آگ دینا اس طریقے پر نہ تھا جسکا سبق وید مقدس سے ملتا ہی۔ نہ وہ خوشبودار لکڑیان تھین
اور نہ وہ چیزین ہی آگ پر چھوڑی جاتی تھین جو جلنے مین خوشبو کے بُقّے چھوڑتی ہین اور جلنے والی
نعش کی چراہند اور ہوا خراب کرنیوالی بو پر غالب آجاتی ہین مگر خیر آگ کا کام جلانا ہی۔ اُس نے تھوڑی ہی
دیر مین اس نعش کو بھی جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ قالب خاکی کی ترکیب مین فرق آگیا سب اجزا پاش پاش

ہوگئے اور جس عنصر کا جہان کہین اصلی ٹھکانا تھا وہان چلتا ہوا۔ اعزا اقارب بھی جہان تک حق رفاقت ادا کر سکتے تھے ادا کر کے نہائے اور روتے پیٹتے اپنے گھر گئے۔

مگر اس واقعے پر ابھی تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ ہمنے عورتون کے ایک گروہ کو دیکھا جو بہت پُر درد آواز سے روتی ہوئی آبادی سے باہر کیجانب جا رہی تھین انکی طرف ہمارے خیال کے متوجہ ہونیکی کوئی وجہ نہ تھی اگر انکے رونیکی آواز ہمارے دل پر چوٹ کرنیوالا اثر نہ ہوتا اور بار بار گوپی کا نام انکی زبان سے آکر ہمارے کانون کو اپنی طرف متوجہ نہ کر دیتا۔ غالباً یہ رونیوالیان گوپی کے خاندان سے ہونگی ایسا بیچینی کا رونا بلا درد کے کبھی نہین ہو سکتا۔

ریواڑی کی آبادی مربع مستطیل شکل پر واقع ہوئی ہی۔ قصبہ کے گرد کچی فصیل ہی اور شہر کے کنارے کنارے یہان کی عالیشان مکانون کا سلسلہ کچھ اسطرح پر واقع ہوا ہی کہ انھین مکانات کے ذریعے سے آبادی کے آس پاس ایک عمدہ شہر پناہ بنگئی ہی۔ جس سے باہر آنے جانے کے لئے چارون طرف کیا بلکہ ہر طرف عالیشان دروازے اور دریچے ہین جو مختلف نامون سے مشہور ہین۔

یہ جانیوالی عورتین بائل دروازے سے نکلکر اسیطرح نالہ و شیون کرتی تیج کے تالاب کیطرف چلین۔ یہ ایک لمبا چوڑا بہت خوبصورت پختہ تالاب ہی جو آبادی سے باہر مغرب و جنوب کے کونے مین واقع ہی جسکے جنوبی سمت پر پکی والی سڑک خیابانِ گلزار کیطرح گھومتی ہوئی سارے شہر کے گرد چلی گئی ہی۔

اب تھوڑا سا دن باقی ہی کوئی دم مین روز روشن کسیکے غم مین سیہ پوش ہوا چاہتا ہی اور شام کی چلنے والی ہوا سے جھونکے کھا کھا کر تالاب کا پانی اسیطرح ہچکولے کھا رہا ہی جسطرح کسیکے دل مین درد اُٹھتا ہوا ہین جگر سینے سے چلتی ہون اور آنکھون سے بھرے ہوئے آنسو اپنی روانی دکھاتے ہوئے چل نکلتے ہون تالاب کے کنارے کنارے مرد اور عورتون کے نہانے کے لئے سیڑھیون دار گھاٹ بنے ہین۔ چارون طرف کونون پر بہت خوبصورت بُرجیان ہین جنکا عکس تالاب کی تہ مین پڑا بڑی بیتابی کے ساتھ ان لوگون کو ڈھونڈ رہا ہی جنھون نے انکو بنوایا تھا۔

اِن آنے والی عورتون کے آگے آگے ایک کمسن دوشیزہ لڑکی ہی جس کو ایک نائن پکڑے ہوئے لئے جا رہی ہی۔

گو صانع قدرت سے زنگ روپ اسکو بالا کا ملا تھا حسن و جمال اعلے درجہ کا پایا تھا جو دبی زبان سے نہین اشارے ہی اشارے مین کہہ رہا تھا کہ ابھی کیا ہی جوانی آنے دو۔ پھر ہم تمھین اپنی بہار ین

* اس تالاب کو راو تیج سنگھ نے بنوایا تھا۔ ساون سدی تیج کے دن یہان تیج کا بہت بڑا میلہ لگتا ہی۔

دکھا دینگے دل پکڑ کر رہجاؤ تو ہمارا ذمہ - سن اسیطرح ابھی تو دس برس سے زیادہ نہ تھا - چہرہ کا نقشہ بہت ہی سڈول تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں - مگر انمین اسوقت جادو نہین تھا بلکہ آنسو ضرور بھرے تھے - آنکھونمین کاجل تھا مگر آنسوؤن سے بالکل بہا ہوا معلوم ہوتا تھا نازک اور پتلے پتلے ہونٹھو نپر پان کی سرخی اور سرخی پر مسّی کی دھڑی تھی مگر آہ اسوقت خدا جانے اس کے دل پر کیسی گرمی تھی کہ ہونٹھونپر پپڑیاں پڑ گئی تھین - تالاب کے قریب پہنچکر سب عورتین تو اس کو دیکھ دیکھکر نالہ و شیون کر رہی تھیں مگر حیرت سے سب کا منھ تک رہی تھی -

یہ کون ہے ؟ یہ نہ پوچھو کون ہی ! - کلیجہ منھ کو آجائے گا - آنسو آنکھون سے نکل پڑینگے اور دونون ہاتھون سے دل پکڑ کر رہجائیگا -

آہ آہ اسکا نام گورا ہی - یہ اُسی گوپی کی کم نصیب بیوی ہی جسکو خاک سیاہ ہوتے ابھی دیکھ آئے ہو آہ گورا ! تیرا یہ سن اور یہ تجھ پر بیوگی کا داغ - ہاے یہ موہنی صورت او اس ننھے سے دل پر یہ بڑا صدمہ !! اُف - اُف کلیجہ منھ کو آیا جاتا ہی - ای آسمان تجکو کیا ہوگیا - ای کیسی بگڑی ہوئی تقدیر تجھ پر یہ کیا پتھر پڑ گئے - ای موت تو نے اسقدر کیون جلدی کی - او ناساز گار زمانہ تجکو کچھ بھی رحم نہ آیا - ہاے یہ معصوم بیچاری کیا جانیگی کہ کب اسکی شادی ہوئی تھی - کیسکے ساتھ ہوئی تھی - کس لئے ہوئی تھی اور کب بیوہ ہوئی - اللہ یہ کمبخت اپنی پہاڑسی جوانی کسطرح کاٹے گی - ہی ہی یہ کیا ہوگیا گورا صبر کر صبر - خدا تجھپر رحم کرے زنانہ گھاٹ پر پہنچکر کم نصیب گورا نہلانے کے لئے تالاب مین اُتاری گئی اور تالاب سے پانی لیکر ہاتھون کے ذریعہ سے اسپر اُچھالنا شروع ہوا -

یہ مستقف گھاٹ نہایت خوبصورتی کے ساتھ چارو نطرف بنائے گئے ہین - اسطرف پردے کے خیال سے سامنے جالیدار دیوار بھی کھچی ہوئی ہی اور پانی اس دیوار کے نیچے ہوتا ہوا اندر سیڑھیون پر چڑھتا رہا ہی - بہ وسطے برابر [illegible] لگے ہین - کہ کوئی پرندہ پر نہ مارنے پائے اور کیا مجال ہی کہ کوئی مرد اسطرف آجائے آخری وقت کے آفتاب کی زرد زرد شعاعین کسی ندیدے کی تاڑ نظر کیطرح بہت بیتابی کے ساتھ اسطرف آ رہی تھین مگر آفتاب کے بہت نیچے ہو جانیکی وجہ سے انکی یہ قدرت نہ تھی کہ اسکے حسن و جمال کی زیارت [illegible] کے بلند کنارے کا سایہ بھی اسوقت اسکی برہنگی کا پردہ دار بنا ہوا [illegible] تھے اور بیچاری [illegible] رہی تھی - پانی کی لہرین بڑے دم و خم کے ساتھ بل کھاتی ہوئین اسکے [illegible] بال دیکھنے کے لئے [illegible] آتی ہین مگر آہ یہ اسوقت کچھ ایسی بیزار تھی کہ آنکھ اُٹھاکر انکی طرف دیکھ بھی نہین سکتی گریبان [illegible] دھلے ہوئے لمبے لمبے بال جو ابھی اسکے حواسون کیطرح پریشان تھے اب پانی مین

بیٹھنے سے بعینہ اسیطرح بل کھائی ہوئی تھین بلکہ رہتے تھے جسطرح سیاہ ناگنون کو اپ بھی دیکھا ہو-
اور سب عورتون نے بھی اشنان کیا اور جب نہانے دھونے سے فارغ ہوئین تو پھر اسیطرف چلدین
جسطرف سے ابھی آئی تھین-

اَب بالکل شام ہوگئی ہو کچھ یونہی مٹی مٹی سی دھوپ بلند درختون کی اونچی چوٹیون پر باقی رہگئی ہو- چڑیان اس گھر کے بیچراغ ہو جانے پر نالہ و شیون کر رہی ہین جس سے ابھی ایک مردہ نکل چکا ہو اور جسکے در و دیوار پر حسرت اور اُداسی برس رہی ہو- باہر مردانے مکان مین جے سنگھ منھ لپیٹے رنج و غم مین پڑے ہین اور انکا بھتیجا چندر سین باہر بیٹھا اپنے ایک ہمسن شخص سے کچھ باتین کر رہا ہو- نہین معلوم کس قسم کی باتین ہین مگر چونکہ باربار گوپی کا نام بھی انکی زبان پر آجاتا ہو اس خیال سے ہم کہہ سکتے ہین کہ غالباً اسی مرنیوالے کا کچھ ذکر خیر ہوگا- مگر یہ عجب بات ہو کہ چندر سین کے ہونٹون پر باربار کچھ تبسم کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہو- جنپر وقت اور موقع کے اعتبار سے اسوقت ٹھنڈی آہون کا تانتا لگا ہونا چاہیئے تھا-

باتین کرتے ہی کرتے دفعتہً چندر سین نے اپنے ساتھی سے کہا "چُپ ہو- سب آرہے ہین" اور دونون نے چُپ ہوکر نیچے سر جُھکالیا- یہ اسیطرح بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ سب عورتین اسطرف آتی ہوئی نظر آئین جو ابھی تالاب سے نہا کر چلی تھین-

چندر سین کی اسوقت عجیب حالت تھی بار بار اسکی آنکھین چھپ چھپکر رک رک کر ان عورتون کیطرف جو سب اسکے اعزا مین سے تھین بے اختیار اُٹھ جاتی تھین اور وہ زبردستی سے پھر اپنے سر کو نیچے جُھکا لیتا تھا- آنیوالی عورتین گھر مین چلی گئین اور چندر سین اسطرح اپنے دل سے باتین کرنے لگا "ہائے اس سوگ پر بھی کس غضب کا روپ ہو- اس بگاڑ پر کیسا بناؤ ہو- ہائے اس رنج اور اُداسی مین بھی سُرخ سُرخ رنگت کیسی گلابی گلابی رہگئی ہو اور سر کے بال کیسی بل کی لے رہے ہین"

یہ اسیطرح اپنے دل سے باتین کر رہا تھا کہ اسکے ساتھی نے اس سے مخاطب ہوکر کہا "کیون یار خیر ہی- سناٹے مین کیسے آگئے- کیا کیسکی پیاری چال دل مسل گئی"

چندر سین "(اپنے ہونٹونپر اُنگلی رکھ کر) چاچا وہان لیٹے ہین کہین سُن نہ لین- بس کچھ پوچھو نہین"

وہی شخص "(بہت آہستہ سے) مگر اب انتظار کس بات کا ہو- تمھارے خوش نصیب ہونے مین شک نہین- اب بہت اچھا موقع ہو"

چندر سین "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) نہین یار میرے تمنا چاہے مرجائے مگر گوپی زندہ رہتا! تو بہتر تھا" اسی قسم کی باتین ہورہی تھین کہ دونون وقت ملتے دیکھکر پیر زنانے مکان سے رونیکی

[illegible]

اسکے بعد کم نصیب گورا کا پھر کیا حال رہا؟ یہ نہایت ہی بیچین کرنیوالا سوال ہی مگر سب سے زیادہ اسکے لئے دسوین کا روز قیامت کا دن تھا۔ جسدن تیج کے تالاب پر اسکا زیور اُتارا گیا۔ سہاگ چھینا گیا۔ چوڑیان توڑی گئین۔ مانگ بگاڑی گئی۔ سیندور چھُٹایا گیا۔ اور وہ پُنچی گُھچی مادرزاد ننگی کسی بڑے مجرم یا کسی لٹے ہوئے شخص کیطرح تالاب پر چھوڑ دی گئی۔ گویا زمانہ نے اب اسکو لوٹ لیا تھا کہ پیرہن کا ایک تار تک اب اسکے تن پر باقی نہین چھوڑا تھا۔ زنانے گھاٹ کے پردیکی دیوار بس اب اسکی پردہ پوشی کر رہی تھی مگر اسکی بیکسی دیکھ دیکھ کر جا بجا سے اسکا سینہ بھی شق تھا اور دامن چاک چاک۔ جس سے جالیدار سوراخ پیدا ہوکر پانی مین طوفان اُٹھائے ہوئے تھے۔ تالاب کا دل غم سے بھرا آتا تھا اور اسمین کنول کے تیرتے ہوئے پھول نہایت بیچینی کے ساتھ سطح آب پر اپنا سر پٹک رہے تھے۔ آہ وہ وقت تو بڑے ہی ستم کا تھا جب اسکے بھائی نے رسم کے موافق اسکی برہنگی پر رحم کھاکر پردہ پوشی کیلئے اسکی طرف سے اپنا مُنہ پھیر کر ایک چونری اسپر ڈالدی۔ آہ اسوقت کہرام مچ گیا پٹس پڑگئی اور بدنصیب گورا کی آنکھون سے آنسو برابر جاری ہوگئے۔ جو اسکی آنکھون سے رخسارون پر آکر بہت دلدہی کیساتھ اسکو سمجھا رہے تھے کہ تیری قسمت تجکو چھوڑ دے۔ زمانہ تجھپر سے ہاتھ اُٹھالے مگر ہم تیری زندگی تک تیرا ساتھ نچھوڑینگے۔ وہی چونری جو اسکے بھائی نے اسپر ڈالدی تھی۔ اسکے سوا اب اسکے پاس اور کچھ نہ تھا وہی اسکی ساری تھی وہی دوپٹہ تھا وہی اوڑھنا تھا۔ اور وہی اسکا بچھونا۔ ایک تنگ و تاریک کوٹھری مین اسکو رہنے کیلئے جگہہ دی گئی جس سے باہر اب وہ کسی وقت نہین نکل سکتی تھی اور اب اسیطرح وہ اپنی زندگی بسر کر رہی ہی۔

دوسرا باب

آج کل کے رفارمر اور اُن کے جلسے

کب فلک کو یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کوئی معشوق ہی اس پردۂ زنگاری مین

بہار کا موسم ہی۔ گرمیون کی رُت رات کا وقت ہی۔ اور رات بھی چاندنی کی آسمان پر تارے موتیون کی طرح چھٹکے ہوئے ہین۔ اور چندرسین اپنے گھر مین پلنگ پر لیٹا ہوا یہ باتین اپنے دل سے کر رہا ہی "وہ کیا آج نیند نہ آئے گی! کوئی بارہ تو بجا چاہتے ہونگے۔ چاندنی کیا بھلی معلوم ہوتی ہی۔ تارے کیسے بہار دکھا رہے ہین۔ گورا کی افشان چنی ہوئی پیشانی کبھی دیکھی ہی؟ بس بعینہ وہی صورت اسوقت آنکھون

کے نیچے پھر گئی - اور تارون کے بیچ مین چندرمان جیسے اسکی افشان چنی پیشانی پر بندیا - مگر آہ اب وہ بناؤ سنگھار کہان ! - بہت دور گیا - آہ اب وہ ہی اور ایک تنگ تاریک کوٹھری - وہ ہوگی اور تنہائی - اُسکی آنکھین ہونگی اور رونا - کوئی دو مہینے تو ہوگئے ہونگے - مین جانتا ہون جبسے اُسنے کپڑے تک تو بدلے نہونگے بیچاری کی آدھی صورت نہین رہی - وہ اگلا سا رنگ روپ اب کہان ! مگر ہائے اب بھی ایک اور ہی عالم نکلتا ہی - اسکے شوخ رنگ نے ہلکا ہوکر اور ہی بات پیدا کرلی ہی - اور وہ میلے کپڑے بھی اسپر کیسے اچھے معلوم ہوتے ہین - ہائے بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ اگر ئی دوپٹہ اوڑھے ہوئے ہی - وہ تو اندر سے رنگ پھوٹا نکلتا ہی - مین تو خیال کرتا تھا کہ یہ ہوجانیوالا گوپی کا افسوسناک واقعہ میری آیندہ قسمتون کیلئے کچھ اچھا ہوگا - مگر مین دیکھتا ہون کہ اس سے تو میری پہلی ہی حالت اچھی تھی - پہلے جب چچا کے ہان جاتا تھا دیکھنے کو ملجاتی تھی - جب وہ مجھ سے سبق پڑھنے بیٹھتی تھی تو اُسکی بھولی بھولی پیاری باتین سننے کو ملجاتی تھین - اب تو اسنے پڑھنا بھی چھوڑ دیا - ایک حیلہ تھا وہ بھی گیا - ای گوپی تو کیون مرگیا - تیری بیوقت کی موت ایک غم نصیب گوراہی کے لئے نہین بلکہ میرے ساتھ بھی ستم کرگئی میری طبیعت کو اسکے ساتھ لگاؤ ضرور ہی - مین اسکی یہ حالت نہین دیکھ سکتا - آہ کاش وہ میرے لئے ہوتی تو کیا اچھا تھا - ! مگر آہ میری ایسی قسمت کہان (کروٹ لیکر) کیا آج رات سونے کے لئے نہین ہی - اور نہ نیند میری آنکھون مین آنیکے لئے - اور بڑی مشکل کی بات یہ ہی کہ ابھی وہ کمسن ہی ان باتون کو زرا بھی نہین جانتی - اگر مین لکھ کر اسکو دون اُسے پڑھ تو لے گی اسقدر پڑھی ضرور ہی مگر افسوس یہ ہی کہ وہ دُنیا کی کسی بات سے ابھی خبر نہین ہی سمجھ نسکے گی - اور اب تو میری رسائی بھی اسکے پاس زرا دقت طلب ہی - (دوسرا پہلو بدلکر) کیا سچ مچ نیند نہ آئے گی - ان خیالات کا سلسلہ جبتک نہ ٹوٹے گا - اُسوقت تک سونا معلوم - اچھا تو اب مجکو سو رہنا چاہیئے - بہت رات آگئی ہی" اور پھر یہ مُنھ لپیٹ کر سونے کے ارادے سے تھوڑی دیر چُپ ساکت پڑا رہتا ہی -

پڑے پڑے تھوڑی دیر کے بعد ایک مرتبہ اسکی زبان سے نکلا "اوفوہ ! کاٹ کھایا آج کھٹملون نے سونے ہی نہین دیتے - ہان تو اسطرح بھی مشکل ہی - یون بھی مشکل اور بہت مشکل - یہ بھی نہین ہو سکتا اور وہ بھی نہین - غرضکہ یہ بیل منڈھے چڑھتے نظر نہین آتی ! مگر کچھ کرنا تو ضرور چاہیئے اور پھر تھوڑی دیر کے لئے یہ ساکت ہوگیا - غور مین کچھ پڑا رہا اور خدا جانے ایسی کیا بات اسکے ذہن مین آئی کہ خوش ہوکر اسنے کہا: ہان ہان بس یہی ترکیب ہی - اور پھر کچھ ایسا اطمینان اسکے دل اور دماغ مین پیدا ہوا کہ فوراً اسکی آنکھ لگ گئی اور یہ سو رہا"

یہ ہم نہین کہہ سکتے کہ صبح ہوتے چندرسین نے اپنے رات کے خیال کے موافق کیا کیا تدبیرین
کین اور نہ اسکے بعد چند دنون تک اُس سے کوئی ایسی نئی بات ہوتے ہمنے دیکھی جس سے ہمارے ناول کا تعلق
ہوتا۔ یا شاید ہوئی ہو مگر ہمکو اسکی خبر نہو۔ لیکن اب ہمکو اس مین کوئی شک نہین رہا کہ چندرسین کو معصوم اور
کم نصیب گوراکے ساتھ ایک قسم کا تعلق ضرور ہی۔ چندرسین قیافہ سے بہت چلتا پرزا معلوم ہوتا ہی اسکی بڑی
چمکتی ہوئی گول آنکھوںمین فتنہ پردازیان بھری معلوم ہوتی ہین اور اسکے چہرے کا اُتار چڑھاؤ سے اسکا
پتہ ضرور چلتا ہی۔ کہ وہ بڑا فطرتی شخص ہی۔ غالبًا وہ اپنی حکمت عملیون سے کبھی باز نرہیگا عام اس سے
کہ اسکو اپنی کارروائیون مین کسی حد تک کامیابی سے ناامید کیون نہو۔

ہمارے ناول کو جس عہد سے تعلق ہی وہ وہ زمانہ ہی کہ ہند کی گئی ہوئی علمی دولت قسمت سے پھر کچھ
پلٹتی ہوئی آرہی تھی اور گورنمنٹ انگلشیہ کی بدولت علم کا چرچا یورپ کی یونیورسٹیون سے نکل نکلکر
ہند کے بڑے بڑے شہرون مین اور شہرون سے نکل نکلکر چھوٹے چھوٹے قصبون تک پھیل چلا تھا
یہ علمی روشنی جسطرح آزادی کا پرتو لیے ہمارے ملک مین پھیلتی جاتی تھی اسیطرح مذہبی قیدونمین عام
اس سے کہ وہ ہندوؤنکی ہون یا مسلمانون کی سب مین ایک قسم کی آزادی رفتہ رفتہ پھیلاتی جاتی تھی
لیکن اسکے ساتھ بہت سی جہالت کی باتین بھی کم ہوتی جاتی تھین۔

پیرالیمی کی آبادی کی سمر گنا ابھی نوبہی اُسوکے پیشہ مین تھی کچھ بہت عرصہ نہین گذرا تھا اور نہ یہان کی
سرزمین سے پیدا ہونے والون کی آب و گل مین علم کا زیادہ تخمیر تھا مگر تاہم انگریزی تعلیم کی
بدولت آجکل یہان علم کا چرچا اچھا تھا اور بہت سے نوجوان نئی روشنی آنکھون مین لئے اسکولون
سے نکل نکلکر اپنے شہر کے مہذب بنانے مین پوری کوشش کررہے تھے۔

مسلمان بھائی چونکہ تعلیم مین ابھی اپنے ہندو بھائیون سے بہت پیچھے تھے اسوجہ سے یہان
ابتک تو فقط ایک انجمن اسلامیہ ہی انکے جوش اور ترقی کی علامت تھی مگر ہان اہل ہنود کی لگاتار
کوششون سے اس چھوٹے ہی سے شہر مین بھی ابتک کئی سبھائین قائم ہوچکی تھین جنمین سب سے
زیادہ آریہ سماج کا جلسہ ترقی پر تھا اسکا انعقاد ان دنون گنگا مندر مین ہوتا تھا جو باؤلی بازار مین واقع ہی
اسکا محراب دار پھاٹک شرقی رُخ کا لگا ہوا ہی جسکے سامنے ہی جنوب کی طرف سے آنے والی سڑک سیدھی
گوکل دروازے کو نکل گئی ہی۔ گنگا مندر سے بائین جانب کو کچھ ہٹے ہوئے وہی باؤلی ملتی ہی جس سے
اس محلہ کا یہ نام رکھا گیا ہی اور کچھ سفید پوش آدمی گنگا مندر کے اندر جارہے ہین۔ آئیے ہم بھی دیکھیے
چلین یہان کیا ہورہا ہی۔ اندر جاکر کیا دیکھتے ہین کہ گنگا مندر کے بڑے کمرے مین آریہ سماج کا جلسہ ہورہا ہی

شہر کے اکثر لوگ جمع ہین اور صدر مقام پر آریہ سماج کی خوبیون اور سوامی دیانند کی تعریف مین لکچر ہو رہے ہین۔
اس شہر کے لوگون سے چونکہ ابھی ہم بالکل نابلد ہین اسوجہ سے ہم انمین سے کسی کو بھی آپ سے انٹروڈیوس نہین کرسکتے مگر ہان ایک کرسی پر ہم چند رسین کو یہان بیٹھا ضرور پاتے ہین جسکی نظر اسکی آنکھون سے نکل نکلکر بار بار صدر دروازے کیطرف جاتی ہی اور کچھ اسطرح مایوس ہو کر پلٹ آتی ہی کہ ہر بار اسکے چہرے کے رنگ مین تھوڑا تھوڑا تغیر ہو جاتا ہی۔ ہم یہان کا رنگ ڈھنگ ابھی دیکھ ہی رہے تھے کہ اپنے شناساؤن مین سے ہمنے جے سنگھ کو بھی دیکھا جنکے ساتھ دو نوجوان شخص تھے اور وہ ان سے باتین کرتے آہستہ آہستہ اسطرف چلے آتے تھے۔ ہائین یہ یہان کہان !۔ یہ اگلے زمانے کے لوگ بھلا ان کو اس قسم کے جلسون کی شرکت سے کیا تعلق۔ اور گوپی کے غم نے کسطرح اُنکے دل سے نکلکر انکو اس امر کی اجازت دی کہ یہ گھر سے نکلین اور کہین مجمع اور جلسون مین آئین جائین۔ مگر بات یہ ہی کہ جے سنگھ علاوہ اُس بہادری کے جو راجپوتون کی سرشت مین ہوتی ہی ایک بہت مستقل مزاج شخص ہی اور ایک سا رنج جسطرح کا کسی صدمے کی ابتدائی حالت مین ہتا ہی اگر ہمیشہ رہے تو انسان زندہ کسطرح رہسکتا ہی خدا نے صبر دیدیا ہوگا اور بیچارہ اگر صبر نکرتا تو آخر کرتا کیا۔ اور اب تو گوپی کو مرے بہت دن بھی ہوگئے ہین اپنا دل بہلانے کے لئے یہان بھی چلا آیا ہوگا یا کسی کے اصرار سے مجبور ہو کر۔ جے سنگھ بہت تعظیم و تکریم کے ساتھ یہان لیا گیا اور ایک مناسب موقع پر بیٹھکر جلسے کی کارروائی دیکھنے لگا۔

پہلے لکچرار کی تقریر ختم ہونے کے بعد چند لوگون نے بھاشا مین نظمین پڑھین جنکے الفاظ کی بندش۔ معانی کی چستی اور لفظی رعایتون پر واہ واہ مچ گئی۔ تعریفون سے چھتین اڑنے لگین اور تھوڑی دیر کے لئے آریہ سماج کا جلسہ لکھنؤ کا اچھا خاصہ مشاعرہ بنگیا۔ یہ شعرخوانی جب ختم ہوئی تو نیوگ (عقد بیوگان) پر لکچر شروع ہوئے۔

خدا جانے ان لکچرون مین کیا زہر ملا تھا کہ الفاظ کہنے والون کے مُنھ سے نکل نکلکر سننے والون کے کانون تک پہنچتے ہی ستم ڈھانے تھے۔ سامعین ناک بھون سمیٹ سمیٹ کر رہجاتے تھے اور انکا خون غصّے کی حرارت سے گرم ہو کر جلد کے نیچے ہی نیچے اسطرح پیچ و تاب کھا رہا تھا کہ جیسے پیشانی پر بل پڑ رہے تھے اور ابرو پر شکن۔ اکثر کے چہرے لال لال ہوگئے تھے اور لکچر ابھی ہو ہی رہے تھے کہ آپسمین یہ سرگوشیان شروع ہوگئین۔

ایک صاحب " (اپنے پاس والے سے) دیکھا آپ نے کہئے اب انکے بیدھرم ہوجانے مین کیا شک رہا۔ دیانند سرستی تو مرگئے اولاد چھوڑ گئے "

دوسرے صاحب "رام-رام- بڑی بیعزتی کی بات ہی- ہونھ اتنا نہین جانتے - سہ

سنگھ گوٹن پورس بچن کدلی پھلے یکبار		تریا تیل ہمیر ہٹی چڑھے نہ دوجے بار

تیسرے "تو اسمین ہرج ہی کیا ہی - بگڑتے اسقدر کیون ہو - بُرا کیا کہتے ہین"

یہ صاحب ایک تعلیم یافتہ شخص تھے -

چوتھے "اور سنیئے - آپ کے نزدیک یہ کچھ خرابی ہی نہین اور کیا گالیان سنوائیے گا - جائیے نا پھر آپ بھی میز کے پاس جاکر لکچر دینا شروع کر دیجیے - اور سہی"

تعلیم یافتہ "نہین مین کوئی اسپیکر یا لکچرار نہین ہون اور نہ مجکو ان صاحبون پر کسی قسم کی فوقیت حاصل ہی - بات فقط اسقدر ہی کہ جس امر کی یہ لوگ اسوقت تحریک کر رہے ہین گو اسکا رواج نہ ہونیکی وجہ سے کسیقدر ہم لوگون کو یہ معیوب معلوم ہوتا ہی لیکن جو برائیان اُسکے نہ ہونیسے ہو رہی ہین وہ اس سے بہت زیادہ شرم اور افسوس کے قابل ہین"

مخاطب "جی ہان بجا - آپ نے کہا اور مین نے مان لیا"

پانچوین صاحب "(بات کاٹکر) جناب آپ یہان لکچر سننے آئے ہین یا باتین کرنے؟ خاموش ہو کر سُن لیجیے - باتین گھر چلکر اطمینان سے کر لیجیے گا"

خدا خدا کر جب یہان سکوت ہوا تو دوسری صف مین اُسی طرح اور لوگون مین بم تیخ مچی - وہ لوگ جب ٹھنڈے ہوئے تو اور لوگ بگڑے مگر حُسن اتفاق سے ہر قطار مین کوئی نہ کوئی ایسا ملجاتا تھا کہ جُہلا کی طبیعتون کی روک تھام کر لیتا تھا ورنہ کچھ عجب نتھا کہ یون ہی باتون باتون مین دھینگا مُشتی کی ٹھہر جاتی - اسی خلفشار مین تین چار لکچر ختم ہو گئے اور پھر مینے دیکھا کہ چندر سین لکچر دینے کے لئے اپنی کرسی سے اُٹھا - یہ لکچر اپنے اپنے رنگ مین سب اچھے تھے لیکن سب سے زیادہ پُر زور لکچر ہمارے نئے ملاقاتی چندر سین کا تھا جسکی باری سب کے بعد تھی - گو سن کے اعتبار سے ابھی اسپر تجربہ کار کا اطلاق بہت ہی بیموقع تھا مگر جس زور اور جوش کے ساتھ اسوقت یہ تقریر کر رہا تھا وہ اس سے پہلے والونکے بیان مین نہ تھا - جو لوگ اسکے مبلغ علم سے واقف تھے اور جو اس سے پہلے اکثر اسکی اسپیچین سُنے ہوئے تھے وہ سب حیرت سے اسکا مُنھ تک رہے تھے اور دل ہی دلمین کہتے جاتے تھے الٰہی آج یہ کیا ہی - اسنے اپنے اظہار عجز اور معمولی تمہید کے بعد حاضرین جلسے کو مخاطب بنا کر کہا -

* یہ ایک پُرانے کبیشر کا قول ہی یعنی شیر اور شریف کی حقیقت - مرد کا قول اور کیلا ایک ہی مرتبہ پھلتا ہی اسیطرح عورت پر تیل (رسم شادی) ایک ہی مرتبہ چڑھتا ہی اور جوانی بھی ایک ہی بار آتی ہی -

آؤ آریہ ورکھ کے پاک مذہب والے آریہ بھائیو! مین ابھی تمھارے جلسے سے اٹھکر یہان کھڑا ہوا ہون اور اس وجہ سے مجکو آپ لوگون کے اُس جوش و رہبی کی کچھ کچھ خبر ہی جو ابھی مجھسے پہلے اسپیکرونکی تقریر سے آپ صاحبان کی طبیعت مین پیدا ہوئی - ہان ہان تم بہادر ہو بیشک بہادر اور بڑے بہادر - تم مین غیرت اور حمیت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہی اور غالبًا یہی وہ اصلی وجہ ہی کہ جو نیر بواہ (عقد بیوگان) کے رواج پانے مین حائل ہی - لیکن یہ عجیب بات ہی کہ یہی غیرت آپکو تو منع کر رہی ہی اور ہمکو اسکے کرنے پر مجبور - بدنصیب بیوائین اپنی جوانی کے نرکنے والی خواہشون سے عاجز آکر چھپے چوری ناجائز حرکتین کرین یہ شاید شرم کی بات نہوگی - اپنے مرجانے والے پتی (خاوند) کے گھر کو اپنے ننگ و ناموس کے ساتھ خیرباد کہکر غیر لوگون کے ساتھ نکل جائین یہ کوئی بدنما بات نہوگی - وہ چھپ چھپ کر اپنے حمل گرائین یہ چندان بیعزتی اور پاپ کی بات نہوگی - ! مین آپ صاحبون سے لائق نہین ہون - تجربہ کار نہین ہون آپہی مین سے ہون اور آپکی گودیون کا کھلایا ہوا ہون - مین آپ صاحبون کے سامنے کیونکر اپنی زبان سے کہون کہ یہ کوئی غیرت کی بات ہی - ہان اگر آپ بھی اسکو شرم و غیرت کی بات بتائین گے اور غالبًا بتائین گے تو مین بھی آپ کی تائید کرون گا - اسمین کوئی شک نہین کہ ہمارے مذہب کی عصمت مآب عورتون کے لئے جنکا ایک مرتبہ ایک کے ساتھ عقد ہو گیا ہی پھر دوبارہ کسی غیر مرد کا مُنھ دیکھنا بہت شرم کی بات ہی لیکن جس پرمیشر کے حکم سے ہمنے پہلی مرتبہ اس امر کو جائز رکھا تھا کہ ہماری قوم کی کنیان پہلی مرتبہ غیر شخص کا مُنھ دیکھین اُسیطرح اُسکا یہ حکم بھی ہی کہ اگر کوئی بیوہ ہو جائے اور اُس عقد سے پرماتما کی وہ غرض حاصل نہ ہوئی ہو جو اس طریقے کے جاری کرنے سے ہی تو پھر دوسری مرتبہ اُنکا بواہ ہونا چاہیئے - منو مہاراج فرماتے ہین وہ کہ جس استری یا مرد کا صرف پانی گرھن یعنی بھانور ہوئے ہون اور گربھادان (صحبت) نہ ہوا ہو تو اُس کا اسیطرح جیسے کہ بواہ سنسکار کی پدھن (طریقہ) ہی بواہ کرنا چاہیئے ورنہ نیوگ[*] ''

غالبًا آپ لوگون نے اس عقد کے نیچرل اصول پر جب غور کیا ہوگا تو آپکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ شادی کرنا کچھ کھیل تماشے - رسم - تفریح یا مذاق کا فعل نہین ہی اور نہ اس سے فقط اسیقدر لذت مقصود ہی جو زن و شوی مین تھوڑی دیر کے لئے تخلیئے مین ہو جاتی ہی بلکہ

[*] نیوگ اُسکو کہتے ہین کہ بلا عقد کے فقط اولاد ہونے کی غرض سے عورت و مرد مین تعلق پیدا کیا جائے اور یکجائی ہو - ۱۲

یہ لذت اور خواہش جو آدمی کو اندھا کر دیتی ہی اور یہ شادی کا رواج جو ابتدا سے اس دنیا مین چلا آتا ہی فقط اس لئے رکھا گیا ہی کہ اسکے ذریعہ سے توالد و تناسل ہو اور خدا کی مخلوق دن دونی رات چوگنی ترقی کرے - اور جب بواہ کی یہ اصلی غرض ٹھہری اور اسکے حاصل ہونے سے پہلے ہی کسی کم نصیب استری کو رنڈاپے کا داغ اٹھانا پڑے یا پرش (مرد) بدھوا (رنڈوا) ہو جائے تو ہر شخص اس امر کو باور کرسکتا ہی کہ پرماتما کی جو غرض عقد سے تھی وہ پوری نہین اور اسکی ہمکو تکمیل کرنا چاہیئے -

رگ† وید مین ایشور اوپدیش کرتا ہی کہ ہے منش تو اپنی بواہتا یا بدھوا استریون کے دس پوت پیدا کر اور گیارہوین عورت کو جان - اسی طرح ای عورت تو بواہت پتی یا نیوگت پتی سے دس اولاد پیدا کر اور گیارھوان اپنے آپ کو مان -

یہ ایشور کے صریحی حکم ہین مگر وید اور شاستر کا علم ہم سے اٹھ گیا جسکی وجہ سے آج یہ بہت سے لوگون کو بالکل نئی باتین معلوم ہوتی ہونگی - ہم اگر اپنے مذہب کے دیوتون اور مقدس لوگون کی سوانح عمری اور طرز عمل کو غور سے دیکھین گے تو غالباً ایسی مثالین بہی بہت سی ملین گی جن سے اس امر کا بہت اچھی طرح پتہ ملے گا کہ فقط اولاد ہی پیدا کرنیکے لیے بہت سی بواہتا استری بواہتا پرشون نے ایک دوسرے کی زندگی ہی مین غیر مرد اور غیر عورتون سے نیوگ کیا جنین سے چند نامون کا اسوقت پتہ بھی آپکو دیتا ہون - بھائیو سنو! پانڈو‡ راجہ کی استری کنتی اور مندری نے نیوگ کیا - بیاس جی نے رانگدا اور بچیت بیری کے مرجانے کے بعد اپنے بھائیون کی استریون سے نیوگ کیا - اسیطرح انکا سے دہرتراشتر - انبلیک سے پانڈو اور داسی سے بدر کی پیدائش ہوئی - پہر ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ ہم ہندو دھرم کے پابند ہوکر کیون ایشور کے حکم اور اپنے پیشواؤن کے طریقے پر نہین چلتے - پنر بواہ یا نیوگ کرنے مین بظاہر ایک قسم کا حجاب ضرور معلوم ہوتا ہی مگر کیون؟ فقط اسوجہ سے کہ اسکا رواج ہمارے ملک مین نہین اور رواج ہو جانے پر پھر اگر کچھ غیرت اور شرم کی بات ہی تو پھر اسیقدر جسقدر کہ پہلے کنیا بواہ مین ہوتی ہی بلکہ اس خیال سے کہ ایک مرتبہ حجاب ٹوٹ گیا ہی دوسری مرتبہ پہلے سے بھی کم - جو عورتین بیوہ ہو جاتی ہین

† دیکھو رگ وید منڈل دس شوکت ۸۵ منتر ۴۵ -

‡ دیکھو ستیارتھ پرکاش - ذکر نیوگ -

وہ کم نصیب ضرور ہین۔ اُنکی تقدیر ضرور پھوٹ گئی۔ اور اُن کا شگھ ضرور اُٹھ گیا۔ مگر مین پوچھتا
ہون۔ کیا اُنکے دلی جذبات بھی جاتے رہے اُنکی جوانی کی خواہشین بھی مر گئین؟ ہان
ہان اُنکو کھانا نصیب نہین ہوتا ہی۔ اُن کو کوئی طعن طرز کی باتون سے دم بھر چین نہین
لینے دیتا۔ اُنکو نیند بھر کر سونا نصیب نہین ہوتا۔ اِن وجہون سے شاید اُنکی طبیعت کی اُمنگین
جوانی کی ترنگین۔ اور اُنکی خواہشون کے تقاضے یہ سبھی مر جاتے ہونگے! لیکن اگر
یہی ہی تو پھر وہ چھپے چوری کیون وہ کارروائیان کرتی ہین جنکے بیان کرنے سے بھی شرم آتی
ہی اور ایسی حالتمین تو میرا دل کہہ رہا ہی کہ آپ کا انصاف آپسے کہہ رہا ہوگا کہ نیر بواہ یا نیوگ
کرنا اوچت ہی۔ ضروری اور نہ کرنا پاپ یہ بڑی بیرحمی اور سنگدلی ہی کہ جن استریون کو
آسمان نے بیطرح ستایا ہو اُنکو ہم اُسی بیکسی کی حالت مین چھوڑ دین اُنکی دستگیری نکرین
ہم تو چین و آرام سے بسر کرین اور جن بدھوا استریون مین ہمارے خون کی آمیزش ہی اُنکے
چین و آرام کی فکر نہ کرین ہے نارا ین ستم غضب حیف۔ ای دلون کے پھیرنے والے
ایشور اور ہے سنسکار کے چلانیوالے پرماتما تو ہماری حالتون کو درست کر اور ہمکو اُس راہ
پر چلا جسپر ہمارے پہلے والے اچھے لوگ چلے ہین"
اسقدر کہنے کے بعد چندرسین نے اپنے لکچر کو ختم کیا اور پھر روپیہ تحصیلنے کی وہی معمولی کارروائیان ہونے
لگین جو آجکل کے جلسومین عام طور پر کیجاتی ہین۔ چندے کی فہرست گشت کیگئی۔ بلی بھگت تو تھی ہی۔
بعضون نے بڑی سیرچشمی کے ساتھ اپنی جیبین خالی کر دین اور باقی لوگونکو بھی شرما شرمی دستخط کرنے پڑے۔
جلسہ برخاست ہوا اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

اس جلسے مین سب سے زیادہ توجہ کے قابل ہمارے دوست چندرسین کی حالت تھی جس نے ہماری
نظر کو اس موقع پر اکثر اوقات اپنی طرف سے ہٹنے ہی نہین دیا۔ ہم نے اُسکی گول گول چمکتی اور شعبدہ باز
آنکھون کو اس جلسے مین بہت جلد جلد حرکت کرتے ہوئے دیکھا اُسکے چشم و ابرو کے بل کو اکثر ہمنے اور ونسے
اشارے کرتے ہوتے پایا۔ مگر یہ کچھ ایسی راز کی باتین ہین کہ ہمکو اُنکے سمجھنے مین اور سمجھی ہوئی بات کو
زبانپر لانے مین ابتک پس و پیش ہی۔ وہ یہان سے اُٹھکر سیدھا اپنے گھر پہنچا اور حوائج ضروری سے
فارغ ہونے کے بعد اپنے نشست کے کمرے مین تنہا بیٹھکر اسطرح اپنے دل سے باتین کرنے لگا "آج کا
جلسہ بہت اچھا ہوا۔ میری اسپیچ سب سے اچھی رہی۔ مخالف بھی مان گئے ہونگے اور یہ مین نے خوب
کیا کہ سب کے بعد بارٹ لی ورنہ عجب نہین جو اور لوگ کھٹک جاتے چاچا کی شرکت کی مجکو بہت کم اُمید

تھی مگر یار لوگ لاتے اور لائے - ایشور کی دیا سے یہ حکمت تو میری چل گئی - پرمیشر اب ایسا کرتا کہ مین اپنی آئندہ کوششون مین بھی اسیطرح کامیاب ہوجاتا " اسکے خیالات کا سلسلہ ابھی یہین تک پہنچا تھا کہ اسکے کانمین آواز آئی " چندر سین صاحب - چندر سین صاحب " ا چندر سین کچھ ناک بھون سمیٹ کر اپنے دل سے کہنے لگا " اھ یہ کون مبخت اسوقت ستانے کے لئے آگیا - کس مزے کی باتین ہو رہی تھین " یہ جملہ ابھی ختم بھی نہوا تھا کہ باہر سے پھر کسی نے پکارا - چندر سین - چندر سین " اور یہ کچھ آواز پہچان کر اسطرح کہنے لگا " لو دلارام ہے ! اور یہ کہتا ہوا اٹھکھڑا ہوا اور جلدی سے دروازہ کھول دیا جو اسوقت دوپہری لون کے [illegible] اندر سے بند کرلیا گیا تھا - دروازہ کھولتے ہی وہی اسکا ہمسن دوست اندر داخل ہوا جسکے بابت یہ سوچا باتین کر رہا تھا [illegible]

اسوقت ٹھیک دو پہر کا وقت ہے - آفتاب کی کرنین سمت الراس سے آکر کسی کے دامن ناز کی طرح زمین پر پڑی لوٹ رہی ہین اور پھر کچھ اسطرح اٹھکر ہوا سے جو تی مین آگ لگا دیتی ہین جسطرح کسی شوخ چنچل کی جھکی ہوئی قہر آلود آنکھین مین یکطرف سے اٹھکر دیکھنے والے کے دلپر بجلی گرا جاتی ہین آفتاب کی گرمی سے اسوقت ہوا مین وہی تلاطم برپا تھا جو مہتاب کی کشش سے بڑے بڑے دریاؤن مین مدوجزر کا عالم ہوتا ہے - بادسموم کے جھونکے ستم ڈھاتے چل رہے تھے - آسمان سے آگ برس رہی تھی اور زمین سے اٹھتے ہوئے شعلے علم طبقات الارض کے اس مسئلے کو اچھی طرح ثابت کر رہے تھے کہ واقعی زمین کے نیچے بھی آگ دبی ہے - اسی وجہ سے پھر اس کمرے کا دروازہ بند کردیا گیا - اور بیٹھ کر اسطرح باتین ہونے لگین -

دلارام " کیا سوتے تھے ؟ کئی مرتبہ آواز دی - بولتے ہی نہ تھے "

چندر سین " نہین مین سویا تو نہ تھا مگر ہان معاف کیجئے گا اپنے خیالات کے الجھاؤ مین اسوقت آپکو آپکی آواز پہچاننے کا موقع نہ ملا - خیر اسوقت دھوپ مین اور لون مین آپنے اسقدر کیون تکلیف اٹھائی "

دلارام " ہان سب خیر صلاح - آپکو آپکی کامیابی کی مبارکباد دینے آیا تھا - وہان جلسے میں تو کسی بات کے کہنے کا موقع ہی نہ تھا - واقعی یار آج تمنے خوب لکچر دیا - بہت زوردار - واہ "

چندر سین " (خوش ہوکر) میری نسبت اسوقت لوگونکے کیا خیالات تھے - اور کیسے "

دلارام " سب تعریف کرتے تھے اور خیال لیسے ! "

چندر سین " نہین - مین یہ نہین پوچھتا - یہ بتائیے کہ نیرو اور نیوگ کی نسبت میری

"تقریر کے بعد عام لوگون کے خیالات کیسے رہے اور اُنکے مزاجونکی برہمی کی کیا کیفیت رہی؟"

دلارام :- اسکی نسبت تو مین ابھی کوئی ٹھیک اندازہ نہین کر سکتا مگر ہان آپکی تقریر کے وقت وہ مخالفت کا جوش تو نہ تھا جو پہلے دیکھا جاتا تھا"

چندرسین :- "مہاراجا بھی کچھ کہتے تھے؟ یہ تو بتایئے"

دلارام :- نہین - وہ تو بولے بھی نہین - بس چُپ چُپ رہے اور پھر راستہ مین بھی اسکے متعلق کچھ نہین کہا - مین نے دو ایک بار چھیڑا بھی مگر انھون نے ادھر اُدھر کی باتون مین ٹالدیا"

چندرسین :- مگر یار تم لوگون نے یہ بڑا کمال کیا کہ اُنکو جلسے مین لے ہی آئے ورنہ میری ساری کوششین بیکار تھین بڑی مشکلون سے مین نے اُن چند لوگون کو نیر بواد پر لکچر دینے کیلئے اُبھارا تھا (آپ ہی آپ) یہ تو ممکن ہی نہین کہ یہ پرزور تقریرین سُنکر اُنکے خیالات نے کچھ پلٹا نہ کھایا ہو - آہ کیا اچھا ہوتا جو وہ راہ پر آجاتے اور میری تقدیر میرے دلی شوق کی دستگیری کرجاتی - مگر دلارام سچ کہنا مین نے بھی کیسا جوڑ لگایا - غالباً اب تو تم میری حکمت عملیون کے قائل ہوگئے ہوگے"

دلارام :- واہ پرمیشر جانتا ہے مین تو مان گیا - اس راہ پر چلے ہو جو شاید کبھی کسیکو نہ سوجھی ہوگی اور کیا عجب کہ یہی راہ ایک دن گورا کو لاکر تمھارے پہلو مین بٹھا دے"

کیون ناظرین! اب تو اِدھر کی بمزہ باتون مین بہت کچھ لطف آگیا ہوگا - گنگا مندر کی سیر سے اب تک جسقدر اُلجھن آپ کو ہورہی تھی اب تو اسیقدر دلچسپی بھی پیدا ہوگئی ہوگی - مگر ایمان کی یہ ہے کہ چندرسین چال اچھی چلا - اور غالباً یہ اسکی وہی حکمت عملی ہوگی جو ایک شب اسی اُدھیڑ بن مین اسنے سوچی تھی اور مطمئن ہوکر سو رہا تھا - اُف رے بلائے بے درمان"

اہا اب ہمکو معلوم ہوا یہ نیر بواد پر لکچر بازیان - یہ زوردار الفاظ - الفاظ مین یہ چھپے ہوئے معنی اور معنون مین یہ دلی مقصد یہ سب چندرسین ہی کی پوشیدہ حکمت عملیون کے کھلائے ہوئے پھول تھے اور فقط گورا ہی کے لئے - شاباش میرے یار کیون نہو مگر خوب ہی سوچا -

ہمنے چندرسین کا قیافہ دیکھتے پہلے ہی کہدیا تھا کہ یہ بہت چلتا پرزا آدمی ہے - آریہ سماج کا چونکہ پہلے ہی سے یہ ایک ممبر تھا اسوجہ سے اسنے کل ممبرون کو بہ لطائف الحیل اکی مرتبہ اس امر پر آمادہ کرلیا کہ نیر بواد پر لکچر دیتے جائین - اسنے اپنے دوسرا احباب کو خفیہ طور سے اس امر پر متقرر کیا کہ جسطرح ممکن ہو وہ جے سنگھ کو بھی اس جلسے مین لائین -

اور وہ لوگ وہی تھے جو جے سنگھ کے ساتھ ابھی گنگا مندر کی طرف آرہے تھے - اور جنمین سے ایک یہ دلارام

بھی تھا۔ اس لئے بہت دور اندیشی کے ساتھ سماج کی طرف سے چند لوگ اس امر پر بھی مقرر کردئے تھے
کہ وہ آج یہان جابجا صفون مین بیٹھکر اس امر کا بندوبست کرتے رہین کہ اس نئی تحریک کیوجہ سے
عام لوگونمین کسی قسم کی برہمی نہ پیدا ہو۔

یہ ساری باتین جو آج آپنے اس سماج مین دیکھین یہ کچھ اسی کے لئے مخصوص نتھین بلکہ آجکل
کے عام جلسون کو اگر آپ غور کی نظر سے دیکھین گے تو قریب قریب سب کا یہی حال پائیے گا۔ بظاہر
آپکو مذہبی اور قومی خیرخواہیون کے سامان نظر آئین گے لیکن ذرا پردہ ہٹا کر اگر دیکھے گا تو غالب
سب مین نہین تو اکثر مین تو ضرور یہی اسیطرح خودمطلبی۔ خودستائی خودغرضی اور ذاتی منفعتین چھپی
ہوئی ملین گی جسطرح یہان یا جسطرح شرملی آنکھونمین شوخی۔ اور اُنکے پرزور لکچرون کا بس یہ اصلی
منشا ہوگا کہ وہ چند عام لوگونمین لائق۔ تجربہ کار۔ مقرر اور خوش بیان گنے جائین۔ ان قومی اور
مذہبی جلسونمین جہان دل مین درد۔ منھ پر آہین اور آنکھونمین آنسو ہونا چاہئیے وہان جاکر آپ واہ واہ
اور قاہ قاہ کی صدائین سُن لیجئے۔ آہ کیا اچھا ہوتا جو اس بانی جمع خرچ کے عوض مین عملی کارروائیان
نظر آتین یا پھر اسقدر قوم کا روپیہ جو ان جلسونمین بیجا طور پر خرچ کیا جاتا ہی کسی اور ہی کار خیر مین
لگا دیا جاتا۔

ارے! ہم کہان سے کہان ہو رہے۔ ناول لکھنے بیٹھے ہین یا قوم کا مرثیہ کہنے!! ہان تو پھر
ہوا کیا۔ چندرسین اور دلارام اُسیطرح دونون بیٹھے باتین کر رہے تھے کہ دلارام باتین کرتے کرتے
ایکبارگی چپ ہوگیا اور چپ بھی ہوا اسطرح کہ گویا کچھ غور کر رہا ہی اور پھر دم بھر کے بعد جو فقرے اُسکی
زبان سے نکلے وہ یہی تھے ”مگر یہ تو بتائیے کہ جی سنگھ صاحب کے خیالات اگر بدل بھی گئے اور وہ
گورا کا پنربواہ کر دینے کے لئے تیار بھی ہوگئے تو یہ کیونکر ممکن ہی کہ آپکے ساتھ ہو۔ آپکی تو بی بی رام
کی دیا سے موجود ہین“

چندرسین ”(بہت لاپروائی کے ساتھ) اُنھ یہ کچھ نہین۔ نیوگ کے معنی ہماری امیدونکی طرح
بہت وسیع ہین۔ اسمین یہ سب جائز ہی“

دلارام ”مگر منوجی تو فرماتے ہین کہ جو عورت اکنست یونی (نابالغ) بیوہ ہو تو اُسکے پتی کا
حقیقی چھوٹا بھائی اُس سے بیاہ کرسکتا ہی۔ پھر“

چندرسین ”ہان ٹھیک ہی۔ اسیطرح رگ† وید مین بھی ہی مگر گوپی کا کوئی چھوٹا حقیقی بھائی

---

† دیکھو رگ وید منڈل دس شوکت ۸۵ منتر ۴۰۔

تو ہی نہین جسکے ساتھ نیرپواہ ہوسکے - اس سے تو اطمینان ہوا - اَبْ رہا نیوگ اس کے لئے تم خوب سمجھ سکتے ہو کہ مجھسے زیادہ اور بھی کوئی مستحق ہوسکتا ہی کوئی نہین! مین اسکا والہ و شیدائی ہون اور وہ میری جان کی مالک ہی"

دلارام "مگر مجھکو تو خیال ہوتا ہی نیوگ مین بھی اسکی شرط ہی! ذرا لانا تو اتھروَن وید" اور فوراً الماری کھولکر ایک کتاب نکالی گئی - دلارام جلد ہی جلدی اُس کے ورق اُلٹنے پلٹنے لگا - اور پھر سنسکرت کی کچھ عبارت پڑھ کر کہا دیکھو یہ لکھا ہی "ہے پتی† رکھنے والی یا نیوگ پتی یعنے دیور کو رکھنے والی پتر (اولاد) کی رکشا (حفاظت اور پرورش کرتی ہوتی اگنی ہوتر کیا کر"

چندر سین "اچھا تو پھر اسمین ہرج ہی کیا ہی - دیور خاوند کے بھائی کو نہین کہتے ہین بلکہ سنسکرت مین ہر دوسرے خاوند کو کہتے ہین سوامی* دیانند سرستی جی نے اسکو صاف صاف کہدیا ہی"

دلارام "ہان ہان سچ کہتے ہو - مجکو بھی اَبْ کچھ کچھ یاد آیا - مگر یار تمنے اس سبجکٹ کی خوب ہی جانچ پڑتال کی ہی - ہان کچے تھوڑے ہی تھے - مگر یہ تو فرمائیے جب نیوگ مین یہ کوئی قید نہین ہی تو پھر یہ کیا ضروری ہی کہ آپ ہی کیساتھ ہو - اگر اور ہی کسیکے ساتھ انکا نیوگ ہوگیا تو پھر کیا کیجیے گا - خدا کیلئے کہین یہ خیال نہ کیجیے گا کہ مین بدشگونی کی باتین کر رہا ہون - یہ اسلئے کہہ رہا ہون کہ جو خرابیان پہلے ذہن مین آجاتی ہین اُنکے انتظام بھی پہلے ہی ہوسکتے ہین اور عین وقت پر کچھ نہین"

چندر سین "اگر مین گوپی کا سگا بھائی نہین تو چچازاد بھائی تو ہون - چھوٹا بھائی نہین ہون نہ سہی بڑا بھائی تو ہون - کیا یہ باتین میرے استحقاق کو ترجیح نہین دے سکتین"

دلارام "کچھ نہین جب دیور کے معنی عام ٹھہرے تو جیسے آپ ویسے مین - مین سے مراد آپ مجکو نہ سمجھیے گا - آپ ہی کو مبارک - یعنے ایک راہ چلتا - غیر"

چندر سین "(کچھ چین بابرو ہوکر) کیا پیاری گورا کا داغ محبت میرے سینے مین نہین ہی - کیا اسکی گرہ گیر زلفون مین میرا دل پھنسا ہوا نہین ہی - کیا اس کی فسون ساز آنکھون نے مجھپر جادو نہین پھینکے - کیا مین اُسکا سچا عاشق نہین ہون؟ کہدو کہ نہین - پھر کیا یہ باتین اسقدر زوردار نہین ہین کہ مین اسکا سچا چاہنے والا خاوند اور وہ میری پیاری بی بی کہی جائے - ادھر کی دُنیا اُدھر ہوجائے - زمین آسمان بنجائے مگر یہ ہونیوالی بات نہین رُک سکتی - کبھی نہین - زمین آسمانکے قلابے ملا ہون گا"

---

† دیکھو اتھروَن وید کانڈ ۱۴ داک ۲ منتر ۲۸ -

* دیکھو ارتھاتھ پرکاش ذکر نیوگ

دلارام "ضرور ضرور اور یقینی ایسا ہوگا اور اگر نہ ہو تو بڑی ہٹ دھرمی کی بات ہی مگر بگڑنے کی بات نہین ہی - مین پوچھتا ہون - یہ استحقاق جو ابھی آپنے اپنی زبان سے بیان فرمائے ہین، نہین ستے کوئی بھی ایسا ہی کہ جسکو آپ کسی کے سامنے اپنے [illegible] کے ثبوت مین پیش کر سکین ؟ علی الخصوص اپنے چچا صاحب کے سامنے ؟"

چندر سین اب چپ تھا اسکے چہرے کا سانولا سانولا رنگ سپید ہو گیا تھا اسکی گول گول نہ جھپکنے والی آنکھین نیم وا ہو کر بڑی حیرت کے ساتھ خدا جانے زمین پر کیا ڈھونڈھ رہی تھین [illegible] اسوقت وہ چچا [illegible] کو نہ تھی جو بڑی تیزی کیساتھ ہر وقت اسکی آنکھ [illegible] رہتی تھی پریشان خیالون کے جھگڑے سے اسکا سر بھاری ہو کر نیچے جھک گیا تھا اور دل [illegible] پاس گھبرائے ہوئے ارمان اور تمناؤن کے جمع ہو جانے سے جو الجھن اور گرمی اسکے قلب پر اٹھ رہی تھی اسکے ٹھنڈا کرنیکے لئے ٹھنڈی ٹھنڈی دل [illegible] آہین سینے سے اٹھ کر نکلتا چلی ہی تھین - دلارام دم بھر تو خاموش بیٹھا، مگر جب دیر تک اسکے سوال کا جواب نہ ملا تو اس نے کہا "یون جناب آپ نے کچھ فرمایا نہین - خیر ہی !"

چندر سین "(بہت ٹھنڈی سانس لیکر) آہ دلارام بس خاتمہ ہو گیا - ہائے ظالم تو نے مار ڈالا وہ بات کہہ دی جس نے میری اُن ارمان اور تمناؤن کا جو مدتون سے میرا خون جگر پی پی کر نشو نما پا رہی تھین اسوقت خون کر دیا - وہ ساری کوششین جو دو سال سے کر رہا تھا - آج خاک مین ملا دین ہائے اسکا مجھکو خیال ہی نہ تھا - بس اسکا کچھ جواب نہین ہو سکتا اور اسکے ساتھ چندر سین شاید زندہ بھی نہین رہ سکتا "

دلارام "نہین نہین - ایسی بے صبری کی باتین نکرو - فکر کرو - کوشش کرو "

چندر سین "ہائے اور کوششین تو درکنار سب گئی گزری ہوئین - انتہا تو اسکا ہی کہ جو کوششین اتبک مین نے اس بیپرواہ کے آڑین کی تھین وہ ہی کہین اب میرے حق مین سم نہ ہو جائین - اگر چچا کا دل آج کے [illegible] سنکر کچھ متاثر ہو گیا تو دلارام یاد رکھو غضب ہو گیا - ابھی یون تو بہت سے لئے یہ ممکن تو کہ مین کبھی کبھی گورا سے مل سکون یا اس سے باتین کر سکون - کچھ نہ سہی اسکی پیاری صورت کے درشن تو کر لیا کرون گا - مگر خدا نکرے اور کہین اگر اسکا بیاہ یا نیوگ کر دیا گیا تو بس خاتمہ ہو گیا - دیکھنے کو بھی یہ آنکھین ترس جائین گی - آہ چندر سین نہین زندہ رہ سکتا - پھر گورا دیکھنے کو نہین مل سکتی "

دلارام "ہان یہی تو مجھکو بھی اندیشہ ہی - پر مشیہ ہمارے خیال کو غلط کرے - بڑی مشکل ہوئی "

یوریتھرل انجیکشن

Urethral Injection.

جب انسان پر مرض سوزاک اپنا سکہ جما لیتا ہے جس میں شروع میں آلۂ تناسل کے منہ پر خراش معلوم ہوتی ہے۔ آخر دوتین یوم بعد پیشاب کی نالی میں ورم ہو جاتا ہے۔ سپاری و سوراخ بول متورم و سرخ ہو جاتا ہے۔ نالی میں آخرکار زخم ہو جاتے ہیں جنمیں مواد و پیپ بڑھ جاتا ہے جو پیشاب کرنیکے قبل خارج ہوتا ہے۔ بعد ازاں اسقدر تکلیف اور جلن محسوس ہوتی ہے کہ مریض چیخنے لگتا ہے۔ زور زور سے چلاتا ہے۔ غرضیکہ مریض پیشاب کرنا ایک عجیب محشر نما قیامت خیز زمانہ خیال کرتا ہے جس کو ختم کرنا دوسری زندگی حاصل کرنا محسوس کرتا ہے۔ اگر شروع ہی میں اسکی دیکھ بھال نہ کیجا دے تو چند یوم کے بعد اس میں پیپ و مواد کثیر مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے۔ آغاز میں زخم نالی کے اگلے حصّے میں رہتے ہیں لیکن درجہ بدرجہ اندر کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ مثانہ تک پھیل جاتے ہیں۔ اس حالت میں پیشاب کے ہمراہ خون بھی آنے لگتا ہے۔ تجربہ سے ثابت کیا ہے کہ اس خوفناک اور خطرناک مرض کا موجد ایک قسم کا جرم ہے جو اسقدر تیزی کے ساتھ ترقی کرتا ہے کہ اس سے بریت حاصل کرنا اہم نظر آنے لگتا ہے۔ اگر مرض سے قطعًا رہائی حاصل کرنا منظور ہے تو اس جرم کو نیست نابود کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ بہت ممکن ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ پھر اپنا زور پیدا کرے۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کے واسطے دیگر ویکسین انجیکشن۔ عمل میں لاتے ہیں لیکن اس مخلوط

تیسرا باب

گوری دھیرے پلو گگری چھلک نا جائے

ٹھوکریں کھلوائیگی یہ چال اٹھلائی ہوئی
کیا جوانی بھرتی ہے جوبن پہ اترائی ہوئی

تھوڑا سا دن باقی ہے۔ سورج اوپر سے اور چاند زمین کے نیچے سے کسی کے جمال جہان آرا کی زیارت کرنے یا لاف ہمسری مارنیکے لئے دونوں آسمان کے مغربی افق کے قریب پہنچ گئے ہین - آپسمین غیرت سے ایک دوسرے کا منھ دیکھتا ہے اور چُپ ہجاتا ہے۔ دھوپ کسی نوگرفتار محبت کے زعفرانی رنگ کی طرح زرد پڑگئی ہے - آفتاب کے چہرے پر کچھ اُسی طرح کی ہوائیان اُڑرہی ہین جسطرح کسی حرمان نصیب عاشق کے چہرے پر - اور آفتاب اپنا سرنیچا اُسی طرح نیچے جھکا کر رہگیا ہے جسطرح کوئی کسی ترچھی چتونون والے کا تیر نظر پہلے ہی پہل کھا کر ایک اچنبھے کے عالم مین گردن جھکائے اپنے پہلو مین رہنے والے دل کو نہ پا کر کہہ رہا ہو "ارے کیا ہوا - ابھی تو تھا!"

ریواڑی مین جس جگہ ہم کھڑے ہوئے اسوقت کا یہ دلچسپ سین دیکھ رہے ہین وہ اس قصبہ کا جنوبی حصہ ہے - گو یہ کوئی کھلا ہوا وسیع میدان نہین ہے جسمین عموماً نظر کو اپنے دل کے حوصلے نکالنے کا اچھی طرح موقع ملے - مگر پھر بھی یہان آبادی کے ختم ہوجانے سے ایک قسم کی صحرائیت ضرور پائی جاتی ہے - ہوائین جو مغرب - جنوب اور شمال کے کھُلے ہوئے میدانون سے گزرتی ہوئی یہان آسکتی ہین وہ اسوقت بھی شام کی کچھ کچھ ٹھنڈک لئے کسی نہ کسی طرف سے آرہی ہین - دور دور کو جابجا سبزہ بھی نظر آتا ہے - جنوب شمال اور مغرب کیجانب چکر والی سڑک قوسی شکل مین چلی گئی ہے اور اس حساب سے اُسکا وتر شہر پناہ کو سمجھنا چاہیئے جو مشرقی سمت پر واقع ہے - عین ناکے پر چنگی کی چوکی ہے جسمین غریب بیوپاریون کی روزی کے حصے بخرے کرنیوالے مینوسپلٹی کے ملازم رہتے ہین اسوقت چونکہ شام قریب ہے اسوجہ سے بیوپاری وغیرہ تو یہان کوئی نظر نہین آتے مگر ہان دو شخص ابھی آکر یہان بیٹھے ہین ان میں سے ایک صاحب کے ہاتھ مین بلبل ہے اور دوسرے صاحب کے ہاتھ مین پنجرا جسکے اندر بھی خیر سے دس پندرہ بلبل ہین اور پنجرے پر بہت سے پھندے لگے ہین جو غالباً بالونکے ہونگے مگر اس رعایت سے کہ یہ پھندے غریب بلبل ہی کو پکڑنے کے لئے لگائے ہیں - ہم کہہ سکتے ہین کہ عجب نہین

کہ یہ رگ گل ہی سے بنائے بھی گئے ہون - یہ حضرت جو بہت سجیلے نکیلے جوان سے ہاتھ مین بلبل
لئے بیٹھے ہین یہ یہانکے ایک رئیس کے صاحبزادے ہین نثار حسین نام ہے اور دوسرے صاحب
اُنکے دوستون مین سے ہین جو وضع اور شکل سے معمولی حیثیت کے آدمی معلوم ہوتے ہین -
نثار حسین صاحب ابھی بالکل صاحبزادے ہی ہین اور اگر صاحبزادے نہین تو انکی حرکتین تو ضرور ہی
صاحبزادے پن کی ہین - سولہ سترہ برس سے زیادہ انکے حسن و جمال کو انکے سڈول اعضا پر ناز کرتے
ابھی نہ گزرا ہوگا - گورا گورا رنگ ہے - چھریرا بدن - سیاہ اور بڑی بڑی آنکھین - گول چہرہ - نک سکھ
سے بہت درست جسنے یہ ہیئت اجتماعی سر سے پا تک انکے اعضا مین ایک ایسی رعنائی پیدا کردی ہے کہ جو
ایک منچلی عورت کے دل بیچین کردینے کے لئے بہت اچھی طرح کافی ہوسکتی ہے - اسوقت انکے ہاتھ پر بلبل کو
دیکھکر بے اختیار ہمکو شاخ گل کے ساتھ ہی کیسی لچکتی ہوئی شاخ گل کیطرح پیاری پیاری کلائیان یاد آگئین
تھین مگر خیر سے یہ ہوے مرد ورنہ انکا یہ بناؤ سنگار اور ہماری طبیعت کی روانی اور دو چار پھبتیان اسوقت
کہلا دیتی - غالباً یہ ابھی بلبل کا شکار کھیلے آتے ہین مگر ہائے کتنے بیدرد ہین بلبل کا شکار ارے مرے کو مارے
شاہ مدار - پھولون کے جان نثار بلبل کا طرز فغان گلشن مین - وہ بھی گاؤن سے گلے مل مل کر ہائے
کسقدر دل بیچین کردینے والا سین ہوتا ہے - ہمارے تو یہان بھی آنسو ہی نکل پڑے مگر یہ اچھے صیاد
ہین کہ دم دلاسے اور لاسے سے انھین پکڑ ہی لے چلے اور ہائے وہ بھی کب عین بہار کی فصل مین جب
طبیعتون مین بلا کا جوش ہوتا ہے - قیامت کے ولولے ہوتے ہین - گلشنون مین خزان کا خوف نہین
ہوتا اور حسینان چمن کوئی ہرا کوئی دھانی دوپٹہ اوڑھے پھولونکا زیور پہنے نسیم جانفزا کے جھونکے کھا کھا کر
اسی طرح مستانہ اداؤن کے ساتھ جھوم رہے ہون جسطرح کوئی نشہ جوانی مین ڈوبا ہوا سینہ اُبھارے
کچھ زرا زرا ہل رہا ہو - جب نباتات کا وہ ترو تازگی بخشنے والا آب جو آسمان سے زمین پر گرتا ہے اور پھر
تحت الثری سے کھنچکر باریک جڑون کے ذریعے سے انکے نشو نما کو اسقدر ترقی دے رہا ہو کہ پانی کی جگہ
خون اور خون کی جگہ رنگ سُرخ سُرخ کوپلونسے ٹپک رہا ہو - غنچے اپنی چھب تختی دیکھ دیکھکر ہنسے پڑتے ہون
اور بلبل چہچہا چہچہا کران پر ٹوٹے پڑتے ہون - اسیوقت یہ ستم! ہی ہی - خیر ابھی تو یہ صاحبزادے ہی
ہین - یہ ان باتون کو کیا جانین اور جانین بھی تو انکے مزے کو کیا سمجھین - دل چوٹ کھایا ہوا ہوتا تو
پھر انکا یہ مشغلہ ہی کیون ہوتا - مگر انکے لکھنے پڑھنے تربیت یافتہ اور مہذب بننے کے دن تو تھے - لیکن
ہمارے ملک کے ناز و نعم مین پرورش پانے والے نوجوانون کے دل بہلانے کے لئے گردش زمانہ
کی طرف سے جو جو مشغلے ملے ہین وہ عموماً اسی قسم کے ہین -

یہ چوک شمالی رُخ کی بنی ہی جسکے سامنے ہی وہ سڑک واقع ہی جو باول منڈی کی طرف سے آکر کنوئیں
سڑک کا صلیبی تقاطع کرتی سیدھی ہو یہ کنوئین کیطرف چلی گئی ہی - بہ یہ کنوئین کا پانی یہانکے
اکثر کنووَن کے پانی سے اچھا ہی اسلئے اکثر اوقات اہل شہر کا یہان رمنا ہتا ہی - علی الخصوص سوتے جبکہ
چار پہر کی دھوپ شعاعی مچھلیان بنکر ظرفون مین بھرے ہوتے پانی کو پی جاتی ہی اور اُسی کے ساتھ
دن بھر کے مصارف گھڑے - گگرے اور مشکین کو خالی کردیتے ہین تو سرشام یہان کا جمگھٹا دیکھنے کے قابل
ہوتا ہی - کیون؟ یہ نہ پوچھو - ایک قدم بھی تم سے سرکا نہ جائے گا اور اگر خودداری سے چلے جاؤ گے تو شوق
دامن پکڑ کر تمھین یہان کھینچ لائے گا - خبر حسن کو حسرت نہ رہجائے - یہان آبادی کی چار دیواریون
کے اندر رہنے والیان اعلیٰ وادنیٰ طبقے کی ہندو عورتین بجز چند گھرانون کے اور سب پانی بھرنے کے
لئے خود ہی باہر کنووَن پر جاتی ہین اور جب سر جھکا کر کنوئین سے پانی بھرتی ہین تو اپنے حسن عالم سوز
کے عکس سے کنوئین مین آگ لگا دیتی ہین - اور پانی بھر کر آگے آگے آپ اور پیچھے پیچھے شام کی تاریکی
کو لئے دیکھنے والون کے کلیجے مسیتی چھم چھم کرتی ہوئی اپنے اپنے گھرون مین داخل ہوجاتی ہین - اُسوقت
یہی جی چاہتا ہی کہ شام اودھ اور صبح بنارس دونون کو یہان کی شام پر صدقے کر ڈالئے -

گو وہ وقت ابھی نہین آیا ہی اور ہم اُسوقت تک کے لئے قصداً یہان ٹھہرین گے کہ پرانی ہو بیٹھین
کو بری آنکھون سے گھور گھور کر قیامت کے دنکے لئے اپنی آنکھون سے اس سزا کا مستحق بنائین کہ انہین پگھلا
ہوا گرم گرم سیسہ ڈالا جائے - مگر بھلا اُن بیچین طبیعت والون کے دل کب ماننے والے ہین جنکی رگ
رگ مین نئی جوانی کے نئے نئے ارمان گردن اُٹھا اُٹھا کر قلب کے جھروکون سے تاک جھانک رہے
ہین اور جن آنکھون کو اچھی صورتون کے دیکھنے بھالنے کا ایک لپکا سا ہو گیا ہی - کچھ ارکس باجے
کی سی صدائین جسکو جوہت سے چھپا [illegible] کے حائل ہونیوالون پردون سے دب دب کر
آرہی ہین [illegible] نہین اور وہ کیا دیکھتا ہی کہ یہ راستہ کچھ کچھ اب اُنھین
کی مشق خرام کا جولانگاہ بن چلا ہی جو ابھی ابھی اپنی نازک نازک کلائیان دکھا دکھا کر اشارے ہی اشارہ
سے کنوئین کے پانی کو بیتاب اور بیقرار بناکر تحت الثریٰ سے اوپر کھینچ لینگی - کچھ عورتین خالی گگرے لئے
پانی بھرنے کیواسطے جارہی ہین - کچھ کنووَن پر پہنچ گئی ہین اور کچھ بھرے ہوئے آرہی ہین - یہ انبوہ
غول چودہ پندرہ عورتون کا ہی جنمین سبھی سن کی ہین - لڑکیان بھی - اُٹھتی جوانی والیان بھی اور وہ
بھی جنکے حسن و جمال کے لطیف اجزا اپنی جگہ چھوڑ چکے اور کیونکہ سر کے بالون کو سپید اور نورانی بنانے
مین خرچ ہو گئے ہین - یہین حسن و جمال والیان بھی ہین - وہ بھی جنکو یہ دولت نیچر کے ہاتھون سے

مطلق نہین ملی اور وہ بھی ہین جو معمولی صورت شکل کی ہین - مگر ہائے جوانی کا بھی کیا سِن ہوتا ہی ع

پیری ہر شکل گوری سانولی معلوم ہوتی ہی
جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہی

اسوقت انہین سے بعض بعض کی وہ حرکتین جنمین آتی ہوئی جوانی کی اُمنگین اور جانیوالے لڑکپن کا الھڑپن ملا ہوا ہی غضب ہی تو ڈھا رہی ہین ہاے ری ہنسی اور ہنسی بھی جوانی کی انہین سے کوئی تو کسیکو دھکا دے رہی ہی - کوئی کسیکے گھُسّی مار رہی ہی - کوئی رتّی کا جھونک - کوئی دانت پیس پیس کر رہجاتی ہی اور کوئی اپنے ہونٹھ چبا چبا کر غرضکہ یہ اسی طرح آپس مین چہلین کرتی چلی آتی ہین اور انھین کے ساتھ ساتھ ایک حُسن کی دیوی بھی چلی آتی ہی جسکی اُٹھتی جوانی نے کسی طرح ابھی چودھوین سال گرہ سے زیادہ کا منھ بھی نہ دیکھا ہوگا آہ ع

سہرے پانک انگ ادا مستانہ ہی چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

دلمیں رکھ لینے کے قابل پیارا پیارا قد ہی - بلا کا حسن ہی جسمین قیامت کی رعنائیان صانع قدرت نے بھر دی ہین - بس ٹپکا ہی تو پڑتا ہی - اک نگہ شوق جاتی تو اسطرف ہی مگر سنبھل کر جانا - بہت بھولا بھالا پیارا چاند سا چہرہ ہی جسکا کھڑا کھڑا نقشہ کچھ نہ پوچھو کر دیکھنے والے دل کا کیا حال کر رہا ہی - اس پر چیچک کے چھوٹے چھوٹے سے داغ بعینہ وہی بہار دکھا رہے ہین جو صبح ہوتے آسمان پر جھلملاتے ہوئے تارے یا ہرے بھرے گل پر شبنم کے قطرے - دہانہ تنگ لب باریک باریک رخسارے بھرے بھرے - ستوان ناک بس یہ شمع حسن کی اُٹھتی ہوئی لو بخط مستقیم نکلی ہوئی چلی گئی ہی جو ابرو اور مانگ کو دو البیلے حصوں مین تقسیم کرتی ہوئی چوٹی کے قریب پہنچکر ختم ہوگئی ہی سر کے لانبے لانبے سادہ مگر سیدھے بال ہین جو کنگھی سے بے پروا ہین نظر کے بچانے کے لئے پشت پر پڑے ٹھک رہے ہین جسکو شعرا بال سے بھی زیادہ باریک و نازک کہتے ہین اور ہاے جسپر تہری بیدردی سے اسوقت پانی کا بھرا ہوا ایک گھڑا بھی رکھ دیا ہی جس سے بل کھاتی ہوئی کمر دوہری تہری ہوئی جاتی ہی - آہ وہ شاخ سی کمر کی لچک - وہ گھڑے کے بوجھ سے ایک طرف کو قدِ بالا کا ایک انداز کے ساتھ جھک جانا اور اُس سے چوڑے سینے پر جوانی کی دھڑکنے والی اُمنگون کا تھپتھپا کر دو مقاموں پر بے اختیار زیادہ اُبھر آنا کچھ ایسا دلفریب نظارہ ہی کہ کوئی چلبلا دل کسی مرد کے پہلو مین بغیر اسکے کہ گردن اُٹھا کر بُری اور للچائی ہوئی نظر سے ایک مرتبہ دیکھا کرے ایسے حسن ہی میں نہین ہی کہ چپکا بیٹھ سکے - بھرے بھرے بازو ہین - گوری گوری کلائیان ہین جنمین سے ایک ہاتھ مین تو رسّی ہی اور دوسرے ہاتھ سے کچھ اسطرح سے گھڑے کو آغوش مین لئے ہوئے ہی

کہ دیکھنے والے یہی کہتے ہونگے کہ کیا اچھا ہوتا کہ ہم مرگئے ہوتے اور ہماری مٹی سے یہ گھڑے بنے ہوتے کسی کی اٹکھیلیون بھری چال دیکھ دیکھ کر پانی گھڑے مین اُچھل رہا ہے - لہرین موجین مار رہی ہین اور گھڑے سے "چھب چھب" نہین "بس بس" کی صدا آتی ہے اور دیکھنے والے کہہ رہے ہین -

"گوری دھیرے چلو گگری چھلک نا جائے"

نثار حسین کی نظر اس موہنی صورت پڑتے ہی پھر آنکھون مین پلٹ کر آنا اسی طرح بھول گئی جسطرح کسی کے قالب خاکی سے نکلنے والی روح عالم افلاک کے عجائبات اور دلفریب مشاہدے دیکھنے کے بعد پھر اس مردہ قالب مین آنے کا نام نہیں لیتی - اسکی آنکھین معمول سے زیادہ اسوقت کشادہ تھین ٹکٹکی لگی ہوئی تھی اور اسکے چہرے کا رنگ جانیوالی نگاہ کی طرح اُڑ رہا تھا -

اس عورت کی روش اسوقت سب عورتون سے جُدا تھی - نہ تو یہ کسی سے کچھ ہنستی تھی نہ بولتی تھی - نہ کسی سے بات چیت کرتی تھی اور نہ دم بخود ہوکر اس سے چُپ چلا ہی جاتا تھا - عضو عضو ناز سے حرکت کر رہا تھا - کبھی سر جھک جاتا تھا - کبھی گردن اُٹھ جاتی تھی - کبھی ادھر دیکھا جاتا تھا اور کبھی اُدھر - اور ہائے قیامت کا تو اسوقت سامنا ہوتا تھا جب سر سے ڈھلکا ہوا دوپٹہ بار بار وہ بھی کچھ جھنجلا جھنجلا کر سنبھالا جاتا تھا - اور دو قدم چلنے پر پھر جیسا کا تیسا - رگ رگ مین جوانی کی اُمنگین دوڑ رہی تھین جنمین شوخی تھی - شوخی مین دلفریبی پیدا کر رہی تھی -

یہ اسی طرح دیکھتی بھالتی چلی جاتی تھی کہ ایکبار اسکا رُخ ہمارے دوست نثار حسین کیطرف پھرا - بڑی بڑی آنکھون نے نظر بھر کر اسطرف دیکھا ایک نہ دیدی نظر اٹھی اور پھر سبزۂ بیگانہ چرنیوالے آہوان صحرائی کیطرح وہ نظر بیجا وہ چاؤن غلافی آنکھون مین جاکر چھپ ہی جو ہرن کی آنکھون سے مشابہ تو کسیقدر تھین مگر اُن سے کہین اچھی تھین - جھجک کر آنکھین نیچی کرلی گئین - مُنہ پھیر دیا گیا اور دوپٹے کو ایک ادا کے ساتھ سنبھالکر کچھ گھونگٹ سا نکال لیا گیا -

اے نیچی آنکھین کئے جانے والے اپنی حیا کا صدقہ ذرا ٹھہرنا ایک بات ہی سُن لو کچھ اندیشہ نہ کرنا - ادھر دیکھو مگر للّٰلہ اُسی آنکھون سے نہ دیکھنا - اور کوئی بات نہین ہے بس اتنا بتاتے جاؤ کہ تمھاری ان بڑی بڑی آنکھون مین یہ کس غضب کی قوت تھی - کیا شمالی قطب کی ساری کششین ایک تمھارے ہی گوشہ چشم سے ہین؟ اللہ اللہ کیا کوئی مقناطیسی پہاڑ تمھاری آنکھون کے تل کے اندر ہے؟ کیون نہیں جبھی تو اسقدر بڑی بڑی ہے - کیا دُنیا مین الیکٹریسٹی (برقی قوت) تمھارے ہی تار نظر سے پیدا ہوتی ہے؟ - اسپر بھی تمھین نادان لوگ بیمار بتاتے ہین - آہ اس موقع پر ہم تو تم سے بہت سے فلسفے کے مسئلے حل کرلیتے مگر غیر لوگ کچھ کا کچھ کہین گے -

تمھارے پاس زیادہ ٹھہرنا اچھا نہین۔ حقیقت مین تم شعبدہ باز ہو۔ اللہ تم سے بچائے۔ مگر ہان دیکھتی تو جاؤ۔ تم نے نثار حسین غریب کا کیا حال کر دیا۔ دیکھو چشم زدن مین اُسکا سُرخ سُرخ چہرہ کیسا زرد ہو گیا۔ اُسکے دانت اُسکے ہونٹون کے ساتھ کیا معاملے کر رہے ہین اور نہین معلوم بیچارے کے دل پر اسوقت کیا گزر رہی ہے۔

ان پنہاریون کا غول بہت آہستہ آہستہ جا رہا تھا۔ مگر پھر بھی ایک مشتاق نگاہ کے لئے جسکی نگاہ نے اُدھل ہونا بھی سنہم ہے چھلاوے سے کم نہ تھا۔ وہ گئین وہ گئین اور وہ بادل دروازے کی عمارت نے حامل ہو کر کیا بیان کرین کس کس کو چھپا دیا۔ آنکھون کے سامنے سے کسی کا غائب ہونا تھا کہ اُسکی نظر تھر تھرا کر کسی کے پاؤن کی بلائین لیتی ہوئی زمین پر گر پڑی اور یہ اپنا دل ایک ہاتھ سے اور سر ایک ہاتھ سے تھام کر رہگیا۔ اسکی وہی نظر جو ابھی اسکی آنکھون مین آنیسے غمزے کی لے رہی تھی اب اشک حسرت بنکر آنکھون سے گر گئی اور یہ کچھ بیچین ہو کر اپنے ساتھی سے اسطرح کہنے لگا "بشیر صاحب کیون اب چلئے گا نا۔ شام ہوا چاہتی ہے"

بشیر" ہان ہان صاحب چلئے۔ نہین تو آج گھر مین بُری طرح خبر لیجائیگی۔ سارا دن اسی شُغل مین گذر گیا۔ کوئی انتہا بھی ہے۔ اُفوہ! کسوقت کے نکلے ہوئے ہین خیال تو کیجئے (کھڑے ہو کر) بسم اللہ تشریف لے چلئے" بُلبل اور پنجرے لیکر اُسی راہ پر چلدیئے جو بادل دروازے سے نکلکر سیدھی ملانواڑہ کو گئی ہے۔ نثار حسین نے بادل دروازے کے سامنے پہنچکر دور تک نظر کو ایکبار دوڑایا مگر خدا جانے کس ناکامی سے اسکی نظر تو اسوقت سرا بلند پڑا کر ایک ٹھنڈی سانس کیسا تھ گردن جھکا لی گئی اور پھر ٹھہر ٹھہر کر پڑنیوالے قدم بیمار ناتوان کے پاؤن کیطرح اُٹھنے لگے اسطرح دو چار قدم چلنے کے بعد پھر اسکی رفتار نے رنگ بدلا اور پھر وہی سُمیمی پڑ گئی جسکو دیکھکر اسکے ساتھی سے نرہا گیا اور اسطرح کہنے لگا "خیر ہے۔ یہ اسوقت آپ گرگٹ کیطرح رنگ کیسے بدل رہے ہین (چہرے کیطرف دیکھکر) ہائین یہ آپکا حال کیا ہو گیا ہے! ابھی تو آپ بالکل اچھے تھے۔ زرا بلبل کو تو سنبھالئے۔ نیچے لٹکا جاتا ہے۔ الٰہی خیر"

نثار حسین" (سنبھل کر) اچھا ہون اور کیا! دن بھر گرد و غبار اور دھوپ مین گزرا ہے بس یہی وجہ ہو گی۔ (دو چار قدم چلکر) یار یہ عورتون کا غول جو ابھی پانی بھر کر سامنے سے ادھر آیا تھا۔ خیال آیا ہم تم ابھی جب چوکی پر بیٹھے تھے"

اور اسقدر کہنے کے بعد اسکی زبان تو دبخود کچھ رُک سی گئی اور بشیر اسکو ساکت دیکھ کر کہنے لگا۔

یوٹرائن انجیکشن

Uterine Injection.

جب کسی مریضہ کے رحم سے پیپ خارج ہونے لگتا ہے یا دوران حمل کسی ادویہ نیچے پر پڑنے کی وجہ سے یا کسی دیگر وجوہات سے اسقاط ہوگیا ہو۔ خون جاری ہونے لگا ہو۔ دوران اخراج یکایک بند ہوگیا ہو۔ بچہ یا خون اندر سڑنے لگا ہو جس کی موجودگی سے خون میں زہریلا مادہ سرایت کرنیکا اندیشہ ہو۔ یا بروقت پیدائش بچہ اعضائے تناسل زنان میں ہاتھ گیرنے پڑنا خون وغیرہ کا زہر اثر کر گیا ہو یا قبل ہاتھ گیرنے کے صابون وغیرہ سے صاف نہ کرنیکی وجہ سے کوئی خراب مادہ تیار ہوگیا ہو تو اسکو دور کرنیکے واسطے چند رقیق صورت کی ادویات کو رحم میں پہنچانیکو یوٹرائن انجکشن و یوٹرائن ڈوش دینا کہتے ہیں۔

یہہ انجیکشن ویجائنل انجیکشن کے بمقابلہ مشکل ہے۔ اسمیں کامیابی بہت کچھ تشریح انسانی جسم کی واقفیت پر منحصر ہے۔ اسواسطے اس علاج کو صرف وہ اشخاص عمل میں لاویں جو علم متذکرہ بالا سے مکمل طور پر واقف ہوں ورنہ بجز فائدہ نقصان کا احتمال ہے۔

اس انجیکشن میں بھی ڈوش کی ضرورت پڑتی ہے لیکن اس کے معمولی نازل میں بوزمین ربٹرن کیتھٹر Bozemann's Rubber Catheter. لگا دیتے ہیں۔

قبل ڈوش دینے کے ڈوش و بوزمین ربٹرن کیتھٹر وغیرہ سب کو گرم پانی

[illegible] پہنچتے اب ان عورتوں کی تعداد کم رہگئی تھی مگر سلسلہ کا نظام یہ تھا کہ ابھی [illegible] جسکے حسن کی نگاہیں اور کافر نظروں کی شوخیاں ایک بیچارے [illegible] کھینچ لائی ہیں - قریب پہنچکر نثار حسین نے ایک مرتبہ کھکارا جسنے [illegible] نوجوان عورتوں کو نیچر کے تقاضے سے انکی طرف متوجہ کردیا اور انھیں میں وہ جانستان [illegible] تھی - انھوں نے مڑکر انکی طرف دیکھا اور یہ معلوم ہوا کہ بجلی کوند گئی اور تیر چل گئے اسلئے کہ ان مڑکر دیکھنے والیوں میں وہ بڑی بڑی آنکھوں والی بھی شریک تھی جسنے اپنی تیکھی چتونوں سے اسیر جادو پھینکا تھا - آہ اسطرف سے ایک غلط انداز نظر کا اسطرف کی شوق بھری للچائی ہوئی نظر سے کرنا تھا کہ بے اختیار نثار حسین کے منہ سے اُف کا کلمہ نکلا - بیچارہ بشیر کو کچھ بتانا تو بھول گیا مگر ہاں للچائی ہوئی نظر سے کسیکو ٹکٹکی لگا کر اُسکا دیکھنا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے پہلو سے نکلے جانیوالے دل کو کچکچی کر پکڑ لینا اشارے ہی اشارے میں بشیر کو بتا گیا کہ جو دل لئے جاتی ہیں وہ یہی بی صاحب ہیں منہ پھیر کر دوپٹہ کے آنچل سے چھپا کر کسیکا اپنی راہ جانا تھا کہ نثار کا اسکی نظر کیطرح تھرتھرا کر زمیں پر گرنا تھا ہیں ہیں - ارے ارے کا شور اور گرنے کے دھماکے نے ان جانیوالیوں کو روک کر پھر اسطرف مڑکر دیکھنے پر مجبور کیا اور نہ کسی ہمدردی کے خیال سے بلکہ تماشے دیکھنے کے طور پر تم پھر انھیں یہاں ٹھہرنا ہی پڑا نثار حسین کو بہت جلد افاقہ ہوگیا - اور پھر آنکھیں کھولتے ہی جو کچھ اسنے دیکھا وہ بھی دلچسپ نظارہ تھا کہ وہ سب جانیوالیاں اسیطرح کو رُخ کئے بہت ہمدردی کی نظر سے نثار کو دیکھ رہی تھیں اور افسوس کرتی جاتی تھیں - مگر حسن کی لگاوٹ - اُف خدا تمھیں سمجھے تمسے بچا نہیں بیٹھا جاتا - دیکھو ان سب عورتوں میں وہی جادو بھری آنکھوں والی جسکی تیکھی چتونوں کے یہ سب شعبدے ہیں اُب بھی رہکر کیسی ترچھی نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہی ہے - لو پھر نگاہیں آپسمیں لڑگئیں جو پہلے تو کچھ کچھ اجنبی ہونے کی وجہ سے بیطرح جھجکیں پھر نظر ملاکر ایک نے دوسرے کے منہ کو دیکھا پھر ایک کی للچائی ہوئی نگاہیں از خود رفتہ ہوکر رُخ کے پیارے پیارے چہرے کی بلائیں لینے لگیں - اور دوسری کچھ تیور بدلکر آنکھ کے پردے میں جا رہی - ہائے سامنے شرم سے نیچی پلکوں کی چلمن بھی چھوڑ لیگئیں اور پھر پیٹھ پھیر کر اپنی راہ چلدی -

گو نثار پر اب بھی ایک قسم کی بیخودی کی حالت طاری تھی مگر دیوانہ بکار خود ہشیار - آپنے اپنی آنکھ کے اشارے ہی سے اپنے دوست بشیر کو بتا کر کہا یہی ہیں پہچان لیجئے خوب اچھی طرح "

بشیر "میں انکو اچھی طرح پہچانتا ہوں - اور ایک مجھ پر کیا منحصر ہے وہ کون ہے جو ان کو نہیں جانتا -

ریواڑی مین گھر گھر گلی کوچے مین تو آج انکے حُسن وجمال کے تذکرے ہو رہے ہین اور کیا آپ نہین جانتے !- آپکے محلّے ہی مین تو رہتی ہین اور آپ کے مکان ہی کے پاس "

نثار حسین "(تھوڑے سکوت کے بعد) میرے مکان کے پاس ! میرا دل اور دماغ دونون اسوقت میرے قابو سے باہر ہین - دل تو جانیکے لئے تھا - رہا دماغ اسوقت اسمین بھی پریشان اور بالکل نئے اور اچھوتے خیالون کا جمگھٹا ہی جو کسی کی زلف پریشان کی طرح خود بھی پریشان ہین اور انکے دیکھنے والے بھی پریشان ہین شاید کبھی دیکھا ہو - مگر اسوقت تو مجھکو یاد نہین آتا کہ کہان دیکھا ہی اور کب - آخر بتاؤ تو سہی یہ کون ہین کچھ پتہ دو "

بشیر "خیر یہ تو اور بات ہی کہ آپ نے نہ دیکھا ہو مگر یہ تو ممکن ہی نہین کہ سنا بھی نہ ہو - ہائے انکے گرمی حسن نے تو آفتاب روز محشر بنکر ریواڑی مین قیامت ہی برپا کر دی ہی (آہستہ سے) آپ جے سنگھ کو تو جانتے ہون گے "

نثار حسین "کون جے سنگھ - یہی جنکا مکان ہمارے مکان کے پاس ہی - کچھ مغرب اور جنوب کی طرف ہٹا ہوا - جنکا بیٹا گوپی ابھی تین چار برس ہوئے مرگیا ہی - وہی نا جو ہمارے ساتھ اکثر کھیلا کرتا تھا ؟ "

بشیر "ہان ہان - بس بس - وہی وہی - یہ اُسی گوپی کی بیوہ گورا ہی "

ارے یہ گورا ہی - گوپی کی بیوی - تو صاف صاف یون کیون نہ کہو کہ ہمارے دوست چندر سین کی معشوقہ ہی - مگر اللہ رے ترقی حسن - اُف ری جوانی - اللہ کیونکر کسی کی جان بچے گی - کاہیکو کسی کا ایمان سلامت رہے گا - ہم تو یہ پہلے ہی سمجھے ہوئے تھے - بشیر کی تقریر سُنتے ہی نثار حسین کی زبان سے جو کچھ کلمے نکلے وہ یہ تھے " اہا گورا اسی کا نام ہی - یہ کہئے - ابھی چار پانچ برس اُسطرف تو مین نے اسکو دیکھا تھا - صورت شکل جب بھی بہت اچھی تھی - مگر اب تو پہچان ہی نہین پڑتی - واللہ خوب ہی پر پُرزے جھاڑے ہین - خداداد حسن نے خوب ہی ہاتھ پاؤن نکالے - اُف کس بلا کا رنگ پایا ہی خدا کی قسم جوانی پھٹ پڑی ہی - تم دیکھتے ہو اسوقت اسکی اٹھلاتی ہوئی چال - ایکطرف جھک جانیکی وجہ سے اسکا تن تنکر چلنا اور تنکر اسکے اُبھرے ہوئے جوبن اکا اور بھی اُبھر آنا - ہائے کچھ نہ پوچھو - میرے دل کا کیا حال کئے دیتا ہی - اُف اُف میرا نازونکا پالا دل - کوئی ٹڑی سینہ زوری کیساتھ مجھ سے چھینے لئے جاتا ہی - ہائے لینا - بشیر بچانا - بچانا - بھائی وقت پڑا ہی - کام آؤ - مدد کرو - کوئی تدبیر نکالو خواہ وہ ملین یا پھر میرا دل ہی مجھکو ملے "

بشیر "یا اللہ تو آپ اسقدر جلدی ! صبر کیجئے - کوشش کیجائیگی - گھر مکان تک تو پہنچنے دیجئے -

پلدرا ستے ہی ہین ؟"

یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ آگے بڑھے جانیوالی عورتین ادھر اُدھر اپنے مکانون مین پہنچ گئین اور یہی سامنے جانیوالا راستہ ہمارے بیچین دل دوست نثار کو عشق کی پیچدار راہون پر چلنے کا عادی بنانے کیلئے اس گلی کی پیچدار گزرگاہون مین پھراتا اسی ملا نواڑہ کے محلہ مین ایک پختہ مکان کے دروازہ پر لیجا کر کھڑا کر دیتا ہی - جسکا دروازہ شمالی رُخ کا بنا ہوا ہی -

یہ مکان بھی دو منزلہ ہی اور جے سنگھ کے مکانسے بالکل قریب ہی مشرق و شمال کی طرف کچھ ہی ہٹا ہوا واقع ہی - اسموقع پر ہم زیادہ تفصیل کیساتھ اس گھر کی حالت دکھانا مناسب نہین سمجھتے - مگر ہان یہان پر آکر جس انداز سے نثار حسین رُکے اسکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہانتک یہ اسوقت جانا چاہتے تھے وہان تک اب پہنچ گئے اور غالباً یہ انھین کا گھر بھی ہی - یہان نشست کے کمرے مین بیٹھ کر آپس مین جو کچھ باتین ہوئین وہ یہ تھین -

نثار حسین " ہان پھر اَب کیا تدبیر کرنا چاہیئے - اَب تو مکان بھی آگیا ہی بتائیے - آہ نثار کا دماغ اسکے دل کی طرح اب قابو مین نہین ہی - وہ نکچھ سمجھ سکتا ہی اور نکچھ کر سکتا ہی - خوب یاد رکھو اَب اگر ایک پُر ارمان جان کا خون ہوگا تو بشیر تمھارے سر پر "

بشیر " ہائین ہائین - یہ کیسی باتین کرتے ہو - اللہ اللہ کرو - ابھی عاشق ہوتے دیر نہین اور خون کرتے دیر نہین - بھئی بشیر کمبخت نے تمھارا کیا بگاڑا ہی جو اسکے سر خون ہوگا - گورا کو نہین کہتے ہو (مسکرا کر) گھبراؤ نہین مین اسی سوچ اور فکر مین ہون مگر اصل یہ ہی کہ بہت بیموقع تمھاری آنکھ لڑی - اور یہ بُری جگہ تمھارے دل نے تمکو پھنسایا - ... ایک ذی عزت راجپوت کی بیٹی ... جے سنگھ سے شریف اور غیرت دار شخص کی بہو - تم مسلمان وہ ہندو ... تو کسطرح اور نبھے ... تو کیونکر - خدا ہی جانے کیا ہوگا - کچھ سمجھ مین نہین آتا "

ان باتونکے سننے سے نثار حسین کا چہرہ ... ہو جاتا تھا - اُداسی دوڑ چلی تھی گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ناامیدی کی بھیانک صورتین دیکھ دیکھ کر اسکے دل کے آس پاس ہجوم کرنیوالے ارمان ادھر سے اُدھر آنے جانیوالے ابر کیطرح منہ لٹکائے بھاگے چلے جاتے ہین - اور اُسکے ساتھ اسکی رگون کا خون بھی کھنچا ہوا اور خون کیساتھ روح بھی پرواز کئے جاتی ہی - اسنے بشیر کی تقریر ختم ہونیکے بعد ایک ٹھنڈی سانس لی اور نہایت ہی مایوسانہ لہجے مین اسطرح کہا " دوست کیا گورا کے ملنے کی تمنا کو مجھے اپنے دل سے نکالدینا چاہیئے ؟ ... دیر نہیں اور جاتے دیر نہیں - مگر کیا یہ سے امکان مین ہی ؟ گورا اگر تو

مجھے ملنے کے لئے نہین تھی تو تُو نے اپنی جھلک مجکو نہ دکھائی ہوتی - اپنا دیوانہ نہ بنایا ہوتا - مین نے کیون آنکھ بھر کر تجکو دیکھا - میری آنکھین کیون نہ پھوٹ گئین - یہ کمبخت آنے والا دل کیون نہ چلا گیا - مین کیون نہ مرگیا - اور اگر جب نہین مرا تھا تو اب مرجانا چاہیئے - ہان اب مرجاؤنگا - یہی ناامیدی ہی تو ضرور مرجاؤن گا "

اور یہ کہتے ہی کہتے اسکی آنکھ کی نکیلی پلکین چھوئی موئی کی پتّیونکی طرح بیقابو ہوکر جھکین اور پتلیان نیچے اُوپر ہونے لگین - بشیر نے جلدی سے اسکو سنبھالا اور پھر اسطرح تشفّی کی باتین کرنے لگا " آپ اسقدر پریشان کیون ہوتے ہین - ابھی نیا نیا معاملہ ہی - سب طرف مشکلین ہی مشکلین نظر آتی ہین - مگر کوشش عجیب چیز ہی - کچھ نہ کچھ ہو ہی رہے گا - صدہا صورتین نکل آئین گی "

اسقدر کہنے کے بعد بشیر کچھ غور مین آجاتا ہی اور پھر دم بھر کے بعد اسطرح کہتا ہی - سردست ایک تدبیر ذہن مین آتی ہی - یہ جو خیراتی ہی نا - امامی درمی والے کا بیٹا جو اکثر لاسہ وغیرہ لیکر ہمارے ساتھ شکار کو چلتا ہی - اسکا گھر بالکل ہی انکے گھر سے ملا ہوا ہی اور غالبًا وہ اُن کے گھر مین بھی آتا جاتا ہوگا - اسکے ذریعے سے تحریک کیجائے - مین نے سنا ہی کہ گورا شاید کچھ لکھی پڑھی بھی ہی - اگر ایسا ہی تو پھر کیا کہنا - کیون - ! "

نثار حسین " ہان ہان - واللہ کیا بات سوجی ہی - مان گیا پھر ابھی اسکو بلاؤ جلدی - ابھی ابھی "

یہ فقرہ ابھی تمام نہین ہوا تھا کہ اندر سے ایک آنیوالی ماما نے نثار حسین سے بہت گھبرائے ہوئے لہجے مین کہا " ای ہی میان آج آپ کہان تھے - دوپہر سے آپکے ابا جان آئے ہوئے ہین - کئی مرتبہ آپ کو یاد فرما چکے ہین "

یہ سننا تھا کہ نثار حسین کے ہاتھ کے طوطے تو نہین اُڑ گئے - مگر ہان بُلبُل کا اڈا تو ضرور ہاتھ سے چھُٹ کر گر پڑا - بشیر تو چپکے سے چلتے ہوئے اور نثار حسین جلدی جلدی مُنھ ہاتھ دھوکر زنانہ مکان مین گئے -

چوتھا باب

" نہ لے پیا کا نام کہا مان لے پپیہا "

میری عمریا کو دیکھ سوتی سجریا کو دیکھ
ہوک کی نوک کلیجوا مین لاگی کوک سے پھونک نہ جیرا

نہ لے پیا کا نام۔ کہا مان لے پپیہرا۔ کہا مان لے پپیہرا۔ ہان کہا مان لے پپیہرا۔ نہ لے پیا کا نام۔ ارے مان جا۔ مان جا۔ ہائے رام ناہین مانت۔ میرا پپیہرا۔ کہا مان جا۔ مین تیرے بلہاری مان جا۔ او بولنے والی چڑیا۔ ای دل کلپانے والی چڑیا اُڑجا۔ اُڑجا یا پھر چُپ ہو رہ۔ ہائے کانون کے پردے پھاڑ کر دلمین اُترجانیوالی تیری آواز میری جان کھینچے لیتی ہی۔ دل نکلا جاتا ہی اور اگر تجھسے چُپ بھی نہین رہا جاتا تو اپنے پیا کو آدھی آدھی رتیون مین پکارنیوالی چڑیا! دو چار آوازین میرے پیا کو بھی دیدینا۔ کہین ملین تو کہدینا۔ پیارے تم بغیر گورا دکھیا کا بُرا حال ہی۔ ہائے نہین آتے ہو تو اُسی کو اپنے پاس بلالو۔ او باغون باغ پھرنے والی چڑیا۔ ای شاخ شاخ پر کُوکنے والے پپیہرا بھول نہ جانا۔ مگر آہ تجکو اپنے پیا کی یاد نے ساری دُنیا سے بُھلا رکھا ہی۔ بھولے بسرون کی کیون یاد رہنے لگی۔ تو پھر چپ ہو رہ۔ چلی جا۔ اُڑجا رے۔ اُڑجا۔ ہائے نہ لے پیا کا نام"

یہ وہ دردبھری باتین ہین جنھون نے اسوقت رات کی آخری گھڑیون کے سناٹے مین ملکر گُن گُنانے کے لہجے مین بہت پست آواز اور مدھم سُرون سے جی سنگھ کے بالاخانے پر غم نصیب گورا کی زبان سے نکل نکلکر اسوقت کے سناٹے مین اور بھی سناٹا پیدا کر دیا ہی۔ بس یہ معلوم ہوتا ہی کہ ساری دُنیا نے اپنی قوت ناطقہ کو اپنے دماغ مین بند کرکے بڑے ذوق شوق کے ساتھ اپنے کان اسطرف لگا دئیے ہین اور اُنکی قوت سامعہ اس پُر درد آواز کو سُنکر کچھ ایسی کھوئی گئی ہی کہ گویا کسی فرد بشر مین سننے اور سمجھنے کا مادہ ہی نہین باقی رہا۔ ہوا چلتے چلتے رُک گئی ہی اور کوئی آواز کسی طرف سے نہین آتی۔ مگر ہان قریب ہی کسی درخت پر ایک پپیہا بیٹھا اپنی دُھن مین بہت دلخراش آواز کے ساتھ پی کہان پی کہان کی ہانک لگا رہا ہی۔ گورا یہ دل ہلا دینے والی صدائین سُن سُنکر ایک کھرّی چارپائی پر پڑی پڑی بیتابی کے ساتھ کروٹین بدل رہی ہی اور وہی کچھ کہتی جاتی ہی جو آپ ابھی سُن چُکے ہین۔ یا دل چارونطرف کیسکے دلپر چھائے ہوئے ابر غم کیطرح گھرا ہوا ہی جسمین کسی چوٹ کھائے دل کیطرح بجلی رہ رہکر چمک جاتی ہی اور گورا نہین معلوم ڈر کر یا کسی برقی قوت سے مجبور ہوکر چارپائی کی پٹی سے لپٹ جاتی ہی پپیہا کی زبان پر اُسی طرح پی کہان کا کلمہ جاری ہی اور گورا اُسکو اپنا مخاطب بناکر اسطرح کہہ رہی ہی کہ ہائے پپیہا تو نہین مانتا۔ کن منتون سے کہتی ہون مگر تو ایک نہین سُنتا۔ اسوقت تیری دردبھری آواز سے میرے چوٹ کھائے دلپر بیطرح چوٹ لگتی ہی۔ تجھ کو تو اپنے پیا سے ملنے کی کچھ اُمید بھی ہوگی۔ ابھی نہ سہی دو گھڑی بعد سہی۔ دو گھڑی کے بعد نہین کبھی کی تو ہوگی۔ مگر یہ کمبخت گورا کیا کرے جسکو اپنے پیا سے ملنے کی اب اس زندگی مین اُمید ہی نہ رہی۔ ہائے یہ جھوم جھوم کر آنے والیان بدلیان۔ یہ اندھیری اندھیری رتیان اور اس اندھیری مین رہ رہکر میرے دل کے

درد کیطرح تڑپ جانے والی سکھیان کیا بتاؤن میرے ناشاد اور نامرادول کے ساتھ کیا کر رہی ہین تو اے
مرجانے والے تو مجھکو اپنے ساتھ ہی کیون نہ لے گیا - ہائے مین اُسیوقت ستی کیون نہ ہوگئی - اگر
اُسوقت کچھ نہ ہوا تو اب مین کیون نہین مرجاتی - ہائے سب کس آرام سے سو رہے ہین مگر میری قسمت
مین نہین - ای میری آنسوؤن بھری آنکھو تمکو کیا ہو گیا ہی - تم کس کے انتظار مین کھلی رہگئی ہو
نیند! تو کس کے بلانے کے لیے گئی ہے - ہائے ساری رات یون ہی آنکھون سے نکل گئی
سونے کا نام نہین - یہ وقت اور یہ تنہائین میرے لئے کالی بلائین ہین - یہ چلتی ہوئی ٹھنڈی ہوائین زہر
کی بجھی ہوئی تلوارین ہین جو میری جان لینے کے لئے لپک لپک کر مجھ پر آتی ہین - ننھی ننھی اُسوقت
کی پڑنیوالی بوندیان میری ہی بوچھارین ہین - ہائے رات بھر تارے گنتے ابھی ابھی ٹھنڈی ہوا کے
جھلنے سے کچھ یون سی میری آنکھ لگ گئی تھی کہ اتنی ہی دیر مین ابر بھی گھر آیا بجلی بھی چمکنے لگی - بادل بھی
گرجنے لگا مینہ بھی برسنے لگا اور ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکون نے جلاکر پپیہا تیرے آنسو
اور پیا کی یاد کی دبی ہوئی آگ اور بھڑکادی اور پھر تیرے "پی کہان" کی رٹ نے میرے پیا کی یاد کو میرا
دل سہنے کے لیے تڑپادیا - ہائے - تیرے کی نوک کلیجہ مین لاگی کوک سے پھونک نہ جیرا - نہ لے پیا کا
نام - کہان ان بے پپیہا - ہائے یہ راتین - یہ میری صورت - یہ میری جوانی - جوانی کی خواہشین اور ہائے
اُسپر یہ رنڈاپہ - رام جی کیا ہوگا - پرمیشر کیا کرون گی - ہائے مین کسطرح یہ پہاڑ سی جوانی کاٹون گی -
اپنی ہجولیون کو دیکھتی ہون کہ کس ہنسی خوشی چین آرام سے بسر کرتی ہین - سر سے پاؤن تک گہنے
پاتے سے لدی ہین - گوٹے پٹھے کے رنگین رنگین کپڑے انکے حسن کو کیا چمکا رہے ہین - ہائے اُنکے
ہاتھ پاؤن مین رچی ہوئی مہندی دیکھ دیکھ کر مین کس افسوس سے دونون ہاتھ ملکر رہجاتی ہون اُنکی
سیندور بھری مانگ دیکھ دیکھ کر ایک آگ کا شعلہ دل سے اُٹھتا ہی اور آنکھون مین جا کر ٹھہرتا ہی اُنکے
بچھوے اور پازیب کی جھنکار ہائے کیا بتاؤن میرے دل کے ساتھ کیا کرجاتی ہی یہ حسد سے نہین یہ تک
سے نہین - وہ سدا سہاگن رہین مجھ سا بدنصیب رام کسی کو نکرے مین کسی کا برا نہین چاہتی - مگر ہان
میرا دل اسپر ضرور جلا ہوا ہی کہ مین ان سب کی طرح کیون نہ ہوئی - آہ میری تقدیر پھوٹ گئی - مین بدنصیب
ہون - بہت بدنصیب - اب اس سے زیادہ اور کوئی کیا بدنصیب ہوگی کہ اُٹھتے بیٹھتے ٹھونے دیے
جاتے ہین - بات بات پر جوتی پیزار تیسون دن - آٹھ پہر ہر ساعت ہر لحظہ ساس نندا اور پڑوسے کی
طعن طروز کی باتین سننی پڑتی ہین - اُٹھتے بیٹھتے زمیکہ مین غم نصیب اور بدنصیب کے لقب سے
پکاری جاتی ہون اور یہان پیہر (سسرال) مین منحوس قدم اور منحوس قدم کے خطاب دئے جاتے ہین -

بُرے سے بُرا کپڑا - بدمزہ سے بدمزہ کھانا دُنیا مین میرے ہی تقدیر کا رزق بنکر اُترا ہو - سارے گھر کے کماری مین ہون - جتنے ذلیل کام ہو گے وہ اس گھر مین میرے ہی قسمت کے لئے ہین اور کیا غضب ہو کہ کسی اچھے شگون کے کام مین میرا کھڑا ہونا تو جیسا تیسا میرا سایہ پڑنے کا بھی کوئی روادار نہین ہوتا ہان مین جانتی ہون مین منحوس ہون میرے قدم منحوس ہین اور میرا سایہ بھی نحوس - مگر ہائے کیا اچھا ہوتا جو یہ نحوست یہان تک بڑھتی - یہان تک بڑھتی کہ کمبخت گورا کا بھی ستیاناس ہو جاتا اور پھر وہ اپنی تقدیر کو دعائین دیتی دُنیا سے چلدیتی - یہ بالاخانہ تنہا ایک میرے رہنے کے لئے وقف کیا گیا ہو یہین آتی تھی - یہ کیا عنایت ہو! - کیا بات ہو - مگر معلوم ہوا یہ اس لئے علیحدہ ایک کنارے مجکو رہنے کے لئے جگہ دی گئی ہو کہ صبح صبح کوئی میرا منحوس مُنھ نہ دیکھے ؎

آہ یہ پُر درد کلمے کم نصیب گورا کی زبان سے کچھ اسطرح نکلے کہ بے اختیار اُسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور اسی کے ساتھ وہ سسکیان لے لیکر رونے لگی -

اب لیلی شب اپنا کھُلا ہوا جوڑا باندھ چکی تھی اور رات کی تاریکی چارونطرف سے سمٹ سمٹکر گورا کی اُن پُرنم آنکھون مین جگہ کرتی چلی جاتی تھی جنھون نے نہ معلوم کب سے سُرمے کا مُنھ نہین دیکھا تھا ہلکا ہلکا رہا سہا ابر آسمان پر اب کسی سونے پلنگ کی اُسی چادر کیطرح جا بجا سمٹکر رہگیا تھا جسپر رات بھر کسی حسرت نصیب نے کسی کے انتظار مین کروٹین بدل بدلکر بُری طرح صبح کی ہو - گورا کے ارمان بھرے دلکے ساتھ اسوقت قدرتی جذبات چھیڑ کر رہے تھے - چاند کا ابر کے ہلکے ہلکے ٹکڑون مین چھپ جانا اور چھپکر نکل آنا اسکی جوانی کے چھپے ہوئے ارمانون کو تاکنے جھانکنے کی نئی نئی گھاتین سکھا رہا تھا - نسیم سحر شبنم مین نہائی ہوئی پھولون مین بسی ہوئی جسمین ننھی ننھی بوندیون کے پڑ جانے سے سوندھی سوندھی خوشبو بھی شامل ہو گئی تھی اُسکی دماغی قوتون کو چھیڑ رہی تھی اور دماغی قوتین اُسکی قلب کی خواہشونکو پوشیدہ طور پر اُبھار رہی تھین - گو اسوقت اسکے حیادار دل نے اس کی زبان سے ایک حرف بھی نکلنے نہین دیا مگر ہم خیال کرتے ہین کہ اُسکا جوش جوانی مین ڈوبا ہوا دل برملا نہ سہی چپکے ہی چپکے اُس کے کان مین کہتا ہوگا کہ اسیطرح بن سنور کر وہ بھی چلتی تو کیا اچھا ہوتا مور کی آواز دور دور سے اُسکے ارمان وتمناؤن کے ساتھ چھیڑ خانی کرنیکے لئے اسکے کانون مین آتی تھی اور خدا جانے اسکے دل پر کیا ایسا صدمہ ہو جاتا تھا کہ ایک ٹھنڈی سانس لیکر رہجاتی تھی - باربار یہ اُٹھ اُٹھ بیٹھتی تھی اور چارون طرف تنہائی کو اپنا ہمدم اور رفیق پاکر پھر چُپ لیٹ رہتی ہو -

یہ عام قاعدہ ہو کہ جب نیند کے انتظار مین آنکھ نہین جھپکتی تو دل سے دماغ تک مختلف خیالات نکلا

تانتا لگ جاتا ہی مگر اسکے پاس اور خیال ہی کون سا تھا اُسی مرنے والے گوپی کا خیال آیا اور آٹھ
آٹھ آنسو رُلا گیا۔ روتے کا تار ابھی ابھی کچھ ٹوٹا تھا کہ ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آیا جسکی انبساطی کیفیت
دیکھکر اسکا افسردہ دل اور بھی منقبض ہوگیا اور یہ بہت درد کے ساتھ ایک ٹھنڈی سانس لیکر اسطرح اپنے
دل سے کہنے لگی "ہائے کیا ان راتون کا لطف اُٹھانا میرے مقدر مین نہ تھا" اور یہ کہتے ہی کہتے اُسکی
حسرت نصیب جوانی کی ارمان و تمنا پیچ و تاب کھا کر رگ رگ سے نکلنا شروع ہوگئے اور دو چار جمہائیان اور جمہائیون
کے بعد انگڑائیان لے لیکر دم بخود ہو رہی۔ پڑے پڑے خدا جانے اسکے خیالات نے کس کس طرح کے پلٹے
کھائے کہ یہ اسطرح اپنے دل سے کہنے لگی "مین دیکھتی ہون چندر سین کی نظر مجھہ پر بیڈھب پڑتی ہی۔
مزاج پوچھنے کے لئے اکثر اپنی مہری کو بھی بھیجتے رہتے ہین اور جب کبھی گھر مین آتے ہین تو اُنکی آنکھین
بھی اسی کمبخت کو ڈھونڈتی نظر آتی ہین۔ پڑھنے پڑھانے کے لئے بھی اکثر اُنکی طرف سے اصرار ہوتا ہی۔
بعض دفعہ تنہائی مین مجھہ سے کچھ کہنا بھی چاہتے ہین۔ مگر خدا جانے وہ کیا بات ہی کہ کہتے جھجکتے ہین اور آہ
نہین پڑتی۔ اور کچھ آج نہین۔ مین بہت عرصے سے یہ بات دیکھتی ہون پہلے کبھی جب مین اس سے
پڑھا کرتی تھی اور پڑھتے پڑھتے اتفاق سے میری آنکھہ اوپر اُٹھ جاتی تھی تو مین دیکھتی تھی کہ اُنکی نظر
مجھہ پر اُسی طرح لگی ہوئی ہی جسطرح میری نظر کتاب پر۔ ابھی دو چار روز ہوئے جب اُنکا رقعہ آیا تھا وہ
اس امر پر زور دیتے ہین کہ مین لکھنا پڑھنا پھر شروع کرون۔ مگر یہ کس کے لئے۔ آہ اب دل بُجھ گیا فضول
محض فضول۔ لیکن اسمین چھپانیکی کونسی بات تھی جو اُنھون نے اسقدر چھپا کر اپنی مہری کے ہاتھ رقعہ بھیجا اور
اُسکے چاک کر ڈالنے کی بھی تاکید تھی۔ ضرور اسمین کوئی نہ کوئی بات ہی۔ (خود ہی) مین جانتی ہون
جو بات ہی۔ وہ زبان سے نہ کہین مگر اُنکی للچائی ہوئی آنکھین تو کہہ رہی ہین۔ لیکن مُنھ دھو رکھین۔ اُنھہ
آئینہ مین اپنی صورت تو دیکھین۔ (کروٹ لیکر) آخر یہ مجھکو آج نیند کیون نہین آتی۔ میری ساری عمر مین
وہ کونسی شب تھی کہ جسمین میری حرمان نصیبی نے ملکر میری تیرہ بختی کی طرح اُسکو بھی سیاہ اور ڈراؤنی نہ بنا دیا
ہو۔ مگر پھر بھی کسی نہ کسی وقت سو ہی جاتی تھی۔ یون نہ سہی روتے ہی روتے سہی۔ لیکن آج تو یہ غضب ہی کہ
نیند نے ان آنکھون مین آنے کی کچھ قسم سی کھالی ہی۔ کسی طرح خیالات کا تانتا ٹوٹتا ہی نہین۔ (دوسری
طرف کروٹ لیکر) اُفوہ آج کمر مین درد کیسا ہوتا ہی۔ کہین اسی کے مارے تو نیند نہین آتی (اپنے ہاتھ سے
اپنی کمر پکڑ کر) آہ یہین پر درد ہوتا ہی۔ کل شام کو جب پانی بھرے آتی تھی تو کمر مین جھٹکا آ گیا تھا۔
دیکھتی کسی اور طرف تھی۔ بس پاؤن اونچے نیچے مین جا تا رہا۔ ہائے کوئی اتنا نہین جو ذرا کمر داب ہی دے
(ٹھنڈی سانس لیکر) واہ رے مقدر۔ اُف ری بیکسی اور واہ رے نصیب مگر گورا تم نے کل اُس شخص کو

دیکھا تھا جو گلی مین بیہوش ہو کر گر پڑا تھا کتنا طرحدار جوان تھا - واہ - اُسوقت کوئی کہتا تھا ٹھوکر لگی گر پڑے - کوئی کہتا تھا چکر آگیا - شاید یہ وہی شخص تھا جو پہلے چوکی پر بیٹھا میری طرف بہت غور سے دیکھ رہا تھا - ہان ہان اُسیکی بدولت میری کمر مین یہ جھٹکا بھی گیا - اُفوہ کیسا ابتک درد ہوتا ہی - اُسیکو گھورتے دیکھ کر مین جھجکی تھی اور اُسی جھجک کر ہٹنے مین یہ جھٹکا بھی اُٹھایا تھا - جب وہ گرا تھا تو کسی شخص نے بھلا سا نام لیکر پکارا تھا - بھول گئی - یہان ہمارے مکان کے پاس تو رہتے ہین - مین نے ان کو دیکھا بھی ہی - مگر عرصہ ہوا - انھین کے تو بیٹے ہین میان غلام حسین کے - مگر نہین معلوم یہ کیون بیہوش ہو گئے تھے اور یہ وہان چوکی پر اور یہان پر جب گرے تھے تو میری طرف کیا گھور رہے تھے اُتھ مردوے نگوڑے تو ہوتے ہی ہین - پرائی بہو بیٹیون کو گھورا کرتے ہین - ہم سب کو جاتے دیکھا بس لگے تاکنے جھانکنے - پر میشر انھین سمجھے - جیسی تو ٹھوکر لگی اور گرے منہ کے بل - اُنھ اُتھ ہو گا - جانے بھی دو اس خیال کو (تھوڑی دیر خاموش پڑے رہنے کے بعد) مگر نہین میری نظر جب اُٹھی تو مین نے اُنکی نظر اپنے ہی چہرے پر پڑتی دیکھی - ایک مرتبہ نظر لڑ بھی گئی تھی - دیکھا تھا! نگاہین کیا کہہ رہی تھین ہا! (کچھ آپھی آپ شرماکر) ای جانے بھی دو گورا تو یہ تجکو بھی کیا خبط ہو گیا ہی - ہر پھر کر وہی خیال وہی خیال - اچھا لے اب مین سوئے رہتی ہون ٹک اور یہ کہکر اس نے اپنی خمار آلودہ آنکھین بند کر لین نسیم سحر کی ہوائین اٹھلاتی ہوئی اب چل رہی تھین - مرغان سحر کی نوا سنجیان رات کا سناٹا برطرف کرنیکے لئے شروع ہو گئی تھین اور قوت سامعہ آنکھین ملتی ہوئی کانون مین اس لئے اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی کہ اپنے اپنے مذاق کے موافق مسجدونکی اذانین اور مندرون اور شوالون کے گھنٹے کی صدائین ذوق شوق کے ساتھ سُنین - رات بھر کی جاگی ہوئی کم نصیب گورا کی آنکھ اب لگ گئی تھی نہین اسکے صدمے اُٹھاتی ہوئی روح رات بھر تحلیل ہوتے ہوتے تھک کر اسکے قلب کے گوشونکے اندر اب گر پڑی تھی -

صبح ہوئی آفتاب نکلا او نظام بطلیموسی کے موافق گردش کھانے والے آسمان نے آفتاب کو کسیقدر بلندی پر لیجا کر اُسکی گرم کرنون کو ابھی ابھی سو جانے والی گورا کے پاس جگا دینے کے لئے بھیجدیا - مگر جب اُسکی نورانی کرنون کو جو حُسن کے ساتھ ایک قدرتی مناسبت بھی رکھتی مین گورا کے حُسن و نزاکت پر کچھ رحم آگیا اور وہ اُسکو نہ جگا سکین تو آفتاب کا سایہ یا عکس گھبڑ بگڑ کر کسی کے گوشہٗ دامن کیطرح زمین پر لوٹ گیا اور دھوپ بنکر بڑی بیرحمی کے ساتھ گورا کو جگانے لگا - بیچاری گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور ابھی یہ وہین پلنگ پر بیٹھی جمہائیان لے لیکر نیند کا بڑھا ہوا نشہ اور نشے کا خمار اُتار رہی تھی کہ اسکے کانون مین اسیکے متعلق باتین ہونے کی کچھ آواز آئی نیچے گھر مین سے کسی نے کہا "آج اب تک گھر مین پھکا بہ سن

نہین ہوا - جھاڑو تک بھی ابھی نہین ہوئی - کیا گورا آج مرگئی" جسکے جواب مین ایک دوسری عورت نے کہا "وہ ابھی وہ آرام ہی کر رہی ہین"

پہلی عورت "اُفوہ یہ آرام طلبی - پہر دن آگیا اور ابھی اُس کو صبح ہی نہیں ہوئی - اس نحس کے جسدن سے گھر مین قدم آئے - رونق ہی گئی - برکت جاتی رہی - اسی کی نحوست میرے بچے گوپی کو کھا گئی اور نہین معلوم اسکی نحوست ابھی کیا کریگی جاؤ کمبخت کو بلا کر اٹھا دو"

یہ باتین تیر و نشتر کی طرح جس عورت کے لب سوفار یا منھ سے اسوقت نکل رہی ہین یہ گوپی کی ماں ہی اور اس کم نصیب گورا کی ساس - مگر اُف کسقدر سخت دل ہی - ایک آسمان نہین تو آسمانون کی ستائی ہوئی دل شکستہ ناشاد - نامراد عورت کے حق مین اور وہ بھی گورا سی حُسن کی دیوی کے لیے سخت کلمے! ہی، ہی -

گورا کے کان مین ان باتون کی ستم ڈھاتی ہوئی آواز کا پہنچنا تھا کہ بس یہ معلوم ہوا اسکے دل پر کسی نے تیر مارا - کلیجہ تھام کر رہ گئی - اسکا دل رو دیا - دماغ رو دیا - آنکھین رو دین اور بہنے والے آنسو بڑی بیچینی کے ساتھ اسکے پھول سے رخسارون پر بہتے ہوئے دلدہی کے لئے ٹپ ٹپ کر اسکی گود مین گرنے لگے - یہ اسیطرح رو رہی تھی کہ وہی عورت جو اسکی ساس ابھی باتین کر رہی تھی اور رشتہ مین اسکی نند ہوتی تھی دبے پاؤن آہستہ آہستہ یہان آگئی اور گورا کو روتے دیکھکر طنزیہ لہجے مین اسطرح کہنے لگی - "ای رات تو گورا تم گا رہی تھین اور اسوقت بیٹھی رو رہی ہو - بہنی مجھے ایسے چوچلے اچھے نہین معلوم ہوتے - چلو نیچے چلکر گھر کا کام کاج دیکھو - اُٹھو"

گورا کے جوش گریہ کو اب اور ترقی تھی - رونیکی آواز جو اتک [illegible] ہوئے جو ش کا [illegible] داب داب کر سینے کے اندر رکھی جاتی تھی - اب اسکا ضبط اور [illegible] سے باہر ہو گئی تھی - اور [illegible] لے اندر [illegible] بہنے والی آواز اب منھ سے نکل کر اپنی الجھن مٹانے کے لئے یہان [illegible] [illegible] تھی -

کسی غمزدہ کے رونیکی پُردرد آواز [illegible] [illegible] - وہ [illegible] [illegible] نازک بدن حسینون کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رہ رہن تجے ہوئے تیر و نشتر تھے کہ لمکر چلتی ہوتی - اور بالاخانہ اس لئے بالکل خالی چھوڑ دیا گیا کہ گورا
کی تنگی دل سے شیون کرنیوالا نالہ بلا روک ٹوک اتنے بڑے مکان میں دل کھولکر اپنے حوصلے
نکال لے - خوب روئی - خوب روئی سسکیون پر نوبت آگئی اور جب خدا خدا کرکے رونیکا تار ٹوٹا تو
یہ پھر اسطرح اپنے دل سے باتین کرنے لگی "رام رام اب مجکو اُٹھا لے - اس جینے سے تو مرجانا ہزار درجہ
بہتر ہی - اب مین یہ سختیان نہین جھیل سکتی - یہ باتین مجھ سے نہین سہی جاتین - آہ آج اگر وہ
مرنیوالا زندہ ہوتا تو یہ باتین مجکو کون کہہ سکتا تھا - اے بےحیائی کی زندگی رحم کر - موت آ -
آہ کیا کرون - زمین سخت ہی آسمان دور ہی"

اے ہمارے مُلک کے لوگو! جہالت کی میٹھی نیندین سونے والو اور رسم و رواج کے بندو - آنکھین
کھولو دیکھو یہ ایک بہت بڑے گھرانے کا واقعہ ہی جسمین خدا کا دیا سبھی کچھ تھا - کہاریان بھی -
مہریان بھی اور لونڈیان بھی - مگر مقدر نے سبکی لونڈی جسکو بنایا تھا وہ گورا تھی - کون گورا وہی
لاوارثی - بیوہ جسکا خاوند اور سرتاج دُنیا سے اُٹھ گیا تھا - اور آہ ایک اُسی کے ہونے نے اسکو کس ذلت
کے درجہ پر پہنچا دیا ہی - اے کم نصیب گورا اب تو اپنی قسمت پر صبر کر - یہ ذلت کی زندگی یہ بُرا دن
ایک تیرے ہی دیکھنے کے لئے نہین ہی - ہندوستان کی بہت سی لاڈلی بیٹیان اور ناز و نعم مین
پرورش کی ہوئی لڑکیان تیری ہی طرح بیوگی کی مصیبتین جھیلنے کیلئے پیدا ہوئی ہین - ہائے وہ
اس زندگی سے مرنا پسند کرتی ہین - اور انکے ماں باپ کو ذرا رحم نہین آتا - خدا وہ دن لائے
کہ تمھاری آدھی آدھی راتون کی دعائین - تمھاری بیکسی - تمھارا عمر بھر کا رونا - تمھارے ماں باپکے
دلونمین اثر کر جائے اور وہ تمھارا دوبارہ عقد کر دینے پر راضی ہو جائین - اے ہندوستان کے شریفو! اگر
تم کو اپنے ملک کے رسم و رواج ہی کا بہت لحاظ ہی تو تمکو کبھی کبھی اپنی رانڈ بہو بیٹیون کے قابل افسوس
حال پر بھی رحم کر لینا چاہیئے - کیا جنکو تم نے خون جگر پلا پلا کر - آنکھون پر بٹھا بٹھا کر بڑے ناز و نعم سے
پرورش کیا تھا اُنھین کو اس ذلت اور خواری اور اس بیمزہ زندگی مین بسر کرتے پسند کروگے؟ ہائے
تمھاری محبت کو کیا ہوا - کیا تمھارے محبت بھرے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگئے - خدا کے لئے
انپر ترس کھاؤ - رحم کرو - وہ اگر تمھارے لخت دل - نور نظر نہین ہین تو نہ سہی - تمھارا خون تو
اُنمین ملا ہی - یہ بھی نہ سہی - وہ آدمی تو ہین - آدمی نہ سہی حیوان تو ہین - ارے خدا کے بندو اُنمین
جان تو ہی! اُنمین خواہشین تو ہین!! بس یہی سمجھ کر ان آفت کی ماریونکو زندہ درگور ہونے سے
بچاؤ - رسم و رواج کی زنجیرون مین جکڑے ہوئے لوگو! ہاتھ پاؤن ہلاؤ - سونے والے جاگو!!

بہت بُرا زمانہ ہی۔ نہایت نازک وقت ہی۔ اپنی حمیت اور اپنے خاندان کی آبرو کا صدقہ۔ ای
دعا اثر کر۔ ای اثر چل۔ ملک مان جا۔ قوم سنبھل جا۔

اہا ہم کہان سے کہان ہو رہے۔ ہان صاحب کم نصیب گورا اُسی طرح اپنے دل سے باتین کرتی ہوئی اپنے سر کے اُن بالونکو جو رات بھر کروٹین بدلتے بدلتے بالکل پریشان ہو کر رہگئے تھے۔ اپنے دوش او پشت پر بکھرائے بیٹھی تھی کہ کسی آنے والے کے پاؤن کی چاپ نے اُسکے کانوںمین پہنچ کر اُسکی آنکھونکو زینے کیطرف متوجہ کر دیا اور پھر اُس نے دیکھا کہ اُسکی وہی نند جو ابھی آئی تھی پھر آرہی ہی اور اُسکے پیچھے پیچھے چندر سین۔ چندر سین کی صورت دیکھتے ہی یہ سنبھل بیٹھی۔ لاپروائی کے عالم مین اُترا پڑا ہوا دوپٹہ جلدی سے اوڑھ لیا گیا۔ مُنھ پھیر لیا گیا۔ اور ناک بھون سمیٹ کر اپنے کانون کو اپنی نند کی کڑوی باتون کے سننے کے لئے کھول دینا پڑا۔ اسکی نند اسکے پاس آکر کھڑی ہوئی اور ناک پر اُنگلی رکھکر اسطرح کہنے لگی "ای گورا تسوے تو بہا چکین۔ اَب نیچے چلوگی بھی کہ نہین۔ گھر کا سارا کام کاج اُسیطرح پڑا ہی۔ چاچی بیٹھی خفا ہو رہی ہین"

گورا۔ بھئی جس کا جی چاہے خفا ہو لے۔ ہائے کوئی تو ایسا خفا ہو کر چلا گیا کہ پھر آجتک مُنھ ہی نہین دکھایا۔ میری تقدیر۔ میری قسمت اور میری جان سبھی مجھ سے خفا ہین۔ ایک ہو تو مین خیال کرون۔ ہائے کس کس کو روؤن۔ میری طبیعت آج اچھی نہین ہی۔ ساری رات یون ہی بیٹھے بیٹھے گزر گئی۔ ہائے مجھ سے کچھ نہین ہو سکتا جسکے جی مین جو کچھ آئے کہہ لے"

گورا کی گوری گوری موہنی صورت کا پرانا شیدائی چندر سین اسوقت سناٹے کے عالم مین کھڑا تھا اسکی محبت بھری آنکھین للچائی ہوئی نظر سے اس حُسن کی دیوی کو دیکھ رہی تھین جو مُورت بنی بیٹھی تھی۔ پتھر کی مورت اور اسمین اسوقت فقط فرق اسقدر تھا کہ اسکی آنکھونسے آنسو کی لڑیون کا تار بندھا ہوا تھا اور جوش گریہ سے اسکا عضو عضو ایک قسم کی غیر ارادی حرکت سے جنبش کر رہا تھا جسطرح گورا کے حسن اور چندر سین کے عشق کے جذبات چندر سین کو اکثر جی سنگھ کے ہان کھینچ لاتے تھے اُسی طرح چندر سین آج بھی آگیا تھا اور جب اُسکو اندر آکر گورا کی بدمزگی کا حال معلوم ہوا تو اپنے دل کے اصرار سے مجبور ہو کر اسکی نند کو ساتھ لیئے یہان بالاخانہ پر آیا ہی۔ مگر گورا کی پریشان صورت۔ اُداس چہرے اور اُسپر بہتے ہوئے آنسو دیکھ کر اس سے نہ رہا گیا اور بے اختیار اسکی زبان سے یہ کلمے نکلنے لگے "گورا! آج یہ کیا ہی تم کیسی دلخراش باتین کرتی ہو۔ اُفوہ۔ کلیجہ مُنھ کو آیا جاتا ہی۔ (بہ مصلحت اسکی نند سے مخاطب ہو کر) آخر آج انکی یہ حالت کیا ہی۔ کچھ معلوم بھی ہو خیر ہے آج

ان کی طبیعت کیسی ہے؟"

گورا کی نند:- اب اپنے دل کا حال کوئی کسی سے کہے تو معلوم ہو- رات بھر الاپتی رہین- اَب جب سے سوکر اُٹھی ہین- رونا ہے اور خواہ مخواہ کے لئے"

گورا:- (چین بہ ابرو ہوکر) ہان بہن سچ ہے- ارے خدا لگتی کہو- خدا لگتی- کاہے کو دل جلون کو جلاتی ہو- مین رات بھر الاپی ہون! ارام آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا- تم لوگون کو کیسکے رونیکی آواز بھی گانے ہی کی صدا معلوم ہوتی ہے- دلہین خوشی- دماغ مین سرور جب بھرا ہوتا ہے تو ایسی ہی بےتکی سوجھتی ہے- آہ مجکو تو ساری رات تارے گنتے گذری ہے اور انکے نزدیک گا رہی تھی- مری پڑی ہون تو کہنا سو رہی تھی- اچھا بہن"

یہ باتین سُنکر چندر سین کی آنکھون مین اُسکی طبیعت کے انقلاب سے اُٹھنے والے بخارات اَب آنسو بنکر آگئے تھے اور نگاہ شوق انہین مُنھ دھو دھو کر- تڑپ تڑپ کر گورا پر ڈورے ڈال رہی تھی- چندر سین کے دل نے اسوقت بہت چاہا کہ وہ کچھ اشارے ہی اشارے مین گورا سے کہے سُنے- مگر نہ تو گورا کی پُرنم آنکھین اوپر اُٹھین اور نہ اُسکی نند ہی کی موجودگی نے چندر سین کو اس امر کا موقع دیا کہ کچھ سُنے- اسکی مشتاق نگاہین آنکھون مین تلملا تلملا کر رہگئین- دلکی باتین مُنھ تک آکر رہگئین- ارمان اور تمنا دم بخود ہو کر رہگئے- اور گورا کی نند کے کہنے سے چندر سین کو بھی بمجبوری یہان سے چلنا ہی پڑا- مگر پھر بھی اس کے دل نے نہ مانا اور زینے ہی پر اسنے گورا کی نند کو اس امر پر مجبور کیا کہ پھر وہ جائے اور دلدہی اور تسلّی کر کے جسطرح ممکن ہو اسکو نیچے لے آئے- لیکن ایسکے ساتھ اب وہ اپنا یہان زیادہ ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور اپنا بیچین دل اپنے پہلو مین لئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا-

گورا بھی کہنے سننے سے مجبور ہو کر نیچے چلی آئی ہے- مگر سب سے علیحدہ ایک چارپائی پر بیٹھی ہے- گھر کی باہر کی عورتین اسکے پاس آ آکر اسکا حال دریافت کرتی ہین اور وہ بھی چھیڑ سے- اور وہ اپنی قسمت کے سر اسکا سارا الزام رکھ کر چُپ رہتی ہے- بار بار کمر کی طرف اسکا ہاتھ جاتا ہے- ٹھنڈی آہ زبان پر آتی ہے اور اسکے ساتھ اُس شخص کا خیال بھی سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے یہ جھٹکا اسکی کمر نے اُٹھایا تھا- دوپہر بھی ہوگئی تیسرا پہر بھی ہوگیا اور سب کھانا بھی کھا چُکے- مگر آہ نہین کھایا تو ایک حسرت نصیب گورا نے- وہ اسیطرح بیٹھی پیچ و تاب کھا کھا کر طعنون پر طعنے اور گالیون پر گالیان کھا رہی ہے-

یہ اسیطرح بیٹھی تھی کہ ایک کمسن لڑکا پھٹی اور میلی لنگی باندھے اس گھر مین آیا۔ پہلے تو یہان بیٹھا۔ وہان بیٹھا۔ اس سے دو باتین۔ اُس سے چار باتین کین اور پھر گورا کے پاس آکر اسطرح کہنے لگا۔" ای بہورانی آج تم کیسی اوواس بیٹھی ہو"

اس کی عمر نو۹ دس۱۰ برس سے زیادہ نہین ہی۔ اور اسکے لب و لہجے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ کسی مسلمان کا لڑکا ہی جو بے تکلفی کیساتھ غالباً پہلے سے یہان آیا جایا کرتا ہی"

گورا۔" (جھنجلا کر) چل دور ہو۔ تجھے کیا مطلب۔ یہ مُوا جب آتا ہی تو مجھ ہی سے مُنھ لگاتا ہی"

وہی لڑکا۔" نہین میری بہو رانی بتا دیجئے آپ کیسی ہین"

گورا۔ (اپنے دل مین) ان سب گھر والون سے یہ غیر ہی اچھے ہین۔ ہمدردی سے حال تو پوچھ لیتے ہین۔ ان سے تو یہ بھی نہین ہوتا (اُسی لڑکے سے) ہان بھیا اچھی ہون"

وہی لڑکا۔" (نیچے پٹی کے پاس بیٹھ کر آہستہ سے) بہورانی کل شام کو جب تم پانی بھرنے گئی تھین تو راستہ مین تمھین دیکھ کر کسی شخص کو غش آگیا تھا۔ اُنھون نے تمکو سلام کہا ہی"

گورا۔" (چین بہ ابرو ہوکر بلند آواز سے) بھاگ جا یہان سے دور ہو"

گورا کی ساس۔" (گورا کی غصہ بھری آواز سُنکر) ارے خیر تیا ہٹ جا اُس کے پاس سے دیکھتا نہین ہی۔ اُس کے سر پہ آج بھوت سوار ہی۔ وہ آدمی ہی! کاٹے کھاتی ہی"

جن تیوریون سے اسوقت گورا نے اس لڑکے کیطرف دیکھا تھا وہ نہایت ہی قہرآلود تھے۔ وہ لڑکا ہی تو تھا۔ بیچارہ بید کی طرح کانپ گیا اور یہان سے اُٹھ کر چلتا پھرتا نظر آیا۔ گورا اَب چُپ سناٹے کے عالم مین بیٹھی ہی۔ اُسکی آنکھین کھُلی ضرور ہین مگر نہین معلوم وہ دیکھتی کس چیز کو ہین۔ اسکے دل و دماغ کی قوتین سب حیرت سے اسکا مُنھ تو تک رہی ہین۔ مگر دم بخود ہین اور کچھ کہتی سُنتی نہین۔ تھوڑی دیر تک وہ اسی حالت سے یہان بیٹھی رہی۔ مگر نہ معلوم یکبارگی اُسکے دل مین کیا خیال آیا کہ یہان سے اُٹھ کر اپنے رہنے کی اُسی جگہ کیطرف چلدی جو دو منزلہ ہونیکے اعتبار سے آسمانی بلاؤن کے نازل ہونے کے لئے آسمان سے کیسقدر قریب تھی۔ یہان پہنچکر تنہائی کے وسیع دامن مین پرورش پانیوالے خیال پھیل پھیلکر لہرین لینے لگے۔ وہ طیش اور غصے کی آگ جسین ابھی خیر تیا نے آکر اور آگ لگا دی تھی ابھی تک اُسکی طبیعت مین باقی تھی۔ چشم و ابرو پر اسیطرح بل پڑے ہوئے تھے جو اَب اپنے تیور بدل بدلکر فکر اور افسوس کے نقشے اُڑاتے جاتے تھے اور یہ اسطرح اپنے دل سے کہہ رہی تھی" مین کہتی

ہون ان ندیدون کو پرمیشر کا خوف کچھ بھی نہین آتا - جو پرائی بہو بیٹیونکو تکتے پھرتے ہین یعنی انکے دیدے سے ڈرنا چاہیئے - بے بھلا مین بدنصیب ایسی کونسی خوبصورت تھی ! مجھ مین ایسے کون سے لال لگے تھے جو دیکھکر غش آگیا (شرماکر) اور کیسے بیہوش ہوکر گرے - سچ کہون میرا اُسوقت کلیجہ کانپ گیا - دھک دھک ہونے لگا - جبھی وہ چوکی پر بیٹھے ہوئے مجکو گھور رہے تھے - مگر وہ اپنے دل مین مجکو سمجھے کیا جو سلام کہلا بھیجا - مجھ سے کوئی تعلق - کہین کی جان پہچان - مین کوئی رام جنی آوارہ عورت تھی - واہ اچھے ملے - اور پھر اس عقلمندی کو تو دیکھئے کہ ایک بے اٹکل لونڈے کے ذریعہ سے کہلا بھیجا - سب کے سامنے موئے نے کہدیا "انھون نے تمکو سلام کہا ہے" وہ تو کہیئے خیر ہوگئی مین اسوقت سب سے علیحدہ اور دور بیٹھی تھی - نہین تو سب نے سُن لیا ہوتا اور اس نے کہا بھی آہستہ سے ورنہ خدا جانے سب اپنے دلمین کیا کیا بُرے خیال کرتین ! غضب ہی ہوگیا تھا - اور اسپر اُسوقت میرے بڑھے ہوئے طیش نے ستم ہی کیا تھا - مین تاؤ مین یکبارگی چلّا اُٹھی - لیکن اماجان کا اسوقت کا بول اُٹھنا گو تھا بُرے دل سے مگر میرے حق مین اچھا ہوگیا - بات بن گئی اور وہ مُوا بھاگا - ورنہ اگر خدانخواستہ خدانخواستہ کوئی میرے خفا ہونیکی وجہ اُسوقت اس سے پوچھتا تو وہ صاف صاف کہہ بھی دیتا - لونڈا ہی تو تھا - رام نے بڑی خیر کردی - مگر کتنی پیاری صورت ہے"

اس آخری جملے پر پہنچکر خدا جانے اسکے دل نے کیا کچھ مزے لئے کہ اسکے چہرے کی اور ہی حالت ہوگئی - پسینے کی نمی پیشانی پر آگئی - آنکھین شرماکر جُھک گئین اور ایک انگڑائی لیکر اسطرح کہنے لگی "توبہ توبہ گورا تم کیسی بیحیا ہوگئی ہو" جانے بھی دو ان باتونکو - ہان چندر سین کو دیکھا - انکی طبیعت کو میرے ساتھ لگاؤ ضرور ہے - اُسوقت میری پریشان حالت دیکھکر کیسے آنکھونمین آنسو بھر لائے اور کسطرح پی گئے - آج ساس نند کی باتین سُن لین - سکی ہمدردی اور محبت دیکھ لی - میکے مین بھی سب مر گئے بُلانے کا اب کوئی نام ہی نہین لیتا - میری تقدیر ہی جب میری دشمن ہوگئی تو پھر اب کسکی شکایت - ہائے رنڈاپے سے پہلے عورتونکو موت آجاتی تو اچھا تھا - (تھوڑی دیر کے بعد آپ ہی آپ بیٹھے بیٹھے) خیر تیا پھر نہ آیا - یا شاید نیچے آیا ہو مگر نہین اُب وہ نہ آئیگا - اسوقت میرے چیخنے سے سہم گیا ہے - اَب عرصہ تک وہ ادھر کا رُخ نہ کرے گا - اور یہ سُنکر اَب آیندہ اُنکی بھی جرأت نہ پڑیگی - اچھا ہوا" اسکی خیالی تصویر کا سلسلہ ابھی یہین تک پہنچا تھا کہ اسکی قدرتی حیا نے اس سے کہا "پھر وہی ذکر چھیڑا" اور یہ ہوشیار ہوکر ادھر اُدھر کی باتین اپنے دل سے

کرنے لگی - اس حال پر ابھی چند لمحے گذرے تھے کہ پھر اسکا خیال پلٹا اور یہ کہنے لگی "مگر مین حیران ہون کہ مجھے دیکھ کر اُنھین غش کیون آگیا تھا - کسی کے دیکھنے سے کیا غش بھی آجاتا ہی! اور کسطرح آجاتا ہی" اس کا خیال یہان تک پہنچکر پھر ہچکچایا اور آگے بڑھنے سے اُسکو رُکنا پڑا - اَب اسی روز سیاہ کی شام اُسکو رات بھر تارے گنانے کے لئے قریب آتی جاتی ہی اور وہ بھوکی پیاسی اپنی خاک مین ملنے والی جوانی کے ارمان اور تمناؤن کو دبائے بیٹھی ہی - اسکی طبیعت اور اُسکے سر کے بالون کی طرح پریشان خیال اسکے دل سے بگڑ بگڑ کر دماغ مین آتے ہین اور دماغ سے خفا ہو ہو کر دل کے پاس جاتے ہین - ہر پھر کر غش کھانے والے کا خیال آرہا ہی اور اُسکے حیادار پہلو مین رہنے والا پارسا دل کہنیان مار مار کر اسکو متنبہ کر دیتا ہی -

پانچوان باب

کوشش

دَیر و حرم مین کوئی نہین اپنی راہ پر
ہندو نئے نئے ہین مسلمان نئے نئے

وہ وقت ہی جب دن ڈھلتے ڈھلتے آخری وقت کا دن کہلایا جاتا ہی - آفتاب کی کرنین کسی پردہ نشین کی حیادار آنکھون سے چھپ چھپ کر نکلنے والی شوخ اور شریر نظر کیطرح شام کی ہوائین کھانے کے لئے اینڈتی - بل کھاتی - آڑی ترچھی - ہو ہو کر آسمان سے زمین پر آتی ہین - جب آخری وقت کی دھوپ مین کسی دامن ناز بچا کر چلنے والے کی دلفریب ہوا کا کچھ کچھ نقشہ آجاتا ہی - وہ کسی بگڑ کر جانیوالے کیطرح لمبے لمبے قدم رکھتی یہ جا وہ جا بھاگی ہوئی جاتی ہی اور سایہ کسی منانیوالے کیطرح ساتھ ہی ساتھ مگر نگاہ قہر سے ڈر کے مارے پیچھے پیچھے منتین کرتا دوڑا چلا جاتا ہی - دھوپ کسی رنگ بدلنے والے کیطرح غصہ سے رنگ بدل رہی ہی - سپید سپید تھی زرد ہو چلی - زردی پر کسی کے تمتماتے ہوئے چہرے کے رنگ کا عکس بنکر سُرخی بھی دوڑی اور صلح کل سے نیچر نے یہ بگڑا ہوا نقشہ دیکھ کر شام کی ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے چلانا شروع کر دیئے کہ کسی طرح ان گرم گرم کرنون کا طیش اور جھنجھلائی ہوئی دھوپ کا غصہ کچھ کچھ ٹھنڈا ہو جائے - ابھی دوپہر کے دم بخود بیٹھنے والے سایہ نے بھی اب پیٹ سے پاؤن نکالے ہین - زمین کی بلندی اور پستی اس کا

کچھ نہین کرسکتی۔ زور مین بہنے والے دریا بیچ مین حائل ہوکر اسکو روک نہین سکتے۔ اور وہ بلند بلند عمارتون اور اونچے اونچے درختون کی سیڈھیان لگا لگا کر اُب وہان پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہی جہان کوئی پہنچ نہین سکتا۔ یا پہنچکر پلٹتا نہین۔ پھول غنچہ کے جامہ سے اور غنچے درختون کے کُنج سے نکل نکل کر بازارون کی ہوائین کھانیکے لئے پھول والون کی دوکان پر جسطرح پہنچ گئے ہین اُسی طرح اچھی اچھی صورت والیان اُٹھتی جوانی کے جوش سے تنگ آ آکر چوک کے کمرون مین ڈٹ گئی ہین۔ انھین کمرون مین جنھین ندیدے بدنظرون کی ناپاک نگاہون کا ادافروشون کے جوبن لوٹنے کے لئے جمگھٹا لگا ہوا ہی۔ شوقین نوجوان نگاہ شوق کو تیز کرنے اور اپنی ندیدی نظر کے بُرے تیور غیرون سے چھپانے کے لئے آنکھون پر عینکین چڑھا چڑھا کر چوک اور بازارون مین مُنھ اُٹھائے ٹہل رہے ہین اور صحت کے عزیز رکھنے والے پاک وصاف ہوائین کھانے کے لئے کھُلے میدانون کی طرف نکل گئے ہین۔

ایسے وقت مین دلارام اپنے گھر سے نکلکر اسوقت کی چلنے والی ہوا کی طرح اُس گلی مین جارہی ہی جو جے سنگھ کے مکان کی طرف گئی ہی۔ کبھی تو اُس کے پاؤن بہت آہستہ آہستہ اُٹھتے ہین کبھی رفتار مین کچھ تیزی آجاتی ہی اور پھر سست پڑجاتی ہی۔ چہرے سے غور اور فکر کے آثار نمایان ہین اور چپکے چپکے یہ باتین اپنے دل سے ہوتی جاتی ہین وہ عجیب اتفاق ہی جب جاتا ہون جے سنگھ صاحب سے ملاقات ہی نہین ہوتی۔ اور جو اتفاق سے کبھی ہو بھی گئی تو باتین کرنیکا موقع نہ ملا۔ چندر سین اپنے دل مین مجھ سے بہت ناخوش ہوگا۔ پرمیشر کرے آج جے سنگھ ملجائین تو پھر کچھ ہو مین اس ذکر کو ضرور ہی چھیڑ دون۔ مگر کس طرح اُنکا عندیہ معلوم ہوگا! کس طرح اس تذکرے کو چھیڑون گا!!"

انھین خیالات مین یہ غلطان پیچاپن چلا جاتا تھا کہ جے سنگھ کا مکان آگیا۔ اور دور ہی سے اس نے دیکھا کہ جے سنگھ اپنے نشست کے مکان مین بیٹھے دو ایک صاحبون سے باتین کر رہے ہین جو اسی شہر کے معزز مسلمانون سے معلوم ہوتے ہین۔

دلارام کی بڑھی جانیوالی نگاہین ان لوگون کو دیکھتے ہی ٹھٹھک کر اسکی آنکھ نیچی ہوگئین اور اسکے چہرے کے تغیرات دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ اسکے خیال نے اسوقت یہان ان لوگون کی موجودگی کو اپنے کام مین کسیقدر خلل انداز پایا۔ اس کے چہرے پر فوراً ایک قسم کی اُداسی دوڑی اور یہ اسطرح اپنے دل سے کہنے لگا "بس آج پھر یہ معاملہ رہا۔ نہین معلوم چندر سین تیری تقدیر کیسی ہی! کتنی مرتبہ مین دوڑ دوڑ کر آیا مگر بے سود۔ آج اپنا بہت ہرج کرکے آیا تھا اور پھر یہی معا

[illegible]
اسوقت یہان نہوتے تو پھر کچھ ہرج نہ تھا۔ اینمین سے ایک تو فلانے مولویصاحب ہین اور دوسرے؟ -
اُٹھ ہونگے کوئی۔ ہین سب میرے دشمن۔ میرے نہین چندرسین کے (جے سنگھ کے پاس آکر) "آداب
عرض کرتا ہون" اور اسقدر کہتے کے بعد ایک مناسب موقع پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر تک تو یہ
اپنا غمگین دل اپنے پہلو مین لئے بیٹھا رہا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ ان حضرات کی یہ باتین جناب
ناصح کی بے تکی باتون کی طرح ختم ہی نہین ہونے آتین تو اس نے بدرجہ مجبوری یہان سے اُٹھنا
چاہا۔ جے سنگھ ایک نہایت جہاندیدہ تجربہ کار شخص تھا وہ ایک نظر دیکھتے ہی دلارام کی دلی
اُلجھن اور بے حنظی کو تاڑ گیا اور پھر دلارام سے مخاطب ہوکر اسطرح باتین کرنے لگا "کہئیے مسٹر
دلارام جناب کا مزاج تو اچھا ہی۔ ہمارے عنایت فرما جناب مولویصا ہمارے اور تمھارے شہر کے
باعث فخر ہین اسوقت عرصہ کے بعد آپکی زیارت نصیب ہوئی تھی۔ باتین کر رہا تھا اسوجہ سے
مجکو ابتک تمھاریطرف متوجہ ہونیکا موقع نہین ملا اسکا کچھ خیال نکرنا"
دلارام۔ (ہاتھ جوڑکر) "یہ کیا آپ فرماتے ہین۔ خیال کس بات کا۔ آپ میرے بزرگ ہین۔
مین بیٹھا ہون۔ آپ شوق سے باتین کیجئے"
جے سنگھ "ہان بس اسی خیال سے تو مجکو ایسی جرأت بھی ہوئی۔ کہئیے آپکے آریہ سماج کا
اب کیا حال ہی؟"
دلارام "(اپنے دل مین) بس چوکنا نہین چاہئیے اس سے اچھا موقع پھر نہ ملے گا (جے سنگھ
سے مخاطب ہوکر) جی کیا عرض کرون۔ آجکل کے زمانہ مین کچھ عجیب نااتفاقی کی ہوائین
چل رہی ہین جس کے روکنے کی لاکھ تدبیرین کیجاتی ہین مگر سب بے سود۔ ہمارے آریہ سماج
کے ممبرون نے اندنون نیرلیواہ کے رواج دینے کے متعلق کچھ تحریک شروع کی تھی مگر خیر اور تو اور
کچھ لوگ خود ہم مین سے اسکی مخالفت پر آمادہ ہوگئے اور اب کچھ بنائے نہین بنتا"
جے سنگھ "(کسیقدر مسکراکر) خلاف کیا ہی چاہین۔ اور ایک ان پر کیا منحصر ہی دُنیا مین جو
کوئی سُنے گا۔ حیرت سے اُسکی اُنگلی اُسکے دانتون کے نیچے ضرور جائے گی۔ اسکی مثال پہلے پہل
جسکی نظر کے نیچے آئے گی اُسکی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹکے گی"
دلارام "(اپنے دلمین) ہی چندرسین خوش قسمت۔ مین تو سمجھا تھا کہ انکے خیالات کچھ بدل گئے ہونگے
مگر نہین (جے سنگھ سے مخاطب ہوکر) تو کیا آپکی بھی رائے اسکے خلاف ہی۔ بدھوا بیاہ کی تحریک کرنی چاہئیے؟"

جی سنگھ "نہین مین یہ نہین کہتا کہ بدھوا بواہ (عقد بیوگان) کوئی بُری چیز ہی یا اُسکے رواج دینے مین کیسیکو کوشش نہین کرنی چاہیئے مگر ہان دلارام تم اس امر کو خوب سمجھ لو کہ دُنیا مین کوئی بُری چیز نہین ہی مگر وہ جس کو ملک - قوم - اور کہین کا رسم ورواج بُرا کر دے - مین تمسے پوچھتا ہون اگر کسی انسان کے سر پر ایک سینگ بھی ہوتا تو کچھ بُرا تھا - بجاے دو آنکھون کے کیسیکی تین آنکھین ہوتین تو کچھ نقصان کی بات تھی یا سب آدمیون کا مُنھ پیٹ مین ہوتا تو کچھ بدنما تھا - مگر اس برزخ کا کوئی آدمی اب نظر آجائے تو سب اُسکو کس نظر سے دیکھین ؟ سب کو بدنما ہی معلوم ہوگا - سب اسکو حیرت اور تعجب کی نظر سے دیکھینگے - آریہ ورتھ کی وہ وفادار استریان جو اپنی قلبی محبت اور سچے عشق کا ثبوت دینے کے لئے اپنے اپنے مرنیوالے خاوند کیساتھ ستی ہوجاتی تھین اس زمانہ کی بہو بیٹیان اور بیویان سب اُنھین وفادار ماؤن کی ذریات حسنہ ہین - اُنھین کی خو بو انین بھی ہی وہی وفاداری وہی غیرت بھرا شریف خون اِنکی رگون مین بھی دوڑ رہا ہی بھلا یہ کسطرح اس ننگ وعار کو گوارا کرین گی کہ انکا پیارا خاوند مرجائے اور وہ بجائے اسکے کہ مرنیوالے کی چتا کے ساتھ جلکر راکھ ہوجاتین کسی دوسرے کی بیوی بنکر عیش وآرام مین زندگی بسر کرین ! - اور سچ پوچھو تو بظاہر ہی بھی کسیقدر بیوفائی کی بات - مجکو تو یہ بیل منڈھے چڑھتی نہین معلوم ہوتی - خیر تم تو ہندو ہو مسلمانونکو دیکھو مذہبی حیثیت سے اِنکے ہان مرنیوالے کی عورت کے سوگ کا زمانہ چند مہینے اور چند دنون پر ختم ہوجاتا ہی - مگر پھر بھی وہ بیوہ عورتون کے نکاح کو کسیقدر معیوب ہی سمجھتے ہین اور جو شاذ و نادر دوسرا عقد کرلیتی ہین گو وہ اپنے مذہبی حیثیت سے بُرا نہین کرتین مگر پھر بھی جس نظر سے وہ دیکھی جاتی ہین اسکو سبھی جانتے ہین - کیون جناب مولویصاحب ؟"

یہ صاحب اس شہر کے بہت ذیعلم مسلمانون سے شمار کئے جاتے ہین انھون نے دو ایک مرتبہ اپنی ریش مقدس پر دست مبارک پھیرا اور پھر اسطرح فرمانے لگے "بیشک آجکل ہندوستان مین عقد بیوگان رسم ورواج کے اعتبار سے عام نظرون مین کسیقدر بدنما معلوم ہوتا ہی اور اہل ہنود کی دیکھا دیکھی مسلمانون مین سے بھی اس طبقے کے لوگ جنکو مذہبی علم سے بالکل ناواقفیت ہی - بیوہ عورتون کے عقد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین - مگر انکا مذہب اسکے بالکل خلاف ثابت کر رہا ہی"

مولویصاحب کی تقریر کا سلسلہ ابھی یہین تک پہنچنے پایا تھا کہ ایک دوسرے مسلمان صاحب

جنکی نیچری وضع اپنے نئے تراش خراش دکھا دکھا کر دیکھنے والے کو بتا رہی تھی کہ نئی روشنی کی تیز کرنون نے انکی آنکھون مین کسیقدر خیرگی پیدا کردی ہی مولویصاحب کی تقریر سنکر بہت حیرت کے لہجے مین اسطرح کہنے لگے "تو کیا اسلام مین عقد بیوگان کوئی ضروری اور عمدہ چیز ہی"

مولویصاحب "ہاین جناب میر صاحب آپ بھی ایسا فرماتے ہین! بیشک بہت ضروری اور نہایت عمدہ چیز ہی - کلام مجید مین خدا فرماتا ہی (پوری آیت پڑھکر)† جو لوگ تم مین سے مرجائین مرجائین اور بیویان چھوڑ جائین تو وہ بیویان چار مہینے دس دن تک اپنے تئین روک رکھین اور جب وہ زمانہ عدت کو پہنچ جائین تو تمپر کچھ گناہ کی بات نہین ہی جو اپنے حق مین وہ دستور کے موافق (نکاح یا نکاح کا پیغام کرین) اور تم جو کچھ کرتی ہو خدا کو اسکی خبر ہی"

میر صاحب "بجا ارشاد فرمایا - مگر جناب مولویصاحب معاف فرمائیے گا - اس سے تو عقد بیوگان کا جواز ہی ثابت ہوتا ہی - یہ بات تو نہین کہ خواہ مخواہ ایسا ہی کرنا چاہیئے"

مولویصاحب "(طنزیہ لہجے مین) درست! خیر اب آپ صاف صاف الفاظ مین سنئیے "اور بیاہ دو تم رانڈون کو اپنی قوم مین سے"* غالباً اب تو آپکا اطمینان ہوگیا ہوگا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جناب امیر علیہ السلام سے فرماتے ہین "اے علی تین چیزون مین دیر نکرو جب وقت آجائے تو نماز مین دیر نکرو - جنازہ حاضر ہو تو اُسکی تجہیز و تکفین مین - اور جب بیوہ عورت کے لئے کفو ملجائے تو اسکے نکاح مین دیر نکرو"‡ کیون جناب میر صاحب غالباً اب تو عقد بیوگان کے ضروری ہونے مین آپ کو کچھ شک و شبہ نہ باقی ہوگا - دیکھئیے تو شارع علیہ السلام نے بیوہ عورت کے عقد کر دینے کو کسدرجہ تک ضروری اور واجب التعمیل ٹھہرایا ہی - اللہ اکبر"

میر صاحب "واقعی جناب مولویصاحب اب اسکے ضروری ہونے مین مسلمان ہوکر کیا کسیکو شک ہوسکتا ہی! - مگر اب مجکو یہ سخت تعجب ہی کہ عملی طور پر اسکا رواج مسلمانون مین کیون نہوا - !"

مولویصاحب "نہین عملی طور پر بھی اس واجب الحکم کی بہت پابندی کے ساتھ

---

† دیکھو کلام مجید سورہ بقر رکوع ۲۳ -

* دیکھو کلام مجید پارہ ۱۸ - سورہ نور - رکوع ۴ -

‡ دیکھو ترمذی شریف باب الصلوٰۃ - ۱۲ -

پھیل ہوئی - وہ کونسی جگہ ہی جہان اُن سے [illegible]
اور ترکستان مین جہان جی چاہے جاکر دیکھ لیجئے سب جگہ اسکا رواج ہی - مگر نہین ہی تو ایک
اس ہندوستان مین - بس یہین کا باوا آدم نرالا ہی جسکی خاص وجہ یہ ہی کہ یہان ہندو اور
مسلمانون کے ابتدائی میل جول سے جو عورتین اہل ہند کے عقاید اور رسمین لئے مسلمانون
کے گھرانون مین آئین تو گو اُن کے مذہبی عقاید مین ایک خاص تبدیلی پیدا ہوگئی مگر جن
رسم اور عادات کی گودون مین وہ کھلائی گئی تھین - وہ بھلا کیونکر طبیعت سے نکلنے والی تھین
وہ میراث کے طور پر انکے خون مین مل ہوئین نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتی چلی آئین - اور گو اب وہ
اس حیثیت سے نہین برتی جاتی ہین - مگر ہان شادی غمی کے موقعون پر اب بھی وہ اپنا کچھ
کچھ رہا سہا رنگ دکھا ہی جاتے ہین - وہی پُرانی رسمین برات کے لئے سہاگ پڑون مین بندھکر
آتی ہین وہی شادی کی صحبتون مین گنگا جلی کی جگہ پر جہر بنکر نمودار ہوتی ہین اور کہین بچون کے
سر پر مدار شاہ کی چٹیا بنکر نکلتی ہین - رات بھر ڈھول بجا بجا کر بھجن گا گا کر اگر دیوی دیوتا کی
پرستش نہین کیجاتی تو خدائی رات ضرور کیجاتی ہی - منڈون مین جاکر اگر پرشاد نہین چڑھایا جاتا
ہی تو خدائی رحم اور گلگلون سے اللہ میان کے طاق ضرور بھرے جاتے ہین - دیوی دیوتونکو
اگر بھینٹ نہین دیجاتی تو ہٹیلے کے نام کا مرغا ضرور چھوڑا جاتا ہی بس جس طرح یہ رسمین اسلامی لباس
مین چھپی ہوئی اندر سے اپنی جھلکیان دکھا رہی ہین اسیطرح ستی ہونے کی زندہ در گور مثال بننے
کے لئے یہ ہمیشہ بیوہ رہنے کی رسم بھی اختیار کرلیگئی ہی جیسا کہ ابھی ہمارے مہربان جے سنگھ صاحب
نے بھی بیان فرمایا تھا "

میر صاحب وہ سبحان اللہ کیا موثر اور پاکیزہ تقریر ہی - جناب مولویصاحب مین آپکا نہایت
مشکور ہون آپ کی اسوقت کی تقریر سے میرے دلکے بہت سے پیدا ہونے والے شکوک
رفع ہوگئے اور بہت سی وہ قابل قدر باتین میرے علم مین آگئین - جنسے مین ابتک محض بیخبر تھا - مگر
مولویصاحب معاف فرمائیے گا - رہ رہکر میرے دلمین یہ اُلجھن پیدا ہوتی ہی کہ پھر وہ کم نصیب
مسلمان عورتین جنکو بدقسمتی سے بیوگی کا بڑا سا داغ اپنے نازک دل پر اُٹھانا پڑا ہی جب اتفاق
سے دوسرا عقد کرلیتی ہین تو وہ اور اُن کے ماں باپ مسلمانون ہی کی سوسائٹی مین کیون ذلت
اور حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین "

مولویصاحب وہ (کسیقدر طیش کے لہجے مین) جو ایسا کرتے ہین وہ جاہل ہین خود ذلیل

ہین - نفرت کرنے کے قابل - جن عاقبت اندیش بیویون نے بیوہ ہونے کے بعد اپنا عقد کرلیا - انھون نے اپنی جانیوالی عزت اور آبرو کو بچا لیا - انھون نے اپنے سرکشی کرنے والے دل اور آگے بڑھکر آوارگی کی بازارون مین بگڑا اور لٹ جانیوالی طبیعت کو شرمناک بیحیایون سے بچا لیا - اُنھون نے اپنے خدا ؤ رسول کے حکم کی تعمیل کی - وہ عصمت مآب بیویان سر اور آنکھون پر بٹھانیکے قابل ہین - اور انکا یہ فعل بہت خوشی کے ساتھ تقلید کرنے کے لایق - مسلمان ہوکر ان کو جس شخص نے ذلیل سمجھا - اُس نے اپنے مذہب کو ذلیل سمجھا شرعی احکام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا - اپنے خدا و اپنے رسول کو معاذ اللہ حقارت کی نظر سے دیکھا - عورتون مین ازواج مطہرات سے بڑھکر مسلمانون کے نزدیک کسی عورت کا مرتبہ نہین ہو سکتا - حضرت خدیجۃ الکبری ام المومنین حضرت سودہ - حضرت حفصہ - بیوی ام سلمہ - بیوی ام حبیبہ - زینب خاتون - بیوی میمونہ - بیوی جویریہ - اور حضرت صفیہ رض یہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عقد مین آئین تو سب بیوہ تھین - پھر کیا کوئی مسلمان ان عصمت مآب بیویون کی نسبت معاذ اللہ کوئی خلاف شان کلمہ کہہ سکتا ہے! کس کی مجال "

میر صاحب " بس - بس جناب مولوی صاحب اب میرا اطمینان ہوگیا - واقعی جس مذہب کا آدمی ہو اُسکو اس مذہب کے تفصیلی حالات سے واقف ہونا بھی بہت ضروریات سے ہے - انگریزی تعلیم کو خدا سلامت رکھے اس نے یہ جھگڑا ہی نہین رکھا - بڑے نقص کی بات ہے - لاحول ولا قوۃ "

دلارام " (بات کاٹ کر) مگر جناب مولوی صاحب مسلمانون سے عقاید مین ازواج مطہرات کو جو زنان عرب پر اعزاز - افتخار اور فوقیت حاصل ہے وہ غالباً اسی بنا پر ہوگا کہ جناب پیغمبر صاحب سے منعقد ہونے کا اعزاز اور مرتبہ انکو حاصل ہوا - اور اس سے پیشتر کا انکا کوئی فعل گرفت یا سند کے قابل نہین ہو سکتا - ہان اس اعزاز حاصل ہونیکے بعد اگر انکے طرز عمل سے کوئی سند ملسکے تو البتہ وہ اس حقارت کے داغ کو عام طور پر بیواؤن کے دامن شرافت سے مٹا سکتی ہے جو مسلمانون کی نظرون مین کسیقدر بدنما معلوم ہوتا ہے "

جی سنگھ " (دلارام سے کسیقدر خشمگین ہوکر) بھلا آپ کو اس دخل در معقولات کی کیا ضرورت تھی ؟ مگر آپ کیا کرین انگریزی تعلیم نے آپکو خیر سے اسکا سبق ہی نہ دیا ہوگا - صاحبزادے!

مذہبی بحث مین کسی سے اُلجھنا اچھا نہین ہوتا۔ اور پھر جناب مولوی صاحب سے!"

مولویصاحب "نہین نہین - ایسین خفگی کا کوئی موقع نہین - یہ خود ہی عقد بیوگان کے طرفدار ہین اور انصاف کی یہ بات ہی کہ انھون نے بات بھی بہت معقول کہی ہی۔ ماشاءاللہ بہت ذہین اور لایق معلوم ہوتے ہین - (دلارام سے مخاطب ہوکر) مین آپکے اعتراض کو اچھی طرح سمجھ گیا - واقعی آپ نے بہت نازک اور معقول بات کہی ہی - مانا کہ انکا یہ فعل اُسوقت کا قابل حجت نہین مگر اس سے بھی تو کوئی انکار نہین کرسکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورتون کے ساتھ عقد فرمایا اور وہ بیویان اس عقد ثانی کیوجہ سے کیسکی نظرون مین بھی حقیر نہین ٹھہرین - اب رہا یہ امر کہ جناب رسالتمآب علیہ الصلاۃ والسلام کے اس دارفانی سے رحلت فرمانے کے بعد ازواج مطہرات پھر اپنے طرز عمل کے اپنے بعد کی آنیوالی کم نصیب بیواؤن کے لئے کوئی مثال چھوڑتین یہ بالکل ہی غیر ممکن بات تھی - اس لئے کہ خدائی فرمان کے موافق وہ ازواج مطہرات سب مسلمانون کی مائین تھین اور مان کے ساتھ بیٹے کا نکاح کسی مذہب و ملت مین روا نہین ہی - رہے کافر مرد اُنکے ساتھ بھی انکا نکاح نہین ہوسکتا تھا اس لئے کہ شرع شریف کے مطابق علی العموم کوئی مسلمان عورت کافر مرد سے نکاح نہین کرسکتی جسکی وجہ سے ازواج مطہرات مین تو اسکی نظیر کہین مل ہی نہین سکتی مگر ہان یہ نہین کہ خاندان نبوت مین اس کی کہین مثال ہی نہ ملتی ہو - جناب امیر علیہ السلام کے انتقال فرمانے کے بعد آپ کی پاک بیوی اور جناب پیغمبر خدا کی نواسی حضرت اُمامہ† کا عقد مغیرہ بن نوفل سے ہوا تھا - حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی حضرت سیدہ سکینہ‡ مصعب بن زبیر کے شہید ہونے کے بعد عبداللہ بن عثمان سے عبداللہ کے بعد اصبغ بن عبدالعزیز اور اُن کے بعد زید بن عمرو سے منعقد ہوئین - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی* حضرت عبدالمطلب کی صاحبزادی عمیر بن وہب کے شہید ہونے کے بعد کلدہ بن ہاشم سے بیاہی گیئن - اسیطرح آپ کی دوسری پھوپھی برہ حضرت عبدالمطلب کی بیٹی کا ابورہم کے شہید ہوتے کے بعد عبدالاسد سے نکاح ہوا - پھر اب

---

† دیکھو مواہب و زرقانی ۱۲

‡ دیکھو ابن خلکان ۱۲

* دیکھو مواہب و زرقانی ۱۲

کسی مسلمان کی کیا ہستی اور حقیقت ہی - کسکا منھ ہی جو عقد بیوگان کی نسبت کوئی اہانت میز
کلمہ زبان سے نکال سکے - اور وہ کون بڑی عزت والی عورت ہی جو ان مقدس بیویون اور
اسلام کے سرمایہ ناز اور فخر خاتونون - جناب رسول کی نواسیون - شیر خدا جناب امیر علیہ السلام
اور جناب خاتون جنت کی صاحبزادیون سے عزت اور مرتبہ مین بڑھ چڑھکر ہون نہین برابری کا
دعوی رکھتی ہون - یہ بھی نہین انکی لونڈیون ہی کی برابر عزت رکھتی ہون - پھر کیسی حقارت!!
ای ہندوستان تجھکو کیا ہوگیا - ہائے تجھکو شرم بھی نہین آتی تو نے ۲۴۳۶۱۱۴۵* مسلمان عورتون
مین سے ۴۰۰۳۹۸۱ کو بیوگی کی شعلہ زن آگ مین ہمیشہ جلنے کے لئے لاوارث بنا رکھا ہی -
نہین معلوم مسلمان کیون اندھے ہوگئے ہین اُف اُف اب میرے قلب مین گرمی پیدا
ہو چلی ہی طبیعت بگڑنے لگی ہی - اور خون رگون مین بیطرح دوڑ رہا ہی"
اور یہ کہتے ہی کہتے انھون نے جلدی سے اپنے انگرکھے کے بند کھول دئیے - جی سنگھ جلدی
سے ہاتھ مین پنکھا لیکر اُٹھے - مگر مولویصاحب نے بمنت انکو بٹھایا - مولویصاحب کا چہرہ اسوقت
معمول سے زیادہ سرخ ہوگیا تھا جسکی کچھ کچھ جھلکیان انکی آنکھون مین بھی پڑکر اپنا رنگ دکھا رہی
تھین - غصہ کی حرارت فرو کرنیکے لئے پسینے کی نمی پیشانی پر آگئی تھی - اور منھ کے سامنے چلتے
ہوئے پنکھے کیطرح انکے سینے کے اندر پھیپھڑے کے پنکھے بہت تیزی کے ساتھ چل رہے تھے -
جسقدر لوگ اسوقت یہان بیٹھے تھے سبکی زبان پر مولویصاحب کی پُرجوش تقریر اور وسعت
نظر کی تعریف تھی اور دلارام چپ سر جھکائے اپنے دل سے کہہ رہا تھا "لیجئے ان حضرت نے تو
امیدونکا خاتمہ ہی کردیا - اُس دن گنگا مندر مین تو جی سنگھ صاحب نہ بدلے تھے - مگر
آج کیسکی پھیری ہوئی نظر کیطرح ضرور ہی بدل گئے ہونگے - ساری محنت رائگان گئی - مین کیا
کرون چندر سین کی قسمت ہی ایسی ہی - اب گورا اسکو نہین ملسکتی - بہت مشکل ہی چندر سین
جسوقت یہ حال سنے گا سر پیٹ لیگا - اب بہت مشکل پڑی - وہ تو سڑی ہوگیا ہی - بالکل
سودائی ہو کر بیٹھے وہ تھوڑا ہی"
دلارام انھین خیالات کے طوفان خیز دریا مین پڑا غوطے کھا رہا تھا کہ جی سنگھ کی نظر ایک
مرتبہ اسکے اداس چہرے پر پڑی اور وہ اس سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگے "کیون دلارام
تم اسوقت متفکر کیسے ہوگئے! اب تو جناب مولویصاحب کی زوردار تقریر سے تمھارے دعوے

* موافق نقشہ مردم شماری ۱۸۸۱ء

کو بہت کچھ بدو ملگئی ہوگی - تمکو تو خوش ہونا چاہیئے تھا یا ملول!!"

دلارام "(بات بنانے کے طور پر) نہین مین ملول تو کچھ نہین - مگر ہان اس امر کا افسوس ضرور ہیکہ اس قسم کے قوی دلائل جیسے جناب مولویصاحب نے ابھی بیان فرمائے تھے اگر ہمارے ہندو مذہب مین بھی ملتے تو کیا ہی اچھا تھا (دلیلین) اب ملتے بھی ہون تو پرمیشر کرے نہ ملین"

جے سنگھ "جی نہین - بدھواہ بواہ کے متعلق تمھارے مذہب مین ایسی زوردار دلیلین کہان! توبہ - اور اگر ملین گی بھی تو وہی تمھارے گروجی دیانند سرستی کی تا دلیین"

خدا جانے یہ کس قسم کا جملہ تھا کہ جے سنگھ کی زبان سے نکلتے ہی دلارام کے غمگین دل کیساتھ وہی کام کر گیا جو موسم بہار مین اسوقت شام کی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی روح افزا ہوا مرجھائے ہوئے پھولون کے ساتھ کر جاتی ہے - دل افسردگی سے اسکی رگون مین بیٹھ رہنے والا خون اب اسکی صاف جلد کے نیچے پھول مین رنگ بنکر دوڑا اور اس سے خوشی اور مسرت کی جھلکیان اسیطرح نکلنے لگین جسطرح پھول سے بو - اسکے دل مین انتشار کی جگہ اب کچھ کچھ اطمینان گھر کرتا جاتا تھا اور اسکی اُمید یاس اور نا امیدی کے تیرہ و تار وادی سے نکل نکلکر آنسو پونچھتی اُمید و بیم کے میدان مین تماشا دیکھنے جا رہی تھی -

یہان کا یہ حال دیکھکر اب یہ سہادن بھی رخصت ہوگیا تھا نہ اب اسکی وہ سُنہری سُنہری دھوپ تھی نہ آفتاب کا کہین نشان - نہ دھوپ کا کہین عکس تھا اور نہ کیسکی زودیدہ نگاہون کیطرح مغربی اُفق کی آڑ سے چھپ چھپ کر جھانکنے والی کرنونکا پتہ تھا - کسی لانبے لانبے گیسوؤن والے کی دراز زلفین پھیل رہی تھین بالونکا جوڑا کھُل گیا تھا - اور اسکی تاریکی قطب جنوبی سے قطب شمالی کیطرف اور مشرق سے مغرب کی سمت جاتے دیکھکر بڑے بڑے ایمان والے مسجد مین کھڑے کانون پر ہاتھ رکھے اللہ اکبر کہہ رہے تھے - اذان کی پر عظمت آواز سنکر مولویصاحب یہانسے رخصت ہوکر چلے گئے اور پھر دلارام نے بھی جے سنگھ کو سلام کرکے اپنے گھر کی راہ لی -

ساتوان باب

بیچینی

ابھی تیور کڑے کیون ہین ابھی کیون تیغ کین نکلی
کوئی ارمان نہین نکلا کوئی حسرت نہین نکلی

اے صبح کی ہلکی ہلکی چلنے والی نسیم سحر - کوکا پھلی کے پھول کو ہچکولے کھاتے ہوئے پانی کی سطح پر بڑے مزے کیساتھ جھولا جھلانے والی ہوا - اُو ہری بھری شاخونکو پیاری پیاری ادا ؤن کیساتھ جنبش دینے والی نسیم صبحگاہی تیرے روح افزا اثر نے اُن مُنھ بند کلیون اور تنگدل غنچون کو کھلا یا جورات بھر نہ کھلے تھے اور ابھی صبح تک اسی غم مین شبنم کے قطرون سے آٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے تیری خوش آیند ٹھنڈی ٹھنڈی سنک نے شب بھر دم بخود بیٹھنے والے بلبل و قمری کی بیجان کل مین ایک قسم کی کوک پیدا کی تھی - زمین سے آسمان تک [illegible] ری البیلی چال نے جھیل اور تالابون کے نلاہٹ مارنے والے پانی مین جسطرح کنول کے لال لال پھول کھلائے اُسیطرح آسمان کی نیلی نیلی سطح پر آب آفتاب کا چمکیلا پھول بھی کھلا دیا - مگر آہ نہ کھلا سکی تو ایک چندر سین کے غنچہ دلکو جسمین کسی گلبدن کی محبت پھول مین رنگ و بو کیطرح بھری ہوئی تھی دیکھو وہ کسطرح سر جھکائے غمگین بیٹھا ہے جسطرح وہ دلتنگ کملایا ہوا غنچہ جسکی اُس شاخ نے بھی باد مخالف کے جھونکے کھا کھا کر گردن جھکا لی ہے جسمین وہ لگا ہوا تھا - چہرے کے رنگ پر زردی دوڑ چلی ہے جسکا موسم خزان مین نونہالان چمن کے ہرے ہرے پتون پر کچھ بہت زور چلتا ہے - چندر سین کے ہونٹھ کسی حسین کے نازک ہونٹھ نہ تھے جو اس وقت مُرجھائے ہوئے ورق گُل سے تشبیہ پانیکے مستحق بنتے مگر ہان اسوقت اسکے خشک ہونٹھ ایک سوکھے ہوئے پتّے سے ضرور کچھ نہ کچھ مشابہت رکھتے تھے - اسکی جھکی ہوئی آنکھون کا نقشہ دیکھ دیکھکر طفلان اشک کے چھینٹے چل رہے ہین - اور اسکے سینے مین ملول بیٹھنے والے دلکی حالت دیکھ دیکھ کر مُنھ تک آنے والی آہین اپر سیطرح قہقہے اُڑا رہی ہین - اسکی تنہائی اسوقت اسکی ہمنشین تھی اور وہ اپنا سر گریبان مین ڈالے اپنے دلسے یہ باتین کر رہا تھا - کیا کرون - گو را قابو مین نہین آتی - وہ میری جان تو تھی - زندگی بھی تھی مگر کیا اب وہ میرا دل میری طبیعت بھی ہوگئی ہے! جو کسیطرح قابو ہی مین نہین آتی !! لاکھ لاکھ تدبیرین کرتا ہون مگر کوئی پیش نہین جاتی - رقعے بھیجتا ہون تو جواب نہین دیتین - پڑھنے کو لکھتا ہون تو کچھ کہتی نہین - میرا خود روز وہان آنا جانا اچھا نہین - اور بغیر جائے یہ کمبخت دل مانتا نہین اسی کام کے لیے نیر بواہ کے رواج دینے مین مینے پہلے بہت کوشش کی تھی مگر سب بیکار گئی بیکار ہی نہین وہی میرے حق مین سم ہوگئی - اُسی نے میری راہ مین کانٹے بو دیے - دلارام نے وعدہ کیا تھا کہ وہ خود چاچا کے پاس جاکر اُن کے اُن خیالات کا اندازہ کرلیگا - جو اُسدن گنگا مندر مین لکچر سُن سُنکر بدلے - لیکن اُن کو اُتنی سی بات دریافت کرنیکا آج تک موقع ہی

نہین ملا۔ اصل بات یہ ہی کہ جسکے دل کو لگی ہوتی ہی اُسیکو ان باتونکا کچھ خیال بھی رہتا ہی غیر کو بھلا ایسی کیا پڑی ہی۔ مگر نہین دلارام میرا پرانا اور سچا دوست ہی۔ اسکو میرا خیال مجھسے زیادہ ہی موقع ہی نہ ملا ہوگا۔ لیکن یہ بھی کوئی بات ہی دن بارہ روز گزر گئے اور اب تک اُنکو موقع ہی نہین ملا! اصل بات یہ ہی کہ اب زمانہ بالکل میرے خلاف ہی۔ یہ اپنا دل جسکو اب تک مین اپنا دوست سمجھتا تھا یہی جب خلاف ہو گیا۔ ان آنکھونکا نور نظر جسکو مین آنکھونکا تارا سمجھتا تھا۔ یہی جب میرا دشمن بنگیا تو اب مین کسکی شکایت کرون۔ اور یہ سب کس لیئے۔؟ فقط اسلیئے کہ گورا کی پیاری پیاری صورت میرے دل کے پہلو مین ہی۔ یہ سب مجکو رقابت کی نظر سے دیکھ رہے ہین اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ یہ مرجاے تو اچھا۔ یہ زمانہ بھی اسلیئے بگڑا ہوا ہی۔ تقدیر بھی اسی لئے دشمنی کر رہی ہی۔ یہ آنکھین بھی یہی چاہتی ہین کہ یہ پیاری پیاری موہنی صورت اسکے پردونمین پر پڑے ڈال کر بیٹھے اور چند رسین کا دل یونہین رہجاے۔ ہان ہان اسی وجہ سے۔ اسی سبب سے۔ اور عجب نہین جو یہ دلارام بھی اسی لئے مجکو دم دے رہا ہو۔ آہ پیاری گورا تیرے حسن۔ تیری صورت نے یہ کیا کیا کرشمہ سازیان کر رکھی ہین ساری دنیا کو مجھ سے خلاف کر دیا۔ سبکو میرا دشمن بنا دیا۔ آہ اُسدن جب مین بالاخانہ پر گیا تھا۔ اور وہ اپنے سر کے کھلے ہوئے بال میرے حواسون کیطرح پریشان کئے تنہا بیٹھی تھی۔ ہائے کیا بتاؤن اسوقت اُسپر کیا جوبن برس رہا تھا۔ کیا عالم نکلتا تھا۔ ہائے وہ گورا گورا چہرہ۔ اُسپر وہ کالے کالے لمبے لمبے سر کے بال بکھرے ہوئے اور ہائے ان سب پر اسوقت کا اسکا وہ مجکو دیکھ کر بدن کا چرانا۔ اُترا پڑا ہوا دوپٹہ جلدی سے اُٹھا کر اوڑھ لینا پر ہمیشہ جانتا ہی مرتے دم تک مجکو یاد رہے گا۔ بس کچھ نہ پوچھو کہ اسوقت اس دل پر کیا گذر گئی۔ اور ان آنکھون نے کیا کیا مزے لوٹ لئے۔ مگر اُسوقت بہت اُداس تھی۔ آنکھین سُرخ سُرخ تھین۔ اُنمین آنسو بھی ڈبڈبائے ہوئے تھے۔ اور اُسکی طبیعت کی بدمزگی اُسکے چہرے سے نمایان ہو ہو کر بتا رہی تھی کہ یہ خدانخواستہ خدانخواستہ انتہائی درجہ پر اپنی زندگی سے بیزار ہی۔ سب گھر والون نے اُسکو ذلیل بھی کس درجہ کر رکھا ہی۔ سب دق کرتے ہین ہائے وہ بیچاری اپنی قدرتی نزاکت اور حُسن کی گرمی کے اعتبار سے اس لائق تھی کہ اسکے پیارے پیارے نرم نرم ہاتھ دونون وقت گرم توے پر جلائے جاتے!۔ اُف وہ اس قابل تھے کہ چندر سین کے بیتاب دل اور جگر پر پیار و محبت سے رکھے جاتے۔ اور اگر حضرت عشق کی دعوت کی بدولت اب مجھ مین اس قدر خون باقی نہین تھا کہ اسکے ہاتھ سُرخ کرنے کے لئے مین پیش کر سکتا تو مہندی لگا لگا کر اسکی گرمی حُسن کی ضیافت کیجاتی۔ ہائے کیسے موٹے موٹے میلے کثیف کپڑے اس حسن کی

دیوی کو پنہائے جاتے ہین - بڑے شقی القلب بڑے سنگدل لوگ ہین - ایشور کسی عورت کو بیوہ نکرے
بس عورت کی ساری عزت و آبرو خاوند ہی کے ایک دم سے ہوتی ہی - ورنہ بیوہ ہوکر پھر دوبارہ عقد
نکرنے کی رسم ہندوستان سے اُٹھتی ہی - مین نے بہت کوشش کی تھی اور ابھی اور کرتا - مگر کیا کرون
معلوم ہوتا ہی پرمیشر کو منظور ہی نہین - دلارام نے مجھکو بیطرح ڈرا دیا واقعی میری وہ تحریک بیوہ
استریون کے لئے چاہے اکسیر ہی کیون نہو (ٹھنڈی سانس لیکر) گورا کے حق مین اچھی ہو - مگر
میرے لئے تو بڑی اور بہت ہی بُری - کالی بلا - بلکہ یہ کہنا چاہیئے رقیب روسیاہ - اُف بس خیال ہی
کرنے سے دل کانپا جاتا ہی - خدانخواستہ خدانخواستہ اگر ایسا ہوا تو پھر چندرسین نہین زندہ رہسکتا -
کسیطرح نہین - مرجائیگا - ضرور مرجائیگا - اور یہ پُرارمان جان نکلے گی بھی بُری طرح - اگر نہین
نکلے گی تو کچھ کھاکر مرجاؤن گا زندہ نہین رہون گا"

اسکی دلی اور دماغی قوتین اسکے انھین خیالات مین اُلجھی ہوئی تھین کہ "نمستے" کی آنے والی
صدا نے اسکے کانون کو کانون کے ساتھ آنکھونکو اور اسیکے ساتھ اسکو بھی ہوشیار کردیا اور یہ کیا
دیکھتا ہی کہ اُسکا وہی پُرانا دوست دلارام اسکے سامنے کھڑا ہی جسکی شکایتین ابھی تھوڑی دیر
پہلے یہ اپنے دل سے کر رہا تھا -

دلارام کو دیکھتے ہی کچھ چین بابرد ہوکر اس نے اپنی ایکبارگی اُٹھ جانیوالی آنکھون کو نیچے جھکالیا
اور خیر و عافیت کی معمولی باتین کہہ سُنکر ساکت ہو رہا -

دلارام تھوڑی دیر تک چُپ بیٹھا بیٹھا اسکے چہرے پر ایک رنگ آتے ایک جاتے دیکھ دیکھ کر اسکے
دلی انقلابات کا اندازہ کرتا رہا مگر اُسکی گومگو کی حالت دیکھتے دیکھتے جب اسکا دل گھبرا گیا تو یہ اسطرح
کہنے لگا "کیون چندرسین مین دیکھتا ہون تمھارے عشق کی شورشین تمھاری ازخودرفتگی کو
اب ترقی کی ایسی حد پہنچائے دیتی ہین - کہ آیندہ شاید تمھارے دلی راز تمھارے چھپائے نہ چھپین
تمھارے حرکات و سکنات تمھاری دلی حالتون کی بُری طرح غمازی کرین اور تم سارے شہر مین مجنون
اور فرہاد کی طرح بدنام ہوجاؤ گے - !"

چندرسین "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ؎

یہ کہان کی دوستی ہی کہ بنے ہین دوست ناصح		کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

واہ کس پردے مین ہمدردی اور دلسوزی کا اظہار ہو رہا ہی - ایک ذرا سا کام تھا وہ تک تو
ہو نسکا - مگر نصیحت کرنے کے لئے آموجود ہوئے - (آسمان کیطرف ایک حسرت بھری نظر سے دیکھ کر)

ہائے کیا دنیا سے مہر و وفا کی رسم بالکل اُٹھ گئی۔ دوستداری جاتی رہی آہ اب تو وہ دوست نظر ہی نہین آتے جو دوستون کے کام آتے تھے۔!"

دلارام "آخر کچھ کہو گے بھی۔ یہ معاملہ کیا ہی! آج باتین کیسی اُکھڑی اُکھڑی کر رہے ہو۔ بندۂ خدا کچھ بتاؤ گے بھی۔ کونسی بیوفائی مجھ سے دیکھی۔ ذرا مین بھی تو سُن لون"

چندر سین "(چین بابرو ہوکر) کچھ نہین بھائی جان۔ تم جاؤ۔ میرے پاس سے چلے جاؤ کہین ایسا نہو کہ میرے ساتھ تم بھی بدنام ہو جاؤ۔ نہ میرا تم سے کوئی کام ہی اور نہ تم سے نکل سکتا ہی۔ ہونھہ خیر سے انکو یاد تک تو ہی نہین۔ کرنا اور نہ کرنا تو دوسری بات ہی"

دلارام "اُف ری خفگی۔ آپ کا مزاج بھی گویا گورا کا مزاج ہو گیا ہی۔ یعنی وہی آپ کے چچا صاحب کے پاس جاکر اس خاص معاملے مین بات چیت کرنا؟"

چندر سین "بڑی بات جو آپ کو یاد تو آیا!"

دلارام "بس اتنی ہی سی بات پہ اسقدر بگڑے بیٹھے تھے۔! تو یہ مین تو گھبرا گیا تھا۔ ایک خیال آتا تھا ایک جاتا تھا۔ دل مین کہتا تھا الٰہی مجھ سے ایسا کونسا بڑا قصور ہوا۔ آپ بھی عجیب چیز ہین بندۂ خدا جسدن سے مینے اس امر کا وعدہ کیا ہی اُس دن سے آجتک کوئی دن بھی ایسا گزرا ہی کہ مین اُنکے پاس نگیا ہون۔ روز ہی جاتا تھا۔ مگر کیسے دن یا تو وہ مکان پر ملے نہین یا ملے تو موقع نہین ملا"

چندر سین "(طنزیہ لہجے مین) اور نہ قیامت تک ملین گے! کیون؟"

دلارام "نہین۔ نہ ملنا کیا معنی۔ کیسکی کوشش کبھی بھی بیکار گئی ہی کہ میری ہی کوشش بیکار جاتی! آخر کل موقع مل گیا نا"

چندر سین "ہان موقع مل گیا۔ کل۔ کل۔؟ بڑی بات۔ ہان تو پھر کیا باتین ہوئین۔ کس قسم کے اُن کے خیالات ہین۔ باتون باتون مین انھین کچھ ٹٹولا بھی"

دلارام "بھئی تم تو مجھسے ناخوش ہی ہو۔ پھر اب کہنے کی کیا ضرورت۔ اور تمکو مجھ سے کیا! مطلب! (جانے کے ارادے سے سنبھل کر) مین اب رخصت ہوتا ہون"

چندر سین "(دلارام کا دامن پکڑ کر) اب بیٹھو گے بھی یا تم مین بھی حسینون کے نخرے آگئے۔ بیٹھو بیٹھو۔ مین تمسے اگر خفا ہو گیا تو ایسا کونسا غضب ہو گیا۔ اپنے دل اپنی جان ہی سے خفا بیٹھا ہون۔ زندگی ہی سے ناراض۔ ہان بس اگر خوش ہون تو ایک اپنی قسمت سے۔ جسنے ساری امیدونکا جھگڑا ہی مٹا دیا ہی۔ اچھا ہی مٹ جائے۔ جان نکلجائے تو اس عذاب سے چھوٹون

دلارام تم اسوقت میری یہ باتین سُن سُنکر اپنے دلمین مجکو بٹری - سودائی - دیوانہ اور خدا جانے کیا کیا کہہ رہے ہوگے مگر تمکو ابھی یہ نہین معلوم ہی کہ امید اور بیم کی کیسی کیفیت ہوتی ہی اور نیمجان ہوکر کیسکی آدھی بات کسیطرح نہین اُٹھ سکتی"

دلارام " (مسکرا کر) نہین نہین - آپ پریشان نہون - جی سنگھ صاحب سے کل اسکے متعلق خوب باتین ہوئین - مین نے اُنکی باتون پر جہانتک غور کیا ہی مین کہہ سکتا ہون کہ وہ اتبک اپنے پہلے خیالات پر جمے ہوئے ہین اور نیر یواہ کے خلاف"

ان باتون کے سنتے ہی چندر سین کے اُداس چہرے کو رونق اُسیطرح دوڑ چلی تھی جسطرح اُمید و بیم کی حالت مین اندر چھپا ہوا خون آب باہر جلد کیطرف خوش خوش آرہا تھا - اور اس کے دل سے ایک اُٹھتا ہوا ولولہ اسکی نظر کی بدگمانیون کا مُنھ دیکھتا ہوا اسکی زبان پر آتے آتے یہ سوالیہ فقرہ بنکر رہگیا تھا " دلارام کیا یہ تم سچ سچ کہتے ہو؟ اپنی تقدیر سے تو مجکو ایسا باور نہین آتا - یا فقط تم دم بھر میرے دل کے تسلی دینے کے لئے یہ باتین کر رہے ہو"

دلارام " نہین علم قسم مین سچ کہتا ہون انھون نے پہلے تو یہ صاف صاف الفاظ مین کہدیا تھا مگر ——" اور زبان دبا کر رہگیا -

یہ " مگر" اور مگر کے بعد اسکا بیجا سکوت کچھ نہ پوچھو کہ چندر سین کے دل کے ساتھ کیا کر گیا - برسات مین ایک ہلکا سا چھینٹا پڑ جانے کے بعد جو اُمس پیدا ہو جاتی ہی - عین کشتی ڈوبنے کے وقت جو اس پر بیٹھنے والون کے دل کی کیفیت ہوتی ہی بس بعینہ وہی حالت اسوقت چندر سین کے قلب کی تھی - اسکے سارے جسم کا خون شرائین (دھڑکنے والی رگین) کے پردے چھوڑ چھوڑ کر سمٹ سمٹ کر دل کے گوشون مین بیٹھ رہا تھا - چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین - طبیعت کی اُلجھن سے قلب پر شعلے اُٹھنے لگے - اور یہ ایک ٹھنڈی سانس لیکر اسطرح کہنے لگا " دلارام جو کچھ کہنا ہی جلدی کہو - زبان دباؤ نہین - میری امیدونکا خاتمہ ہوا جاتا ہی - ہان کہو - کہو کیا مگر - ! - مگر کے کیا معنی! آہ وہ بات نہ کہنا جو چندر سین کے دل کے ساتھ نشتر کا کام کرے - خدا کے لئے ایسی بات نہو کہ میری نیمجان امیدونکی گردن کو کند چھری سے حلال کر ڈالے - مگر سچ سچ کہنا - جھوٹ بھی نہین"

دلارام " نہین نہین - آپ اسقدر گھبرائین نہین - کوئی انتشار کی بات نہین ہی - بات فقط اسقدر ہی کہ وہ مولوی صاحب جو قریشی واڑہ مین رہتے ہین نا - کل جب مین جی سنگھ صاحب کے ہان گیا تھا - تو اتفاق سے وہ بھی وہان بیٹھے تھے - اُنھون نے عقد بیوگان کی ضرورت کو

اسلامی مذہب کی رو سے کچھ اس پرزور تقریر سے بیان کیا کہ بھائی مین تو مان گیا اور اُسوقت میرا
یہی خیال تھا کہ جے سنگھ صاحب کی طبیعت نے بھی پلٹا کھایا اور ضرور پلٹا کھایا۔ مگر نہین چلتے چلتے
مین نے اُن کے خیالات کا اندازہ کیا۔ رسم و رواج کے اعتبار سے اُنکے قدم بہت مضبوطی کے
ساتھ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہین اور اَب مین بہت اطمینان سے تمکو اس امر کا یقین دلاتا ہون کہ گورا
کے معاملہ مین اُس دن کی لکچر بازی سے جس قسم کے اندیشے پیدا ہوگئے تھے اُنمین سے اَب کوئی بات نہین ہے"
چندر سین "سچ سچ! تم میرا دل خوش کرنیکے لئے یہ باتین کہہ رہے ہو! - دیکھو دلارام تم میرے پُرانے
دوست ہو - میرے دل کیطرح مجکو دھوکا نہ دینا - میری آنکھون کی طرح مجکو مصیبت مین نہ پھنسانا - جو ہو
وہ سچ سچ کہہ دو یہی نا کہ بہت صدمہ ہوگا - مرجاؤن گا - مرجاؤن بلا سے مرجاؤن - اول مرنا آخر مرنا - اس
جانکنی کے عذاب سے رہائی تو مل جائے گی"
دلارام "کیسی باتین کرتے ہو - کہتا تو ہون اور کسطرح کہون - آپ کی جان عزیز کی قسم سچ کہتا ہون
آپ کے چچا کے خیالات مطلق نہین بدلے - کسیطرح کا اندیشہ نہین - مگر ہان اسکے ساتھ ہمکو اپنی پہلی
کوششونکی طرف سے بھی اس امر کی بالکل قطع امید کر لینی چاہیئے - کہ وہ کسیطرح ہمکو فائدہ نہین پہنچا سکتین"
چندر سین کے اُداس چہرے پر اب پھر رونق دوڑ چلی تھی - دل شکستہ امیدونکو پھر کچھ کچھ آسرا ہو چلا
تھا اور دل کے کھٹکے بدگمان طبیعت سے نکل نکل کر کچھ شرمائے ہوئے آنکھین نیچے کئے چلے جا رہے تھے -
دیر تک وہ بیٹھا بیٹھا اس ہونیوالی خوشی کے مزے اپنے دل ہی دل مین لیتا رہا - اور پھر اسکی دلی تمناؤن
کے اصرار اسکے خیالات کو مختلف تدبیرون اور کوششون کے کنوئین جھکانیکے لئے خدا جانے کہان
کہان لے گئے کہ تھوڑی دیر کے بعد اس نے گھبرا کر ایک ٹھنڈی سانس لی اور پھر اسطرح دلارام سے
کہنے لگا "کہو بھائی پھر اب کیا کرنا چاہیئے - کس طرح گورا قابو مین آئے گی - ! - ہائے کیا میری قسمت
سے وہ بھی میری طبیعت ہوگئی - کس طرح وہ ملے گی اور کب ملیگی" یہ پُرحسرت جملے کچھ ایسے اثر مین
ڈوبے ہوئے اسکے مُنھ سے نکلے کہ شوق بھری آنکھون سے اس کے دل پر ایک قسم کی پیدا ہونیوالی
حسرت نے بہت بیچینی کے ساتھ آنسو نکلوا دیئے جنکو اسکا دوست دلارام اسکے رخسارون پر بہتے دیکھکر
اسطرح کہنے لگا "کیون اب آپ روتے کیون ہین ؟ جس امر کا بڑا کھٹکا تھا وہ تو ایشور کی دیا سے
کانٹے کیطرح نکل گیا - اسوقت آپ کو بہت خوش ہونا چاہیئے تھا"
چندر سین "جان برادر سچ کہتے ہو - مین خوش ہوا اور خوش ہو لیا مگر وہ خوشی تھوڑی دیر کے
لئے تھی - اب اس امر کا رونا ہے کہ پیاری گورا کسطرح اور کب ملے گی ! آہ ملتی نظر نہین آتی - کوئی

تدبیر پیش جاتی معلوم نہین ہوتی کیا کرون کیا نکرون"

دلارام "عشق مین یہ بڑی مصیبت ہوتی ہو کہ دلی ارمان ساعت بساعت پیدا ہوتے اور بڑھتے ہی چلے جاتے ہین - ایک آرزو پوری ہوئی دوسری تمنانے سر اُٹھایا وہ نکلی تیسری نے دل کے جھروکون سے جھانک کر حسرت کی نظر سے دیکھنا شروع کیا - اور اسپر یہ طرّہ ہو کہ بے صبری!"

چندرسین "(کسیقدر چین بابرو ہوکر) تو غرض یہ ہو کہ ایسا ہونا نہین چاہئیے - یہ سب فضول اور حماقت کی باتین ہین - کیون؟ بھائی تم میرے پاس سے چلے جاؤ - خواہ مخواہ کے لئے میری طبیعت مین اشتعال پیدا ہوتا ہو مجھسے یہ زہریلی چٹکیان نہین سہی جاتین ہونہہ! اچھے ملے - کہین دل دے بیٹھے ہوتے تو قدر عافیت معلوم ہوتی"

دلارام "(ہنسکر) افوہ برس ہی پڑے کسکا بخار کس پر نکالا"

چندرسین "نہین نہین - بس آپ جائیے یہان سے تشریف لیجائیے - چندرسین کا دل اب کیسکی باتین سننے کا متحمل نہین ہو"

دلارام "اہا - یہ کہیئے اب تو آپ ماشاء اللہ گورا سے بھی زیادہ نازک مزاج ہوگئے - ہان بھئی کیون نہین ع

	جمال ہمنشین در من اثر کرد	

چندرسین "وہ کچھ سہی - بس اب آپ معاف فرمائین - آئے ہین بڑے دوست بنکر"

دلارام "اچھا سنو تو سہی - ذرا ٹھنڈے ہو - بات سنو - اسقدر نازک مزاج بننا اچھا نہین - ابھی تمکو (زبان داب کر) اور تو مین کچھ کہہ سکتا نہین مگر ابھی تمکو بہت سختیان جھیلنا ہین - نہ معلوم تم میرے اُس جملے کو کیا سمجھے! مین یہ کہتا ہون کہ ابھی تو جس بات کا بہت بڑا کھٹکا تھا خدا خدا کرکے وہ نکلا ہو - آخر وہ بھی تو آپ کے خیال مین ایک بہت بڑی مشکل بات تھی لیکن جسطرح وہ آسان ہوگئی اُسیطرح پرمیشران مشکلون کو بھی سہل کردیگا گھبرائیے نہین - صبر کیجئے - صبر سمجھے - ؟"

چندرسین "سمجھا تو پھر سیدھی طرح سے بات کیون نہین کہتے ہو - یہ کیا کسی پر پتھر پھینک مارا - اچھا پھر بتاؤ اب کیا فکر کیجائے ؟"

دلارام "(تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد) پہلے یہ بتائیے کہ اُنکی طبیعت کو بھی آپ کے ساتھ کچھ تعلق ہو؟"

چندرسین "تھمو نا کیا معنی! مجکو محبت ہو اور اُن کو نہو ایسا کہین ہوسکتا ہو - پہلے شمع جلتی ہو تب کہین پروانہ بھی جان نثار کرنے کے لئے آمادہ ہوتا ہو"

دلارام "(اپنے دل مین) کتنا بیوقوف ہی - بالکل سڑا - مگر وہ بیچارہ کیا کرے - یہ کوچہ ہی کمبخت ایسا ہی (چندر سین سے مخاطب ہوکر) جناب شمع پروانے کے عشق مین توجلتی نہین - ہان اُسکے عالم سوز کی جلوہ گریان دیکھنے کے لیئے وہ روشن کیجاتی ہی - اب چاہے پروانے صاحب آکر جل مرین یا اور کیڑے پتنگے - آپ یہ بتائیے کہ اُنکی کسی بات سے بھی اُنکی طبیعت کا رجحان آپ کی طرف پایا جاتا ہی ؟"

چندر سین "(تھوڑے سکوت کے بعد) ہان معلوم کیون نہین ہوتا - گو میرے رقعون کا کبھی جواب نہین ملتا - جب کبھی جہری کو بھیجتا ہون تو وہ اس قسم کی کوئی بات اس سے نہین کہتین - مین جب خود وہان جاتا ہون تو آنکھ بھر کر مجکو نہین دیکھتین مگر اسکے معنی یہ نہین ہین کہ اُنکو میرے ساتھ محبت نہو - اصل بات یہ ہی کہ وہ بڑی حیادار ہی - بڑی غیور - بڑے لحاظ کی عورت - وہ بڑی خودداری کے ساتھ ہمیشہ اس بات کا لحاظ رکھتی ہی کہ اُسکی محبت بھری نظر کو کوئی آنکھون آنکھو نہین تاڑ نہ جائے - اُسکے بل کھاتی ہوئی زلفون کی طرح اُسکے کھچے ہوئے تیور - اُسکی پھری ہوئی نظر اور اُسکی ظاہری بے تعلقی کسی شخص پر اس راز کو کھُلنے نہین دیتی کہ اُسکو میرے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہی مگر آنکھون کی راہ دل مین اُتر جانے والی شوق بھری اپنے عاشق کی تیز نگاہون سے بھلا وہ کیونکر چھپ سکتی ہی - ہائے جب مین وہان جاتا ہون تو تیوریان چڑھ جاتی ہین - ابرو پر بل پڑ جاتے ہین - پیٹھ پھیر لی جاتی ہی - گردن جھکا لی جاتی ہی مگر اُنکی وہی شرمائی ہوئی آنکھین ایک غلط انداز نظر سے جو کچھ کہنا ہی مجھ سے کہہ جاتی ہی"

دلارام "تو پھر کتنی بڑی بات ہی وہ راضی - تم راضی - پھر کیا کرینگے قاضی"

چندر سین "نہین ایسا بھی تو نہین ہی - اُسکی آنکھین اُس سے کچھ کہین - اُسکا دل اس سے کچھ کہے مگر اُسکی حیا اُسکی زبان سے ایک حرف بھی نہین نکلنے دیگی - جسطرح اُسکی اُبھرنے والی حیا کے تقاضے نے اُسکی قیامت کی جوانی کی خواہشون اور طبیعت کے چلبلے پن کو دبا دبا کر رکھا ہی اُسیطرح بس اُسکو بھی (اپنے دل مین) مگر وہ ظالم رقعہ کا جواب تو لکھتی ہی نہین - زبان سے کچھ کہتی نہین - اُسکے دل کا حال تو کسیطرح معلوم ہی نہین ہوتا - ہائے کیا اچھا ہوتا جو یہ راز میری محبت ہی کا ہوتا ! مگر آہ - اب یہ کسکو یقین ہو سکتا ہی - مین ایسا خوش قسمت کہان ! وہ آنکھ اُٹھا کر کبھی دیکھتی تک تو ہی نہین - پھر اسکی کیا امید ہونی چاہیئے - لیکن ایسی صورت مین تو دلارام سے اس حال کا چھپانا اچھا نہین کمبخت محبت تیرا بُرا ہو تو صاف صاف کسی سے حال کہنے بھی تو نہین دیتی (دلارام سے)

اُن کی محبت کی نسبت جو کچھ مین نے آپ پر ظاہر کیا تھا اُسکی بنا بالکل میرے خیال پر ہی اور اسکے متعلق مین یہ یقین نہین کر سکتا کہ وہ بالکل واقعہ کے مطابق بھی ہی - اس لیئے اس معاملے مین ساری کوشش بہت مستعدی کے ساتھ یہی سمجھ کر کرنی چاہیئے کہ گویا اُنکو مجھسے کچھ تعلق ہی نہین وہ مجھ کو جانتی ہی نہین اور اگر جانتی بھی تو دشمن سے بھی بُرا"

دلارام "(اپنے دل مین) لے بھلا انکی کس بات کا کوئی یقین کرے! ابھی کیا تھا ابھی کیا ہی - مین جانتا ہون وہ انکی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی کبھی دیکھتی نہونگی - محبت ہونا چہ معنی دارد - اور ماشاء اللہ صورت شکل بھی تو کیسی اچھی پائی ہی" یہ خیال دلمین آتے ہی آتے خدا جانے کس قسم کا تعجب کس بلا کی گدگدی اسکے دل مین پیدا ہوئی کہ بہت ضبط کرنے پر بھی ایک قسم کی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر پیدا ہو گئی اور چندرسین اسکا یہ بے موقع تبسم دیکھ کر اسطرح کہنے لگا "کیون آپ مسکرائے کیسے؟"

دلارام "کچھ نہین - بات یہ ہی کہ چار ہی دن کے عشق مین دیکھتا ہون تم مین اور تو کچھ نہین مگر حسینون کے مزاج کی نیرنگیان ضرور آگئی ہین - تمھاری کسی بات کا قرار ہی نہین - اگر اُنکو تمھارے ساتھ کوئی دلی تعلق نہین ہی تو اُسکی ترکیب کیجائے اور اگر ہی تو اُسکی ترقی کی فکر کیجائے - بہرحال جبتک وہ نہ چاہین گی اُسوقت تک کچھ نہین ہو سکتا - بڑی مشکل کی یہ بات ہی کہ تم اپنا حال صاف صاف نہین کہتے اور وہ بھی مجھ سے"

چندرسین "یہی کہتا تو جاتا ہون - تم سے میری کوئی بات چھپی ہی یا مینے کبھی چھپائی - اچھا تم یہی سمجھ لو کہ اُنکو میرے ساتھ مطلق محبت نہین ہی - بس"

دلارام "(تھوڑے سکوت کے بعد) اچھا پہلے تو یہ بتایئے آپنے کبھی آجتک کسی طریقے سے اپنی محبت کو اُن پر ظاہر بھی کیا؟ اور ظاہر کرنے پر کسطرح سے وہ پیش آئین اور اُسوقت اُنکے تیور کیا کہہ رہے تھے"

چندرسین "نہین مین جانتا ہون مجکو کبھی اس قسم کا موقع نہین ملا میری للچائی ہوئی آنکھون اور شوق بھری نظرون نے ایک مرتبہ نہین سو مرتبہ میرے دل کا حال اُن سے کہا ہوگا مگر اُنکے رعب حسن اور حیا کے خیال سے مینے نہ کبھی آجتک اس قسم کی کوئی آدھی بات زبان سے کہی - اور نہ کبھی اسطرح کا مجکو موقع ملا"

دلارام "نہین پھر بغیر اسکے تو مفر بھی نہین - اشارتاً کنایتاً کسیطرح اُنکو خبر تو کرنی چاہیئے - اُن کو معلوم تو ہو"

غرض کہ چند منٹ کی حیث بحث کے بعد چندرسین نے اپنے دلِ پُر درد کا حال خط کے حوالے کیا - خط بند کر کے اپنی خاص مہری کو اور مہری کو خدا کے سپرد کیا - بہت سی باتین اُسکو سکھائی پڑھائی

تھین اور انعام و اکرام کا لالچ دے دلاکر گورا کے مکان کیطرف روانہ کی گئی -

اَبْ چار چھہ گھڑی دن چڑھ آیا ہی آفتابی کرنین جو ابھی تھوڑی دیر پہلے شرمیلی نگاہون کو شرمائے دیتی تھین اَبْ کسی کی قہر آلود نگاہون کی طرح پہلو بدل رہی ہین صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤن مین حرمان نصیب عشاق کی آہون کا نقشہ آچلا تھا اور یہ جانے والی مہری لمبے لمبے قدم رکھتی گورا کے مکان کیطرف جارہی تھی -

گورا کا مکان یہان سے کچھ زیادہ فاصلے پر نہ تھا - تھوڑی ہی دیر مین یہ مسافت قطع ہوگئی اور مہری ایک.. ارمان بھرے دل کا نامہ شوق چھپائے اُس گھر مین داخل ہوگئی - سب عورتین گھر کے کاروبار مین مشغول تھین اور یہ عجیب بات تھی کہ جس صورت کو اُسکی آنکھین ڈھونڈ رہی تھین وہ یہان اسوقت کہین نظر نہین آتی تھی - یہ مہری اُسکی ساس کے پاس سیدھی جاکر نیچے زمین پر بیٹھ گئی - گھر کی خیر و عافیت پوچھ کر اِدھر اُدھر کی باتین شروع کردین اور یہ باتین کرتے کرتے ایک مرتبہ تعجب کے لہجے مین کہنے لگی "ہائین ! آج کہین بہو رانی نہین معلوم ہوتین !!"

گورا کی ساس "ہی ہی تو نے بھی آج صبح صبح کس منحوس کا نام لے دیا - دیکھیے اَبْ آج روٹی بھی نصیب ہوتی ہی کہ نہین - آجکل اُسکے دماغ آسمان پر ہین - گھر کے کام کاج سے کچھ مطلب نہین - کسیوقت بالاخانہ سے اُترتی ہی نہین - لوگونکے دکھانیکے لیے بہت کیا چار آنسو بہا لیے بس یہی کام ہی"

مہری "(ذرا سکوت کے بعد) ہین تو اچھی طرح ؟"

گورا کی ساس "اچھی نہین تو کیا بیمار ہین - اُنکو موت آچکی"

آہ یہ کیسے کلمے تھے کس سنگدلی کے ساتھ زبان سے نکل رہے تھے - ایسی قابل پرستش صورت کے لیئے - ایسے نازک دل والے کے لیئے ! ای کمبخت ہندا پے یہ سب تیری ہی عنایتین ہین -

ہائے اگر ان کم نصیب رانڈون کا دوبارہ عقد ہو کر کسی کے گھر گزر ہو جاتا تو راتدن اُنکو ایسی دلشکن باتین سننے کے لیئے اپنے نازک نازک ٹوٹے ہوئے دل کنکر پتھر کے کیون بنانے پڑتے ! -

گورا کی ساس نے ابھی اُسکو جن سخت کلمون سے یاد کیا تھا اُن کو سُنکر مہری کے دل پر کچھ ایسی چوٹ لگی کہ بے اختیار اُسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا "ہائین بیوی رام کی دیا سے اب وہ جوان ہوئی ہین اپنا اچھا بُرا سمجھتی ہونگی اور اپنے سرتاج اُٹھ جانے کا صدمہ اب زیادہ ستاتا ہوگا - رات دن اسی رنج و غم مین رہتی ہون گی - اُن کا دل ہی کتنا ہی زمانے کی ستائی ہوئی ہین ذرا دم دلاسے سے رکھا کیجیے - آپ لوگون کے سوا اَبْ اُن کا کون ہی"

گورا کی ساس "ای ہان یہ تو ہم بھی جانتے ہین مگر جب کوئی کسیکا کہنا ہی سنے تو پھر کیا کیا جائے!
اب کل سے اُس نے کھانا تک نہین کھایا ہی - کہتے ہین سنتی نہین - جاؤ تمھین جاکر سمجھاؤ"
مہری کے لیئے اس سے اچھا اور کون موقع تھا وہ تو خدا ہی سے یہ چاہتی تھی بہت اچھا کہکر اُٹھی
اور زینے پر چڑھتی ہوئی جلدی جلدی اُس جگہ پہُنچ گئی جہان آسمان کی ستائی ہوئی غم نصیب گورا
مُنھ چھپائے پڑی تھی - تنہائی اسکی خواصی مین تھی - وہ ایک غمزدہ دل پہلو مین دبائے ہوئے تھی
جو ایک ڈوبنے والی کشتی کیطرح بیہوشی کے دریا مین اُچھل ڈوب رہا تھا جس پر نیچان حسرتین رد
رہی تھین - آہین مروحہ جنبانی کر رہی تھین اور اُسکی آنکھین رو رو کر اپنے آنسوؤن کے چھینٹے سے اُسکو
ہوش مین لا رہی تھین - اُس کا گلاب کے پھول سا چہرہ سپید ہو ہو کر چنبیلی کا پھول بن گیا تھا اور
وہ بھی مرجھایا ہوا - حسرت - غم اور اُداسی کا اُس پر اسیطرح جھرمٹ تھا جسطرح خوش رنگ پھولون
پر تر و تازگی - رنگ - بو - نزاکت اور اُنپر بلبل اور بھورون کا - پھولون کا باسی مُنھ دھونے دھلانے
کے لیئے آسمان سے شبنم آتی ہی - بیزبان حیوانون کے مُنھ دھونے کے لیے انکا لعاب دہن اور آدمیو نکے
لیئے کنوؤن سے پانی کھنچ آتا ہی مگر آہ! اس دریائے حُسن کے کنول یعنی غم نصیب گورا کے مُنھ دھونے
کے لیئے پانی آیا بھی تو اسکی نرگسین آنکھون سے! - اور وہ بھی گرم ہی گرم آنسوؤن کا!! مہری کے آنے
کی آہٹ سُنکر اس نے ذرا اپنا سر اُٹھایا اور مڑکر اُنھین آنکھون سے دیکھا جنمین اُمڈے ہوئے آنسوؤن
کی وجہ سے نظر سی لطیف چیز کو بھی بہت مشکل سے جگہ ملتی تھی - افشائے راز یا خدا جانے کس خیال
سے اس نے جلدی جلدی اپنے آنسو پونچھ ڈالے اور پھر اپنے ہاتھ اور بازو کو اپنے سر کا تکیہ بنا کر
جسطرح پہلے لیٹی تھی لیٹ رہی - آنسوؤن کے پونچھنے مین گو اسوقت اس نے بہت عجلت اور اخفا
سے کام لیا تھا مگر مہری نے دیکھ لیا تھا - بس اسکو اپنے مطلب کی باتین چھیڑنے کے لیئے اسقدر ذریعہ کافی تھا
یہ آتے ہی اسکی پٹی کے پاس نیچے زمین پر بیٹھ گئی اور اسطرح کہنے لگی "ہی ہی بہورانی یہ کیا ہی!
تم ابھی روتی کیون تھین ؟"
گورا "(ٹھنڈی سانس لیکر) آہ میرے رونے کو کیا پوچھتی ہو میرا تو یہ رات دن کا مشغلہ ہی - مین تو
اسی لیئے پیدا ہوئی ہون - یہ قسمت کا رونا ہی جو مرتے دم تک رہیگا اور یونہین ایکدن شن لینا کہ
ان آنسوؤن کے ساتھ انھین آنکھونکی راہ گورا کا دم بھی نکل گیا" اور یہ کہتے ہی کہتے جسقدر آنسو
ابھی پونچھے گئے تھے اُن سے زیادہ اس کا حال دل دُکھانے کے لیئے اُسکی آنکھون سے نکل آئے -
مہری "ہی ہی بہورانی! تو یہ تمکو کیا ہو گیا ہی - ہائے یہ ہنسنے بولنے کا سن یہ ننھا سا کلیجہ اور اسپر یہ غم -

کیسی باتین کرتی ہو۔ یہ آنکھین رونے کے لئے نہین ہین رُلانے کے لئے تھین۔ اور سیکڑون آنکھین اَب بھی......"

گورا نے اسکا یہ ادھورا جملہ سُنکر ایک تیز نظر سے اسکی طرف دیکھا۔ لیکن خدا جانے کیا سوچ سمجھ کر چُپ رہگئی کہ دم نہ مارا مگر ہان اسقدر ضرور ہوا کہ آنکھون سے آنیوالے آنسو فوراً تھم رہے اور چہرے کے تغیرات تھوڑی دیر کے لئے اُسیطرح اُسکے چہرے سے ہٹ گئے جسطرح کوئی وزنی چیز دریا مین گر کر سطح آب کی لہرون کی پہلی جدول کشی کا نقشہ مٹا کر ایک نیا پھیلنے والا دائرہ پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ایک بڑا تغیر تھا جو اُسکے چہرے پر پیدا ہوا تھا مگر ایک گنوار می مہری کی آنکھین ایسی کہان تھین جو وہ اُن تغیرات سے اسکی دلی حالت کا اندازہ کر سکتی۔ اس نے پھر کہا "وہ بھورانی بہن جسطرح آپ کی آنکھ سے آنسو نہین تھمتے اسیطرح مٹھا کر جند رسین کے بھی۔ رات دن تمھاری یاد کرتے ہین (اپنے دوپٹے کے آنچل کی ایک لگی ہوئی گرہ کھولکر) یہ رقعہ آپ کو دیا ہے اور اسیوقت اسکا جواب بھی مانگا ہے (رقعہ اسکے سامنے رکھکر اور ہاتھ جوڑکر) بھورانی مین سچ کہتی ہون اَب اِنکی بپتا نہین دیکھی جاتی"

گورا "(اپنی طبیعت کو سنبھال کر) دیکھ مہری ایسی باتین اچھی نہین ہوتین۔ کوئی ذرا بھی سُن لیگا تو غضب ہی ہو جائے گا۔ خبردار پھر کبھی ایسی بات مُنھ سے نہ نکلے خبردار۔ ورنہ مجھسے بُرا کوئی نہین"

مہری "اچھا رقعہ پڑھ کر جواب تو لکھ دیجیے۔ میرا کیا۔ مین کچھ نہ کہونگی"

غصہ کی گرمی سے گورا کے تن بدن سے چنگاریان اُڑ رہی تھین مُنھ سے شعلے اور آنکھون سے دھوان نکل رہا تھا اور طیش بھری طبیعت کے سنبھلنے کی وجہ سے اسکے سارے اعضا کو اُسی قسم کی غیرارادی جنبش ہو رہی تھی جسطرح اسکا قلب اسکے سینہ کے اندر ہل رہا تھا۔ اسی پیچ وتاب مین اس رقعہ کو اُٹھا کر دیکھنا تھا۔ نظر کا نقوش سے لڑنا تھا کہ نگاہ کسی خفا ہو جانے والے معشوق کی طرح سطح کاغذ پر پھل گئی اور وہان سے جو گھبرا کر اُٹھی تو دل کے انقباض سے سمٹ کر آنکھون کے تل مین بھاگ کر چھپی۔ یہان گو نیچر کی طرف سے سات قدرتی پردے چھُٹے ہوئے تھے اوپر سے پلکون کی چلمن بھی چھوڑ لی گئی تھی مگر غیرت کے مارے اس سے یہان نہ رہا گیا۔ دماغ رگذرگاہ مین تو اُسکو جگہ دینے کے لئے اپنے آغوش پھیلا کر رہگئین مگر لجائی ہوئی نظر سے یہان بھی نہ ٹھہرا گیا۔ یہان سے بھاگی تو سیدھے دل کے گوشہ محل مین چھپکر اپنی آبرو بچائی۔ دل بگڑا۔ طبیعت جھنجلائی اور سارے جسم کی خونی فوج انتقام لینے کے لئے اندر سے ظاہر جلد کے نیچے پر آجانے کے لئے آموجود ہوئی بھوین تن گئین اور غصہ کی لہر زلف پُرشکن کیطرح بلکی لیتی ہوئی پیشانی پر آپہنچی۔ چہرہ تمتما گیا۔

آنکھون سے خون ٹپکنے لگا۔ اسکے ہاتھ غصہ سے تھرتھرانے لگے اور ہاتھ کا رقعہ ہاتھ سے چھوٹکر نیچے گر پڑا یا طیش سے خود ہی پھینک دیا گیا۔

گورا کے غیظ وغضب کی اب کوئی انتہا نہ تھی وہ اپنی پریشان زلفون کیطرح پیچ وتاب کھا رہی تھی اور اسکا بڑھا ہوا غصہ دیکھ دیکھ کر اسکی پیشانی کے بل بگڑ بگڑ کر اس کمبخت مہری کو بہت کھلے ہوئے اشارون سے منع کر رہے تھے کہ خبردار اب اس قسم کا ایک حرف بھی مُنھ سے نہ نکلے۔ مگر بیٹ پکی مہری کمبخت ایک بھی نہ سمجھی اور پھر اسطرح کہنے لگی "کیون بہورانی! پھر کوئی آجائے گا جلدی جواب لکھ دیجیے گنگا سوگند روز کیطرح اگر خالی ہاتھ گئی اور جواب نہ لیگئی تو آج گھر سے نکال دیجاؤن گی۔ اور عجب نہین وہ جان پر کھیل جائین"

گورا اب اپنے اختیار مین نہ تھی۔ اسکی طبیعت اسکے قابو مین نہ تھی۔ اور طیش وغضب کا شعلہ زن دریا اب اسکی دماغی گذرگاہون سے روکے نہین رُکتا تھا تیغ ابرو کے بل چلتی ہوئی تلوار کیطرح ایکبار تڑپ کر چلے اور وہ بہت سخت لہجے مین ڈانٹ کر کہنے لگی "بس خیر اسی مین ہے کہ میری آنکھون کے سامنے سے اسوقت تو ٹل جا نہین تو ابھی اس کٹناپے کا مزا چکھائے دیتی ہون۔ آئی تھی بڑی دلسوز بنکر۔ شفتل حرام زادی کٹنی چل دور ہو۔ قطامہ"

گورا کی پُرغضب طبیعت سے اسیقدر غصہ کے بخار الفاظ کا جامہ پہنکر ابھی زبان سے نکلنے پائے تھے کہ گورا کی نند نے زینہ کی دیوار کی آڑ سے ذرا سر نکالکر ادھر جھانکا اور یہان ایک قسم کا دہری جوش پیدا ہوگیا۔ اصل بات یہ تھی کہ گورا کی نند اپنی خلقی بدطینتی یا رشتہ کے تقاضہ سے ہمیشہ گورا کی تاک مین رہا کرتی تھی۔ آج جسوقت سے یہ مہری یہان آئی ہے اسیوقت سے وہ زینہ مین چھپی ہوئی ان دونون کی باتین سُن رہی تھی اور اب موقع جاتے دیکھکر اسکو یہ ضروری معلوم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو ان پر ظاہر کر دے۔

جھانکتے کر اسکا اسطرف دیکھنا تھا کہ گورا کا چہرہ فق ہوگیا ہوائیان چھوٹنے لگین سناٹا ہوگیا اور وہ سُرخی جو غصے نے ابھی اس کے چہرہ پر پیدا کر دی تھی اسیطرح فوراً کافور ہوگئی جسطرح دھوپ مین خشک ہوکر دھیلا دھیلا رہجانے والا فصلی گلاب کا پھول۔ غصے کی حرارت سے پھیکا پڑ جانے والا پنڈا بالکل ٹھنڈا ہوگیا تھا اور طبیعت کے پیچ وتاب سے غصے کے بخارات غیرت کا پسینہ بنکر اب اس کے ہر بُن مُو سے نکل رہے تھے۔

پاکدامن گورا کو اس معاملہ مین بالکل بے قصور تھی مگر نند کو دیکھتے ہی اسکا کلیجہ سینہ کے اندر دھک دھک ہونے لگا تھا اور خدا جانے کس کس قسم کے اندیشے اسکے معصوم دل مین آرہے تھے۔ اسکی نند کی

زبان سے یہان آتے ہی جو کلمہ نکلا وہ یہی تھا "کیون گورا یہ کیا تھا؟ - مین سب سُن چکی ہون دیکھو سچ سچ کہنا"

گورا "ایمین سچ اور جھوٹ کی کیا بات ہی - اگر تم خود سُن چکی ہو تو پھر مجھسے پوچھنا ہی کیا - اور جو نہین سُنا ہی تو اس حرامزادی سے پوچھ لو"

گورا کی نند "(مہری کی طرف متوجہ ہوکر) کیون ری یہ کیا تھا! (جواب نہ پاکر) اب بولتی نہین! بتا!"

مہری "(ہاتھ جوڑکر تھرتھراتی ہوئی آواز مین) بیوی - ہون - ہون - ہون - دیکھیے بتاتی ہون ...."

گورا "(وہی رقعہ اپنی نند کی طرف پھینک کر) دیکھیے اس حرامزادی کی حرکتون کو ملاحظہ کیجیے - مجھے یہ رقعہ لیکر آئی ہی - مالزادی کہین کی"

گورا کی نند نے رقعہ ہاتھ مین لیکر گورا کی ساس کو آواز دی -

یہ مہری گو کہنے کو تو گنواری تھی اور تھی بھی بالکل پگلی مگر اسوقت تو اسنے جو ہوشیاری کی وہ دیکھنے کے قابل تھی - گورا کی نند نے گورا کی ساس کو جب دو تین مرتبہ پکارا اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا تو اس مہری نے جلدی سے کہا "مین بُلا لاؤن؟"

گورا کی نند "(گھبراہٹ مین) ہان - ہان - جا جا - جلدی جا - ذرا بُلا تو لے"

مہری "بہت اچھا ابھی آئی" اور زینے سے اُترکر یہ جا وہ جا اس گھر سے نکلکر اپنے گھر کی راہ لی -

گورا کو ہم اسی حال مین اور مہری کو راہ ہی مین چھوڑکر چندر سین بیچارے کی خبر لیتے ہین دیکھین وہ کس حال مین ہی - خط شوق روانہ کرنے کے بعد انتظار کا ایک ہولناک وادی اُسکی آنکھون کے سامنے تھا جسمین خدا جانے کیسی کیسی ڈراؤنی صورتین اُسکو نظر آرہی تھین - دل کلیجے مین ہل رہا تھا اور بڑھے ہوئے شوق نے اسی ناپاک عشق مین "ہمہ اوست" کے کچھ کچھ جلوے دکھانے کے لیئے یہ بات پیدا کردی تھی کہ اسوقت اس کا دل اور اسکے جسم کی ساری قوتین ایک پیام لیجانیوالی مہری کا دم بھر رہی تھین اور سامنے سے جو کوئی اسطرف آتا نظر آتا تھا وہ اُسکی نگاہ مین وہی مہری معلوم ہوتی تھی جو اسکا خط شوق لیکر گورا کے پاس گئی تھی - ہر ایک آنے والے کی آہٹ اسکے کانون مین مہری کے پاؤن کی چاپ کی آواز بنکر آتی تھی - بار بار گردن اُٹھا اُٹھا کر راستہ کیطرف دیکھا جاتا تھا اور اُسی مہری کے آنے کے انتظار مین اسوقت اسکو وہی مراحل رہا تھا جو خود گورا کی آمد مین ملنا چاہیئے تھا - رہ رہکر یہ باتین دلارام سے ہوتی جاتی تھین "مہری ابھی آئی نہین - بڑی دیر ہوگئی - دلی اضطراب کلیجہ مُنھ کو

راہ دیکھتے دیکھتے دم آنکھوں مین آگیا اور وہ ابتک پلٹکر نہ آئی - آج کیون کمبخت آنے لگی !"

دلارام "یا وحشت ! بھئی ابھی تو وہان پہنچی بھی نہوگی - اسکی رفتار کچھ ریل کیطرح تو کچھ تیز ہی نہین بجلی تو ہی نہین ٹیلیگرام (تار) کا تو حکم رکھتی نہین - تمھاری شوق بھری تیز نظر سے تو اُس کو کچھ مناسبت ہی نہین - تمھارے خیال کیطرح سریع السیر تو ہی نہین کہ ابھی یہان تھا ابھی گورا کے پاس جا پہنچا - وہ تو جاتے ہی جاتے جائے گی اور آتے ہی آتے آئے گی -

چندر سین "ہائین - ابھی پہنچی بھی نہو گی ! بھئی تمھاری بھی کیا باتین - ارے میان یہی تو مکان ہی - یہ کیا - قدم بھر پر - کچھ دور ہی !!"

دلارام "ہان ہان تو پھر آتی ہوگی - موقع محل جب ملے گا تب ہی تو رقعہ دیگی یا یونہین سب کے سامنے"

چندر سین "تو کیا اُسوقت سے اسوقت تک اُسکو موقع ہی نہ ملا ہوگا (اپنے دل مین) اُنھ - اسکی بات کا تم یقین بھی نہ کرو - بھگوان کرے مہری پہنچ گئی ہو اور رقعہ دینے کا موقع بھی مل گیا ہو - پرم آتما اُس نے ہنسی خوشی سے اسکو پڑھ بھی لیا ہو اور ناخوش نہ ہوئی ہو آہ مین کس کس بات کی دعا مانگون گا - ہائے بڑی دعا تو اس بات کی مانگنا چاہیئے کہ پرمیشر کرے وہ اس مضطرب دل کی تسلی کے لیئے کوئی آسرا دلانیوالا جواب اپنے نازک نازک ہاتھ سے لکھ بھی دین - پرمیشر کرے لکھدیا ہو اور مہری آتی بھی ہو اگر اُس نے کچھ بھی مجھے امید دلائی تو پھر مجھسے بڑھکر دنیا مین کوئی خوش قسمت نہ نکلے گا"

اسکا ذہن انھین خیالات کے وادی مین بھٹک رہا تھا - امید و بیم کا کفدست میدان اسکی آنکھون کے سامنے تھا کسی آنے والے معشوق کے انتظار کے مزے اسکی نگاہین لوٹ رہی تھین اور ہر ایک اسطرف آنے والے کو اسکی نگاہِ شوق خط لیجانے والی مہری کا جامہ پنھا کر اسکے سامنے پیش کر رہا تھا کہ یکبارگی اسکی زبان سے نکلا "وہ آئی" جسکو سُنکر اسکے دوست دلارام نے ایک مرتبہ ادھر اُدھر دیکھا اور کہا "کہان ! تمھاری آنکھون مین تو اسوقت مہری ہی مہری بسی ہی ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہی - تم کیا کرو مجبور ہو - تم کو تو ہر طرف وہی نظر آتی ہی"

چندر سین "(بگڑکر) وہ کیا تمکو سوجھتا بھی ہی"

دلارام "ہان بیشک وہی آتی ہی - آ تو جلدی گئی - مگر یہ جلدی جلدی دوڑتی کیسی آرہی ہی"

چندر سین "آخر ہمارے شوق مین تو کچھ جذب ہو - تمنے بالکل بے اثر ہی سمجھ لیا تھا"

یہان یہ باتین ہو رہی تھین کہ مہری ہانپتی ہوئی یہان پہنچی اور چندر سین اُس کو انتہائی درجہ پر گھبرایا ہوا دیکھکر کہنے لگا "خیر ہی ؟"

جھری - (بہت گھبرائے ہوئے لہجے مین) غضب کیا ہی (ہاتھ کے اشارے سے) کچھ نہ پوچھو غضب کیا
بڑا غضب - ہون ہون - ہون ہون - ہا - ہا "

چندر سین " (بیٹھے سے کھڑے ہوکر) کہو تو کیا ہوا - جھری خدا کے لیے جلدی کہو - میرا دم لبون
پر آیا جاتا ہی "

جھری " (ہاتھ کے اشارے سے) صبر کرو - ذرا دم لے لینے دو - ہان - ہان - بڑا غضب ہوگیا
ہائے رام اَب کا ہوئی ہی "

چندر سین " ارے کمبخت تو کچھ کہے گی بھی - یا میری جان کے پیچھے پڑی ہی "

جھری " (ہانپتی ہوئی آواز سے) وہ (سانس لیکر) کون ہ - (خود ہی) گورا بہت خفا ہوئین (ذرا
دم لیکر) اُنکی نند نے میری ساری باتین سُن لین - اور ہائے اُنھون نے وہ رقعہ بھی اپنی نند کو
دکھا دیا جو آپنے بھیجا تھا (لمبی لمبی دو چار سانسین لیکر) وہ تو بڑی خیر ہوگئی کہ مین دھوکا دیکر وہان
سے بھاگی ورنہ آج اُلٹے استرے سے میرا چونڈا مونڈ لیا گیا ہوتا - واہ ٹھاکر صاحب واہ واہ آپنے تو
مجکو کہین کا رکھا ہی نہ تھا - سب گت آج ہوگئی ہوتی - اور اَب بھی دیکھیے "

اور پھر اُن سب واقعات کو تفصیلی طور پر اس نے بیان کیا جو ابھی گورا کے مکان پر گذرے تھے -
چندر سین اَب چپ سناٹے مین تھا - حیرت سے اُنگلی دانتون کے نیچے تھی - ذرا سا مُنھ نکل آیا
تھا اور اسکے چہرے کا سیاہ رنگ افسوس اور غیرت سے اُڑتے اُڑتے بالکل خاکی رنگ سے مشابہ ہوگیا
تھا - دماغ سے قاب تک کی ساری قوتین جو ابھی اس جھری کے آنے کے انتظار مین کھڑی تھین اُن
سب پر بیہوشی کی کیفیت طاری تھی اور یہ سکتہ کے عالم مین چپ کھڑا تھا -
رفتہ رفتہ اس ربودگی کی حالتین جب کچھ کمی ہو چلی تو ٹھنڈی سانسین اسکا مزاج پوچھنے کے لیئے
دل سے اُٹھکر گرتی پڑتی زبان تک آئین اور ایک بیکسی کی نظر سے دلارام کیطرف دیکھکر کہا "وہ اَب
کیا کرنا چاہیئے !" اور پھر سناٹے مین آنے کے بعد آپہی آپ اپنے دل سے کچھ عجیب پیرو دلیے مین اسطرح
کہنے لگا " آہ پیاری گورا تمنے یہ کیا کیا ! کیا میرے جان دینے کا یہی صلہ تھا - ہائے ظالم اگر تجکو منظور
ہی نہین تھا - میری صورت سے تو ایسی ہی بیزار تھی تو صاف صاف انکار کر دیا ہوتا - ہائے مجکو بھی
بدنام کیا اور خود بھی بدنام ہوئی - اُف رے جور اُف رے ستم - ہائے ایسا ظلم تو کسی نے بھی کسی پر
نکیا ہوگا - آہ - میرا رقعہ اپنی نند کو دکھا دیا اَب سب میرے خون کے پیاسے ہون گے - ہائے
اگر کبھی ہنسکر مجھ سے آدھی بات بھی کر لی ہوتی تو آج یہ ستم کچھ اچھا بھی معلوم ہوتا - مفت مفت مین

پیغام ہوا - واہ پیاری گورا خوب تُنے میری محبت کی قدر کی - خوب میری بدنصیبی کی امیدون کا خون کر کے
میرا خاتمہ کیا - شاباش - شاباش - یہی چاہیئے تھا - زمانے مین یونہی ہوتا ہی عشاق پہ ستم کیئے
جاتے ہین تو اسیطرح کے ! اَب زندگی بیکار ہی کس اُمید پر - مرجانا چاہیے - مرجانا - ابھی ابھی - فوراً فوراً !
اور یہ کہتے ہی کہتے ایک بیقاعدہ طور پر اسکے اعضا کو حرکت ہوئی - پتلیان کیسکی بھوین منکر کھچین
اور یہ غش کھاکر آنسو کی طرح نیچے گرا -

آٹھوان باب

نثار حسین کہہ رہا ہی

غنچہ گل مین دھرا کیا ہی بتا ای بلبل
جمع ہین چند ورق وہ بھی بکھرنے والے

او میرے پالے ہوئے بلبل (بلبل پر پیار سے ہاتھ پھیر کر) او میری قید مین رہنے والے بلبل حسینان
چمن اور گلرخان گلشن کے جھگھٹون سے نکالکر مجھے حسرت نصیب عاشق کی بے لطف صحبت مین
پھنس جانے والے بلبل - او لچکتی ہوئی شاخ گل کی عوض ہاتھ یا اڈّے پر بیٹھنے والے بلبل ! مین
جانتا ہون میری قید مین تجکو بہت مصیبت سے سامنا ہوگا - بُری طرح گذرتی ہوگی اور تو مجکو دل
ہی دل مین کوستا بھی خوب ہوگا مگر میرا دل کچھ نکچھ تجھسے ضرور بہلتا ہی - آہ مین اور تو دونو ایک ہی اُستاد
کے شاگرد ہین - تیرے نغمے کی کیفیت میرے نالے مین ہی اور تیری نوا سنجیون کا مزا میری پُردرد
باتون مین - میری حالت تجھسے بہت ملتی ہوئی ہی بس اسی سے تجھے چھوڑنے کو جی نہین چاہتا - مگر
اے رنگ رنگ کے پھولون سے سرگوشیان کرنے والے بلبل - غنچون کے مُنھ سے مُنھ ملاکر پیار و محبت
کی باتین کرنے والے بلبل - او پھولون کی خوشرنگیون پر جان دینے والے بلبل - مین تجھے پوچھتا
ہون - بُرا ماننے کی بات نہین ہی سچ بتا ناآخر پھولون مین ایسی کونسی ادا نکلتی ہی - کونسا حُسن برستا
ہی آئین کیا ایسا جوبن کا عالم نکلتا ہی جو تو اسطرح انپر مرتا ہی - توبہ ہے

غنچہ گل مین دھرا کیا ہو بتا ای بلبل
جمع ہین چند ورق وہ بھی بکھرنے والے

آخر کوئی بات تو ہو - تو نے میری گورا کو دیکھا ہی - اسکی نرگسی آنکھین دیکھی ہین - اسکے لب نازک

دیکھے ہین۔ اسکے پھول سے رخسار دیکھے ہین!! افسوس۔ نہین دیکھے نہین دیکھے۔ دیکھے ہوتے تو
ان پھولون کو اسکے سر صدقے کرکے پھینکدیا ہوتا۔ کبھی بھولے سے بھی انکی طرف آنکھ اُٹھاکر نہ دیکھتا
رات دن بھونرے کی طرح اسکے گرد چکر لگاتا چھپا چھپا کر اسکے بازو۔ اسکے شانے اسکے ہاتھ پر بیٹھتا او
وہ ٹھنک کر بدن چرا کر ایک ادا کے ساتھ مجھے کہتی "ای ہٹ چل۔ دور بھی ہو"
یہ وہ باتین ہین جو نثار حسین اپنی نشست کے باہر والے مکان مین بیٹھا اپنے پالے ہوئے بُلبُل
سے کچھ عجیب محویت کے عالم مین کر رہا ہی۔
اسوقت دن کے گیارہ بج چکے تھے اور ابھی ابھی گذر جانے والے برسات کے موسم نے آسمان
کا مُنھ گرد و غبار سے اچھی طرح دھو دیا تھا اس لیئے آفتاب کی البیلی کرنون مین اسوقت وہی
گرمیان تھین جو کسی حسن عالم سوز کی بھری ہوئی جوانی مین ہونی چاہیئے نثار حسین کی یہ سودایانہ باتین
کچھ بے موقع نہ تھین اور جو اسکے پریشان حال سے کسیقدر واقف ہین وہ انھین اسکو معذور بھی سمجھینگے۔
پہلے خیر تیا کی زبانی نثار حسین کا پیام سلام سُنکر گورا جسقدر بگڑی تھی اسکی خبر جسوقت نثار حسین
کو ہوئی ہوگی اور اُس سے اسکے شوق بھرے دل کا جو حال ہوا ہوگا اسکا اندازہ کرنا بغیر ایک چوٹ
کھائے دلکو اپنے پہلو مین لیے ہو ہی نہین سکتا۔ سُنتے ہی اسکا کلیجہ دھک سے ہوگیا۔ دل سے دماغ تک جسقدر
قوتون کا تانتا لگا ہوا تھا اُن سب پر ایک قسم کی بیخودی کا افسون چل گیا سب پر ربودگی طاری ہوگئی اور جب
اس حالت مین کچھ کمی ہوئی اور یاس نے امید و بیم کے نقشے کو مٹا کر بالکل اپنا رنگ جما لیا۔ ہائے نا اُمیدی تیرا برا ہو۔ تونے
بیچارے نثار حسین کا بُرا حال کردیا۔ وہ بیچارہ اپنا ارمان بھرا دل مسوس کر رہگیا اور اسکی دلی تمنائین بڑی حسرت کے سا تھ
اسکا مُنھ دیکھکر رہگئین۔ اب رات دن یہ تھا اور گورا کا خیال۔ خیال یار تھا اور بیچینی بیچینی تھی اور
ملنے کی تدبیرین۔ تدبیرین تھین اور ناکامیان۔ ناکامیان تھین اور جنون کی شورشین اور صبح شام
دونون وقت بوریہ کنوین والی سڑک پر انکو چکر لگانا ضروری تھا جسپر ان کے قدم تو بہت آہستہ
آہستہ اُٹھتے تھے مگر ان کی شوق بھری نگاہ کسی کے دیکھنے کے اشتیاق مین دو سو قدم آگے ہی رہتی تھی
گو جب سے مہری کے رقعہ لانے کا واقعہ کھُل گیا تھا اُسدن سے گورا پانی بھرنے کے لیئے گھر سے کم باہر نکلتی
تھی تاہم چوتھے پانچوین جب کبھی آتے جاتے اس کا سامنا ہو جاتا تھا تو اسکی للچائی ہوئی آنکھون کو
وہ ایک غلط انداز نظر سے دیکھکر ایک عجیب دلربایانہ ادا کے ساتھ اور عورتون کے حلقے مین گھُس جاتی تھی
اور اُسکی نظر تھر تھرا کر اور نگاہین کچھ کچھ لطف تماشا اُٹھا کر زمین پر لوٹ جاتی تھین۔
جس دلفریب صورت کو دیکھکر کوئی اپنی جان دے بیٹھا ہو اسکی حسرت کبھی کبھی کی زیارت اس کے

عاشق کی آنکھوں مین رہنے والی بیتاب نگاہوں کی کچھ تسلی اور تسکین کا باعث ہو سکتی ہی مگر جب کیسی
بھولی صورت کی دلفریبیان ہی دل چھین لینے کا باعث ہوتی ہین تو پھر یہ راہ گلی کا کبھی دیکھ لینا اس کے
دلی شوق کے تسکین کا باعث نہین ہو سکتا ہی۔ جب اس نے گورا کو دیکھا تو کیسی کی بڑی بڑی جادو
بھری آنکھون نے اسپر ضرور کچھ نہ کچھ جادو پھونکا۔ ہر مرتبہ اسکے دلکش حُسن نے نئے نئے طور سے اسکے
دل مین چٹکیان لین اور ہر بار وہ سو جان سے اس پر قربان ہوتا گیا۔
پہلے اگر اسکی طبیعت کو گورا کے ساتھ کچھ کچھ لگاؤ تھا تو دو چار مرتبہ کے دیکھنے سے للچا للچا کر اسکے دل مین
اور بھی محبت پیدا ہو گئی۔ محبت بڑھی تو عشق کے مرتبہ کو پہنچی اور جب اس سے بھی آگے بڑھین
گے تو خدا جانے کیا ہوگا۔
نثار حسین ایک ذوق شوق کے عالم مین اسیطرح اپنے بلبل سے باتین کر رہا تھا کہ اسکے یاران ہم دم
خیر تیا اور بشیر اپنے اپنے بلبل ہاتھ مین لئے آئے اور نثار حسین خیر تیا سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگا
"کہو یار کیا خبر لائے؟ (خود ہی) اُنھ تم کیا خبر لاؤ گے! تمسے کیا ہونا ہی۔ ایکدن گئے نہین تھے! -
اُسدن جو اُنھون نے بگڑ کر ذرا آپ کو ڈانٹا تو ایسے بدحواس ہو کر بھاگے کہ پھر آپ سے لاکھ کہا-
اُسطرف کا رُخ ہی نہ پڑا"
خیر تیا "جی ہان پھر وہان جا کر جوتیان کھاتا تو آپ کا جی خوش ہوتا۔ کیون؟"
بشیر "(خیر تیا سے مخاطب ہو کر) ہان ہان بھئی ذرا پھر تو کہنا اُسدن تمنے کیا کہا تھا اور اُنھون نے
کسطرح سے جواب دیا تھا۔ بڑا مزا ملتا ہی۔ ذرا کہنا تو سہی"
خیر تیا "(جھنجھلا کر) ابھی کئی مرتبہ تو بیان کر چکا ہون اَب کیا آپنے میری چڑ نکالی ہی۔ بھئی ایمان
کی تو یہ ہی کہ اسوقت تو اُنھون نے کچھ ایسے نیلے پیلے دیدے نکال کر ڈانٹا کہ میرے ہوش خطا ہو گئے
اور مجھکو بھاگتے ہی بنا۔ پھر تو بہت دنون تک اسی ڈر کے مارے نہین گیا۔ اور اب تو شاید
وہان میری رسائی بھی مشکل ہو"
نثار حسین "یہ کیون - اَب کیا ہو گیا؟ وہی جوتیون کا ڈر!"
خیر تیا "جی نہین (مونچھون پہ ہاتھ پھیر کر) یہ کیا دیکھتے نہین ہو نکل چلی ہین۔ اُن دنون
پھر لڑکا تھا!"
بشیر "اور اَب تو جوان ہو گئے - بڑی کہین کا - اور اُن لوگون کے ہان پردہ ہی کہان ہی
جو اِن باتون کا لحاظ ہو"

خیر تیا "نسہی - مگر اپنے آپ کو تو خیال ہوتا ہی"

نثار حسین "(کسیقدر بگڑکر) کچھ نہین یہ ڈر کے مارے نہین جاتا (اپنے خدمتگار سے) اندر سے خاصدان تو مانگ لینا (خیر تیا سے) اچھا اسوقت جاؤ تو سہی - ڈرو نہین جوتیان پڑنے کا خوف ہو تو پیاری گورا کے کان مین میرا نام لے دینا - اچھا"

خیر تیا "ہائے تمھارا نام! یو نتو چلا جاؤن چلا بھی آؤن - کوئی کچھ کہنے کا بھی نہین - مگر جوتیان کھلانے والا تو تمھارا نام ہی ہی - بھئی مین نہین جاؤن گا"

اصل بات یہ ہی کہ پاکدامن گورا نے جن خشمناک تیورون سے اُسدن خیر تیا کی طرف دیکھا تھا جسطرح وہ اُسوقت اُس سے بگڑی تھی اور ڈانٹ بتائی تھی وہ بہت ہی خوفناک تھی اور خیر تیا کی جرأت اَب کسیطرح پڑتی نتھی کہ پھر وہ وہان جائے - لیکن نثار حسین اور بشیر نے اسپر کچھ ایسا زور ڈالا اسطرح مجبور کیا کہ بیچارے کو چارنا چار جانا ہی پڑا -

اسکے جانے کے بعد بشیر نے بلبل کے پالیون کا ذکر چھیڑ دیا اور نثار حسین کی آنکھین انتظار کی راہ لگ گئین - گورا کی محبت نے نثار حسین کے دل مین آکر گو اب کسی چیز کے شوق کو باقی نہین رکھا تھا اور نہ اس قسم کے کوئی شغل اَب اسکے غمزدہ دل کے بہلانے کے لئے چندان موثر ہو سکتے تھے - مگر اہ بُری صحبت خدا تجکو غارت کرے تو اسکے طبیعی میلان کے خلاف بھی اس سے کام کرا رہی تھی - گو اس بیچارے کا دل اس کے قابو مین نہ تھا مگر بشیر وغیرہ کے صحبت کے اثر سے بلبل کا اڈا اب بھی ہاتھ سے کسیوقت نہین چھوٹتا تھا - تاہم اس سے اسقدر تو ضرور فائدہ تھا کہ جب ان کا جوش جنون انکو باغ اور جنگلون مین کھینچ لیجاتا تھا یا روز جب صبح و شام یہ بوریہ کنوین والی سڑک کا طواف کیا کرتے تھے تو یہ بلبل بازی کا ظاہری شوق انکی دلی حالت کا کسیقدر پردہ پوش بنا رہتا تھا - اسوقت بھی گو ہاتھ مین بلبل تھا - بشیر باتین کر رہا تھا مگر اس کے کان خیر تیا کے آنے کی آہٹ پر تھے - آنکھین اسکے انتظار مین تھین اور دل سے یہ باتین ہو رہی تھین "خیر تیا ابھی آیا نہین - آتا ہی ہوگا - (دم بھر کے بعد) کہان آیا! کہین مر تو نہین رہا - میری آنکھون کیطرح وہ کمبخت بھی تو بیخود نہین ہو رہا - خدانخواستہ کہین وہی معاملہ تو پیش نہین آیا جس کے ڈر کے مارے وہ جاتا نہ تھا (خدمتگار سے مخاطب ہوکر) خاصدان ابھی نہین آیا ؟"

خدمتگار "حضور آتا ہی - ابھی - ماما اندر لینے گئی ہی"

اس جملہ معترضہ کے بعد پھر انھین خیالات کیطرف اسکا ذہن گیا جنین یہ ابھی اُلجھا ہوا تھا اور پھر

اسطرح آپھی آپ اپنے دل سے کہنے لگا "اب تو بہت دیر ہو گئی - مگر آیا نہین - کچھ نہین مین جانتا ہون پیاری گورانے ابھی اسکو آنے ندیا ہوگا - میرا حال پوچھ رہی ہوگی - ہائے کیا پیاری صورت پائی ہی - اُف " یہ اُف کا کلمہ کچھ اس درد بھرے اثر مین لپٹا ہوا اسکے مُنھ سے نکلا کہ بشیر اسکا مُنھ دیکھکر کہنے لگا "کیون خیر ہی - کیا یاد جانان آکر ستاگئی - چٹکیان لیگئی! - آپ گھبراہٹ کس بات کی ہی - خیر تیا آتا ہی ہوگا "

نثار حسین "ہان دیکھیے کب آتا ہی! (بلند آواز سے) ارے خاصدان کیا آج نہ آئے گا ؟ "

جسکے جواب مین جواب ملا "حضور منگایا ہی " اور پھر آنکھ اُٹھاکر جو دیکھتا ہی تو ڈیوڑھی کے دروازہ پر خدمتگار اور ماما کھڑے کچھ آہستہ آہستہ باتین کر رہے ہین - بگڑے ہوئے مزاج کا بگڑنا ہی کیا تھا فوراً ہی تو غصہ آگیا اور بہت طیش کے لہجے مین چیخ کر اسطرح کہنے لگا "خاصدان آتا آج نظر نہین آتا - وہ تو باتون ہی سے فرصت نہین ملتی کمبختو کچھ شامتین تو نہین آگئی ہین "

اس جملہ کو سُنتے ہی پہلے تو اس خدمتگار اور ماما کی باتون مین ایک قسم کا سناٹا پیدا ہو گیا اور پھر وہ ماما نثار حسین کے قریب آکر آہستہ آہستہ اسطرح کہنے لگی "میان ہم لوگون پر آپ ناحق خفا ہوتے ہین - بھلا ہمارا اسمین کیا قصور! یہ تو آپ جانتے ہی ہین کہ آپ کے اماجان اور اباجان صاحب دونون آپسے آج خفا بیٹھے ہین ایسی حالت مین گلوریون کے لیئے اُن سے تو ہم کہنے سے رہے - رہین چھوٹی بیوی - اُن سے کئی مرتبہ کہا گیا مگر وہ خبر ہی نہین ہوئین - مینے چاہا کہ خود ہی گلوریان بناکر لے آؤن مگر چھوٹی بیوی ناخوش ہونے لگین - پھر اب اسمین لونڈی کا کیا قصور "

بشیر "(نثار حسین سے) یہ خفگی کیسی! کیا آپ کے اباجان تشریف لے آئے ہین ؟ "

نثار حسین "جی ہان رات نانچد† سے آئے ہین - بڑے ناخوش "

بشیر "آخر یہ کیون - وجہ! سبب ؟ "

نثار حسین "اجی کسی نے میری نسبت اُنسے کہدیا کہ وہ واہی تباہی رات دن پھرا کرتا ہی - بس اسی پر بگڑ گئے بالکل صورت سے بیزار "

بشیر "اور یہ چھوٹی بیوی کون ؟ ہماری بھابی جان صاحب ؟ "

نثار حسین "جی ہان - بس کچھ پوچھیے نا - انکی بدمزاجی نے ناک مین دم کر دیا ہی - چاہے خدا عورت بدصورت دے مگر بدمزاج نہ دے - بس زندگی تلخ ہو جاتی ہی "

† یہ ایک ریاست ہی جو ریواڑی کے مغربی جانب کو واقع ہی - اس ریاست میں انکے والد ماجد ایک معزز عہدے پر ممتاز تھے "

ناظرین کی شوق بھری نظر بیان تک پہنچکر بیطرح جھجکی ہوگی - اصل یہ ہو کہ قبل اس سے کہ نثار حسین کا دل گورا کی گرہ گیر زلف کے پھندے مین پھنسے اُن کے ڈگمگانے والے پاؤن مین عقد کی بھاری بھاری بیڑیان ڈالدی گئین تھین مگر جن بی صاحبہ کے ساتھ انکی شادی ہوئی تھی انکی خلقی خشونت اور بدمزاجی نے اِنکے حرکات سکنات - بات چیت اور برتاوے مین وہ پیاری ادائین نہین پیدا کی تھین جو اپنے خاوند کے دل لبھانے کے لیئے ہر شوہر دار عورت مین سچے دل سے اُسیطرح ضرور ہونا چاہیئے جسطرح بازاری حسینون مین نمایشی دل چھین لینے والی ادائین ہوتی ہین اور عجب نہین جو نثار حسین کی بیوی کی انھین ناقابلیتون نے نثار حسین کی خلقی آزاد طبیعت کو غیر عورتون پر بُری نظر ڈالنے کا بھی چلن سکھایا ہو ورنہ جسکی رگون مین شرافت کا خون دوڑ رہا ہوگا اُس سے تو ایسا نہ ہوگا کہ پرائی بہو بیٹیون پر ڈورے ڈالے -

نثار حسین اُسیطرح اپنی بیوی کی بدمزاجی کی شکایتین بیٹھا کر رہا تھا کہ خیر تیا پلٹ کر آگیا اور نثار حسین اپنے سلسلۂ تقریر کو چھوڑ کر ایک عجیب ذوق شوق کے عالم مین پوچھنے لگا "کہو یار کیا خبر لائے - اچھی اچھی باتین سنانا - کہو پیاری گورا کو دیکھا تھا ؟ - کیا باتین ہوئین "

خیر تیا "ہان دیکھا تو تھا مگر بات چیت کی نوبت نہین آئی - آج کچھ اُداس بیطرح تھین آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے - چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی تھین اور اُن پر کیا موقوف ہی گھر مین سبکا یہی حال تھا - مین جب پہنچا تو سب عورتین بیٹھی ہوئی آپسمین باتین کر رہی تھین مگر خدا جانے کیا بات تھی کہ مجکو دیکھتے ہی سب کی سب چُپ ہو رہین - اور جب کوئی میری طرف متوجہ نہوا تو تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد مین چلا آیا - کیا کرتا "

حضرات ! یہ اُسیدن کا تذکرہ ہی جسدن گورا کے ہان چندر سین کی مہری کے رقعہ لانے کا حال کھُل گیا تھا - آپ خیال کر سکتے ہین کہ اُسدن اُس گھر کا کیا حال ہوگا اور غم نصیب گورا کی کیا کیفیت - خیر تیا کا بیان سُنکر سب سے پہلے جو کلمہ نثار حسین کی زبان سے نکلا وہ یہی تھا کہ "ہیچ ! ہائے وہ آنکھین اور آنسو - وہ دل اور غم - وہ چہرہ اور اُداس !! -

اللہ ! اس رنج وغم پر بھی جو کسی کے عشق مین نثار حسین کی جان پر ہو رہا ہی وہ بہت خوشی کے ساتھ اس سارے رنج واندوہ کے برداشت کرنے کے لئے بھی حاضر ہی جو پیاری گورا کے نازک دل کو ہو رہا ہی - وہ ہنسی خوشی سے رہے اسکو کوئی رنج نہو اور اگر ہو بھی تو بس ایک میرا (بشیرے) کیون یار پھر اب کیا ہوگا ؟ - گورا کسطرح ملے گی ! کیا مین اپنی جان یونہی دیدون - پُر ارمان ہی - اسیطرح

ناشاد و نامراد مرجاؤن - اے دریاے حسن مین تیرتے ہوے کنول - اور بڑی بڑی جادو بھری آنکھون والی نرگس - او گورے گورے گالون والی گورا! کیا تو سچ مچ میرے لیئے نہین ہی - نہین ہی - (بہت بلند آواز سے) نہین ہی "

اور یہ کہتے ہی کہتے خدا جانے اسکے پُر درد دل پر کیا صدمہ گذرا کیسی چوٹ لگی کہ اسکی آنکھون سے آنسو بیچین ہو کر نکل پڑے اور اسکی پتلیان اسیطرح اپنا منھ پھیر کر پھر گئین جسطرح کوئی رقیق القلب آدمی کسی پر داد بیداد ہوتے دیکھ کر بے اختیار ایک ٹھنڈی سانس لیتا ہوا ادھر سے اُدھر مُنھ پھیر لیتا ہی - طبیعت سنسنائی دل بگڑا - کلیجہ مُنھ کو آیا غش کا دورہ ہو گیا اور بیٹھے سے گر پڑا -

گو یہ کیفیت چار پانچ ہی سکنڈ مین جاتی رہی اور کسی غیر کو اسکی خبر بھی ہونے پائی مگر اُسکے یاران شاطر بشیر اور خیر تیا کے دلون پر اسکا بہت کچھ اثر ہو گیا اور اُن دونون نے بڑے دعوے کے ساتھ نثار حسین کو اپنی آیندہ کوششون اور انکی کامیابیون کا اُمیدوار بنایا -

نوان باب

وہ مارا

تمھاری نگہ کے ندیدے کھڑے ہین
جوانی کا صدقہ ادھر دیکھ لینا

چندر سین کے رقعہ آنے کا راز کھلنے پر گورا کی نند اور ساس نے جسقدر دار و گیر کی وہ عشاق کی بد قسمتی اور حسینون کی زلف دراز کی طرح بہت طول کھینچتی ہوئی معلوم ہوتی تھی لیکن اسوقت مصلحت اور بدنامی کے خیال سے وہ شعلے مارنے والی آگ مٹی ڈال کر دبا دیگئی -

گو عصمت مآب گورا اس معاملے مین بالکل پاک و صاف تھی اور اس واقعہ کے ہونے سے اسکی عزت و آبرو پر کسی قسم کا حرف آیا بھی نہ تھا مگر پاکدامن گورا کے نازک دل دُکھانے کے لئے یہ چرچا بھی جسقدر اپنے بیگانون مین ہو گیا تھا بہت تھا - کم نصیب گورا ایک عرصہ تک اپنی بد نصیبی اور نامرادی پر آنسو بہایا کی یہانتک کہ آنکھین آنسو پیدا کرنے اور دل غم کھانے سے بھی عاجز آ گیا -

ایک روز تیسرا پہر تھا اور دن ڈھلتے ہی پلٹ جانے والی ہوا شرقی سمت سے آ آ کر اس کم نصیب گورا کے سر کے پریشان بالون کے ساتھ چھیڑ کر رہی تھی جو اپنی بد قسمتی پر تنہائی کے عالم مین آنسو بہانے

کے لئے ہمیشہ بالاخانہ ہی پر رہا کرتی تھی۔

اسکے گھونگروالے بال ہوا کی چھیڑخانی سے بیزار ہو ہو کر منھ پھیر پھیر کر شکایت کرنے کے لئے اسکے چہرے کے سامنے آتے تھے اور یہ بعض اوقات بگڑ بگڑ کر اور یہ کہکر کہ تو یہ بھی اس ہوانے تو ناک مین دم کر دیا ہے اپنے ہاتھون سے ان بالون کو ادھر اُدھر کر دیتی تھی۔ کسی کسی وقت اس ہوا کو دیکھ دیکھ کر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون کے جھونکے بھی چل جاتے تھے جو اسکے دل کو ہلاتے ہوئے منھ سے نکل جاتے تھے جسکے ساتھ ہی اپنی بدقسمتی کے سارے نقشے حسرت کے رنگ مین رنگے ہوئے اسکی آنکھون کے سامنے آجاتے ہین۔ اور پھر یہ پُرحسرت جملے اسکی زبان سے نکلنے شروع ہو جاتے ہین وہ ہائے مین نے ایسی کون سی خطا کی تھی جسکی سزا مین مجکو یہ بُرے دن دیکھنے نصیب ہوتے آہ ساری زندگی کا عیش اُٹھ گیا۔ کھانے پینے ہنسنے بولنے کا مزا جاتا رہا۔ جوانی خاک مین ملگئی۔ گہنا پاتا بناؤ سنگار سب دل کا سرور بنکر چھن گیا۔ خیر یہ تو تقدیر کا رونا تھا۔ یا قسمت یا نصیب! مگر یہ چندرسین کا معاملہ!! ہائے یہ تو اور بھی کلنگ کا ٹیکا ہو گیا۔ نہین معلوم مجکو لوگ اپنے دل مین کیا کیا کہتے ہون گے! مگر نہین جہانتک مین نے سنا ہے مین جانتی ہون سبکے دل اس معاملے مین میری طرف سے صاف ہین اور نہ صاف ہونا کیا معنی! آخر میرا اُسمین کچھ قصور بھی تو ہو۔ وہ تو کہئیے اسوقت بڑی خیر ہو گئی کہ میری زبان سے اور کوئی کلمہ نکلا نہ تھا ورنہ غضب ہی ہو جاتا۔ اور یہ اور بھی اچھا ہوا کہ مین نے رقعہ بھی دکھا دیا۔ یونہ شاید کیسکو شک و شبہ ہوتا بھی تو اب نہوگا۔ مگر اس چندرسین کو آخر یہ سوجھا کیا تھا۔ رام کرے مر جائے جوانی پٹیا۔ میری آبرو کے پیچھے ہی پڑ گیا۔ بھگوان ایسے بدنظرے زمین کا پیوند کیون نہین ہو جاتے جو پرائی بہو بیٹیون پر بُری نظر ڈالتے ہین مگر گورا ایک بات مین ضرور کہونگی آدمی دل سے مجبور ہے اسکو میرے ساتھ محبت ضرور تھی۔ لیکن کیسی محبت ؟ ناپاک محبت۔ ہائے میرے لئے وہ بیچارہ مفت مفت مین بدنام ہو گیا۔ مین سنتی ہون رام جانے سچ ہے یا جھوٹ کہ انھون نے کھانا پینا بھی کئی دن سے چھوڑ دیا نہ معلوم میرے لئیے یا غیرت کے مارے۔ مجکو اپنے دل مین کسقدر برا بھلا کہتے ہون گے مگر مین کیا......"

اسکے خیالات ابھی یہین تک پہنچنے پائے تھے کہ اسکی نیچرل حیا نے اسکے ابھرے ہوئے سینہ سے اُٹھ کر اسکے منھ پر ہاتھ رکھدیا اور یہ خاموش ہو کر رہگئی۔

ناظرین! آپنے اسوقت گورا کی طرز تقریر سے اس امر کا اچھی طرح اندازہ کر لیا ہوگا کہ اب اس کے خیالات اور سلسلۂ خیال مین کہین کہین آجانے والی بعض بعض چھپی ہوئی باتین اسکے دلی جذبات

کے ساتھ کیا سلوک کر رہی ہین اور اسکے خیالات کن انقلابون کے ساتھ اسکو کسطرف لئے جاتے ہین!
اسکی وجہ غالباً آپ جانتے ہونگے گورا کے دلی جذبات اسکی نفسانی خواہشین کمسنی کی گود سے نکلکر چشم بد دور اُبھرے ہوئے سینے کی طرح جوانی مین بھری اَٹ اسکے روکے رُکتی نہ تھین - جوانی کے ولولے یون تو سبھی کی طبیعتین بیچین کرنیوالے ہوتے ہین مگر ہائے کسی ناشاد و نامراد کے دلمین تو آکر قیامت ہی برپا کر دیتے ہین - غالباً وہی معاملے اَبْ گورا کے دلکے ساتھ بھی ہو رہے ہونگے ورنہ چندر سین کی صورت - حماقت آمیز جرأت اور اسکی وہی بدقسمتی جو عموماً عشاق کے حصہ مین ہوتی ہی کبھی اسکے باب مین گورا کی زبان سے نرمی کا پہلو لئے ہوئے وہ کلمے نہ نکلنے دیتی جو ابھی آخر مین اسکی زبان سے نکل رہے تھے اور بالآخر اسکی حیا نے اُٹھکر اسکو منع کیا تھا -
تھوڑی دیر تک تو وہ حیا کا پہرہ اسکے دل و دماغ کی گذرگاہون مین بیٹھا رہا مگر جوش جوانی کی ایک لہر انگڑائیان لیتی پھر آپہنچی اور یہ اسطرح کہنے لگی "یہ میان نشار بھی بیطرح پیچھے پڑے ہین جب پانی بھرنے آتی جاتی ہون تو کوئی دن ایسا نہوتا ہوگا کہ سڑک پر ٹہلتے ہوئے نہ ملتے ہون اور بس ایک میری ہی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھا کرتے ہین - اور ہان اس کہار "تلسا" کو تو دیکھئے جب سنو بس ایک اُنھین کا تذکرہ - اُنھین کی باتین - معلوم ہوتا ہی یہ اُن سے گھٹی ہوئی ہی کچھ دے دلا کر ملا لیا ہوگا - اور وہ کس للچائی ہوئی نظر سے مجکو دیکھتے ہین کہ توبہ خدا جانے اس بچی کھچی مین ایسے کیا لعل ٹکے ہین جنکو وہ اسطرح گھورتے ہین - کچھ ایسی صورت شکل بھی نہین کہ خواہ مخواہ اب کسیطرح نظر ہٹتی ہی نہین"
یہ جملے کہنے کو تو گورا کہہ گئی مگر کہتے ہی کہتے حسن کے سانچے مین ڈھلے ہوئے اسکے اعضا نے غرور حسن سے ایک انگڑائی لی اور یہ کچھ تو اپنی چھب تختی اور حسن عالمسوز کا عالم دیکھکر اور کچھ اپنے انکسار کے پہلے قول سے منفعل ہو کر کچھ ایسی شرمائی گئی کہ بے اختیار اس نے مستی کے عالم مین تھوڑی دیر کے لئے آنکھین بند کر لین اپنے ہونٹھ اپنے آبدار دانتون سے داب لیئے اور یاقوتی ہونٹھ سپید ہو کر رہگئے آہ بھولی گورا تجکو اب معلوم ہوگا کہ تیری صورت کیسی ہی اور تیرے خداداد حسن نے بیچارے چندرسین اور نثار حسین کے دل کے ساتھ کیا قیامت کے معاملے کئے ہونگے - گورا کا غمزہ دل انھین خیالات کے مزے لے رہا تھا کہ ایک عورت مسکراتی ہوئی آکر اسکے پاس بیٹھ گئی انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آنیوالی عورت گورا کی خدمت مین بہت گستاخ ہی - اسکے ساتھ اسکی بیطرح گردش کرنیوالی شریر آنکھین جلد جلد حرکت کرنیوالی پلکین - بات بات پر اسکے ہونٹھون پر کھیلنے والی ہنسی اسکی بنی سنوری

صورت بنا رہی تھی کہ یہ سب باتین [illegible]
اس نے بیٹھتے ہی ادھر اُدھر دیکھکر گورا سے کہا "کیون بہورانی کیا تم اب کسیکی جان ہی کے پیچھے پڑی ہو؟
نثار میان کی حالت اَب دیکھی نہین جاتی "
یہ اِس گھر کی کہاری ہی جو کسی زمانہ مین جب گوپی زندہ تھا خاص اسی گورا کی خدمت کے لئے تھی اور اَب
بیوگی نے تو گورا ہی کو سب کی خدمت کرنیکے لئے کہاری بنا دیا ہی اسکا نام تلسا ہی۔
گورا " (چین بابرو ہوکر) تلسا دیکھو تمھاری کہین شامت نہ آجائے۔ مین تمکو کئی مرتبہ سمجھا چکی ہون۔
کوئی سُن لے گا تو قیامت ہی آجائے گی۔ اتنا سمجھ لو۔ ایک تو (دھری) دھوکہ دیکر جان بچا لیگئی ہی مگر تمھاری
کوئی گت اُٹھا نہ رہے گی "
یہ جملے جسوقت گورا کی زبان سے نکلنا شروع ہوئے تھے اُسوقت تو اسکی آنکھ اور چین جبین کے تیور
کڑی کمان کے تیرے کم نہ تھے مگر اس جملہ کے خاتمہ تک پیشانی کی شکن دریا کی موج سے زیادہ
وقعت نرکھتی تھی۔ تلسا کے جواب مین جب یہ سخت الفاظ استعمال کر رہی تھی اُسوقت یہ کہاری بہت
ڈھٹائی کے ساتھ تیور بدلے اسکے مُنھ کی طرف دیکھ رہی تھی جسکو دیکھتے دیکھتے گورا بجائے اسکے کہ کچھ اور
بگڑتی مُسکرا کر رہگئی اور سر جھکا لیا۔
ان قرینون سے اس امر کا پتہ چلتا تھا کہ ہمارے دوست نثار حسین کا تذکرہ گورا کے سامنے اس سے
پیشتر اکثر ہو چکا ہی اور گورا اسکے نام سے بظاہر کیسی ہی خفا کیون نہو مگر وہ خوش تھی۔ اسکا دل نسہی
مگر جوانی مین ڈوبے ہوئے اسکے ارمان یون صاف صاف بھی نسہی تو دبی زبان سے اور یون بھی نسہی
تو اشارے ہی اشارے مین اس سے کچھ نہ کچھ ضرور کہہ رہے ہونگے۔
اُس تقریر کا سلسلہ اسی تبسم و خموشی پر ختم ہو گیا تھا مگر تلسا نے پھر اس سلسلے کو یہ کہکر چھیڑ دیا " تو کیا
کسیکی جان ہی لینے کا ارادہ ہی۔ پاپ ہی کرو گی۔ گنگا سوگند آج بھی انکو کسی قسم کا آسرا نہ ملا تو اپنی جان
پر ضرور کھیل جائین گے "
گورا۔ اری کیون باتین بناتی ہی۔ جھوٹی کہین کی۔ کٹنی۔ مین تجکو خوب جانتی ہون۔ اری تو سب
گنون پوری ہی "
تلسا " نہین بھگوان سوگند۔ انھون نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ ملنا جلنا۔ آنا جانا ترک کر دیا۔ ان کے
مان باپ ان کے اعزا اقارب ان کی حالت دیکھ دیکھکر بہت پریشان ہین "
گورا " (بھولے پن کے ساتھ) آخر یہ کیون؟ "

تلسا "ہائے کیسی انجان بنی جاتی ہو - جانو کچھ جانتی ہی نہین - بھورانی اس کا سبب اپنے دل سے پوچھو - اپنے بھولے بھولے چہرے سے پوچھو - اپنی آنکھون سے پوچھو - اپنی پیاری پیاری صورت سے پوچھو اور اگر ان سے پوچھنے مین تمکو شرم معلوم ہوتی ہو تو مین اُنھین کو نہ بُلا لاؤن وہ تمکو اچھی طرح بتا دین گے"

گورا "اے چل دور بھی ہو - مین کہتی ہون تو کہین شرن تو نہین ہو گئی ہے کیسی بہکی بہکی باتین کر رہی ہے"

گورا کا یہ جملہ سنکر تلسا بیٹھے سے اُسیطرح اُٹھ کھڑی ہوئی جسطرح کوئی کسیکے چٹکی نہین لے لیتا ہے اور بالا خانہ کے اس کمرے سے نکلکر باہر چھت پر ٹہلنے لگی -

اس حالت پر بھی چند سکنڈ بھی نہ گذرے ہون گے کہ ایک مرتبہ اسنے کہا "بھورانی - بھورانی - ذرا یہان تو آنا - جلدی آنا - دیکھنا تو کیسی بہار ہے"

گورا اسکے اصرار سے بادل ناخواستہ اُٹھی اور اسطرف کو بڑھی جسطرف کو تلسا کھڑی تھی - شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین اپنی دلاویزیان دکھاتی چل رہی تھین اور آفتابی کرنین سمٹ سمٹ کر مغرب کیطرف بھاگی جا رہی تھین گو ان قدرتی لطفون کے دیکھنے مین یہان چارو نطرف آبادی کی بلند عمارتین حائل ہو رہی تھین مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ لطف آنکھون کو مل ہی رہا تھا - اس کہاری کا منھ اسوقت شرقی سمت کو تھا اور گورا اُسیطرح بیساختگی کے عالم مین اسکے پاس آکر اسطرح کہنے لگی "یہ کیا ہے؟"

تلسا "(ہاتھ کے اشارے سے بتا کر) اے وہ کیا - دیکھو نا"

گورا "(بہت غور سے اُسطرف کو دیکھ کر) ہائے رام مجکو تو کچھ بھی نہین معلوم ہوتا - کہان ہے بھئی تو تو بڑی شیطان ہے - شیطان کی خالہ"

تلسا "وہ کیا میری اُنگلی کے سامنے دیکھئے - وہ - دیکھا؟"

اس مرتبہ گورا نے بہت غور بھری نظر سے اسکی اُنگلی کے سامنے دیکھا - تھوڑے فاصلے سے ایک چھت پر کوئی شخص کھڑا تھا جو بہت شوق بھری نظرون سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا - پہلے تو گورا نے ایک نظر جا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر کچھ اسطرح جھجکی کہ معاذ اللہ حیا بھی اس شوخی پر قربان ہو گئی - ساری سے منھ ڈھانپنا چاہا مگر وہ ابتک بے پروائی کے عالم مین سر سے ڈھلکی ہوئی کاندھے پر پڑی تھی جلدی سے کھلے ہوئے بالون سے شرمایا ہوا چہرہ چھپا لیا گیا - دونون ہاتھون سے منھ کے سامنے آڑ کر لے گئی اور جھجک کر اسجگہ دیوار کی آڑ مین بیٹھ گئی - یہ کون تھا؟ -

بس یہ نہ پوچھو - بہت گھبراہٹ ہو تو گورا کے سپید ہو جانے والے چہرے سے پوچھ لو - اسکی چھپی

ہوئی آنکھون سے پوچھ لو۔ اسکے دھڑکتے ہوئے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھ لو اور اگر وہ کچھ نہ بتائے تو اسکے اس ادا کے ساتھ بدن چُرانے اور شرماکر چھپ جانے ہی سے سمجھ لو۔

یہ اسکا چاہنا والا اسکا والہ وشیدائی نثار حسین تھا جو بہت دیر سے چشم شوق وا کئے اسی انتظار مین کھڑا تھا۔ ہم شروع ناول مین اس امر کو دکھا چکے ہین کہ نثار حسین کا مکان گورا کے مکان سے کچھ تھوڑے ہی فاصلے پر مشرق کی طرف کو واقع ہوا ہے۔ لیکن یہ تھوڑا فاصلہ بھی پیچدار گلیون کے اعتبار سے ہے۔ ورنہ نثار حسین کے بالاخانہ کی چھت خصوصًا جس جگہ اسوقت وہ کھڑا ہے وہ یہان سے اسقدر نزدیک نہین ہے کہ یہان بیٹھے راز و نیاز کی باتین آپس مین ہو سکین تو اسقدر دور بھی نہین ہے کہ شوق بھری نظرین اپنا کام ہی نہ کر سکین دیوار کی آڑ مین چھپ کر جو کلمہ گورا کی زبان سے نکلا وہ یہی تھا "اچھا ری اچھا تلسا رہ تو جا۔ بھلا ری بھلا۔ معلوم ہوا تو بیشک ملی ہوئی ہے۔ دھوکے باز کہین کی"

جسوقت یہ جملے اسکی زبان سے نکل رہے تھے اُسوقت اسکے چہرے پر غصہ کی نشانیان ضرور تھین مگر اسیکے ساتھ تبسم کی بھی ایک کیفیت تھی جو اس امر کی خبر دے رہی تھی کہ اگر اسوقت اسکی دماغی قوتین تلسا سے بگڑ رہی ہین تو اسکی دلی خواہشین اسکی ممنون منت بھی بنگئی ہین۔

گورا کا ادھر شرماکر چھپ جانا تھا اور اُدھر نثار حسین کی آنکھون مین ساری دنیا کا بے رونق ہو جانا تھا۔ اشارے ہی اشارے سے اس کہاری کی پھر کچھ ایسی خوشامد کی گئی کہ تلسا نے گورا کی طرف جھک کے کہا "ارے اُٹھو بھی وہ گئے" اور ہاتھ کھینچکر اسکو بیٹھے سے اُٹھاکر کھڑا کر دیا اور پھر ہی پہلا سین اسکی نظر سے گذرا اسکا والہ وشیدائی۔ اسکی صورت کا دیوانہ نثار حسین ایک ہاتھ سر پر اور ایک دل پر رکھے ہمہ تن شوق بنا کھڑا اُسیطرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ گورا دیکھتے ہی پھر جھکی مگر تلسا کے سخت و مضبوط ہاتھون نے اسوقت اسکو اس کے ارادے پر کسیطرح کامیاب نہونے دیا۔ تلسا نثار حسین کی نظر کی طرح اور نظر کی طرح نہین تو بلا کی طرح گورا کو لپٹ گئی یہ بیچاری بہت کسمسائی بہت ہاتھ پاؤن مارے۔ دل سے اُٹھتے ہوئے مختلف جوشون کی طرح پیشانی پر بل بھی آئے۔ زور کرنے مین پریشان ہو جانے والی زلفون کی طرح بیچاری کو نہ چھوڑنا تھا نہ چھوڑا اور اس ہاتھا پائی مین ساری سر سے سرکتے سرکتے شانون پر پہنچی اور شانون سے بھی جب نیچے سرکنے لگی تو یہ پھر گھبرا کر اسطرح کہنے لگی "ارے مین ننگی ہوئی جاتی ہون۔ کمبخت چھوڑے گی بھی کہ نہین"

تلسا "کچھ ہو مین نہین چھوڑون گی (اسکو برہنہ ہوتے دیکھکر) اچھا قسم کھاؤ اب نہین بھاگو گی اور نہ چھپون گی"

گورا " ہائے رے نہین چھوڑتی - رام کرے مرجائے (ایک زور لگا کر) نہین میری تلسا اُٹھ ہین نہ چھپون گی - بس کمبخت اب تو چھوڑ دے "

تلسا نے چھوڑ دیا اور یہ جلدی سے اپنی ساری سنبھالکر اوڑھنے لگی - اسوقت کی گورا کی حالت اور تلسا کی حرکتین دیکھ دیکھ کر ناظرین نے اس امر کا اچھی طرح اندازہ کر لیا ہوگا کہ گورا کے دلبر نثار حسین کی محبت یا خود اسکی جوانی کی رُکی بیٹھی ہوئی خواہشون سنے رفتہ رفتہ اسکے دل مین بالآخر کسقدر اثر کیا ہی - تلسا اس کے دلی حالات سے کہانتک واقف ہی اور اس واقفیت نے اسکو کس درجہ گورا کے مزاج مین دخل دلا دیا ہی -

ساری اوڑھنے کے وقت گورا کی شاخ سی کمر اور کمر کے ساتھ اسکی گردن بھی پردے کی دیوار کی آڑ پکڑنے کے لئے کچھ کچھ جھک چلی تھی کہ تلسا نے کہا " دیکھو پھر تم وہی رنگ لائین! پھر مین اسطرح ...."

گورا " (ہاتھ کے اشارے سے) نہین نہین میری توبہ " اور اسکے بعد اسکا جھکا ہوا قد نثار حسین کی تقدیر کی طرح کچھ کچھ راستی پر آنے لگا - سیدھی کھڑی تو تھی مگر رُخ اسطرف سے پھرا ہوا تھا جسطرف کوئی محبت کا قصوروار ہاتھ جوڑے کھڑا تھا اور تلسا اُس سے مسکرا مسکرا کر کہہ رہی تھی " ای بہورانی - بہورانی ادھر دیکھو - اپنی جوانی کا صدقہ دیکھو تو کوئی کسطرح منتین کر رہا ہی - بڑی ظالم ہو - پتھر کا کلیجہ ہی - رام رام - ہائے وہ تو چاقو مارے لیتے ہین "

ای دل کے چور - ای طبیعت کے لگاؤ - ای حسن کی بڑھی ہوئی بے اعتنائیو اور ای جوانی کی خواہشو اور شوخیو اَب تم کیون چپ بیٹھی ہو - جو کچھ کہنا ہی کیون نہین کہتی ہو جو کرنا چاہتی ہو کرو - ہان ہان خود ہی کرو گی کسی کے کہنے سے تھوڑی - تمکو تو اب کوئی لاکھ منع کریگا تب بھی نہ مانو گی -

گورا کا دل اُسی کی طرح تو نازک تھا کچھ رحمدلی کے جوش کچھ تعجب - کچھ حیرت - کچھ تلسا کے کہنے اور کچھ محبت کے تقاضے سے وہ ایک مرتبہ مُڑ کر نثار حسین کی طرف کھڑی ہوگئی مگر آہ اسطرف رُخ ہوا تو مُنھ پھرا مُنھ سامنے ہوا تو آنکھین - آنکھین چار ہوئین تو حیا سے یا ادا سے کچھ کچھ پلکون کی چلمن گرنے لگی - وہ رکی تو نگاہین اپنا کام کرنے لگین - وہ مزے مین آئین تو پتلیان شرما شرما کر اپنا منہ چرانے لگین - آہ دل دھڑکنے لگا طبیعت رنگ بدلنے لگی - جوانی کی اُمنگین گردن اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگین تو حیا تیور بدل بدلکر گھُرکنے لگی اور یہ آنکھین نیچی کرکے تلسا سے کہنے لگی " بھئی ہم سے تو نہین دیکھا جاتا " اور ایک ادا کے ساتھ آنچل سے مُنھ چھپا لیا - ہائے ادھر کسیکا مُنھ چھپانا تھا اور اُدھر نثار حسین کا چاقو سنبھالنا تھا جسکو دیکھ کر گھبراہٹ کے لہجے مین تلسا نے کہا " ہائے رے وہ دیکھو

اپنا گلا کاٹے ڈالتے ہین"

گورا" (کنکھیون سے دیکھکر) آخر کس لئے - کچھ معلوم تو ہو - ہائے یہ کیون میری آبرو کے پیچھے پڑ گئے ہین - اسطرح اپنی جان کھونے سے فائدہ! تلسا تم جاکر انکو کیون نہین سمجھا دیتی ہو کہ مین بڑی بد قسمت ہون - میرے لئے وہ اپنے آپ کو عذاب مین نہ ڈالین"

تلسا" مین انکو سب طرح سمجھا چکی ہون وہ کہتے ہین مین کیا کرون میرا دل ہی کسیطرح نہین مانتا"

ہائے نہین معلوم اس محبت کمبخت کی باتون مین ایسا کونسا مزا ہی - کس بلا کا اثر ہی کہ سحر سے بھی زیادہ دلونپر اثر کر جاتی ہین کیا بات ہی کہ ادھر کانون مین پہنچین کہ دماغ سے دل تک جسقدر اعضا ہین سب راضی ہوکر رہگئے - تلسا کی تقریر سنتے ہی پیاری گورا کا دل بھر آیا - دل مین محبت تو آنکھون مین آنسو اور یہ آنسو پونچھ کر بہت شرمائی ہوئی نگاہون سے نثار حسین کی طرف دیکھنے لگی -

گورا پر اسوقت بلا کا جوبن تھا رخسارون کی سرخی نے غیرت سے اڑ اڑ کر کچھ عجب ہلکا ہلکا رنگ پیدا کر لیا تھا جسکو دیکھ دیکھ کر آفتابی کرنین غیرت کے مارے شرمائی ہوئی اسکا سامنا چھوڑ چھوڑ کر مشرق سے مغرب کی طرف بھاگی چلی جاتی تھین کہ چلو بھر پانی مین انکا ہونا کیا ہی اگر اسطرف کہین بحر عدم ملے تو گر کر ڈوب مرین - شوخ و شریر آنکھون مین حیا نے اور حیا کے ساتھ رقیق القلبی کی وجہ سے آنسوؤن نے ان بڑی بڑی آنکھون کا کچھ اور ہی عالم کر دیا تھا - سر کے کھلے ہوئے لمبے لمبے بال جو ابھی نہا کر خشک کرنے کے لئے بہت آزادی کے ساتھ چھوٹے ہوئے تھے انکو ہوا کی جنبش سے اسکے گورے گورے چہرے پر لہراتے دیکھکر ہم تو کیا کہین مگر نثار حسین کے سینے پر تو سانپ ہی لوٹ جاتا ہوگا - طبیعت کی شوخی اور جوانی کے ارمان کے جوش سے گورا کا سینہ بار بار ابھر ابھر کر رہجاتا تھا اور شرافت خاندانی کے بار سے دبی ہوئی حیا ہر مرتبہ اسکو دبا دبا دیتی تھی اور یہ رہ رہکر اپنے دانتون کے نیچے انگلی دبا دبا کر رہجاتی تھی - شام کی ہوا کے بدمست جھونکے آ آ کر اسکی زلفون کو چھیڑتے ہوئے اسکے سینے پر کچھ اس ناز سے لوٹ جاتے تھے کہ سینے پر پڑا ہوا ساری کا آنچل بھی شرم سے سمٹ سمٹ کر اپنا منھ چھپائے لیتا تھا اور یہ جلدی سے جھک کر سنبھال لیتی تھی - بار بار بیچاری سینے پر ساری کو ٹھہراتی تھراتی بھی تھی مگر ہائے ع

کہین بھی ایک کا دو سر کشون سے زور چلتا ہی
دوپٹہ لاکھ سینہ پر سنبھالو کب سنبھلتا ہی

ادھر ہوا کا ایک جھوکا آیا - سینہ کھلا ادھر یہ بدن چرا کر زبان کو دانتون سے داب کر اور ادھر کو تی

ندیدہ کلیجہ مسوس کر رہجاتا ہی۔

اس تھوڑی سی دیر مین کئی مرتبہ شرائی ہوئی نگاہین لڑائی ہوئی شوق بھری نگاہون سے لڑین اور آنکھون کی راہ سے دلون مین اُتر کر جو کچھ کہنا تھا کہہ آئین۔ گورا نے اگرچہ اس سے پہلے نثار حسین کو ایک بار نہین صدہا مرتبہ دیکھا تھا مگر محبت کی نظر سے نہین مگر چوری چھپے۔ آنکھ بھر کر نہین بلکہ حیرت یا سرسری نظر سے۔ آج گورا کے لئے گویا یہ پہلا دن تھا کہ وہ اسطرح آنکھین ملاکر اسکو دیکھے۔

نثار حسین کے اعضا کا تناسب ہم پہلے دکھا چکے ہین اسمین اسقدر رعنائی ضرور ہو کہ ایک اُمان بھری جوان عورت کی چلبلی نگاہین اسکے فوٹو کو بڑے ذوق شوق کے ساتھ آغوش پھیلا کرلین اور اپنی آنکھ کی پتلیون کے اندر رکھ لین تلمسا سے چونکہ آج پہلے ہی سے اسطرح کی ملاقات کا وعدہ ہوگیا ہی اسلئے حضرت نثار بھی آج بہت بنے سنورے ہوئے تھے۔ مکلف لباس زیب تن تھا اور ان سب پر بہت تمناؤن کے بعد گورا کے حسن وجمال کی اس بے تکلفی کے ساتھ زیارت ہونے کی خوشی نے کچھ عجیب یہ رونق اسکے چہرے پر پیدا کردی تھی جسکو ڈوبتے ہوئے آفتاب کی سامنے سے آنیوالی سنہری کرنین تڑپ تڑپ کر اور بھی اسوقت چمکا رہی تھین۔ گورا عصمت آ[illegible]ئتی پاکدامن تھی یہ سب کچھ تھا مگر ہان اسکی وہ جوانی کی خواہشین جن کا گلا ناشادی و نامرادی نے دونون ہاتھون سے گھونٹ دیا تھا آہ جواب اپنے نکلنے سے بالکل ہی ناامید ہوگئی تھین وہ اسوقت نثار حسین کی دلفریب صورت اور رعنائی دیکھکر بہت ہی للچائین اور گورا نے اپنے ہونٹھ اپنے دانتون سے دباکر کچھ ایسی تیکھی چتونون سے نثار حسین کی طرف دیکھا کہ اسکا دل تو دل شوخی پکار اُٹھی "وہ مارا"

آہ بیچارہ نثار حسین تو پہلے ہی سے اس بھولی صورت پر سوجان سے مٹا ہوا تھا اب تو مرہی گیا۔ ایک خدنگ ناز تھا جو آنکھون سے نکلکر آنکھون پر بیٹھا۔ پتلیون نے آغوش پھیلا کرلیا اور سینہ مین گھسکر دل کو پیار کرتا ہوا کلیجہ مین ترازو ہوگیا۔ ای بڑی بڑی آنکھو۔ ای جادو بھری نگاہو اور ای ترچھی چتونو! تمھین خدا کی قسم سچ بتانا آخر تم مین یہ کس قسم کا اثر ہی کس بلا کا توڑ ہی۔ کیا جادو کردیتی ہو۔ ہائے کیا ہوجاتا ہی کہ ؎

اُس نے پہلو مین جو دیکھا تو دلِ زار نہ تھا

بیچارے نثار حسین کی آنکھون کے سامنے بجلی سی کوند گئی۔ ایک قسم کی خیرگی سی چھاگئی بالکل طور سینا کا معاملہ پیش آگیا۔ اسے تو کوئی وہان نہین جس سے کچھ حال معلوم ہوتا مگر ہان دور سے دیکھنے والے کو کچھ ایسا معلوم ہوا کہ وہ یک بیک چھت کی طرف جھکا اور پھر کچھ نہ معلوم ہوا۔

نثار حسین کی چھت کی چار دیواری چھت پر کھڑے ہونے والے آدمی کی کمر سے زیادہ پردہ داری نہین کر سکتی تھی اور اَب جہان پر نثار حسین ابھی کھڑا تھا وہان پر نثار حسین تو کہین نظر آتا نہ تھا مگر ہان گورا کی نظر اُسجگہ اُسکو ڈھونڈھ ضرور رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک وہ اس خیال مین رہی کہ کسی وجہ سے ہٹ گئے ہین مگر جب چند لمحے جو اسوقت اِسکے خیال مین گھنٹون سے کم نہ تھے گذر گئے تو وہ تلسا کے مُنھ کی طرف دیکھنے لگی تلسا کی نظر اُسوقت دوسری طرف تھی لیکن گورا کے دیکھنے سے اسکی نگاہ اسطرف اپنا کام کرنے لگی اور پھر وہ حیرت کے لہجے مین اسطرح کہنے لگی "وہ ہین۔ کہان گئے!"

گورا "جہان تم وہان ہین۔ مین کیا جانون کسی کام کو گئے ہون گے"

تلسا "اُنھون۔ نا۔ اس کام سے بڑھکر اسوقت کوئی دوسرا ضروری کام ہو ہی نہین سکتا۔ ہائے ایسا وقت کہین نصیب ہوتا ہی۔ مدتون سے اِسدن کی تمنا کرتے تھے۔ کوئی چیز لینے گئے ہون تو اور بات ہی"

گورا "وہ ایسی کونسی چیز تھی جو ابتک نہین ملسکتی تھی اور جسکی اسوقت خواہ مخواہ ضرورت ہی تھی۔ وہ تو کھڑے کھڑے یکبارگی سامنے سے غائب ہو گئے۔ اپنی جگہ سے کہین ہٹے بھی تو نہین۔ بس یہ معلوم ہوا کہ یک بیک اُسی جگہ پر بیٹھ گئے جہان کھڑے تھے"

تلسا "تو کسی کو آتے جاتے دیکھا ہوگا۔ چھپ رہے ہونگے"

گورا "نہین ایسا نہین ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پہلے اشارے سے وہ مجکو چھپنے کے لئے کہتے پھر آپ چھپتے (اُسیطرف کو دیکھ کر) دیکھو اَبتک کہین پتا نہین۔ کیا بات ہی۔ کہین غش تو نہین آگیا" اور یہ کہتے ہی کہتے اسکے قلب مین خود بخود کچھ ایسی اُلجھن سی ہونے لگی کہ یہ ایک ٹھنڈی سانس لیکر اپنے دل سے کہنے لگی۔ ہو نہو مین جانتی ہون ضرور غش آگیا۔ وہ نیچے کی طرف جھکے بھی کچھ اسطرح تھے جسطرح کوئی گرتا ہو (تلسا سے) وہان کوٹھے پر کوئی اور بھی ہوگا؟"

تلسا "(کچھ غور کے بعد) مین جانتی ہون وہان بالاخانہ پر تو کوئی نہین رہتا اور اسوقت تو یقیناً کوئی دوسرا نہو گا۔

گورا "(اپنے دل مین) ہائے کیونکر ہوش مین آئین گے! (تلسا سے کچھ دبی ہوئی زبان مین) تم اگر جاکر دیکھ آتین تو اچھا ہوتا۔ اسوقت میرے دل پر کچھ ایسی اُلجھن ہو رہی ہی کہ توبہ۔ مگر ہان تم کسی غیر کے گھر مین کسطرح جا سکتی ہو"

تلسا "نہین مین تو اُنکے گھر اکثر آتی جاتی ہون کہو تو ہو آؤن"

گورا ” دیکھو جلدی آنا۔ مگر کسی نے پوچھا تو کیا کہو گی “
تلسا ” ای میرے لیئے ہزار بہانے “ جسپر گورا نے کہا ” اور اگر اُنھون پوچھا تو ؟ “
تلسا ” تو کہہ دونگی کہ اُنھین نے آپ کے دیکھنے کے لیئے بھیجا “
اَب گورا اسیطرح شرمائی جاتی ہی اسکی آنکھین نیچے جُھکی جاتی ہین اور وہ اسیطرح سر جُھکائے کہہ رہی
ہی ” نہین میرا نام نہ لینا۔ سُنا۔ خبردار۔ کہدینا یونہین “
تلسا اَب یہان سے چلی گئی ہی اور گورا اپنا چکّر کھاتا سر پکڑ کر اسیجگہ چھت پر بیٹھ گئی ہی۔ طبیعت سنسنا
رہی ہی۔ دل دھڑک رہا ہی۔ دماغ پریشان خیالون کا جولانگاہ بنگیا ہی اور یہ باتین اپنے دل سے
ہورہی ہین ” آخر یہ یک بیک میرے سامنے سے کیون اور کہان غائب ہوگئے۔ کہین کچھ ناخوش
تو نہین ہوگئے! مگر ناخوش ہونے کا تو کوئی موقع نہ تھا۔ ہائے رام یہ میرے دل کو کیا ہوا جاتا ہی۔
مین کیون بیچی ہوئی جاتی ہون۔ تلسا اپنے دل مین کیا کہتی ہوگی اور جب اُنکے پاس جائے گی
تو وہ مجکو اپنے دل مین کیا کہین گے۔ یہ حرامزادی اُن سے صاف صاف ضرور کہدے گی (اُسطرف کو
ایک مرتبہ جھانک کر) اَب تک نہین معلوم ہوتے۔ نہ معلوم کیا اتفاق پیش آیا۔ تلسا بھی ابھی نہین آئی
پہنچ تو گئی ہوگی “ اور پھر کھڑی ہوکر جھانکنے لگی۔ وہان ابھی تک وہی سناٹا تھا جو دم بھر پہلے تھا
اور اسکی نظر بہت حسرت کے ساتھ اِدھر اُدھر ماری ماری پھرنے لگی۔ اس حال پر ابھی دم بھر نہ گذرا
تھا کہ اسنے تلسا کو بہت پریشان حال اُس جگہہ دیکھا جہان نثار حسین کھڑا تھا۔ تلسا نے گورا کو کچھ
اشارے سے بتایا بھی مگر یہ اشارے کچھ ایسے تھے کہ گورا اچھی طرح سمجھ تو نہ سکی مگر انتشار اور بڑھ گیا۔
نثار حسین کے بالاخانے پر پہنچنے کے لئے ایک زینہ باہر دیوانخانہ مین تھا اور ایک زینہ اندر زنانہ
مکان مین سے لگا ہوا ہی۔ تلسا باہر کے زینے سے چڑھ کر کوٹھے پر پہنچی۔ اور اس نے دیکھا کہ
کھُلا ہوا چاقو ایک طرف اور نثار حسین بحِس وحرکت ایک طرف پڑا ہی۔ دیکھتے ہی تو گھبرا
گئی ہوش اُڑ گئے مگر خون کا جب کہین نشان نہ دیکھا تو کچھ کچھ حواس بجا ہوئے۔
نثار حسین بالکل بیہوش پڑا ہی چلنے والی ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی آہین بھر رہی ہی اور تنہائی اسکے سرہانے
بیٹھی ہوئی ہی۔ تلسا نے اسکے ہاتھ پاؤن سہلائے۔ دوپٹہ کا آنچل مُنھ پر جھلا اور اس کے کان مین
گورا کا پیارا نام لیکر ہوشیار کرنے والا افسون پھونک دیا جس سے بہت ہی جلد ہوش آگیا اور تلسا
کو اپنے پاس بیٹھا دیکھ کر کہنے لگا ” تم یہان کہان ؟ “
تلسا ” تم اپنا حال تو بیان کرو۔ یہ ہو کیا گیا تھا “

نثار حسین " کچھ نہین۔ اُنھین سے پوچھ لینا ہان مجکو اتنا ضرور معلوم ہوا کہ آنکھون کی راہ سے
کوئی چیز آئی اور پہلو مین سے دل کو نکال لے گئی۔ بس پھر مجکو کچھ خبر نہین کہ کیا ہوا"
تلسا " ابھی اَبْ کیا ہی انعام دلوائیے۔ اَبْ وہ آپ سے زیادہ آپ پر فریفتہ ہین۔ آپ کے
بیہوش ہو جانے کا شبہہ اُنکو بھی ہوا تھا اسی سبب سے تو مجکو بھیجا"
نثار حسین " (بہت خوشی کے لہجے مین) تو مجھ سے زیادہ خوش نصیب دُنیا مین اَبْ کوئی
آدمی نہین۔ ای میری غشی تو میرے اس ہوش مین ہونے سے بہت اچھی تھی۔ مین تیرے صدقے تو
پھر ایک مرتبہ آجا (جیب سے پانچ روپیہ نکالکر) لو بی تلسا اسوقت یہ تمھاری نذر ہین کسقدر انعام لوگی"
تلسا " (روپیہ ہاتھ مین لیکر) رامجی سدا خوش رکھے۔ اچھا تو اَبْ مین جاتی ہون۔ (گورا کی
طرف دیکھکر) وہ دیکھو مجکو بُلا رہی ہین"
نثار حسین " ٹھہرو مین بھی دیکھ لون (اُسطرف دیکھکر) ہان ہان بیشک ضرور بُلاتی ہین مگر کہین
مجکو نہ بلاتی ہون!۔ کیون؟"
تلسا " (مسکراکر) جی ہان کیون نہین۔ گھبرائیے نہین بھگوان وہ دن بھی لائے گا"
تلسا اسقدر کہکر یہان سے چلی ہی تھی کہ نثار حسین نے کہا " سنو ایک بات تو سُنتی جاؤ پیاری
گورا سے کچھ میرا پیام بھی کہو گی یا نہین۔ آئین اور چلتی ہوئین۔ واہ"
تلسا " ہان ہان ضرور۔ بھلا آپ کا پیام نکہونگی تو اور کس کا۔ کہیئے۔ کہیئے"
نثار حسین " آہ کیا کہون (تھوڑے سکوت کے بعد) بس یہی کہدینا کہ کچھ کہا نہین جاتا"
تلسا " (ہنسکر) واہ واہ حضور کیا پیام ہے قربان جائے آپکے اور اسقدر کہنے کے بعد چلی جاتی ہے
یہ جب گورا کے پاس پہنچی ہے تو سب سے پہلے جو کلمہ اسکی زبان سے نکلا وہ یہی تھا۔ کہو تو کیا بات تھی؟"
جسکے جواب مین تلسا نے جو کچھ دیکھا تھا کہہ سُنایا اور گورا ایک سناٹے کے عالم مین آکر اسطرح اپنے
دل سے کہنے لگی " کیون مین کہتی نہ تھی وہی ہوا نا۔ وہ تو اُسوقت اُنکے جھکنے کا ڈھنگ ہی کہہ رہا
تھا اور وہ تو وہ اُسوقت میرے دلکی کیا کیفیت تھی! دھک دھک ہو رہا تھا۔ توبہ۔ مگر سچ کہون
جسوقت مین نے اُنکو دیکھا بھی بُری طرح تھا" اور اس خیال کے آتے ہی آپ ہی آپ کچھ بیطرح
جھینپ جاتی ہے جسکا اثر دلکی انبساطی کیفیت مین ملکر ایک قسم کی مُسکراہٹ اسکے ہونٹھون پر پیدا
کر دیتا ہے۔ تلسا اسکو دیکھکر کہتی ہے کیون! کسی کے تو جان پر بنی ہے اور تمکو ہنسی سوجھ رہی ہے۔ واہ ری
گورا " ای کچھ تو شرم تو نہین ہو گئی ہے۔ واہ اور کیا مین روؤن ٹکڑے ٹکڑے انکو جھلکا آگیا ہوگا

گر پڑے ہون گے - تو اسمین میرا کیا قصور! اور اُنکی تو یہ ہمیشہ کی عادت ہی - کچھ آج کی ! عرصہ ہوا جب ایکدن راستہ ہی مین غش کھا کر گر پڑے تھے خود مین نے اپنی آنکھون ہی سے دیکھا تھا - مین اُدھر سے پانی بھرے آتی تھی "

تلسا " تو جب بھی تمھین کو دیکھکر غش آیا تھا کچھ خبر بھی ہی - دل آنے کا وہی تو پہلا دن تھا - سمجھین بہورانی صاحب ! "

گورا " چلو چُپ بھی رہو تمھین ایسی ہی باتین سوجھتی ہین - دیکھو آتنا مین کہے دیتی ہون کہین شامتین نہ آجائین - (تھوڑی دیر چُپ ہو کر) کچھ پوچھتے تھے کیون آئی "

تلسا " ہان پوچھتے کیون نہ تھے - مین نے صاف صاف کہدیا کہ اُنھین نے بھیجا ہی بس - اور کیا کہتی "

گورا " ای تجھ پر راجی کی مار - ویہی ما تا تجھے کھا جائین - ای تو نے یہ کیا غضب کیا - بڑی بیوقوف ہی احمق کہین کی - (تھوڑی دیر شرم کی حالت مین خاموش رہنے کے بعد) کچھ اور کہتے تھے ؟ "

تلسا " ای وہ بھی کچھ عجیب آدمی ہین - کچھ کہنے کے لئے پہلے تو مجھکو روکا پھر کچھ سوچ سمجھ کر کہنے لگے بس یہی کہدینا کہ کچھ کہا نہین جاتا "

گورا " (اپنے دل مین) کمبخت تو بھلا اسکا مطلب کیا سمجھ سکتی ہی - مگر گورا اسکا کیا نتیجہ ! ہائے رام مین ایسی کیون بیچیا ہوئی جاتی ہون - میرا دل میرے کہنے سے کیون باہر ہوا جاتا ہی - ظالم (نثار حسین کی طرف اشارہ) تو میری آبرو لینے کے کیون پیچھے پڑ گیا ہی - گورا تجھکو سب کیا کہین گے - تجھکو کیا ہو گیا ہی دیکھ سنبھل " اسقدر کہنے کے بعد پھر اسکی نگاہین - اسکے دلی تقاضے سے اُسطرف کو چلین جسطرف نثار حسین کھڑا تھا "

تلسا جسوقت تک یہان موجود تھی اُسوقت تک تو نثار حسین کی نظر کبھی گورا کے پاس جاتی تھی کبھی یہان تلسا کے پاس رہتی تھی مگر تلسا کے جانے کے بعد پھر سکتہ کا ایک عالم اسپر طاری ہو گیا یہ گورا کو اور گورا اسکو محویت کے عالم مین کھڑے دیکھ رہے تھے کہ کسی کے پاؤن کی چاپ اسکے کانون مین آئی - مُڑ کر جو دیکھتا ہی تو پیچھے انکی بی صاحب کھڑی ہین اور یہ جملہ انکی زبان پر ہی " کیون حضور ! یہ کیا ہو رہا ہی ! ! "

آہ سارا مزا جاتا رہا ایمان نکلنے کی راہون مین مشتاق نگاہین آنکھون مین نظر پتلیون مین اور دل سینون مین سہم کر رہگئے -

نورا یہان لا یہ رنگ ... [illegible]

اُٹھنے والے اندھیر کیطرح چارونطرف چھاجانیوالی شام کی تاریکی نے اس دلفریب سین پر پردہ ڈال دیا۔

دسوان باب

میان بیوی کی باتین

بے محابا گفتگو اچھی نہین

یہ اولجھ پڑنے کی خو اچھی نہین

نثار حسین کی بیوی " (نثار حسین سے) کیون جی یہ کیا ہو رہا تھا۔ کس سے اشارے بازیان ہوتی تھین ؟ کچھ فرمایئے توسہی۔ اللہ اللہ یہ باتین۔ اُفوہ! یہ کیجئے۔ مین کہتی تھی یہ چندون سے آنکھین پھری پھری کیون رہتی ہین۔ بات کیا ہی۔ آج جاکر حال کھلا۔ اللہ اللہ! کچھ کہئے توآخر یہ کس حرامزادی سے آنکھین لڑرہی تھین۔ ہائے یہ کون مالزادی تھی اس کی بوٹیان چیل کوؤن کو دون "

نثار حسین " ہائین ہائین یہ تمکو ہو کیا گیا ہی۔ کچھ شرن تو نہین ہوگئی ہو۔ یہان ہی کون! مین کس سے باتین کرتا تھا۔ کس سے اشارے بازیان ہوتی تھین !! "

بیوی " (طنزیہ لہجے مین) ہائین! کس سے باتین کرتے تھے !! سچ تو ہی یہان کون ہی۔ مجکو دھوکا ہوا ہوگا۔ اور وہ مالزادی اسطرف بالاخانے پر کھڑی کون تھی۔ اے اب کچھ نہین بولتے "

نثار حسین " (چارونطرف دیکھکر) کہان! کہین نہین۔ یہان تو کوئی بھی نظر نہین آتا بتاؤ۔ کہان ہی؟ "

بیوی " ابتو آپ خواہ مخواہ کے لیئے مجکو اندھا بناتے ہین۔ ابھی ابھی اپنی آنکھون سے دیکھ چکی ہون اور اب آپ کہتے ہین کہان۔ واہ سبحان اللہ کیا کہنا ہی آپ کا۔ ماشاء اللہ "

نثار حسین " اجی تمکو دھوکا ہوا ہوگا۔ یقین مانو یہان کوئی نہ تھا "

بیوی " (جھنجلاکر) اور وہ کون تھی آپ کی سگی۔ وہ جو ساری اوڑھے گوری گوری سامنے اُس چھت پر (گویا کی چھت کی طرف اشارہ کرکے) کھڑی تھی اور مجکو دیکھتے ہی وہین جھک بیٹھ گئی "

نثار حسین " (طیش مین آکر) مین نہین جانتا ہون کہ تمھارے ماں باپنے تمکو کس قسم

کا خراب مزاج تمنے پایا ہی جو اس بدتہذیبی کے ساتھ مجھ سے باتین کرتی ہو - مین خیال کرتا ہون
کہ شریف گھرانون مین رہ بھی مسلمان بیویون مین شاید تمسے پہلے کوئی ایسی عورت نگذری ہوگی
جو اس بدمزاجی اور اس بدزبانی کے ساتھ اپنے شوہر سے پیش آئے اور پھر پڑھی لکھی ہو کر - استغفر اللہ"
بیوی "اے میرا کیا مین پھر عورت ذات - لاکھ لکھی پڑھی سہی مگر پھر ناقص العقل اور اسوقت
تو میرا دل ہی میرے قابو مین نہین - بیشک مسلمان عورتون پر اپنے اپنے خاوند کی اطاعت و
فرمانبرداری اور اُنسے آشتی اور ملائمت کے ساتھ بات چیت کرنا خدا کی طرف سے ایک قسم کا فریضہ ہی
مگر حضور قصور معاف آپ بھی تو ماشاء اللہ بہت لکھے پڑھے ہین مین پوچھتی ہون یہ اسلامی شریعت
نے مسلمان مردون کو کس جگہ اجازت دی ہی کہ وہ غیر عورتون کو گھورین اور وہ بھی اپنے ہمسایہ لوگون
کی بہو بیٹیون کو - کیون!"
نثار حسین کی آنکھین اب غیرت کے مارے نیچے جھک گئی تھین اور غصہ کے اُٹھنے والے گرم گرم بخارات
خوف خدا کے سبب سے ٹھنڈے ہو کر غیرت کا پسینہ بن گئے تھے - عشقبازی مین چاہے اور کوئی
بات ہو یا نہو مگر آدمی کو باتین بنانا تو خوب ہی آجاتا ہی مگر ہائے بیچارے نثار حسین کی زبان اسوقت
اسکے منھ مین بیحرکت ہو کر رہگئی تھی قوت ناطقہ دم بخود تھی - ہوش و حواس آپسمین ایک دوسرے کا منھ
دیکھ رہے تھے اور کوئی فقرا اب اُسکو بتے نہین بنتا تھا - کھوئے ہوئے حواسون کو بیچارے نے بہت
کوشش سے جمع کیا اور انکے شورے سے پھر جو جملہ اسکی زبان سے نکلا وہ یہی تھا "یعنے خواہ مخواہ کے
لئے - کوئی بات بھی ہو جب تو - یا یون ہی ایک جھوٹ بات فرض کرلی - سبحان اللہ"
بیوی "ہائے مین کہتی ہون تم اب اسقدر جھوٹ کیون بولنے لگے ہو - توبہ ہی میرے اللہ توبہ -
ہائے آنکھون مین خاک جھونکنا اسیکو کہتے ہین - ابھی تو میری آنکھون کے سامنے اس چھت پر کوئی
کنواری سندری کھڑی تھی جسکے پاس ہی نیلا دوپٹہ اوڑھے کوئی اور کالی عورت بھی کھڑی تھی - اب
مہری ہو یا کہاری ہو کوئی ہو - مجھکو یاد پڑتا ہی کہ مین نے اس کو اس سے پہلے دیکھا بھی کہین ضرور ہی"
نثار حسین "ہان یہ ممکن ہی کوئی عورت ابھی اپنے کوٹھے پر آئی ہو اور مجھکو یہان دیکھ کر چھپ
گئی ہو مگر اسمین میرا کیا قصور ہی؟ کوئی اپنے بالاخانہ پر آتا جاتا نہین ہی"
بیوی "تو مجھکو دیکھ کر وہ چھپ رہی تھی - مجھکو دیکھ کر! خدا کی سنواری جو بات ہی نگوڑی وہ اُلٹی ہی ہی"
نثار حسین "نہین جی - تم تو سمجھتی ہی نہین - مین کہتا ہون کہ ممکن ہی کوئی عورت اپنے بالاخانہ کی

کی چھت پر ٹہلتی آئی ہو اور مجکو دیکھ کر چھپ رہی ہو اور ویسے ہی تم بھی آگئی ہو تو تمتو یہ سمجھین کہ وہ تمکو دیکھ کر چھپی ہی اور چھپی ہو وہ مجکو دیکھ کر یہ سمجھین؟ (اپنے دل مین) ہائے کمبخت کس موقع پر آگئی۔ سارا مزا کرکرا ہو گیا (اُسیطرف کو پھر کنکھیون سے دیکھکر) اُنھون - اب وہ کہان! توبہ"

بیوی "اور جو مین عرصہ سے یہان چھپی کھڑی ہون اور تمکو اشارے بازیان کرتے اپنی آنکھون سے دیکھا ہو اتب!!"

نثار حسین "تمتو سڑن ہو گئی ہو - چلی جاؤ یہان سے - تمسے کس نے کہا تھا کہ بغیر پوچھے ایسے مقام پر چلی آؤ جہان باہر سے بھی آنے والا آسکتا ہی - اور جو اسوقت یہان کوئی غیر مرد ہی ہوتا تو؟"

بیوی "جی مین نے پہلے ہی ماما بھیجکر دریافت کر لیا تھا جب مین آئی - تمپر تو آج جن سوار ہی تمسے کون مُنھ لگائے" اور پھر بڑبڑاتی ہوئی غصہ مین بھری یہان سے زنانے مکانمین چلی گئین۔

جنس ذکور اور اناث کی برابری کا چاہے کوئی دعوے کرے مگر نیچرل اصول پر جہانتک غور کیا جاتا ہی وہان تک ضرور اس امر کی زندہ مثالین بکثرت ملتی ہین کہ جنس ذکور کو اناث پر ایک قسم کا شرف - قوت اور فوقیت حاصل ہی۔

حیوانات سے جمادات تک کو دیکھ جائے سب اسکی شہادت دینگے کہ نر مادہ کے اعتبار سے زور قوت اور جسامت مین زور دار زیادہ ہی ہی اور مادہ کمزور - جمادات مین جہانتک اُنکے نر و مادہ ہونے کا پتہ لگا ہی وہانتک کیمسٹری کا علم نر ہی کو فوقیت دلاتا ہی - نباتات مین اعو صلیب انثیٰ پر - خرمے کے نر درخت کو اسکے مادہ پر اور کیلہ کے نر درخت کو اسکے مادہ پر طبی تجربہ سے شرف حاصل ہی اور علی ہذا القیاس حیوانات مین جو قوت اور زور نر اپنی مادینون پر رکھتے ہین اسکا اندازہ آپ انکی محنت اور کامون سے کر لیجئے - انکی صورت سے کر لیجئے - انکے قد و قامت سے کر لیجئے - اور اسطرح بھی اگر آپ کا اطمینان نہو تو انکا گوشت کھا کر دیکھ لیجئے - پھر کہیے کہ مادہ کا گوشت طاقت ور زیادہ ہی کہ نر کا۔

مو الید ثلثہ کی خلقت مین جب نیچر کی طرف سے نر و مادہ مین یہ امتیاز رکھا گیا ہی تو کوئی وجہ نہین ہی کہ بنی نوع انسان مین جو موالید ثلثہ مین سے نیچرل احکام کے سب سے زیادہ سمجھنے والے ہین یہ امتیاز نہ کیا جائے - عورتون کا ایک ایک عضو سر سے لیکر پانون تک نگاہ کے ہاتھون سے اگر ٹٹولے جائین تو مردون کے اعتبار سے عموماً سب اعضا چھوٹے ہی نکلین گے - نازک ہی ہونگے - پتلے اور نرم ہی معلوم ہونگے - برخلاف مردون کے انکے اعضا سخت بھی ہونگے بڑے بھی ہون گے اور

چوڑے بھی۔ یہ نہ خیال کیجئے گا کہ مردون کے طرز معاشرت اور کاروبار نے انکے اعضا مین یہ باتین پیدا کر دی ہین۔ نہین قوت مصورہ نے نیچر کے حکم سے جب انمین روح بھی نہین پڑی تھی انکو دنیا کی ہوا بھی نہین چھو گئی تھی تب بھی ان مین یہ فرق اور امتیاز رکھ دیا تھا۔

زمانہ حمل مین عورتون کو جو شکایتین پیدا ہوتی ہین وہ جنین کے اُنثے ہونے کی حالت مین جسقدر ہوتی ہین اس سے کہین زیادہ اس حالت مین ہوتی ہین جب بجائے لڑکی کے لڑکا پیٹ مین ہوتا ہی۔ دماغ جسکے بڑے ہونے اور اُسکے اجزا مخ اور مخیخ* کی زیادتی مقدار پر عقل۔ فکر اور دماغی قوتونکی تیزی اور زیادتی کا دارومدار ہی نیچر کے فیاض ہاتھون سے مردون کے حصے مین اس سے زیادہ آیا ہی جسقدر کہ عورتون کے حصے مین۔

دماغ جسم انسان مین ایک ایسا عضو شریف ہی کہ جسقدر وہ اسپر ناز کرے زیبا ہی۔

ہمارا یہ دعوی کسی کے حسن و عشق کا دعوی اور کرشمہ نہین ہی جسکے ماننے مین کچھ پس و پیش کیا جائے احمق اور بیوقوفون کا دماغ (۲۳) اوقیہ سے زیادہ نہین نکلتا اور یہ دیکھی ہوئی بات ہی کہ جسقدر جسکی عقل تیز ہوتی ہی اُسیقدر اُسکے جوہر دماغ مین بھی زیادتی ہوتی ہی یہانتک کہ مشاہیر عقلا مین سے بعض بعض کا دماغ (۶۰) اوقیہ سے بھی وزن مین تجاوز کر گیا ہی اور شاید عورتونکے ناقص العقل کہے جانے کی یہی اصلیت ہو۔

عورتون کا دل* مردون کے دل سے چھوٹا ہوتا ہی اور اُنکے گردے تو مردون کے گردون سے بالکل ہی چھوٹے۔

مخ بھیجے کو کہتے ہین۔ جوان مردون کے دماغ کا وزن اوسط طور پر ۲۹ ½ اوقیہ کا ہوتا ہی اور عورتون مین اوسط طور سے ۴۴ اوقیہ۔ ڈاکٹر یوحنا ورٹبات مدرس تشریح اور فیسولوجیا اپنی کتاب التوضیح فی اصول التشریح مین لکھتے ہین کہ ۲۷۸ مردون کے دماغ وزن کیے گئے تو اُنمین سب سے زیادہ جو وزنی تھا وہ (۶۵) اوقیہ کا تھا اور سب سے کم جو تھا وہ (۳۴) اوقیہ کا۔ اسیطرح ۲۹۱ عورتون کے دماغ نکالکر وزن کیے گئے تو اُنمین جو سب سے زیادہ وزنی تھا وہ (۵۴) اوقیہ کا تھا اور کم سے کم (۳۱) اوقیہ کا۔ ۱۲۔ دیکھو التوضیح فی اصول التشریح عربی مطبوعہ بیروت صفحہ ۴۰۷۔

* مخیخ دماغ کے آخری حصہ کا نام۔ اسکی نسبت مخ (بھیجا) کے ساتھ مردون مین وہی نسبت ہی جو (۱) کو ۸ ½ کے ساتھ۔ اور عورتون مین (۱) کو ۸ ¼ کی نسبت ۔۱۲۔ دیکھو التوضیح فی اصول التشریح مطبوعہ بیروت صفحہ ۴۲۲۔

دیکھو التوضیح فی اصول التشریح صفحہ ۴۰۷۔

* مردونکا دل وزن مین دس سے بارہ اوقیہ تک ہوتا ہی اور عورتون مین آٹھ سے انتہائی مرتبہ دس اوقیہ تک۔ مردونکے قلب کی انکے تمام جسم کے ساتھ وہی نسبت ہوتی ہی جو ایک کو ۱۶۹ کے ساتھ ہی۔ اور عورتون کے دل کو انکے پنڈے کے ساتھ وہی نسبت ہوتی ہی جو ایک کو ۱۴۹ کے ساتھ ہی۔ دیکھو التوضیح۔

عہ گردون کا وزن مردون مین ساڑھے چار اوقیہ سے چھ اوقیہ تک ہوتا ہی اور عورتون مین آدھے اوقیہ سے کچھ کم ہی کم۔ دیکھو التوضیح فی اصول التشریح صفحہ ۶۰۔

جو حضرات ان نازک، نازک کلائیون والی اور بل کھاتی ہوئی پتلی کمروالیون کو مردون کو ہمپلہ ٹھہراتے ہین اور مساوات کے مدعی بنتے ہین۔ تھی تو بات صلاح کی مگر ہم نہین جانتے کہ یہ بیچاری مردون کے ایسے ہاتھ پانون کہان سے لائین گی۔ اتنا بڑا دماغ انکو کہان سے نصیب ہوگا جسمین مردانہ عالی عالی خیالات کی گنجایش ہو۔ استغفر اللہ بھلا انکے یہ دل گردے کہان جو یہ بیچاریان مردون سے برابری کا دعوے یا مقابلہ کرین گی۔ خداوند اکیا ہوگا۔ الٰہی خیر۔ مولے انکی کمر کو بچاتا۔ کمر کو بس خرابی ہی تو اسکی۔ ہائے ہمارے ملک کے نازک خیال لوگ تو انکی بیدہنی کے قائل ہین یہ کس منھ سے مردون کا مقابلہ کرین گی۔

نیچر نے جو جسکو عطا کیا ہی وہ بلا سمجھے نہین دیا ہی جو جس کے قابل نظر آیا وہ اُسیکو دیا گیا۔ مبدءِ فیاض جس کو کسی پر زبردست کرتا ہی اُس کو اُسی طرح کے اسباب و قوت بھی عطا کردیتا ہی۔ جس کی وجہ سے زیردست دبے بھی رہتے ہین۔ مرد اور عورتون کی خلقت مین یہ امتیاز رکھکر نیچر نے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ* کے معنے آنکھ کان رکھنے والون کو اچھی طرح سمجھا دیتے۔ سچ یہ ہی کہ نثار حسین کی بیوی کی یہ بڑی کوتاہ اندیشی تھی جو اُنھون نے اپنے شوہر سے (جبکا وہ کچھ نہین کرسکتی تھین) اسقدر سخت کلامی کی اور بدمزاجی کے ساتھ بدزبانی سے پیش آئین۔ اگر انکو اپنے خاوند کے چال چلن مین کسیطرح کا شک وشبہ ہوا بھی تھا اور بالفرض وہ یقین کے مرتبہ کو بھی پہنچ گیا سہی مگر اسکی روک تھام اس دھینگا مشتی سے تو نہین ہوسکتی تھی۔ دل لینے کی گھاتین ہی اور ہوتی ہین اور قابو مین کرنے کے طریقے ہی دوسرے۔

وہ جو بالاخانہ سے اُترکر غصہ مین بھری گھر مین گئین تو یہان کا سارا ماجرا سبکے سامنے بیان کردیا ان کی طرف سے چونکہ ابتک کسی کو ایسی بدگمانی نہ تھی اسوجہ سے سُنتے ہی سناٹا گذر گیا۔ سب اپنی اپنی اُنگلیان دانت کے نیچے داب کر رہگئین اور اُنکی بیوی کے دل سے اُٹھتے ہوئے بخارات جنھون نے ابھی تھوڑی دیر پہلے انکی آنکھون کو کسی کے تمتمائے ہوئے چہرے کی طرح لال لال کردیا تھا اب میان نثار کی پھری ہوئی آنکھین دیکھکر بالکل سپید ہوکر رہگئی تھین اور خون کی جگہ اب سپید سپید پانی سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ شکوے شکایت کی باتین ٹھنڈی آہین بنکر منھ تک آتی تھین اور سارے گھر مین ایک قسم کا سناٹا پھیلا ہوا تھا۔

ان بیوی کے یہان چلے آنے کے بعد نثار حسین کی نگاہین ڈر ڈر کر پھر اسکی جھکی ہوئی آنکھون سے

---

* مرد عورتون پر زور اور دباؤ رکھنے والے ہین۔

نکلین اور گورا کی زیارت کے لیے شوق کی ہوا مین اُڑتی اُس بالاخانہ کی طرف چلین جہان ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک حسن عالمسوز کی تجلی اپنے کرشمے دکھا رہی تھی - مگر آہ اب یہان کیا تھا اور ہوتا بھی تو کیا نظر آتا شام کی تاریکی دنیا کے سارے کارخانون کو اپنی پردہ دار گود مین لیچکی تھی اور کسیطرف کچھ نظر آتا نہ تھا - تھوڑی دیر تک تو گورا کے چھت کی چار دیواری کی منڈیر کی کہین کہین اُٹھی اُٹھی اینٹین اسکی نظر کو کسی کا دھوکا دیتی ہین مگر اس نے جب اُنکو تھوڑی دیر تک ایک ہی حال پر قائم دیکھا اور کسیکی شوخی و شرارت کے اینین کہین مطلق نشان نہ ملے تو یہ مایوس ہوکر بالاخانہ سے اُترا اور باہر دیوانخانہ مین آیا جہان اس کے قدیمی دوست اسکے آنے کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے - زینہ سے اُترتے ہی بشیر اور خیر تیا کی زبان سے مبارک مبارک کی صداؤن نے مُنھ سے نکلکر اسکو اپنے آغوش مین لے لیا اور یہ مسکراتے ہوئے آکر اُنھین کے پاس ایک جگہ پر بیٹھ گئے -

گو مدتون کے ارمان بھرے تمنا نہایت بشاش بشاش اسکے چہرے کی جلد کے نیچے اترائے ہوئے اسوقت پھر رہے تھے مگر جو بے حظی ابھی ابھی عین مزے مین پیدا ہو گئی تھی وہ دل کا چور بنی ہوئی اسکے بشرے سے کچھ کچھ ظاہر ہو رہی تھی جس کی غمازی کرنے کے لیے روشنی کی کرنین لیمپ سے نکل نکلکر اسکے چہرے پر پڑی تھین اور بشیر مسکرا کر اسطرح کہہ رہا تھا "کہو یار آج تو دلکے ارمان نکلے - خوب مزے لوٹے - لے مٹھائی تو کھلائیے"

نثار حسین "ہان بھائی آج جی بھر اُن کو دیکھ تو ضرور لیا - آنکھون کی حسرت تو شاید کچھ نکل گئی ہو مگر دلکے ارمان اور مچل مچل کر رہ گئے ہین مگر ... ." اور چُپ ہو جاتا ہے -

بشیر "مگر کیا! کچھ بتاؤ تو سہی کیا ہوا - زبان کیون دبا گئے - چُپ کیون لگ گئی "

نثار حسین "اجی کیا بتاؤن غضب ہو گیا - بڑا ستم - پردہ فاش ہی ہو گیا - مین انکو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھکو کہ گھر مین خدا جانے کسطرح خبر ہو گئی آپ کی بھابھی صاحب یکبارگی کوٹھے پر آ موجود ہوئین اور شاید انھون نے مجھکو اشارے کرتے دیکھ بھی لیا بس جل ہی تو گئین آگ بگولا ہو گئین "

بشیر "(دانت کے نیچے اُنگلی دابکر) ارے بڑا ستم ہوا - پھر کیا ہوا ؟"

نثار حسین "کیا بتاؤن - پہلی تو [illegible] وہ گھبرا گھبرا کر باتیں کرتی تھین - مین سنبھل سنبھل کر انکار کرتا تھا - نہین معلوم کس طرح انکو خبر ہو گئی "

خیر تیا "(بشیر سے مخاطب ہوکر) اجی جب کوٹھے پر آئی تھین تو مین نے دیکھا تھا - ڈیوڑھی کے دروازے پر کھڑی تھی اُس نے دیکھا ضرور ہوگا - عجب نہین جو اُسی نے اندر جا کر خبر کر دی ہو"

نثار حسین "ہان ہان سچ کہتے ہو۔ بس یہی بات ہوگئی۔ بیشک یہی بات۔ اُسی کمبخت نے جاکر کہدیا۔ وہ تو کہیئے خیر ہوگئی کہ کہاری کے چلے جانے کے بعد وہ بالاخانہ پر آئین۔ نہین تو اور بھی مشکل پڑجاتی"

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ ایک ماما اندر سے نکلی اور نثار حسین کے پاس آکر اسطرح کہنے لگی۔ "ای ہی میان یہ آپ نے کیا غضب کیا! بیوی بیٹھی آٹھ آٹھ آنسوؤن رو رہی ہین۔ بھلا کوئی ایسا بھی کرتا ہی۔ توبہ"

نثار حسین "(بہت طیش کے لہجے مین) دور ہو حرامزادی۔ آئی ہی بڑی اتالیق بنکر۔ مین خوب جانتا ہون یہ لو کے تیرے ہی لگائے ہوئے ہین تیرے ہی بس بوئے ہوئے۔ تو ہی نے گھر مین جاکر خدا جانے کیا کیا لگادیا۔ رہ تو جا قطامہ دیکھون تو اب گھر مین کسطرح رہتی ہی"

اسمین کوئی شک نہین کہ ہر گھرانے مین کبھی نہ کبھی کوئی ایسی بات ہو ہی جاتی ہی کہ جبتک گھر سے نکلکر باہر دیوانخانہ مین پہنچنا یا دیوانخانے سے محلسرا مین آنا کچھ اچھا نتیجہ نہین پیدا کرتا۔ ایسے نازک موقعون پر نوکر چاکر اور ماماؤن کا یہ ضروری فرض ہی کہ ایسی خبرون کو جہان پر سنین وہین پر چھوڑ دین۔ اس ماما کی یہ بڑی حماقت تھی کہ اسکو اگر کہاری کے بالاخانے پر جاتے سے کچھ شک گذرا بھی تھا اور ماما اسمین کوئی بات نکلتی بھی تھی تو انکی بیوی کے سامنے اسکے اظہار کرنے سے اسکی کیا روک تھام ہو سکتی تھی بجز اس کے کہ اُن بیچاری کا دل دُکھے۔ دونو کے مزاج مین برہمی پیدا ہو اور یہ اس گھر سے نکالی جائے۔

نثار حسین اسوقت بہت طیش مین تھا بیوی کا غصہ ماما پر اُتارا گیا اور قریب ہی تھا کہ یہ اس کی بیطرح خبر لے کہ وہ یہان سے گھر مین بھاگ کر اپنی جان بچاے گئی۔

اس ماما کے جانے کے بعد نثار حسین کے احباب نے اسکو گورا کی باتون مین لگا کر اسکے غصہ بھرے دل کو بہلانا چاہا اور کچھ نہ کچھ یہ بہل بھی گیا مگر پھر بھی ابتک اسکی طبیعت اسکے قابو مین نہ تھی اور اس کا بگڑا ہوا دل اسکا کہنا مانتا نہ تھا۔

رات کی تاریکی مین نیلے نیلے آسمان کے چلنے پھرنے والے تارے بہت جلد جلد اپنا دورہ طے کر رہے تھے اندر سے کھانا کھانے کے لیے بار بار انکی طلبی آتی تھی مگر یہ غم و غصہ کھانے مین کچھ ایسے مصروف تھے کہ کسیطرح اندر جاتے ہی نہ تھے۔ بالآخر بشیر کے زیادہ اصرار اور اپنی والدہ کی بار بار طلبی سے عاجز آکر یہ اندر گئے۔ ہر طرف سناٹا تھا سکوت تھا اور خموشی گھر کے ہر گوشے سے اپنا

گھر گئے ہوئے تھی - اِن کی والدہ کی طرف سے کھانے کے لیئے اصرار ہوا مگر کھانے کی تو انھون نے اسوقت قسم ہی کھائی تھی نہ کھانا کھانا تھا نہ کھایا اور ایک انکے نہ کھانے کی وجہ سے سارے گھر کو آج فاقہ ہی کرنا پڑا -

بہت رات گئے سونے کے لیئے اپنے آرامگاہ مین گئے جہان انکی آزردہ بیوی اپنے پلنگ پر منھ لپیٹے چپ چپ پڑی تھین - تھوڑی دیر تک تو یہ بھی آعفین کی طرح کچھ تو غصہ اور خودداری کے خیال سے چپ پڑے رہے مگر پھر بعض بعض اوقات اپنی بیوی کی ٹھنڈی سانسین لینے کی آواز سن سنکر انکو بادل ناخواستہ انکی طرف متوجہ ہونا پڑا - لیکن یہ پکارتے ہین تو پتھر کی مورت کی طرح کچھ جواب نہین ملتا - شانہ پکڑکر ہلاتے ہین تو زلف پریشان کی طرح وہ بگڑی جاتی ہین - دوپٹہ اُٹھاکر منھ کھولتے ہین تو بہت ہی خفگی کے ساتھ ادھر سے اُدھر کروٹ لے لیجاتی ہے - پیار کرتے ہین تو گھر گئے کے لیئے ابرو کے بل چین جبین مین ملے ہوئے بیطرح بگڑ بگڑ کر چلتے ہین اور اس پر بھی جب یہ ستاتے جاتے ہین تو یہ کلمہ بہت خشونت کے ساتھ انکی زبان سے نکلتا ہے "ہم سے کوئی نہ بولے" اُف رے غصے اُف رے طیش بھلا کیونکر نبھے گی -

نثار حسین جو کچھ اسوقت کر رہا تھا وہ فقط انکی دلدہی کے لیئے کر رہا تھا اور وہ بھی ظاہرداری کے طور پر - آخر ان کا بگڑا ہوا رنگ دیکھکر وہ بھی انکی کھچی ہوئی ابرو کی طرح تن گیا سخت سست کہتا ہوا اپنے پلنگ پر جا کر لیٹ رہا اور لیٹتے ہی گورا کا خیال اسکا دل بہلانے کے لیئے آموجود ہوا جو بے لطفی آج آپ دیکھ رہے ہین یہ آج ہی کے لیئے مخصوص نہ تھی بلکہ اُنکی بدمزاجیان دیکھ دیکھ کر روز بروز نثار حسین کی طبیعت ان کی طرف سے اُسیقدر ہٹتی جاتی تھی جسقدر کہ وہ کھنچتی جاتی تھین یا جس تیزی کے ساتھ گورا کا عشق ان کے منچلے دل پر نمایان فتح حاصل کر رہا تھا - ان کی بیوی کی طبیعت کسی طرح اصلاح پر نہین آتی تھی اور وہ یہ نہین سمجھتی تھین کہ انکی کشیدگی نثار حسین کی برگشتگی طبیعت کا باعث ہوئی جاتی ہے اور نثار حسین کی طبیعت کی برگشتگی ان کی قسمت کی برگشتگی کا سبب - یہ جسقدر کھچتی گئین اُسیقدر نثار حسین کا دل بڑھتا گیا اور بالآخر اس کشاکش کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ انکی بیوی خفا ہوکر اپنے میکے چلی گئین اور نثار حسین کو آزادی اور یکسوئی کے ساتھ رات دن گورا کی خیالی تصویرت اپنی کرنے کا موقع ملگیا -

گیارھوان باب

طشت از بام

کچھ اُنسے کہنے کو ہم تھے کہ عین خلوت مین
رقیب آہی گیا مرگ ناگہان کی طرح

جسوقت نثار حسین کی بیوی نے گورا کو کوٹھے پر کھڑے اپنے خاوند سے اشارے کرتے دیکھ لیا تھا - وہ جُھک کر - سہم کر جھجک کر اُسی جگہ بیٹھ گئی تھی اُسوقت اُس کے قلب کی دھڑکن اور حجاب کا پردہ میان سے کچھ کچھ اُٹھتے ہی پردہ دری ہوجانے کا اندیشہ بس کچھ نہ پوچھو کہ اس کے نازک دل اور ننھے سے کلیجے کے ساتھ کیا کیا ستم کر گیا - اور جب تلسا کی زبانی اسکو یہ معلوم ہوا کہ یہ دیکھنے والی بی بی نثار حسین ہی کی بیوی تھین تو وہ اپنے دل مین کٹ ہی تو گئی - دانتون کے نیچے اُنگلی داب لی گئی - سناٹے کے عالم مین صانع قدرت سے شکایت کرنے کے لیئے ہاتھ سے ماتھا پکڑ لیا گیا اور غیرت نے اسکو سر سے پاؤن تک شرم کے پسینے مین نہلا دیا - یہ تو اُسوقت کا حال تھا جسوقت اسکا نثار حسین کی بیوی سے سامنا ہوگیا تھا اور اسوقت اسکا یہ فقط خیال ہی خیال تھا کہ شاید نثار حسین کی بیوی اسکو اسطرح سامنے کھڑے دیکھکر اپنے دلمین کچھ مشکوک ہوئی ہون مگر جب دو ایک روز کے بعد اسکو یہ خبر ملی کہ اسیوقت نثار حسین اور انکی بیوی سے اسی بات پر بہت لڑائی ہوئی تو پھر کچھ نہ پوچھو کہ اس کی خاندانی شرافت اور اسکی خلقی حیا نے اسکا کیا بُرا حال کیا - ہائے کاٹو تو بدن مین خون نہین - چہرہ سپید پڑگیا - آنکھین خودبخود جُھک گیئن اور یہ خود ہی اپنی دل [illegible] بیٹھکر خدا جانے کیا کیا بُرا بھلا اپنے آپ کو کہہ گئی -

یہ سب خبرین اسکو کبھی تو تلسا کی زبانی ملتی تھین اور اکثر خیرتیا کی زبانی - خیرتیا گو اب احتیاط کے خیال سے گورا کے مکان مین آتا جاتا نہ تھا مگر اسکا مکان گورا کے بالاخانہ کے نیچے ہی بالکل ملا ہوا شمالی جانب کو واقع تھا اسوجہ سے اسکو اپنے گھر ہی مین سے اکثر بات چیت کر لینے کا موقع ملجاتا تھا اسکے بالاخانہ پر ایک کھڑکی بھی ایسے موقع سے لگی ہوئی تھی کہ جہان سے وہ بخوبی باتین کر سکتا تھا - گو اس کھڑکی مین لگے ہوئے لوہے کے سینخچے محافظ بنے ہوئے اسطرف سے آنے جانے والون کا راستہ بالکل بند کیے ہوئے تھے مگر نظر سی لطیف چیز اور آواز سی ہر جگہ پہنچنے والی شئے کے لئے [illegible] نہ ہو سکتے تھے

خیرتیا کی ماں کو یہ ناپائدار گھر چھوڑے اور قبر کا تاریک گوشہ بسائے ہوئے عرصہ ہوچکا تھا اور اب اس گھر کی آبادی یا تو اس خیرتیا کے سبب سے تھی یا اسکے باپ کے دم سے مگر فکر معیشت کے جھگڑے اس کے باپ کو بھی اس گھر مین بہت کم بیٹھنے دیتے تھے وہ اکثر اوقات باہر ہی رہتا تھا اور ایسے ہی موقعون پر جب کبھی گورا اپنے بالاخانہ کے صحن مین آکر کھڑی ہوتی تھی اور اتفاق سے خیرتیا بھی ایسے موقعون پر موجود ہوتا تھا تو کچھ نہ کچھ باتین ہو جاتی تھین۔ حضرت نثار بھی اسی تاک مین اکثر یہان آتے تھے مگر اب اسکو حیا کہیئے ادا کہیئے۔ ترسانا کہیئے جو جی چاہے کہہ لیجیے گورا حتی المقدور انکی یہان کی موجودگی کے اوقات مین کوٹھے پر آتی ہی نہ تھی اور اگر اتفاق سے کبھی آجاتی تھی تو اسکی نیچرل حیا اسکو اس امر کی اجازت نہین دیتی تھی کہ وہ اسقدر نزدیک کھڑی ہو کر کبھی ان سے دو باتین کرتی یا ان سے چار آنکھین۔ ہان یہ اور بات تھی کہ جب کبھی یہان انکا سامنا ہو جاتا تھا تو مسکرا کر۔ شرما کر اور منھ چھپا کر جلدی سے وہ چھپ جاتی تھی۔ یہ سب کچھ تھا مگر اب نثار حسین کی الفت کا نقش اسکے دل پر بیٹھا جاتا تھا۔ محبت اپنا رنگ جما چلی تھی۔ اسکی صورت اسکی آنکھونکے نیچے پھر رہی تھی اور ہر وقت اس کو اس کے جوانا مرگ ارمان چھپے چوری آنکھ اٹھا اٹھا کر اکثر للچائی ہوئی نگاہون سے دیکھ لیتے تھے۔ علی الخصوص جب اسکو معتبر ذریعہ سے یہ خبر ملی کہ اسکا عاشق زار اسکے لئے اپنی بیوی سے بھی بیطرح بگڑ گیا ہے تو اسکے قلب کے گوشون مین چھپی بیٹھی ہوئی جوانی کی چلبلی مگر شرمیلی ارمانون نے حیا کا پردہ اپنے چہرے سے سرکا کر کچھ اسطرح جھانکا کہ بیچین ہی تو ہو گئی۔

ہائے نہین معلوم اس محبت کمبخت مین۔ اسکی باتون مین اور اسکی نگاہون مین کس قسم کی مقناطیسی کشش ہے کیا جادو بھرا ہے کس قسم کا اثر ہے کہ بغیر دوسرے کا دل ہلائے نہین مانتا نہین مانتا کسیطرح نہین مانتا۔ ادھر کسی طرف سے پیار اور محبت کی کوئی بات دیکھی۔ سُنی اور اُدھر دل مین اُسکی جگہ ہو گئی۔

گورا کی ساری خودداری اب خاک مین مل گئی تھی۔ نثار حسین کے حال زار کی لگاتار آنیوالی خبرین ہر روز پانی بھرنے کے لیئے جاتے وقت اسکا راہ مین ملنا گھنٹون اشتیاق دید مین اسکا اپنے کوٹھے پر ٹہلنا اکثر اوقات خیرتیا کے گھر آنا جانا۔ اسکے حسن کی کرشمہ سازیان دیکھ دیکھ کر بارہا اسکا بیہوش ہو جانا آپ خیال کر سکتے ہین کہ یہ سب باتین کہانتک ایک بھولے بھالے اور نازک دل پر بغیر اثر کیئے رہ سکتے ہین اور دل بھی وہ جسکو اسکی جوانی کے ارمان تمنا کہنیان مار مار کر چٹکیان لے لیکر ایکدم چین نہ لینے دیتے ہون۔ آہ عصمت مآب گورا اپنے چلبلے دل کی بہت منت سماجت کرتی رہی۔ اسکی خاندانی شرافت۔ اس کی نیچرل حیا اسکو بہت غیرت دلاتی رہی۔ رسوائی اور بدنامی کا خوف تیوری چڑھا چڑھا کر اسکو بیطرح گھرکتا رہا۔ مگر ای بھری جوانی کے جوش تیرا بُرا ہو۔ ای بیوگی کے بعد تنگ آجانے والی جوانی کی خواہشو

خدا تمکو سمجھے تم نے نہ مانا نہ مانا اور آخر بیچاری گورا کے دل کو اس بات پر راضی ہی کر دیا جو کسی طرح کبھی اسکے وہم و خیال مین بھی نہ تھی-

اَب ہر دم وہ ہی اور نثار حسین کا خیال- خیال ہی اور جوانی کی خواہشین- خواہشین ہین اور طرح طرح کے اندیشے- اندیشے ہین اور عقل و عشق کی لڑائی- لڑائی ہی اور دل کی بیچینی- بیچینی ہی اور راتدن آٹھ آٹھ آنسوؤن سے بیچاری کو رونا جسکو دیکھ دیکھ کر کوئی تو یہ خیال کرتا تھا کہ یہ بیوگی کے ٹڑے سے داغ کے بہنے والی رطوبت ہی- جو آنکھون کی راہ اسطرح نکلتی ہی- کوئی کہتا تھا اسکا دل بہت ضعیف ہو گیا ہی کسی کی آدھی بات اُٹھائے نہین اُٹھتی اور کوئی یہ کہکر ٹال دیتا تھا "اُمنھ اسکی تقدیر مین تو ساری عمر رونا ہی لکھا ہی" غرضکہ دلی بخارات آنکھون کی راہ نکالنے کے لئے اُس کے حق مین یہ سب خیالات اچھے پردہ دار تھے-

آہ پیاری گورا اَب عجیب کشمکش مین پھسی ہوئی ہی نہ تو اُسکو اپنے دلکی دلدہی کرتے بنتی ہی اور نہ دل ہی پہلو سے نکال کر پھینکتے بنتا ہی- اس کے نازک نازک ہونٹون پر خشکی دوڑ چلی ہی اور گلاب کے پھول سے رخسارون پر چھا جانے والی سپیدی پر ہلکی ہلکی زردی نے دوڑ کر گُلِ سُرخ کو گلِ سیوتی بنا دیا ہی اور وہ بھی مرجھایا ہوا- یہ سب کچھ تھا مگر اپنے تن بدن کیطرف سے اب تک اُس کو جسقدر بے پروائی تھی اَب اُسمین کچھ کچھ کمی آچلی تھی- کپڑے آٹھوین ساتوین بدلے جاتے تھے اور سر کے پریشان بالون مین جنکے خم و پیچ مین ایک عرصہ سے گرد و غبار کو اطمینان کے ساتھ بیٹھ رہنے کی جگہ ملگئی تھی اہمین کبھی کبھی روغن بھی ڈال لیا جاتا تھا- کنگھی چوٹی بھی کی جاتی تھی اور نئے فتنے جگانے کے لئے اِن آنکھون مین کبھی سُرمہ بھی لگایا جاتا تھا جو عرصہ ہوا ان لگاوٹون سے بالکل خالی رہتی تھین اور اگر بھری بھی رہتی تھین تو بس آنسوؤن ہی سے اور جادو تھا تو کسی عاشق کے بخت خفتہ کیطرح بالکل سویا ہوا-

اے محبت کے چلتے ہوئے انچھرو! ہم تمھاری گھاتین اور لگاوٹین خوب جانتے ہین یہ ساری تدبیرین اپنے دلفریب حسن کی نمایش کے لئے تھین لیکن گورا تیرے خداداد حسن کے لئے اور نثار حسین کی شوق بھری اُن آنکھون کے لئے جنین تو ہی تو ہو اسکی کیا ضرورت تھی-

مگر آہ حسن کے دلدوز تیرون سے محبت کے مدعی دیکھ کر کمین نچلا بیٹھا جاتا ہی ہائے یہ چلتے ہین تو اسی ترکانہ انداز سے- بن بنکر- سنور سنور کر-

ایک روز تھوڑا دن باقی تھا- آفتاب کی کرنین گو اسوقت کیسکی پھری ہوئی نگاہونکی طرح آڑی ترچھی

نہ تھین بالکل سیدھی ہی تھین مگر آسمان کی گردش کیطرح آفتاب کے تیور پھرے ہوئے تھے - دھوپ کا رنگ بدلا ہوا تھا اور شام کے وقت کی چلنے والی ہوا گو عموماً بہت فرحت بخش ہوتی ہی مگر خدا جانے آج کیا تھا کہ موسمی سبب سے یا اور کسی وجہ سے دل مین ایک قسم کی کپکپی پیدا کرتی چل رہی ہی - دھوپ مین کسی بگڑے اور روٹھے ہوئے جلد جلد جانیوالے حسین کے حُسن کی جھلکیان ہین - اسکے پیچھے پیچھے دوڑے دوڑے جانیوالے سایہ مین کسی منتین کرنیوالے عاشق کی ہوبہو اضطرابی حالت کا نقشہ اور گوریا اپنے بالاخانہ پر ابھی آکر بیٹھی ہی - گو پریشانی کے عالم مین پڑے رہنے والے اسکے سر کے بال اسوقت کنگھی چوٹی سے بہت درست ہین - مانگ بھی نکلی ہی اور ساری بھی کسیقدر باریک اور سپید ہی چہرہ بھی کسیقدر بشاش ہی مگر بشرے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اسکی دماغی قوتین اسوقت کچھ خوف دلا دلا کر اسکے دل کی مزاج پرسی کر رہی ہین - چہرے کے رنگ مین اسوقت بالکل حسینون کی طبیعت کا رنگ ہی یا زمانہ کی نیرنگی - اس کے پیارے پیارے چہرہ کو پیار کرنے کے لیے ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا اور یہ بیٹھی اسطرح اپنے دل سے باتین کر رہی تھی "ہائے اب مین کیا کرون لاکھ ٹالتی ہون ہزار انکار کرتی ہون مگر وہ ایک نہین مانتے - بھلا اسقدر نزدیک سے کسی کے سامنے کیونکر میری آنکھین چار ہونگی کسطرح مجھ سے باتین کی جائین گی - اور جو کسی نے دیکھ لیا کسیکو خبر ہو گئی تو پھر! (کانپ کر) ہائے مین تو کہین کی نہ رہی"

اس کا خیال ابھی یہین تک پہنچا تھا کہ اسکے نامراد ارمان جوانی کے نشے مین جھومتے سامنے آئے اور کسی بندہ خدا کے حمایتی بنکر اسطرح کہنے لگے "ہان تو کسی کی جان لیجئے گا ہائے گوریا تم کیسی بیدرد ہو گئی ہو تمکو ذرا رحم نہین آتا - ہائے ایک وہ بیچارہ ہی کہ اُس نے تمھارے لئے کیا کیا نہین کیا اور ایک تم ہو کہ اسکے سامنے جانیسے بھی اغماض کرتی ہو اگر تمکو اُس پر رحم نہین آتا تو ہماری ہی ناشادی و نامرادی پر ہماری ارمان بھری جوانی پر ذرا دل پسیج جائے" یہ تقاضے ابھی اسکے دل سے دماغ تک پہنچے ہی تھے کہ دماغ بگڑا - حیا دانت کے نیچے اُنگلی دبا کر چُپ رہگئی - مذہبی مخالفت رام رام کرتی ہوئی اُٹھ کر الگ کھڑی ہو گئی -

خاندانی شرافت آنکھین نکالکر بگڑے ہوئے تیورون سے اسکے مُنھ کی طرف دیکھنے لگی اور وہ پھر کچھ کہنے ہی کو تھی کہ تلسا مسکراتی ہوئی اسکے پاس آکر بیٹھ گئی اور اِدھر اُدھر کی دو چار باتین کرنے کے بعد اسطرح کہنے لگی "بھورانی شام ہونے آئی ہی کچھ یاد بھی ہی - وعدے کا خیال ہی؟"

گوریا "(مسکرا کر) کیسا وعدہ!"

تلسا "ہان سچ تو کہتی ہو کیسا وعدہ - مین جانتی ہون تم اپنے ساتھ مجکو بھی جھوٹا بناؤ گے"

گورا "اے لو وعدہ کرنے کی بھی اچھی کہی! تم اور خیرتیا دونون اُسدن بیطرح پیچھے پڑے تھے آخر اس بلا کو کسیطرح ٹالتی کہ نہین یہی چاہے تم جھوٹی ہو یا سچی خوش ہو یا ناخوش - مگر مین سچ کہدون مجھ سے چار آنکھین کرکے کسی سے باتین نہین کیجائین گی اور نہ مین وہان خیرتیا کے ہان جاؤن گی"

گورا کہنے کو تو یہ کہہ گئی مگر دل سے خدا خبر تھا - کچھ اپنے وعدہ کا خیال آتا تھا - دل بھی کچھ کہہ رہا تھا اور اگر نہین کہہ رہا تھا تو جوانی کی خواہشین اُس سے زبردستی کہلا رہی تھین - وہ اسیطرح خموشی کے عالم مین اپنی طبیعت کے یہ سب رنگ دیکھ رہی تھی کہ چھت پر ایک ڈھیلے کے گرنے کی آواز نے اسکے کانون کے ساتھ آنکھون کو متوجہ کر دیا اور یہ تلسا سے مخاطب ہوکر کہنے لگی "ذرا دیکھنا تو سہی ڈھیلا کیسا آکر گرا"

تلسا "وہی خیرتیا ہوگا اور کون؟" اور یہ کہتی اس کمرے سے نکلکر باہر چھت پر گئی اور پھر اس نے دیکھا کہ اسکے آئے ہوئے خیال کی شہادت دینے کے لیئے خیرتیا سامنے اپنے گھر مین کھڑا ہی - خیرتیا اشارے ہی اشارے مین ابھی اس سے کچھ کہہ رہا تھا کہ اندر سے حضرت نثار بھی نکلے اور اسوقت کے انکے ٹھاٹھ دیکھ کر اس امر کا یقین ہوگیا کہ ہو نہو آج کے ملنے کے کچھ نہ کچھ ضرور قول قرار اور عہد و پیمان ہوگئے ہین -

خیرتیا کا مکان گورا کے مکان سے شمالی جانب کو بالکل ملا ہوا واقع ہی - گو اسکی کچی عمارت دیکھنے والے کو بہت اچھی طرح سے بتا رہی ہی کہ یہ بالکل ادنے درجہ کا مکان ہی مگر گورا کے عالیشان محل سے لاف ہمسری مارنے کے لئے ایک چھپّر اسی مکان کی چھت پر پڑا ہی جس نے اپنا دست تصرف پھیلا کر کچھ تھوڑا سا قبضہ گورا کی دیوار پر بھی کر لیا ہی -

تلسا نے جو کچھ ابھی اپنی آنکھون سے دیکھا تھا وہ آکر جب گورا سے کہا تو اس نے کچھ مسکرا کر تلسا کیطرف دیکھا اور کہا "سچ!" اور جب اسکا جواب ہان کی تکرار سے ملا تو اسوقت اسکا سر جھکا کر کہنا اسکے مُنھ پر کیا اچھا معلوم ہوا "پھر مین کیا کرون! اپنا مطلب کہیئے"

تلسا "بس یہی مطلب کہ چلیئے (ہاتھ پکڑ کر) آیئے بھی - ایسا نہو کہ پھر کوئی آجائے"

گورا اپنے سر سے ڈھلی ہوئی ساری کو سنبھالتی اور یہ کہتی ہوئی اُٹھکر باہر صحن کیطرف چلی "اے ہٹو بھی مجھے تو وہان نہین جایا جائے گا بس میرا دور ہی سے سلام ہی" گورا یہ کہتی ہوئی آکر اب جس جگہ کھڑی ہوگئی تھی وہ اس چھت کی مغربی و شمالی منڈیر تھی جسکے نیچے ہی خیرتیا کا مکان واقع تھا - نثار حسین سامنے کھڑا تھا اور شوق بھری نگاہین دونون طرف دلون کو بیچین کرنے کے لیئے آنکھون سے نکل نکلکر لطف تماشا اُٹھانے لگین - حسن کے جذبات - محبت کے ولولے اپنا کام کرنے لگے اور ادا و کرشمون کی گھاتین شروع ہوگئین - اشارے بازبان ہونے لگین - ادھر سے اصرار تو اُدھر سے انکار ہی

منتین ہورہی ہین۔ ہاتھ جوڑے جاتے ہین مگر اسطرف سے ایک ادا کے ساتھ منھ پھیر لیا گیا ہی پھر کچھ رحم آجاتا ہی اور پھر غمزہ کی لیجاتی ہی۔ عشق کی شورشین۔ شوق بھری طبیعت کے ولولے بھلا کب نچلے بیٹھنے والے تھے۔ نثار حسین سے نہ مانا گیا اور آپ خیرتیا کے کوٹھے پر چڑھ کر اسی دیوار کے نیچے جا کھڑے ہوگئے جسکی منڈیر پر گورا کھڑی تھی۔ گو یہ دیوار گورا کیطرف سے اس سے زیادہ بلند نہ تھی کہ اسکی کمر سے اوپر کے اعضا کو چھپا سکے مگر خیرتیا کی یہ چھت جسپر اسوقت نثار حسین کھڑا تھا کسیقدر نشیب مین تھی اسلیئے یہ دیوار اسوقت اسکی نظر مین قہقہہ دیوار سے کم نہ تھی۔

اسکو اپنی طرف آتے دیکھکر پہلے تو گورا بیطرح جھجکی اور قریب ہی تھا کہ وہ یہان سے ٹہل جائے مگر نثار حسین کی شوق بھری نگاہون نے اسکی للچائی آنکھون نے اسکو زبردستی تھام لیا اور وہ دانتون کے نیچے انگلی داب کر بہت پست لہجے مین اسطرح کہنے لگی "وہ ہی ہی یہ کیا ہی۔ کہان چلے آتے ہو۔ ہائے کوئی دیکھ لے گا تو غضب ہی ہو جائے گا۔ میری بدنامی کا اگر خیال نہین ہی تو کیا اپنی عزت آبرو کا بھی پاس نہین"

نثار حسین "ہان ہان پیاری گورا اسوقت مین اندھا ہوگیا ہون۔ تمھارے حسن عالم سوز نے اسوقت میری نظر کو بالکل خیرہ کر دیا ہی تمھاری محبت نے مجکو اندھا اور تمھارے سودائے عشق نے مجکو سڑی سودائی بنا لیا ہی۔ مین نے اپنی عزت و آبرو کو تم پر صدقے کر ڈالا ہی مگر ہان ایک فقط تمھاری بدنامی کا ایسا زبردست اندیشہ ہی کہ مجکو کچھ کرنے نہین دیتا۔ ہائے تمنے کتنی مدتون کے بعد آج ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ کسطرح شوق ارمان اور تمناؤن کو آج کے وعدے پر مین نے پھسلا پھسلا کر رکھا تھا مگر اب مین دیکھتا ہون کہ تم میری تقدیر کیطرح اپنی پلکون کیطرح اپنی زبان کیطرح اپنے وعدے سے پھری جاتی ہو"

گورا "نہین نہین اپنا دل تھوڑا نکرو مین اپنے وعدے سے پھری نہین جاتی ہون مگر مین کیا کرون میری جرات اسوقت نہین پڑتی جس کمبخت سے چار آنکھین ہوکر دو باتین نہوسکتی ہون اس سے بھلا کیا ہو سکتا ہی"

نثار حسین "ہان یہ مین اچھی طرح جانتا ہون تم عصمت کی دیوی ہو۔ پارسائی کی جان ہو تمھاری جادو بھری آنکھون مین شوخی کی طرح حیا بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہی مگر دیکھو خدا کے لیئے ایسی بات نہ کہو کہ کسی اُمیدوار کا دل ٹوٹ جائے۔ آسرا ٹوٹ جائے۔ اسکے ارمان سر پیٹ کر رہجاین اور وہ خود بھی اس بیہودہ زندگی سے عاجز آکر اپنی جان پر کھیل جائے۔ شرم اور حجاب ایسی بھولی بھولی پیاری پیاری صورتون کے پاس دل چھین لینے والی اداؤن کا حکم رکھتی ہین اور وہ اچھی بھی معلوم ہوتی ہین مگر یہ جان لینے والی آدائین اچھی نہین۔ یہان کے آنے پر تمکو اگر میری طرف سے کسی اور بدگمانی کا اندیشہ ہو۔ خوف کھاتی ہو۔ تو قسم لے لو

مین اپنی للچائی ہوئی نگاہون کو آنکھ کے پردون مین چھپا رکھون گا - مین اپنی اُن آنکھون کو بند کر دون گا پھوڑ ڈالون گا - پھوڑ ڈالون گا جو اسوقت یہان آکر تمھاری بلا مرضی تمھاری طرف اُٹھنا چاہین گی - مین اپنے ارمان اور آرزوؤن کا دونو ہاتھ سے گلا گھونٹ دون گا اگر وہ تمھارے خلاف مجھکو دست درازی پر مجبور کرین گی - نہین مانین گی تو مین اُس دل ہی کو پہلو سے نکال کر پھینک دون گا جسمین وہ تمنا پیدا ہون گے - میرے ہاتھ ٹوٹ جائین ہاتھون مین آبلے پڑ جائین اگر وہ بیقرار ہو کر تمھارے آتشین رخسارون کیطرف بڑھین - یہ کالے ہی مجھکو ڈس لین جو تمھارے چہرے کے آس پاس نگہبانی کر رہے ہین اگر مین انکو ذرا بھی چھیڑون - بس"

نثار حسین جسوقت یہ باتین کر رہا تھا اُسوقت گورا کے چہرے کی طرف دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ جو لفظ نثار حسین کی زبان سے نکلتا ہے وہ درد مین ڈوبا ہوا نکلتا ہے اور گورا کے دل مین تیر کیطرح اثر بنکر اُتر رہا ہے - جسوقت نثار حسین نے اپنی تقریر کو ختم کیا تھا اُسوقت یہ یقین کیا جاتا تھا کہ ہان یا نہین مین کچھ جواب ملیگا - مگر اُف ری حیا - اُف ری خودداری اور واہ ری قدرتی حیا تونے اسوقت گورا کے مُنھ پر سکوت کی مہر لگا دی تھی - نہین نہین اسوقت اسکے چہرے کا آثار چڑھاؤ - اسکے چہرے پر آنے جانے والی طرح طرح کی نشانیان بتا رہی تھین کہ اسکا دل اسوقت اتنے کچھ کہتا ضرور ہے جسکے باب مین وہ اپنے دماغ کی بسنے والی قوتون سے مشورہ کر رہی ہے کہ کیون کیا کہون کیا نہ کہون -

اس سکوت پر جب چند لمحے گذر گئے تو نثار حسین کے اضطراب دل نے بیتاب ہو کر پھر اُسکی بات یہ کہلایا "ہائے کیا اب مین اس قابل بھی نہین رہا کہ میری بات کا جواب تک دیا جائے! ای عشق خدا تجکو غارت کرے - ای محبت تو دل سے مردہ ارمان کا جنازہ بنکر نکل جا - ای سودائے جنون تو خاک مین مل جا - ای حسن کے بیکے تو آنکھ سے آنسو بنکر بہہ جا اور ای حسن والیو تمکو کیا مین مگر اتنا تو ضرور کہین گے کہ خدا تمکو پیدا ہی نہ کرتا تو کیا بُرا تھا - ای نثار حسین تو اس دن کے لیے کیون زندہ رہا تھا کمبخت مر ہی جاتا تو اچھا تھا -

نثار حسین کی یہ درد بھری باتین سنکر حسین کے بے اختیار گورا کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے دل بھر آیا - اُس نے بہت ضبط کے ساتھ ایک ٹھنڈی سانس لی جا اسطرح اُسکے نازک لب کو جنبش [illegible] مگر جب [illegible] ہوا کہ [illegible] [illegible] اسطرح سے نکلی وہ [illegible] [illegible] آسمان کیطرف دیکھنا [illegible] کیا ہوگا - [illegible] بہت عاجز [illegible] مین بہت

بدقسمت ہون - مین ڈرتی ہون کہ میری بدولت کہین تم بھی خراب ہو - مین تمکو سمجھاتی ہون اور تمھارے ساتھ اپنے دل کو بھی کہ ابھی خیریت ہے - باز آنا چاہیئے"

نثار حسین" ہان تم تو خوشی سے - دل سے یہی چاہتی ہوگی کہ اس بلا سے کسی طرح پیچھا چھوٹے مگر آہ مین کیا کرون - میرا دل اب قابو مین نہین رہا - میری طبیعت اب میرے اختیار سے باہر ہوگئی - مین نے تو اس کمبخت دل کو ہر طرح سمجھا دیکھا - مگر آہ مین کیا کرون یہ تو مانتا ہی نہین - ہائے پھنسا دل بھی کہین نکلتا ہے! تم جسطرح نہین پر مچلی ہو اُسی طرح یہ تم پر مچل گیا ہے - (ہاتھ جوڑکر) اپنے حسن کا صدقہ - اپنی جوانی کا صدقہ - دم بھر کے لئے چلی آؤ - ابھی ابھی چلی جانا - میری طرف نہ دیکھو اپنی طرف دیکھو - اپنی طرف بھی نہ دیکھو میرے ارمانون کی طرف دیکھو میرے شوق کی طرف دیکھو - میری منتون کی طرف دیکھو بس ابھی کھڑے کھڑے چلی جانا - پیاری گورا یہ خوب یاد رکھو - اچھی طرح یاد کرلو - کہ تمھارا خیال - تمھارے ملنے کا شوق - تمھارے ملنے کی تمنا اب اگر نثار حسین کے دلسے نکل سکتی ہے تو اُسکی جان لیکر - اُسکو مارکر - بس اور کسی طرح نہین"

نثار حسین یہ کہہ رہا تھا آنسو اُسکی آنکھون سے برابر جاری تھے اور ہاتھ گنہگارون کی طرح جوڑے ہوئے تھا جنکو گورا نے اسطرف جھک کر اپنے ہاتھ نیچے بڑھا کر علیحدہ کیا - اشارے ہی اشارے مین تلسا سے کچھ کہا اور وہ جاکر اُسکے پاندان سے چند گلوریان نکال لائی جو مختلف وضع کی بنی ہوئی تھین اور نہایت نفاست کے ساتھ اُنپر چاندی کا ورق بھی لگایا گیا تھا - یہ گلوریان گورا نے اپنے ہاتھ مین لیکر نثار حسین کے سامنے پیش کین جو بہت شکریہ کے ساتھ لی گئین اور پھر یہ کہا گیا کہ اللہ انکو کہان رکھون - آنکھون مین رکھون - دل مین رکھون - کلیجے مین رکھون"

گورا" (مسکراکر) بس آپ ان کو منھ مین رکھ لیجئے - یہین سے کلیجہ مین بھی پہنچ جائین گی دلمین بھی پہنچ جائین گی اور دماغ مین بھی - اگر یہ نہین تو انکا اثر ضرور پہنچ جائے گا"

نثار حسین" نہین نہین یہ تمھارے نازک ہاتھون کی بنائی ہوئی ہین - تمھاری دی ہوئی ہین - مین ان کو حرز جان بناکر رکھون گا - پتلیون مین رکھونگا کہ ہر وقت یہ نظر کے سامنے ہی رہین - مین کھاکر دم بھر مین انکو فنا کرنا نہین چاہتا - تمھاری محبت کی یہ نشانی ہے - اسکی قدر کوئی مجھسے پوچھے"

گورا" (شرماکر) نہین جی کھا بھی لیجئے - نشانی اگر خیال ہے تو اسکے لئے یہ نہ سہی مین نہ سہی - میرا خیال ہی کافی ہے - یہ کھانے ہی کی چیز ہے - کوئی بُری چیز اسمین نہین پڑی ہے گنگا قسم کھاتی ہون - اسمین زہر نہین ملا ہے - تم اطمینان رکھو کچھ پڑھی ہوئی بھی نہین ہین - کچھ اور اندیشہ نکرنا"

نثار حسین "زہر نہین ملا ہی! اور اسپر قسم بھی کھائی جاتی ہو- ہائے پیاری تم کہین نہ ہر دو بھی تو سہی- آہ اُس موت پر میری لاکھ جانین نثار ہین جو تمھارے ہاتھ سے آتے - اور پڑھے ہونے کی بھی ایک ہی کہی- یعنی حُب کا عمل؟ تو اُسکی ضرورت ہی کیا ہی اور تم سے اسکی اُمید ہی کہان اور اگر دل پھیر دینے کے لیئے کچھ پڑھا گیا ہو تو مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ ایسے ایک عمل نہین ہزار عمل پڑھے گئے ہون - مگر نثار حسین کے آئے ہوتے دلکو نہین ہٹا سکتے - نہین ہٹا سکتے کسیطرح نہین اور کبھی نہین لیکن اَب مجکو آپ کے حکم کی تعمیل ضرور فرض ہوئی- اتنی باتون مین تمنے یہ بات ضرور سچ کہی اور بہت سچ کہ تمھاری یاد- تمھاری نشانی کے لئے تمھارا وضعدار خیال ضرور ہردم میرے پاس ہی تمھاری محبت کا بڑا سا چمکتا ہوا داغ میرے کلیجے مین ہی اور اُسکا درد میرے دل مین - اچھا مین کھائے لیتا ہون" اور یہ کہکر ایک گلوری مُنھ مین رکھ لی گورا پہلے تو کچھ مسکرائی تلسا کے پاس سے ایک گلوری لیکر خود بھی کھائی اور پھر کہا "بڑی بات (ہنسکر) ہائے وہ تو پڑھی ہوئی تھی- اَب کیا ہوگا!"

نثار حسین "اُنھ اسکی کچھ پروا نہین مطلق اندیشہ کی بات نہین"

اسوقت شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین دن بھر کے مرجھائے ہوئے پھولون کو تر و تازہ کرتی اور نئے نئے شگوفون کو کھلاتی چل رہی تھین - زمانہ اپنے انقلابات کا یقین دلانے کے لئے دھوپ کو سایہ سے اور روز روشن کو شب تار سے بدلنے کا ارادہ کر رہا تھا- غروب ہوجانیوالے آفتاب کی رہی سہی کرنین تھوڑی پہاڑی کی چوٹیون سے دب دبکر چھپ چھپ کر گورا کی دزدیدہ نگاہ یا کسی غماز کی عیب جو نظر کیطرح بدن چرائے نکل رہی تھین- جانے والی دھوپ کا کچھ یون ہی سا مٹا مٹا نشان باقی تھا اور ایسے سہانے وقت کی چلنے والی ٹھنڈی ہواؤن کی خوش فعلیان دیکھنے کے لئے ہر گلی کوچہ مین معمول سے زیادہ اسوقت چہل پہل تھی

جس مقام پر گورا اور نثار حسین اسوقت کھڑے اپنی مشتاق نگاہون سے حُسن و عشق کے کرشمے دیکھ رہے تھے یہ مقام اُس عام شاہراہ سے صاف نظر آرہا تھا جو اِن مکانون کے مشرقی جانب واقع تھا جس پر آنے جانیوالے آجا رہے تھے - مگر یہان آنکھین اور ہی مزہ لوٹ رہی تھین - ایک طرف اگر لطف نظارہ مین محویت تھی تو دوسری طرف شرم کے مارے نیچے جھکے رہنے مین مصروفی - رہین تلسا کی آنکھین اُن کے بہلائے رکھنے کے لئے یہ قابل دید تماشا بھلا کیا کم تھا جو وہ اور کسی طرف متوجہ ہوتین - گورا کے نازک اور گورے گورے ہونٹون نے پان کھا کر جو اپنے قدرتی رنگ مین بلا کی شوخی پیدا کی تھی اُس نے اسوقت بیچارے نثار حسین کی جان پر اور بھی ستم کیا مگر دسترس ہی کیا تھا- بیچارہ اپنے

خشک ہونٹھ دانتوں سے داب کر تلملاتے ہوئے دل کو ہاتھ سے مسوس کر رہ گیا اور جب ضبط کی تاب
نرہی تو پھر اسطرح گورا سے کہنے لگا "ہان پھر وہ بات تو یون ہی رہی جاتی ہی اور موقع ہاتھ سے نکلا جاتا
ہو۔ انکار کی بھی حد ہو چکی اور اسرار کی تو کوئی حد ہی نہین لے آپ دم بھر کے لئے زرا چلی آیئے "
"تلسا" اوچلی کیون نہین جاتین۔ توبہ۔ ادھر دروازے کے پیچھے پرے ہو کر چلی جاؤ نا مین تو یہان
کھڑی ہون "

نثار حسین "ہان بی تلسا تمھین انکو سمجھاؤ "

تلسا "اوہان جاؤ نا۔ چلو مین بھی ساتھ چلون "

گورا "(منھ پھیر کر) ہمین بھی نہین جایا جاتا "

نثار حسین "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) آہ کیا اچھا ہوتا جو تمھاری طرح تمھارا دل بھی [illegible]
ہوتا۔ پتھر کا ہی پتھر کا۔ ہائے زرا رحم نہین آتا " اور یہ کہتے ہی کہتے اسکی آنکھون سے آنسو جاری
ہو جاتے ہین اور گورا دزدیدہ نظر سے دیکھکر کہتی ہی " ہائے رام مین کیا کرون۔ جب کہیکی جرأت
ہی نہین پڑتی ہو تو وہ کیا کرے! نہین معلوم کیا ہی کہ میرا دل اسوقت سینے مین تھرتھر کانپ رہا ہی۔
کلیجہ اچھل رہا ہی تمھارا بڑھا ہوا اصرار دیکھ کر بہت ہمت کرتی ہون مگر بھگوان جانتا ہی اسطرف کو
قدم نہین اٹھتا۔ ہمت نہین پڑتی۔ تمھاری ایسی ہی خوشی ہی تو پھر کسی دن دیکھا جائے گا "

نثار حسین "(مایوسی کے لہجے مین) میری قسمت۔ میری تقدیر۔ آہ ؎

تیرے وعدہ پہ ستمگر ابھی اور صبر کرتے	اگر اپنی زندگی کا ہمین اعتبار ہوتا

تلسا "توبہ۔ ایسے بے صبرے [illegible] جاتے [illegible] مین [illegible] چاہتی ہون [illegible] کہ آؤ [illegible] گی "

نثار حسین "سچ ہی ہان آپ [illegible] [illegible] گیا۔ آج کا بھی تو آپ ہی نے
[illegible] کہا تھا [illegible] ہوگا۔ یہی کر رہا ؎

[illegible]	[illegible] ہمین [illegible] سے کہہ دو تمھین اعتبار ہوتا

[illegible]

گورا "[illegible] اگر [illegible] آؤن گی "

نثار حسین "(ٹھنڈی سانس لیکر) تو کب؟ "

گورا "ابھی تو [illegible] دن [illegible] موقع [illegible] گیا "

نثار حسین "اچھا تو ہاتھ لاؤ۔ عہد ہو جائے "

گورا گورا پیارا پیارا ہاتھ بہت مشکلون سے نکلتا ہوا پیچھے کی طرف چلا۔ ادھر سے شوق بھرا ہاتھ اوپر
اٹھا۔ دونون ہاتھ عہد پیمان کے مضبوط کرنے کے لئے آپس مین ملے اور پھر جسطرح کسی کو کوئی آغوش
مین لیکر بھینچ دباتا ہے بس اُسیطرح یہ نرم نرم ہاتھ نثار حسین نے اپنے دست شوق سے دبا دبا
کر دل اور سینے سے لگائے۔ ہاتھون سے نکالے پر وہ اسیطرح ہاتھ مین ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔ ایک
طرف سے چھوڑ دو چھوڑ دو کی صدا آرہی تھی اور دوسری طرف سے ابھی نہین نہین کی تکرار ہورہی تھی
کہ دفعتاً نیچے سے کسی نے بہت گھبراہٹ کے لہجے مین کہا "ہائے چندر سین ہٹو۔ بھاگو۔ بھا..."
گھبرا کر گھبراہٹ کے عالم مین ادھر اُدھر دیکھکر "چھوڑ بھی دو۔ ہائے رام اب غضب..." اور
دامن سے ہاتھ چھڑا کر بھاگی۔ نثار حسین بیچارہ حیرت زدہ ہوکر رہ گیا اور جب اسکی وحشت زدہ
نظر نے سامنے دیکھا کہ ایک شخص کھڑا بہت غور کی نظر سے اسطرف دیکھ رہا ہے تو یہ جلدی سے چھپکر
پیچھے کھسک گیا۔

نثار حسین چندر سین کو جانتا پہچانتا ضرور تھا مگر اس سے زیادہ نہین کہ وہ رشتہ مین گورا کا دیور ہوتا ہے
لیکن وہ اُس نازک خصوصیت سے اب تک بالکل ہی ناواقف تھا جو اُسکی طرح چندر سین کو بھی
گورا سے تھی اور اسی وجہ سے اسوقت اسکی گھبراہٹ مین وہ بیچینی نہین پائی جاتی تھی جو اسوقت گورا
کو ہوگی یا ہمارے ناول کے دیکھنے والون کو۔

چندر سین کا راز جب سے فاش ہوگیا تھا اُسکی مہری کے ساتھ بے مہری کے برتاؤ ہوتے تھے اور
اسکا وہ رقعہ جسمین اسکے دل کا چھپا ہوا راز لکھا تھا غیرون کو دکھلا دیا گیا تھا اُس روز سے چندر سین
غریب کے ارمانے بہ مصلحت کہین باہر چلا گیا تھا۔ نثار حسین جب گھر کے نیچے کھڑے ہونے کے خیال نے اُسکو کہین
ٹھہرنے نہین دیا تو اب بہ مجبوری پھر یہ ارادہ کیا تھا کہ آج پھر آنا پڑا۔ شرم کے مارے گو اب اُسکو گورا کے
پاس رقعہ بھیجنے یا خود ہی آنے کی جرات نہین پڑتی۔ مگر ہان روز صبح و شام ہوتے یار کا اس خیال
سے طواف کیا جاتا ہے کہ شاید کہین راستہ گلی مین آتے جاتے گورا جھانکتے یا کوٹھے ہی پر کھڑے ہوتے
دور سے اُسکی زیارت نصیب ہوجائے۔ اسی امید پر آج اسوقت بھی وہ اسطرف آنکلا اور دیکھا تو
یہ دیکھا۔

اسکی شوق بھری نظر اسوقت بلند ہوکر جب پہلے پہل گورا پر پڑی اور اُس نے دیکھا کہ وہ کوٹھے پر
کھڑی ہے تو اسکا دل اور اُسکی تقدیر کو اُسکی آنکھون کا بہت مشکور ہونا پڑا۔ مگر وہ جب اُس نے کسی
غیر سے گورا کو ملتفت دیکھا تو کچھ نہ پوچھ کہ اُسکے دل نے اُسکی آنکھون کو کیا کیا کچھ کہا۔ تن بدن مین آگ

لگ گئی اور اب بھی رقابت کی۔ دل سے سلگے اٹھے لئے شوق اور امیدین جلنے لگین اور انکا چراہ ہنڈا
دھوان دماغ مین گھٹ گھٹ کر اسکی آنکھون سے نکلنے لگا۔ دنیا اُسکی نظرون مین اسوقت شام کے
چھا جانے والے اندھیرے کی طرح تاریک ہوگئی اور وہ سر تھام کر رہگیا۔ وہ دو چار منٹ سے یہا نکی
یہ سب کیفیتین آنکھین پھاڑ پھاڑ کر۔ دانت پیس پیس کر ٹہل ٹہل کر دیکھ رہا تھا کہ اتفاق سے تلسا
کی نظر یکبارگی اسپر جا پڑی اور پھر جو کچھ ہوا وہ آپکی آنکھین دیکھ چکین۔

اس کے بعد پھر کیا ہوا؟ آہ یہ نہ پوچھو۔ چندرسین نے جسطرح اپنے رقابت کے جوش کو نکالا جس
طریقے سے اُس نے اپنے دل کے آبلے توڑے وہ یہی تھے کہ اُس نے اُسیوقت جے سنگھ کو اس واقعے
کی کسی ذریعہ سے خبر کر دی اور پھر گورا اور نثار حسین کو ساری ریواڑی مین مطعون کرنا شروع کر دیا۔
اَب غم نصیب گورا کے کان ہین اور اُٹھتے بیٹھتے لوگون کے طعنے سننے۔ اس کی آنکھین ہین اور آٹھ
آٹھ آنسوؤن کا رونا۔ گھر کے لوگ ہین اور بڑھی ہوئی احتیاط۔ گھر کا ایک کونا ہی اور رات دن
اَب اُسمین اُس کو رہنا۔ ای اللہ تو رحم کر۔

بارھوان باب

الفراق

در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہین

رخصت ای اہل وطن ہمتو سفر کرتے ہین

صبح کی دلفریبیان دور گئین۔ نسیم سحر کے مزے مزے کے جھونکے ہوا ہو کر چلدیئے۔ پہر دن آگیا ہی۔
دھوپ کی حدت کسی کے بگڑے ہوئے مزاج کیطرح ترقی کرتی جاتی ہی اور غیرت کے مارے ہوئے
ہمارے دوست چندرسین کو گورا کی رُکھائیون اور بیوفائیون نے کچھ اسیطرح افسردہ دل بنا کر
پلنگ سے ابتک اُٹھنے نہین دیا ہی جسطرح ابھی تھوڑی دیر کے بعد آفتاب کی تمازت چمنون پھولونکو
اور میدانون مین خودرو سبزے کو پژمردہ کرے گی۔ باہر کہین آنا جانا ہو تو درکنار اَب جب سے اس نے
گورا کو نثار حسین سے باتین کرتے دیکھ لیا ہی اُس دن سے وہ اپنے گھر مین بھی بہت کم آتا جاتا ہی بس انکی
وہ ہی اور یہی اسکی نشست کا کمرہ۔ کوئی یار آشنا آگیا تو دم بھر کے لیے اسکا دل کچھ بہل گیا ورنہ تنہائی
کے مونس اور طبیعت کے بےچین کر دینے کے سامان آ آکر جمع ہو گئے۔

اسوقت وہ پلنگ پر لیٹا ہوا ہے اور پلنگ کے برابر ہی ایک کرسی پر اسکا رفیق دلارام بیٹھا اس سے یہ باتیں کر رہا ہے "چندرسین اب اس غم کرنے سے کیا فائدہ! یہ مانا کہ تمکو بہت صدمہ ہوا اور واقعی بات بھی صدمہ کی ہے مگر آخر اسکا اب کوئی نتیجہ۔ کیوں مفت مفت میں اپنی جان ضایع کرتے ہو"

چندرسین "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) ہاں یہ میں خود خوب جانتا ہوں اور دل کو سمجھاتا ہوں کہ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ مگر میں کیا کروں جب یہ کمبخت دل ہی توا نے (پرحسرت لہجے میں) ہائے گوراتیری پیاری پیاری صورت دل میں رکھنے کے قابل تھی دل کے مندر میں تیری مورت بٹھا کر پرستش کے قابل تھی۔ تیرے نام کی مالا جپنے کے قابل تھی۔ تیری محبت کا قشقہ ایک راجپوت کی پیشانی پر لگنے کے لائق تھا مگر آہ اب تو منھ لگانے کے قابل بھی نہیں رہی۔ تیرا خیال میرے پاس آنے کے بھی لائق نہیں رہا۔ آہ تو بیوفا ہی نہیں بیدھرم بھی ہوگئی۔ اے حسن کی دیوی بھگت کی سیتا تو بڑے راون کے پھندے میں آگئی۔ راون ہی نہیں ملکش۔ ملکش۔ ہائے تجکو اپنے پاک مذہب کا بھی کچھ خیال نہ آیا۔ بیدھرم ہو جانے کی بھی پرواہ نہ کی۔ ہمارے سامنے بڑی پارسا بنتی تھیں پاکدامن۔ ہمارا رقعہ تک سبکو دکھا دیا گیا تھا۔ دکھانے کے لئے یہ صفائی اور دل کا یہ حال۔ ساری قلعی کھل گئی۔ تھڑو ہو بیحیا کہیں کی۔ اس ننگ خاندان نے تو سارے خاندان کے دامن پر ایک بدنما دھبہ بدنامی کا لگا دیا۔ جے سنگھ صاحب نے تو اس معاملے میں ایک نہایت ہی نامناسب سکوت سے کام لیا ورنہ نثار حسین کو اسکی اس حرکت کا خوب مزا چکھا نا چاہئے تھا۔ زمانہ بھی بہت ہی پرآشوب ہے ورنہ بے اختیار میرا یہ جی چاہتا ہے کہ سر بازار اس بدمعاش نثار حسین کے چھری بھونک دوں خون پی لوں۔ اور تو کچھ نہیں۔ وہ پاجی بھی تو ذرا یاد کرے کہ کسی ٹھاکر راجپوت کی بہو بیٹی پر نظر ڈالنی کیسی ہوتی ہے۔ اور کیا بغیر ایسا کئے اب میں مانتا بھی ہوں۔ آہ اب رقابت کا جوش۔ غیرت و حمیت کا تقاضا مجکو کہیں چلا بیٹھنے دیگا! ہرگز نہیں" اور اسیکے کے ساتھ طیش سے اسکا چہرہ بیطرح تمتما جاتا ہے۔

دلارام "(سر ہلا کر) ممنون۔ اس سے کیا حاصل۔ ایسے خیال کو بھی دل سے دماغ میں کبھی نہ آنے دیجئے گا۔ آخر اسمیں نثار کا کیا قصور ہے؟"

چندرسین "(جھنجھلا کر) کچھ قصور ہی نہیں! یہ کونسی شرافت کا مقتضی ہے کہ پرائی بہو بیٹیوں پر ڈورے ڈالے۔ ناجائز تعلق پیدا کرے۔ ہونھ آپکے نزدیک یہ کچھ قصور ہی نہیں"

دلارام "جناب اسمیں اسقدر بگڑنے کی کونسی بات ہے۔ آدمی دل سے مجبور ہے۔ جب کسی پر کسیکا دل آجاتا ہے تو پھر انسان کیا نہیں کر گزرتا۔ آپ اپنے ہی دل سے نہ پوچھ لیجئے آپ نے کیا نہیں

کیا۔ کیون ؟"

چندرسین "(دل ہی دل مین محجوب ہوکر) تو مین یہ کب کہتا ہون کہ مینے اچھا کیا مگر اس کمبخت محبت اس بیچین دلکو خدا غارت کرے جو کرنا چاہیے تھا وہ اسنے مجھسے کرا دیا مگر مین اسکا پھر ہم مذہب تھا۔ ہندو تھا۔ رشتہ دار بھی تھا اور رشتہ دار بھی قریب کا۔ ویدک رو سے میرا اسکے ساتھ نیوگ بھی ہو سکتا تھا"

دلارام "بھائی جان برا ماننے کی بات نہین ہے حسن کے دلدوز تیر کچھ مذہب بمذہب ہندو مسلمان اور کافر کا امتیاز کرکے نہین چلتے اور نہ عشق کے سرش [illegible] ذاتی جذبات دل آتے وقت ان باتون کا خیال ہی رکھتے ہین۔ انصاف کی بات ہے کہ یہ بالکل بے اختیاری اور مجبوری کا معاملہ ہے اور اس مجبوری کے معاملے مین تم اور وہ دونون برابر ہو"

چندرسین "تو یہ ساری شرارتین گویا اسی کے حسن کی تھین ؟ (خود ہی) ہان اسکی تو بس اس سے سمجھ بھی لینا چاہیے۔ یہ سارا جھگڑا ہی مٹ جائے"

دلارام "درست اور بہت درست۔ چندرسین تم اسوقت کیسی بچون کی سی باتین کرتے ہو آخر اس بیچاری کا اسمین کیا قصور۔ بالکل پاگل ہو گئے ہو۔ یعنی حسین اور خوبصورت ہونا۔ یہ بھی کیا کسیکا کوئی اختیاری فعل ہے ؟ جو خواہ مخواہ کے لئے وہ بیچاری اس معاملے مین مجرم ٹھہرائی جاتی ہے۔ جناب اسکا قصور اس بے پردگی کے سر ہے جسکا بندوبست ہم ہندو لوگون مین علی الخصوص اس بیواڑی کے ہندؤن مین مطلق نہین ہے۔ جب عورتین مطلق العنان سربازار اپنے حسن بے پردہ کے جلوے دکھاتی ماری ماری پھرتی میلے ٹھیلے۔ بازار اور اشنان [illegible] نے ساری دنیا مین کھلے بندون آتی جاتی ہین۔ کمار وغیرہ آزادی کے ساتھ گھرون مین آتے جاتے ہین تو کوئی اپنی آنکھین تو بند کر لینے سے رہا اور دیکھنے کے بعد حسن [illegible] شوخی لگاوٹ [illegible] اپنی گھاتین [illegible] رہتی ہین۔ دیکھو مسلمانون مین پردہ سسٹم کا زیادہ لحاظ ہے وہ آن قومون کے [illegible] مین جنھین پردے کا مطلق رواج ہی نہین"

چندرسین "[illegible] آپ کیا کہتے ہین مین تو سنتا ہون کہ جو مسلمان [illegible] اب پردہ نشینون کے مخالف بنتے جاتے ہین [illegible] ترقی [illegible] پردہ نشینون کی [illegible]

جاتا ہون بھلا سا نام ہی۔ دیکھیے - خیر انہین انھون نے یہ دکھایا ہی کہ اسی پردہ نے ناپاک ہاتھون ریلوے
جنکشن کانپور سے کسیکی جورو کوئی لے بھاگا - اور اُسکی دوسرے کے قبضہ مین آگئی - اس تعجب خیز اور شرم کے
قابل واقعہ کا یہین تک خاتمہ نہین ہوا بلکہ پردہ سسٹم کا ایسا پردہ آنکھون پر پڑگیا ایسے اندھے ہوگئے
کہ بے پردہ ہوکر جو ہونا چاہیئے تھا وہ بھی ہوگیا اور کسیکو کچھ نہ سوجھا - شرم!"

دلارام "ابھی نہین ایسا کہین ہوسکتا ہی - اُنھون نے مذاق کیا ہوگا - اگر خاوند نے اپنی بیوی کو
پہلے نہین دیکھا تھا تو کیا گھر کی کسی عورت نے بھی نہین دیکھا تھا - یکجائی اور ناز و نیاز کی صحبت کا اتفاق تو
آخر گھر ہی مین پہنچکر ہوا ہوگا - اس بے تکے پن کی بھی کوئی حد ہی - بیشک مذاق ہوگا"

چندرسین "اب یہ تو بات ہی دوسری ہی آپ اسکو مذاق سمجھین یا ہنسی مگر اس پردہ کی خرابیون
کے متعلق ایک مولوی صاحب نے ناول لکھا ضرور ہی - پھر جس قوم کے مقدس اور بزرگ لوگون کا پردے
کے بابت ایسے خیال ہون اُسی پردے اور قوم کی آپ تعریف کرتے ہین"

دلارام "مین نے کسی مذہب کی تعریف یا بُرائی اسوقت نہین بیان کی تھی مگر ہان زمانہ کی موجودہ
حالتین اور بے حیائی کی چلتی ہوئی آندھیان دیکھ دیکھ کر اتنا مین ضرور کہون گا کہ جنمین پردے کا رواج
ہی وہ مبارک قومین ہین اور انکی عورتین زمانہ کے شر و فساد اور خلائق کی بُری نظرون سے ایک حد تک
بہت بچنے والیان - مسلمان بہت مضبوط عقیدے کے لوگ ہوتے ہین مین خیال کرتا ہون وہ کبھی اس
عمدہ رسم و رواج کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دین گے - اور عجب نہین وہ جو اس ناول کے لکھنے والے مولوی
ہین کچھ یون ہی سے نام کے مولوی بھی ہون یا پھر یورپ کی ہوا کھائے ہوئے کوئی منچلے رند مشرب شخص
ہون جو لنڈن کے ہائیڈ پارک اور ویسٹ منسٹر پارک وغیرہ کے کھیل تماشے آریہ ورتھ (ہندوستان) کے گلی
کوچون مین دیکھنے کے آرزومند ہون - خیر مجکو اس سے کیا بحث ہی مگر اصل مین جو بات ہوتی ہی وہ کہنے مین
ضرور آتی ہی - نثار حسین کو جس چیز نے اس جنجال مین پھنسایا وہ یا تو گورا کی پیاری صورت تھی یا پھر اُنکا
اس آزادی کے ساتھ باہر آنا جانا - اس بیچاری کو جس چیز نے اس امر کی طرف رغبت دلائی وہ یا تو
نثار حسین کی طرحدار صورت تھی یا پھر گورا کی بیوگی - آہ وہ بیچاری کسطرح اور کبتک اپنی جوانی کے ارمان زدہ
دلکو دبا دبا کر رکھتی آخر نہ رہا گیا اور پھر جوانی کے نشہ مین اسکی بدمست آنکھین لگاوٹین کرتی ہوئی جسطرف
اسکو لے چلین وہ چل نکلی"

چندرسین "ہان یہ تم سچ کہتے ہو - بدھوا جوان عورتون کو بٹھائے رکھنا خاص طور پر نہی مگر اکثر یہ طور
پر تو ضرور کبھی نہ کبھی کوئی گُل کھلا ہی دیتا ہی - ہائے اسی بات کو تو مین پہلے ہی سے رو رہا تھا - لیکچر بھی

سب کچھ کیا مگر جی سنگھ صاحب اسوقت بھلا کب ماننے والے تھے۔ اب تجھے ہون تجھے ہون (تھوڑے سکوت کے بعد) تو پھر جی سنگھ ہی کو نہ مار ڈالون"

دلارام "کچھ سٹری ہو گئے ہو۔ جو بات ہی وہ بے تکے پن کی۔ کوئی سن لے گا تو اور عذاب مین پڑ جاؤگے۔ دیکھتے ہو آجکل زمانہ کیسا نازک ہورہا ہی۔ جو بات منھ سے نکالو وہ سوچ سمجھ کر نکالو"

چندر سین "ہائے پھر مین کیا کرون۔ غیر پیاری گورا سے ملین اور میری رسائی اسکے در تک نہو یہ تو مجھسے نہین دیکھا جاتا" اور اسکے بعد اسوقت کی اسکی اندرونی صدمہ کی کیفیت اداسی بنکر اسکے چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہی اور دلارام اسکو نہایت غمگین دیکھ کر مجبوری سے ایک ٹھنڈی سانس لیتا ہی اور پھر تھوڑے غور کے بعد اسطرح کہنے لگتا ہی "چندر سین کیا کرون مجھسے تو تمھاری حالت دیکھی نہین جاتی۔ پھر اسی کمبخت تلسا کو کسی کسی طرح قابو مین لانا چاہیئے۔ وہ آسمان مین تھگلی لگانے والی عورت ہی"

چندر سین "آہ اب تلسا سے کیا ہو سکتا ہی۔ وہ حرامزادی تو وہان سے نکال بھی دی گئی۔ فضول بالکل فضول"

دلارام "اچھا وہ نکال دیگئی سہی مگر اسکے ملا لینے مین ہرج ہی کیا ہی۔ بہت سی باتین اس سے معلوم ہو جائین گی اور عجب نہین جو اب بھی اس سے کچھ کام نکل جائے تم اسکو بلاؤ تو سہی"

دلارام کے اصرار سے ایک عورت بھیجکر اسیوقت تلسا بلائی گئی اور اسکے آتے ہی چندر سین اسطرح اس سے ہمکلام ہوا "کہو بی تلسا کیا حال ہین؟ ہمنے سنا تمکو چاچا نے اپنے گھر سے نکالدیا۔ کیا یہ سچ ہی؟۔ یا یون ہی لوگون نے اڑا دیا"

تلسا "جی ہان حجور (حضور) کی بدولت وہان سے نکالی بھی گئی"

چندر سین "ہائین۔ ہماری بدولت کیسی! اپنی کرتوتون کی بدولت نہین کہتی ہو۔ خوب نثار حسین سے گھٹ گئین اور کمبخت سے اتنا نہ ہوا کہ کچھ ہمارے ہی کام آجاتی"

تلسا "ای ہی توبہ۔ رام رام کرو۔ کوئی سن لے گا تو سسم ہی ہو جائے گا گھر سے تو نکلوا دیا ہی اب کیا ریواڑی مین رہنے بھی نہ دوگے۔ کیسے نثار حسین اور کیسا کچھ۔ مین کیا جانون"

پہلے تو تلسا اسیطرح بہت دیر تک رر داری کے ساتھ چندر سین کو باتون ہی باتون مین اڑاتی رہی مگر پھر عورت ذات تھی۔ دل ہی کتنا۔ دم مین آگئی اور سچ پوچھو تو اب اسکو کھٹکا ہی کیا تھا اس گھر سے نکل ہی چکی تھی کچھ لالچ بھی دلایا گیا تھا۔ بالآخر اسنے وہ سب باتین چندر سین کے سامنے بیان کر دین جنکو حسن عشق کے جذبات نے گورا اور نثار حسین کے باب مین بہت رازداری کے ساتھ چھپا چھپا کر رکھا تھا۔

ان باتون کا سلسلہ ختم ہوتے ہی چندر سین کی زبان سے جو بات حسرت مین ڈوبی ہونکلی وہ یہی تھی وہ نثار حسین تو اچھا تھا۔ تیری تدبیرین اچھی تھین اور سب سے زیادہ قسمت اچھی تھی۔ ہائے کیا اچھا ہوتا جو اس موقع پر مین تو ہوتا اور تو مین ہوتا! (تلسا سے مخاطب ہوکر) پھر اب بھی تم میرے کچھ کچھ کام آسکتی ہو؟"

دلارام:- (خوشامد کے لہجے مین) ہان بی تلسا ان پر تمکو ضرور رحم کرنا چاہیئے۔ ان بیچارے کی بہت ہی بُری حالت ہے۔ دیکھی نہین جاتی۔ گو اَب تم اس گھر مین نہین ہو مگر تمھارے چلتے ہوئے جادو یقیناً اب بھی گورا کے پاس پہنچ سکتے ہونگے۔ تم بہت ہوشیار عورت ہو ضرور انپر ترس کھاؤ"

تلسا:- ای حجور (حضور) یہ آپ کیا کہتے ہین۔ مین اَب بھی اپنی چلتی کچھ اُٹھا نرکھتی مگر بڑی مشکل تو یہ ہے کہ اَب تو وہ احتیاط اور بدنامی کے خیال سے اپنے میکے بھیجی جاتی ہین۔ ایسی حالت مین آپ ہی بتایئے بھلا میرا کیا زور چلسکتا ہے۔ آپ خود ہی خیال کرلین مین سچ کہتی ہون کہ نہین"

"تلسا کی یہ مایوس کردینے والی تقریر سُنکر چندر سین کے چہرے پر ایک غیر معمولی اُداسی چھاگئی اور وہ نہایت ہی پُرحسرت لہجے مین کہنے لگا۔ کہان اَلور کو! یہ کبتک؟"

تلسا:- ای ہی کبتک کیسا۔ مین جانتی ہون اَب وہ تو جاچکی ہونگی یا تیاری ہورہی ہوگی اسیوقت گاڑی پر تو جانے والی تھین"

چندر سین:- (افسوس سے دونون ہاتھ اپنے زانو پر مار کر) ہے پرمیشر اب کیا ہوگا۔ ہے پرم آتما! اور غضب یہ کہ مجکو اسوقت تک اسکی مطلق خبر نہین۔ چاچا کا دل مین جانتا ہون ابھی میری طرف سے صاف نہین ہوا ورنہ مجھسے اسکے چھپانے کی اور کوئی وجہ نہ تھی۔ (گھڑی کی طرف دیکھ کر) دس بجے ہین تو ریل کا وقت قریب ہے (تلسا سے) تمکو خوب معلوم ہے کہ اسیوقت کی گاڑی مین وہ جائین گی؟"

تلسا:- جی ہان مجکو اچھی طرح معلوم ہے۔ کیون کیا آپ بھی جائین گے؟"

چندر سین:- ہان اسٹیشن تک تو ضرور جاؤنگا۔ ان ترسی ہوئی آنکھون کو ایک نظر دیکھ لینا نصیب ہوجائے تو اچھا ورنہ معلوم نہین پھر کب اتفاق ہو" اور اسقدر کہکر چلنے پر تیار ہونے لگا۔ پہلے تو دلارام خاموش بیٹھا اسکی کیفیت دیکھتا رہا اور جب دیکھا کہ یہ بالکل چلنے پر تیار ہی ہے تو اسطرح کہنے لگا:- "مگر کیا ایسی حالت مین کہ آپ کے چچا صاحب نے انکے جانے کو آپ سے مخفی رکھا ہے آپ کا اسٹیشن پر موجود ہونا کچھ نامناسب تو نہوگا۔ خوب سمجھ لیجیے"

چندر سین:- بھائی تمھاری ان چپگوئیون نے تو ناک مین دم کردیا ہے۔ بھلا یہ نازک وقت ان باتون کے

سوچنے سمجھنے کا ہی۔ اور اب اندیشہ ہی کس بات کا رہا۔ آپ کو آنا ہو تو آئیے نہین ریل چھوٹ جائے گی۔" اور یہ کہکر ریلوے سٹیشن کیطرف چلدیا اور اسکے پیچھے پیچھے دلارام بھی"

ریلوے اسٹیشن یہان سے کچھ دور نہ تھا چند ہی منٹ مین وہان کی زمین انکے قدمون کے نیچے تھی۔ ٹرین آچکی تھی۔ مسافر اتر چڑھ رہے تھے۔ وحشت زدہ مسافرون کے گھبرا گھبرا کر اترنے اور انکے دوڑ دوڑ کر چڑھنے کا لطف انکی گھبرائی ہوئی باتون مین ملکر ایک عجیب تبسم خیز سین پیدا کر رہا تھا۔ اسوقت گو یہان آدمیونکا بہت مجمع تھا مگر چندرسین کی ڈھونڈنے والی نظر نے بہت ہی جلد جگنگھ کو یہان ڈھونڈ لیا اور پھر چھپ چھپ کر گورا کی جستجو ہونے لگی۔ اودھر سے اودھر تک دو ایک چکر لگائے اور بالآخر اُنھون نے زنانی گاڑی کے ایک درجہ مین دیکھا کہ گورا اپنا سر جھکائے چپ بیٹھی آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہی۔ اس جگہ اسکی نظر رُک کر لوٹ گئی اور قدم ٹھٹھک کر رہ گئے۔

غم نصیب گورا اسوقت جس رنج و غم کے دریا مین غوطے کھا رہی تھی اسکے اعتبار سے اس امر کی بہت کم اُمید ہوتی تھی کہ اسکی آنکھین کسیطرف کو اُٹھین کی بھی۔ مگر نہین۔ شوق بھری نگاہون مین بہت زور ہوتا ہی اتفاق سے ایک مرتبہ اسکی آنکھ اسطرف کو اُٹھ گئی اور چندرسین کو سامنے ٹہلتے دیکھکر ایک خشمناک اور نفرت آمیز نظر سے دیکھکر اُس نے اسطرف سے دوسری طرف کو مُنھ پھیر لیا۔ چندرسین نے یہان پر بھی دو چار ہی چکر لگائے تھے کہ ٹن ٹن روانگی کی گھنٹی ہو گئی۔ جس کے ختم ہوتے ہی انجن کی سیٹی نے بانگ جرس بنکر روانگی کی صدا دی اور راجپوتانہ ریلوے گورا کو چندرسین کی نظر سے چھین کر اپنی گود مین لئے پہلے تو کسی حسین کی نازک خرامی کا خاکہ اُڑا کر چلی اور پھر کسی بگڑے ہوئے معشوق کی قیامت خیز چال کی طرح یہ جاوہ جا آنکھون کے سامنے سے غائب ہو گئی ریل نکل جانے کے بعد چندرسین کے دل کی جو حالت تھی اسکو کچھ اسکا دل ہی خوب جانتا ہو گا۔ بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکا خاکی قالب بیحس و حرکت رہ گیا ہی اور جان نکل گئی ہی دلارام نے اسوقت اسکو بہت سنبھالا اور پھر وہ دلاسے دے دیکر منت و سماجت اسکو گھر کی طرف لیچلا۔

انکو اب ہم اسی حال مین چھوڑ کر شار عسین کی خبر لیتے ہین۔ نہین معلوم وہ بیچارہ کس حال مین ہی۔ جب سے اسکا راز عشق طشت از بام ہو گیا اور چندرسین کی رقابت کے جوش نے رسوا ئی کے ہر گلی کوچہ مین اسکو بدنام کر دیا اسوقت سے وہ ہی اور رنج و غمون کا سامنا۔ اودھر فراق کا صدمہ ہر دم اسکا دل مسل رہا ہی۔ ادھر اپنے پرائے کے طعنے اسکو ایک لحظہ چین نہین لینے دیتے اسکے شریف اور غیرتمند والدین اور اعزا کا دل اسکی اس نازیبا حرکت نے اسکی طرف سے کچھ ایسا برا کر دیا کہ اب کوئی اسکو مُنھ تک نہین

لگاتا جس بھلے آدمی کے دروازے پر یہ جاتے ہین وہ اپنے ہان انکے دم بھر کھڑے ہونے کا روادار نہین
رہتا۔ افسوس ؎

پھرتے ہین میر خوار کوئی پوچھتا نہین		اس عاشقی مین عزت سادات بھی گئی

انکی بی صاحب تو پہلے ہی انسے بگڑکر اپنے میکے چلی گئی تھین مگر یہ خبر سُنکر اب اُسیطرح انکی صورت سے
بیزار ہوگئی ہین جسطرح کہ اپنی زندگی سے۔ جو کوئی شریف خیال کا آدمی انکی اس حرکت کو سنتا ہی لعن و طعن
کرتا ہی۔ غیرت سے یہ زمین مین گڑے جاتے ہین فرقت کے ہاتھون مرے جاتے ہین اور شوق و محبت کے
دمبدم اُٹھنے والے ولولے سے کوئے یار مین جانے کے لئے یہ اسیطرح اُچھل پڑتے ہین جسطرح دلکو خوشی سے
بیٹھے بیٹھے آدمی کا کلیجہ اوچھل پڑتا ہی۔ بیشیر خیرتیا اور خیرتیا کا گھر اب کوئی انکی مدد نہین کرسکتا۔ وہ کوٹھا
سُونا پڑا ہی جسپر گورا کا ہر وقت رمنہ رہتا تھا۔ شوق بھری نگاہین وہان جا جاکر بہت یاس اور حسرت کے
ساتھ پلٹ آتی ہین اور تلسا یا اور کسی شخص کی یہ مجال نہین ہی کہ گورا کے پاس تک پُہنچ سکے۔
برسات مین چارونطرف سے گھِر آنے والے ابر کی طرح اِن سب آنے والی بلاؤن نے بیچارے نثار حسین
کی جان کو کچھ اسطرح گھیر لیا ہی کہ دُنیا اسکی آنکھون مین بالکل تاریک ہوگئی ہی آنکھین بند کئے سوچ کے عالم
مین چُپ بیٹھا ہی۔ گورا کا خیال دل سے دماغ تک آتا جاتا ہی گورا کی خیالی تصویر اسکی آنکھونکے سامنے ہی اور
عالم خیال مین یہ باتین ہو رہی ہین وہ آہ پیاری گورا اب تو کسطرح دیکھنا نصیب ہوگی۔ مین سنتا ہون کہ اب تو
قید یونکی طرح نظر بند ہی۔ ہائے کیا اچھا ہوتا جو تو میری آنکھ کی پتلیون مین حفاظت کے لئے بٹھا دیجاتی۔ میرے دل کے
گوشے مین چھپا کر رکھی جاتی۔ مین خوب جانتا ہون کہ تجکو تیری ہمجولیان۔ تیرے گھر کی سب عورتین اُٹھتے بیٹھتے طعنے
دیتی ہونگی۔ بُرا بھلا کہتی ہونگی۔ خوب فقرے چُست کئے جاتے ہونگے مگر پیاری تیرا عاشق بھی تیری طرح انھین مصیبتون
مین گرفتار ہی۔ فرق اسقدر ہی کہ تو میری وجہ سے ان مصیبتون مین پھنسی اور مین اپنے اس دل کے سبب سے۔
نہین نہین اس دل کی بھی کوئی خطا نہین۔ ان آنکھون نے مجکو اس عذاب مین ڈالا۔ سچ پوچھو تو یہ آنکھین
بھی بے قصور ہین۔ تیری پیاری صورت تیرے حسن و جمال نے یہ ستم ڈھائے۔ مگر نہین تو بھی اسمین خطاوار نہین
آہ خدا نے تیری ایسی موہنی اور دلفریب صورت ہی نہ پیدا کی ہوتی تو کیا بُرا تھا۔ نہین معلوم تیرے دلپر
کیا کیا گذرتی ہوگی۔ کچھ خبر نہین ملتی۔ تلسا بیچاری بھی تیرے گھر سے نکال دیگئی ورنہ کچھ حال ہی معلوم ہوجاتا
تھا۔ خدا سمجھے اس چندر سین کمبخت کو اسنے میرا بنا بنایا سارا کھیل بگاڑ دیا۔ نہ معلوم یہ ظالم اسوقت ناگہانی
بلا کی طرح کسطرح آگیا۔ کچھ نہین وہی بات جو تلسا نے کہی تھی۔ رقابت۔ رقابت۔ وہ بھی تو بہت دنون سے
میری پیاری گورا پر مرتا ہی۔ مگر مجھکو ہمیشہ ناکامی ہی سے سابقہ پڑا۔ خوب ہی ذلیل ہوا۔ جے سنگھ نے گھر مین

ایسے بدوضع شخص کا آنا جانا بھی موقوف کر دیا۔ بہت اچھا کیا ورنہ وہ بہت چلتا پرزہ ہو اپنی حرکتون سے کبھی نہ چوکتا ظالم نے وہ سارا عوض مجھسے لیا مگر گیا نادانستگی مین۔ ہونھ! خدا کے فضل سے صورت بھی کیا اچھی پائی ہو۔ بالکل ہاتھ کا بنا معلوم ہوتا ہو۔ کیئے بھلا کہان آپ۔ کہان گورا ع

آپ کی صورت تو دیکھا چاہیئے

مجکو تو ابتک اسکی خبر ہی نہ تھی کہ آپ بھی انکے شہیدون مین ہین ورنہ پہلے ہی سمجھ لیتا اسکی نوبت ہی کیون آتی۔ خیر اب بھی بچا جاتے کہان ہین اسکا وہ عوض لیا ہو کہ یاد ہی کرین گورا خدانخواستہ خدا نخواستہ اگر میرے لیئے نہین ہی تو ان بچہ کو بھی نصیب نہین ہو سکتی۔ کیا مجال میرے سوا اور کسکا مُنھ۔ اس موقع پر وہ بیچاری میری وجہ سے بدنام ضرور ہوگئی اسکا مجکو بہت افسوس ہی مگر ایک اعتبار سے اچھا ہوا چندرسین کی اس حرکت سے گورا کا دل اور بھی اسکی طرف سے بُرا ہو گیا ہوگا۔ اب تو وہ اسکی صورت سے۔ صورت تو وہ پہلے سے بیزار ہوگئی اب وہ اسکے نام سے بھی نفرت ہوگئی ہوگی۔ بہت تیرے کی۔ ہائے اُسوقت کس مزے کی باتین ہو رہی تھین کن آنکھون سے وہ مجکو دیکھ رہی تھی۔ مگر ہائے کیسا سارا مزہ کرکرا ہو گیا" اس کا پریشان ذہن عالم خیال مین ابھی یہین تک کی سیر کرتے پایا تھا کہ خیر تیا نے آکر بہت گھبرائے ہوئے لہجے مین کہا "کچھ آپ نے اور بھی سُنا؟ آج وہ الور بھیجدی گئین"

نثار حسین "(بہت انتشار کی حالت مین) کون؟ گورا۔ پیاری گورا! سچ کہو"

خیر تیا "جی ہان۔ جی ہان"

نثار حسین "(اپنے جگر کھاتے ہوئے سر کو ایک ہاتھ سے سنبھال کر) اُف (آسمان کی طرف دیکھ کر) خداوندا اب کیا ہوگا۔ ہائے زرا سا آسرا تھا وہ بھی گیا (خیر تیا سے) یہ کب؟"

خیر تیا "جی ابھی ابھی۔ اسیوقت کی گاڑی مین تو گئین"

نثار حسین "ہائے ظالم تو نے مجھسے پہلے سے بھی نہ کہا! کسی نہ کسی طرح ایک نظر اسٹیشن پر جا کر دیکھ لیتا۔ حسرت دید تو نہ رہجاتی"

خیر تیا "خبر تو اُسوقت کرتا جب مجکو اسکی خبر بھی ہوتی مینے تو ابھی ابھی سُنا جب وہ جا چکین اور سنتے ہی دوڑا آیا"

نثار حسین "(پُرحسرت لہجے مین) تو اب جینا فضول ہی بالکل ہی بیکار۔ ای ارمان زدہ دل تو اب مرجا۔ ای حسرت دید تو آنسو بنکر آنکھ سے نکل پڑ۔ تمناؤ تم اب میرے دل سے سرپیٹ کر نکل جاؤ تو اچھا۔ مین اس بیمزہ زندگی سے گزر جاون تو بہتر۔ اللہ اب کیا ہوگا!" اور کہتے ہی کہتے اسکے سر مین کچھ ایسا سودا اُچھلا جنون

نے ایسا زور کیا کہ سب سمجھاتے ہی رہے عقل۔ خرد۔ عزت آبرو کا تقاضا ہاتھ جوڑ جوڑ کر اسکو روکتا ہی رہا مگر یہ اپنی اُچٹی ہوئی طبیعت کیطرح بیٹھے سے اُٹھ کھڑا ہوا اور وحشت کے ہاتھون اپنا گریبان چاک کرکے دامن صحرا کیطرف نکل گیا۔

تیرھوان باب

اور جائیے

کیا کہین کس سے کہین جا کے وہان کیا گزری
یار کہتے ہین مبارک ہو تمھین مل آئے

گورا الورمین اپنے گھر پہنچی مگر کسطرح۔ جسطرح کوئی لٹا ہوا قافلہ منزل پر پہنچتا ہی۔ لٹے ہوئے قافلہ کا اطلاق بظاہر اسپر کسیقدر بیموقع معلوم ہوتا ہی مگر وہ تنہا نہ تھی۔ رسوائی اور بدنامی کی وہ فوج اسکے ساتھ تھی جو وہ اپنی دیوانی جوانی کے صدقے یا نثار حسین کی بدولت ریواڑی سے لیکر چلی تھی۔ بیوگی کا ایک بڑا سا داغ اسکے دل مین تھا ناشادی و نامرادی اسکے ہمراہ تھی۔ حسرت زدہ ارمان اور آرزؤن کا ازدحام ساتھ ساتھ تھا۔ بیوگی کے رہزنون نے اسکا سارا گہنا پاتا پہلے ہی اُتار لیا تھا۔ گردش زمانہ کے ہاتھون وہ پہلے ہی خوب لُٹ چکی تھی۔ رہا سہا عیش۔ بچی کھچی عزت آبرو متاع حسن کے اُن دو اُچکون کے ہاتھون چھن گئی تھی جو اسکے عاشق اور شیدائی بنے ہوئے تھے۔ غرضکہ ان اعتبارون سے وہ اس موقع پر ایک لٹے ہوئے کاروان کا حکم رکھتی تھی۔

الور اسکا میکا تھا جسکی آب و ہوا مین وہ چھوٹی سے بڑی ہوئی تھی۔ اسکے ماں باپنے اسکو لیا تو سہی مگر ٹھنڈی سانس کیطرح۔ دل تنگ ہوکر اسکو اپنے گھر مین جگہ تو دی مگر غم کیطرح۔ اس لئے کہ جن وجہون سے وہ دودھ کی مکھی کی طرح اپنی سسرال سے نکال کر یہان پھینکدی گئی تھی ان باتونکی اطلاع پہلے ہی یہان کر دیگئی تھی۔ غم نصیب گورا کا خیال تھا کہ وہ ساس نند کے طعنون سے چھوٹکر جب ماں باپ کی گود مین پہنچیگی تو طعنے کے ولدوز تیرون سے نجات ملجائے گی مگر آہ یہان آکر اسنے دیکھا تو وہی ٹیڑھا آسمان ہے اور وہی سخت دل مین جو ریواڑی مین تھی۔ وہی اُٹھتے بیٹھتے طعنے تھے وہی آٹھ پہر سوہان روح صدمے۔ جیتی تھی مگر بیحیائی کا جینا جیتی تھی۔ سبکے ٹہونے سہتی تھی۔ بُرا بھلا سُنتی تھی۔ غم کیطرح کوسنے کھاتی تھی خون جگر آنسوؤنکی طرح پی کر رہجاتی تھی اور اُف نہین کرتی تھی۔ گورا کے ماں باپ اسکے

سسرال والون کی طرف سے بھی زیادہ خوشخرم اور دولتمند تھے گھر کا سارا کاروبار بہت اجلا ہی مکان بھی پختہ اور عالیشان ہی مگر بازار سے چونکہ نصف میل کے فاصلہ پر محلہ ترپولیہ مین واقع ہی اس وجہ سے بہت سی تنگ اور پیچدار گلیون مین ہوکر یہان تک آدمی کی رسائی ہوتی ہی۔ عام نظرین یہانتک کم پہنچنے پاتی ہین اور اسیوجہ سے یہ مکان یہان کی مشہور عمارتون مین سے بھی نہین شمار کیا جاتا۔

ایک دن تیسرا پہر تھا۔ آفتاب کا چہرہ اسیطرح تمتایا ہوا تھا جسطرح آجکل گورا کی طرف سے اس کے کل رشتہ دارون کا۔ وصوپ اسیطرح پہلو بدل بدل کر تڑپ رہی تھی جسطرح زمانہ کی گردش پلٹے کھا کھا کر بیچاری گورا کو ستا رہی تھی اور وہ سب سے علیحدہ اپنا منھ دوپٹہ سے چھپائے ایک پلنگ پر پڑی اپنے دل سے اسطرح باتین کر رہی تھی "ہائے ریوڑی سے یہانتک کیسی رسوائی ہوئی۔ کیسی بدنامی ہوئی۔ کسیکو منھ دکھانے کے قابل نہین رہی۔ کیسی نیچی نظرون سے سب مجکو دیکھتے ہین۔ چارون طرف سے کیسی انگلیان اُٹھتی ہین اور بس اتنی سی خطا پر کہ اُسدن کوٹھے پر انکے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔ بیشک مین نے بُرا کیا اور بہت بُرا مگر آخر دل ہی تو ہی اور دل بھی پتھر کا نہین۔ اُنھون نے تو میرے لئے اپنی بیاہتا بیوی کو چھوڑ دیا۔ مان باپ سے بگڑ گئے۔ عزت آبرو عیش اور آرام سب کو تج دیا۔ جان تک دینے کے لئے تیار ہین اور مین اُن سے کھچتی ہی جاؤن۔ آخر مین بھی آدمی ہی ہون کچھ فرشتہ نہین۔ جوانی ہی ابھی کچھ بڑھاپا نہین آگیا۔ یہ مانا کہ میرے بگڑے ہوئے مقدر نے سارا عیش چھین لیا۔ رانڈ کر دیا مگر ہائے خواہشین تو نہین مرگئین۔ بھلا یہ پہاڑسی جوانی کوئی کسطرح کاٹ سکتا ہی۔ ہائے جنکے خاوند مرجاتے ہین اُسیدن اُسکی چتا کے ساتھ انکی کمبخت عورتین زندہ کیون نہین پھونک دیجاتی ہین۔ مین جانتی ہون یہ ستی ہونے کی رسم پہلے اسی مصلحت اور دوراندیشی سے تھی۔ اسطرح سارے رنج وغم کے شرارے بھرتی ہوئی آگ مین پھکنے سے تو اُسیوقت ایک دم سے جل مرنا لاکھ درجے اچھا ہی۔ مگر اتنا مین سُنتی ہون یہ قانوناً جرم ہی تو پھر ان کمبخت بیواؤن کو اسطرح گلا گھونٹ گھونٹ کر رکھنا کیون نہین جرم ٹھہرایا گیا۔ ہائے نہین معلوم جب اُنھون نے (نثارحسین کی طرف اشارہ) میرے یہان چلے آنے کی خبر سُنی ہوگی تو اپنا کیسا بُرا حال کیا ہوگا۔ مین نے لاکھ لاکھ چاہا کہ کسیطرح اُن کو خبر کردون مگر اتنا موقع ہی کسی نے نہین دیا وہ تو سایہ کیطرح ہر وقت کوئی نہ کوئی میرے ساتھ ہی ساتھ رہتا تھا۔ یہ ساری آفتین میرے سر لائی ہوئین اسی چندرسین کمبخت کی ہین۔ نہین معلوم اُسوقت موا اسطرف کہان آمرا تھا جو مجکو انسے ہنستے بولتے دیکھ لیا اور پھر یہ تو دیکھئے کہ مجکو مطعون کسقدر کیا۔ وہ تو پہلے ہی سے جلا ہوا تھا خوب دل کھولکر جی کی بھڑاس نکال لی خوب ہی جلے آبلے توڑے۔ اور ہان

جسوقت مین اسطرف آتی تھی تو آپ آئے تھے اپنی منحوس صورت لیکر اسٹیشن پر مجھے دیکھنے۔ ای پھٹے منھ
بڑے عاشق بنتے تھے۔ یون جان نکلتی ہے۔ یون مرتے ہین۔ بدنام کرتے کمبخت کو شرم بھی نہ آئی گھگو کی
طرح اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھون سے اسٹیشن پر مجھکو کیسا گھور رہا تھا۔ رام کرے وہ بھی دونون پٹ پڑ ہی
ہوجائین یہان آج کوئی مہینہ بھر تو ہوگیا ہوگا۔ اتنے ہی دنون مین ماتا پتا کی ممتا اور محبت دیکھ لی
سبکو آزمالیا۔ کسی کے دل مین جگہ نہین۔ میکے کی یہ کیفیت۔ سسرال کا وہ حال۔ جنکے کارن
اسقدر بدنام ہوئی۔ اُنھون نے جھوٹون خبر تک نہ لی۔ تو پھر ایسے جینے سے تو مرنا ہی اچھا ہے۔ ای
میری تقدیر تو ایسی کیون پھوٹ گئی۔ جس دن مین پیدا ہوئی تھی اُسیدن میرا گلا کیون نہین گھونٹ
دیا گیا تھا۔ ای دُنیا سنسار کے مالک۔ ای راجا پرجا کے پالن ہار۔ ہے میرے ایشور ہے پرم آتما اَب
گورا کو ایک تیرا ہی سہارا ہے۔ مین اپنی سزا کو پہنچ گئی۔ اَب رحم کر۔ خطا کو بخش دے۔ مین تجھسے یہ
نہین کہتی کہ میری قسمت بدل دے۔ میرا بُرا نصیب پلٹ دے مین فقط اب اسقدر چاہتی ہون کہ یہ
میری سسکتی ہوئی جان نکل جائے۔ اپنی امانت کو لے لے۔ یہ دُکھ مجھسے اَب نہین سہے جاتے" اور
اسیکے ساتھ اسکی آنکھون سے آنسو بہنے لگتے ہین۔ اور پھر یہ اپنے بھر آنے والے دل اور اُمڈے ہوئے
آنسوؤن کو روک کر اپنے دل سے کہتی ہے "گورا اگر تو نے اسطرح اپنی جان دیدی تو یہ تو بتا وہ تیرا
جان نثار و شیدائی کیا کرے گا۔ ہائے ہر طرف سے مشکل ہی مشکل ہے (خود ہی تھوڑی دیر کے بعد) اُنھ
کون کسکا ہوتا ہے دو چار دن رو پیٹ کر بیٹھ رہین گے صبر آجائے گا اور کیا۔ مگر ہان اُنکو میرے مرنیکا
صدمہ بہت ہوگا۔ مجھپر بیطرح جان دیتے ہین اور اس کمبخت کا خاصّہ تو دیکھو اَب ہر پھر کر خیال آتا ہے
تو انھین کا اور کچھ دل بہلتا بھی ہے تو بس ایک اُنھین کے تذکرے سے۔ ہائے اگر دوسرے کے سامنے
مین اس قسم کی باتین کرتی تو وہ اپنے دلمین مجھکو کیا کہتا۔ لیکن اَب اس خیال کو بھی دل سے نکال
ڈالنا چاہیئے۔ ابھی تو ان باتون ان تذکرون سے دل بہلتا ہے پھر انھین سے دل دُکھے گا" انھین
خیالات کے اُلجھاؤ عالم سکوت مین اسکے ذہن کو ادھر اُدھر بھٹکا رہے تھے کہ پڑے پڑے خدا جانے
ایسا کونسا خیال آیا کہ یکبارگی اسنے اپنے خیالات کی آمد و شد کو روک دیا اور پھر اپنے سامنے ہو ہون
کا اور اپنے کانون پر ڈالکر کہنے لگی "اونھون کچھ نہین ۔ —— ہان تو پھر مجھکو اب کیا کرنا چاہیئے۔ خط
بھیجنا تو مناسب نہین اور احتیاط کے خیال سے غالبًا وہ بھی کوئی پرزہ نہ لکھین (پھر اپنے خیالات
کو ایکجگہ پر ٹھیرا کر) کچھ شبہ سا تھا" اور اسیکے ساتھ یہ اپنا سر تکیہ سے اُٹھا کر اپنے کانون کو کسیطرف لگا
دیتی ہے۔ اور پھر لیٹ کر کہتی ہے "کچھ بھی نہین دھوکا ہوا ہوگا" وہ پھر لیٹے لیٹے پھر یہ اُٹھ بیٹھتی ہے اور چند عورتون

اور لڑکیون کو ہاتھون مین کچھ لیئے دروازے کی طرف آتے دیکھکر پوچھتی ہو "یہ کیا بک رہا ہی ؟"

ایک عورت "ای تمھیں کیا سینا پرونا ہی - تمھین منھ چھپائے پڑے رہنے سے کام یا اور کچھ - سوئیان بیچنے والا آیا ہی - کیا تم لوگی ؟"

گورا "ای ہان سچ تو کہتی ہو مجھے کیا کرنا - مین بھی دنیا مین اب کسی کام کی ہون"

اسکی ایک ہمسن لڑکی "(نزدیک آکے سوئیان دکھاکر) میری بہن دیکھنا تو سہی کیسی اچھی سوئیان ہین کسقدر باریک !"

گورا کو واقعی ان جھگڑے بکھیڑون سے اب کچھ سروکار نہ تھا مگر خدا جانے اسوقت دل مین ایسی کیا لہر آگئی کہ وہ پلنگ سے اُٹھکر اپنا دوپٹہ سنبھالتی ڈیوڑھی کی طرف چلی - یہان اس گھر کی کئی عورتین سوئیان وغیرہ لے دے رہی تھین وہین جاکر یہ بھی کھڑی ہوگئی -

یہان آتے ہی اسکے چہرے پر ایک غیر معمولی تغیر پیدا ہوگیا اسکے رخسارونکی نازک اور صاف جلد کے نیچے فوراً ہی تو خون دوڑنے کی ایک جھلک بجلی کیطرح چمک گئی اسکی بڑی بڑی آنکھین معمول سے زیادہ پھیل کر رہگئین اور اسکے ساتھ اس سوئیان بیچنے والے نے آنکھ اُٹھا اُٹھاکر کئی مرتبہ اسکی طرف دیکھا -

اس سوئیان بیچنے والے کی وضع بالکل کم پایہ خردہ فروش بساطیون کی سی تھی جو الور مین تھوڑا تھوڑا ضروری سامان لئے دروازے پھرتے ہین - میانہ قد تھا رنگ کالا کالا اور عمر کوئی پندرہ سولہ برس کی اسکے سر پر ایک میلا سا چیتھڑا لپٹا ہوا تھا - ایک پرانی کثیف لنگی بندھی ہوئی تھی اور کپڑے کا ایک تھیلا اسکے سامنے رکھا تھا جسمین سے وہ سوئیون کے بنڈل اور گوٹے نکال نکالکر بیچ رہا تھا - لیکن عجیب بات تھی کہ جسوقت سے گورا آکر یہان کھڑی ہوئی تھی اسوقت سے اسکے حرکات سکنات مین ایک قسم کا اضطراب سا پیدا ہوگیا تھا باتین بھی کچھ گھبرا گھبرا کر کرنے لگا تھا اور اکثر بے موقع کٹ ساٹ بھی ہوجاتا تھا -

گورا کی یہ حالت تھی کہ یہ اب اپنی طبیعت کی سنسناہٹ یا خدا جانے ضعف کی وجہ سے ڈیوڑھی کی دیوار کے سہارے سے لگی کھڑی تھی اور آنکھین نیچے جھکی ہوئی تھین کسی کسیوقت وہ اس بات چیت مین بھی شریک ہوجاتی تھی جو یہان کھڑی ہوئی عورتین کسی چیز کے اچھے برے یا قیمت کی نسبت کرتی تھین کسیوقت چوری چھپے یہ بھی اس بیچنے والے کے چہرے کی طرف آنکھ اُٹھاکر غور سے ایک نظر دیکھ لیتی تھی بالآخر گورا کھڑے کھڑے ایک مرتبہ اس بیچنے والے سے مخاطب ہوکر کہنے لگی "تمھارے پاس باریک سوئیان ہون تو ہم بھی دیکھین"

وہی بیچنے والا۔ ہان بہت باریک۔ نہایت اچھی اور پھیلے مین ہاتھ ڈالکر ٹین کا ایک ڈبہ نکالا اور اُسمین سے سوئیونکا ایک بنڈل نکالکر گورا کو دیا اور کہا "اچھی طرح دیکھ لیجئے دیکھیئے تو کیسی بڑھیا سوئیان ہین" اور اسیکے ساتھ بنڈل دیتے وقت اِسنے اپنی آنکھ سے کچھ اشارہ بھی کیا جسکو نہ تو ہم سمجھے اور نہ اسکو شاید کوئی اور دیکھ پایا ہوگا مگر ہان گورا نے اسپر ضرور غور سے لحاظ کیا۔

یہ بنڈل ایک سپید کاغذ مین لپٹا ہوا تھا جسکے کھولنے کے بعد وہ پڑیہ تھی جسمین سوئیان تھین۔ اس نے جلدی جلدی سوئیون کو کھولکر دیکھا اور پھر اسکی نظر اس کاغذ کی طرف چلی جو اس بنڈل پر لپٹا ہوا تھا۔ خدا جانے یہ کس قسم کا کاغذ تھا کہ اس نے سبکی آنکھ بچاکر جلدی سے اسکو اپنی مٹھی مین دبالیا اور سوئیون کا بنڈل واپس دیکر کہا "ان سے باریک ہون تو دکھاؤ"

وہی بیچنے والا" اب اسوقت تو میرے پاس ان سے اچھی سوئیان نہین ہین مگر ہان میرے ایک ساتھی کے پاس بہت ہی بڑھیا بڑھیا سوئیان ہین اگر آپکا حکم ہو تو مین دکھلا جاؤن"

گورا" ہان ہان ضرور۔ مجکو بہت باریک باریک سوئیان چاہیئے ہین۔ اچھا ضرور لانا"

اسکے بعد گورا اور عورتون سے مخاطب ہوکر باتین کرنے لگتی ہے اور پھر یہان سے ہٹ جاتی ہے۔ اور ابھی چند سکنڈ بھی نہین گذرنے پائے تھے کہ پھر وہ کسیقدر بشاش یہان آتی ہے اور اس بیچنے والے سے کہتی ہے" دیکھو کل ضرور ساتھ لانا۔ اچھا بھول نہ جانا"

وہی شخص" بہت اچھا حضور" اور اسکے بعد وہ تھیلا سنبھالکر یہان سے چلا جاتا ہے۔

اسکے جانے کے بعد گورا آکر اُسی پلنگ پر بیٹھ گئی جسپر سے ابھی اٹھکر گئی تھی بیٹھے بیٹھے لیٹ رہی اور سبکی آنکھ بچاکر اُسی کاغذ کو پھر دیکھنے لگی۔ اسمین لکھا ہوا تھا۔

پیاری گورا

آہ تم مجکو اسطرح بیخبر چھوڑکر ریواڑی سے چلدین اور ہائے تمکو اتنا بھی خیال نہ آیا کہ جب مین سنون گا تو اپنا کیا حال کرون گا۔ میری وجہ سے تمھاری بڑی بدنامی ہوئی مگر پیاری معاف کرنا آدمی دل سے مجبور ہوتا ہے۔ ہائے مین تمکو ستانے کے لئے یہان بھی آپہنچا۔ اب یا تو ملو یا میری جان ہی لے لو اور یا پھر اس دل ہی کو سمجھا دو۔ خیر تیاکو بہانے سے بھیجتا ہون اجازت ہو تو آؤن۔

تمھارا والہ و شیدا

"نثار"

اس سین کے دیکھنے والے جو حیرت زدہ اوپر کے واقعات دیکھ رہے ہون کے وہ اب اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے کہ سوئیون کا بھیجنے والا کون شخص تھا اور کیسا وہ کاغذ تھا۔ اس رقعہ کے دیکھتے ہی گورا کو چپ سی لگ گئی اور پھر کچھ خوشی۔ کچھ حسرت کچھ افسوس سے ملے جلے خیالات اسکی خموشی مین بات چیت کا مزہ دینے کے لئے اسکے ذہن کے سامنے آموجود ہوئے۔ یہ دیر تک ایک سناٹے کے عالم مین ان سب کی کیفیت دیکھتی رہی اور پھر دلی الجھن سے تنگ آکر اسطرح آپہی آپ کہنے لگی دیکھئے اب ایسی حالت مین کیا کرون۔ آدمیت سے گزر جاؤن پتھر کا دل بنا لون یا کچھ کھا کر سو رہون۔ مجھے تو یہ کسیطرح نہین ہو سکتا کہ کوئی تو میرے لئے اسطرح خانمان برباد آوارہ وطن ہو کر مارا مارا پھرے اور مین اسکی بات بھی نہ پوچھون ملون بھی نہین۔ ہائے یہ محبت کمبخت بری چیز ہوتی ہی دیکھو تو بیچارے کو کہان کہان لئے پھرتی ہی جو کچھ تجھے نہو وہ تھوڑا ہی۔ مین اسقدر رسوا اور ذلیل ہو چکی ہون اور نہین معلوم ابھی اس کے ہاتھون کیا کیا ہونا میرے مقدر مین لکھا ہی۔ ہائے رام مین اس بیحیائی کے جینے سے مر گئی ہوتی تو بہت اچھا تھا۔ مین جانتی ہون اس کشمکش کے ہاتھون اب میری جان جاے گی۔ ضرور جائے گی کیسی موت آئی ہو تو مجکو آجائے مجھسے یہ صدمے اب نہین سہے جاتے۔ مگر خیر تیا آیا کسطرح تھا بھیس بدلکر۔ مجکو تو اسکی آواز ہی سُنتے کچھ کچھ شک گذرا تھا اور پھر دیکھنے کے بعد تو مین نے پہلے ہی نظر مین پہچان لیا لیکن اسکا وہم وگمان بھی کہین نہ تھا۔ یہ اچھا ہوا کہ مین اُسوقت ڈیوڑھی پر چلی گئی ورنہ بیچارہ یونہی مایوس پھر جاتا اور نہین معلوم کسقدر چکر لگانے پر اسکی آواز میرے کانون تک پہنچی ہوگی۔ اب اُن سے کسطرح ملون کہین ایسا نہو کہ کوئی آنکھون مین تاڑ جائے اور پھر مین اور عذاب مین پڑ جاؤن۔ مگر ہان ایک بات ضرور ہی کہ وہ ہوشیار بہت ہین یہان آنے مین یقیناً بہت احتیاط سے کام لین گے۔ خیر تیا ہی کو نہین دیکھا۔ کوئی بات اس نے زبان سے نکالی“

ان پریشان خیالون سے اسوقت ایک قسم کی الجھن غبار بن کر گورا کے دل سے اسیطرح اُٹھ رہی تھی جسطرح اب شام کی سیاہی زمین سے اُٹھ اُٹھ کر آسمان کے چارون کونون پر اس لئے قبضہ کرتی جاتی تھی کہ پردے مین اسکو آزادی اور اطمینان کے ساتھ اپنے خیالات کو وسیع کرنے کا موقع ملے۔

تھوڑے ہی دیر مین رات کی تاریکی زمین سے آسمان تک پھیل گئی۔ تارے رات بھر اسکے گننے کے لیے آسمان کی نیلی نیلی سطح پر نکل آئے اور رات کا بڑھا ہوا سناٹا اسکے پریشان حواسون کو کچھ جمع ہونے بند ہون کو سینہ سے باہر جانے اور اُمڈ اُمڈ کر رہجانے والے آنسوؤن کو آنکھون سے نکلنے کا موقع دینے کے لئے ہر طرف چھا گیا۔

یہ ساری رات اس نے جس بیچینی سے پہلو بدل بدلکر کاٹی اسکو یا تو اسکی رات بھر نہ جھپکنے والی آنکھیں ہی جانتی ہونگی یا پھر بزم فلک کے بیٹھنے والوں کی اُن چمکتی ہوئی آنکھوں ہی نے یہ تماشا خوب دیکھا ہوگا جنکو لوگ انجم کہتے ہین۔

خیر خدا خدا کر رات گذاری صبح ہوئی اور شوق و انتظار کی کیفیت اسکی طبیعت پر اپنا رنگ جمانے لگی۔ ابھی تھوڑا ہی دن چڑھا تھا کہ اسی گھر کے چھوٹے چھوٹے لڑکیاں لڑکے یہ غل مچاتے گھر مین آئے کہ "پھیری والا آیا ہے" "اچھی اچھی سوئیان اچھے اچھے گوٹے" جسکو سنکر کسی نے تو یہ کہکر خاموشی اختیار کی۔ "اُٹھ آیا کرے ہمتو کل لیچکے" ۔اور بعض بعض عورتین اپنے اپنے کام چھوڑکر ڈیوڑھی کیطرف چلین۔ گورا کی دلی حرکت گو اس خبر کے سُنتے ہی تیز ہوگئی تھی مگر یہ اپنی طبیعت پر اسواسطے جبر کئے اَب تک اسی جگہ بیٹھی تھی کہ اسکا باپ اسوقت گھر مین موجود تھا۔ مگر دم بھر کے بعد جب وہ کسی کام کے لئے باہر چلا گیا تو یہ بھی اپنے بیتاب دل کو بغل مین دابے ڈیوڑھی کی طرف چلی۔

ڈیوڑھی مین دو چار عورتین کھڑی ہوئی لے دے رہی تھین۔ خیر تیا اپنی کل کی وضع مین تھا اور اسی کے پاس نثار حسین ایک ٹین کا بکس اپنے سامنے رکھے چپ سناٹے مین بیٹھا ہوا تھا۔ نثار حسین گو اسوقت اپنی وضع بالکل بدلے ہوئے تھا۔ اسکے اعضا اپنے تناسب کو اور رنگ اپنی نزاکت کو میلے اور کثیف کپڑون مین چھپائے ہوئے تھے۔ اور اسوقت وہ خلعت اسکے بدن پر پھب رہا تھا جو عشق کی عالی بارگاہ سے اسکو عطا ہوا تھا۔ بانکی ترچھی ٹوپی کی جگہ سر پر ایک جھپڑ الپٹا ہوا تھا۔ اچکن کے عوض گاڑھے کا ایک میلا کرتہ اور وہ بھی بالکل پھٹا ہوا تھا اور باقی اعضا کی ستر پوشی ایک موٹی کثیف تہمت کر رہی تھی مگر اسکی صورت شکل کی رعنائی۔ شرافت کی نشانیان اَب بھی اس کے چھپائے نہین چھپ سکتی تھین۔ گورا نے یہان قدم رکھتے پہلی ہی نظر مین اسکو پہچان لیا مگر آہ اسکی یہ وضع یہ حالت دیکھکر اس کی طبیعت بیچین ہی تو ہو گئی۔ کلیجہ مُنہ کو آگیا۔ دل سینہ مین بھر آیا اور آنکھون مین آنسو۔ ان سب حالتون کو اس نے مشکل سے نہین زبردستی سے ضبط کیا اور اپنا سر جُھکا کر سب عورتون کے پیچھے چُپ کھڑی رہگئی۔

چہرے پر ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا۔ شوق بھری نگاہ دل کے ٹھوکون سے پہلو بدل بدل کر آنکھ کے پردون مین مچل مچلکر آنکھون سے نکلنا چاہتی تھی مگر ہائے شرمیلی آنکھین رازداری اور اخفا کے اندیشے سے سر جھکائے پلکون کی چلمن ڈالے اور اسپر اسقدر بدن چُراتے ہوئے تھین کہ دزدیدہ نظر سمٹ سمٹ کر آنکھ کا تل بن گئی تھی مگر چھوپے سے بھی قدم باہر نکالنے کی اجازت نہ تھی۔ اس کے

دل کا شوق۔ شوق کا بڑھا ہوا جوش۔ جوش سے اُٹھتے ہوئے بخارات جب آنکھون کی راہ سے آنسو یا نظر تک نبکر منھ سے آہ و نالہ نبکر بھی کسیطرح نہ نکل سکے تو غیرت سے پسینہ نبکر اسکی پیشانی اور رخسارون پر چھلک آئے۔

ادھر نثار حسین کی یہ کیفیت تھی کہ جسوقت سے اسکی نظر گورا پر پڑی ہی اسوقت سے اسکی نظر اسکی آنکھون کے اختیار سے باہر ہی وہ بیچارہ بار بار سر جھکا لیتا ہی۔ آنکھین نیچے کر لیتا ہی۔ اسکی آنکھون کی پلکین بھی کسی کا پنجۂ نگارین نبکر اسکی بیچین نظر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو جاتی ہین اور کہتی ہین کہ للہ یہان جاؤ مگر اسکی مشتاق نگاہین ہین کہ ایک نہین سنتین اور چوری چھپے لوگون کی آنکھ بچا بچا کر گورا کے پاس جاتی ہین اور اسکے چہرے کی بلائین لیکر خوف کے مارے تھرتھراتی ہوئی جلدی سے بھاگ آتی ہین۔ اسکا دل مچل مچلکر۔ شوق اُبھر اُبھر کر۔ طبیعت بگڑ بگڑ کر۔ آہین سینہ مین اُلجھ اُلجھ کر اور آنسو آنکھون مین آآکر بیکسی کے عالم مین رہجاتے ہین مگر افشائے راز کا اندیشہ ڈرا ڈرا کر بدنامی کا خیال آآکر اور مصلحت وقت ہاتھ جوڑ جوڑ کر سمجھاتی ہی کہ دیکھو خبردار سنبھلے ہوئے اور سنبھالے ہوئے اور ایمان کی بھی یہ بات ہی کہ نثار حسین اسوقت انتہائی درجہ کے استقلال اور خودداری سے کام لے رہا تھا ورنہ بیقابو ہو جانے والی اسکی طبیعت اور شوق کے بھیں پھیل کر رہجانے والے ہاتھون سے اسوقت جو خطائین اور بے اعتدالیان ہو جاتین وہ تھوڑی تھین۔ قلب پر جبر کرتے کرتے جوش کو ضبط کرتے کرتے جب یہ بالکل عاجز ہو گیا تو طبیعت کے رنگ بدلنے کی کیفیت اسکے چہرے کے رنگ بدلنے سے نمایان ہونے لگی اور دل کی اختلاجی کیفیت کی حالت اسکے ہاتھون کے رہ رہ کر کانپ جانے سے۔ خیر تیا اسکے چہرے کا نقشہ بدلتے دیکھکر دل ہی دلمین تھرّا گیا اور نثار حسین کو باتون مین بہلانے اور ہوشیار کرنے کے لئے اسطرح اس سے کہنے لگا "ہان بھئی اپنے پاس کی باریک باریک سوئیان نکالئے تو ذرا (سب عورتون سے مخاطب ہو کر) کل کس نے باریک سوئیان مانگی تھین؟"

گورا۔ "ہمنے مانگی تھین۔ ہمنے۔ دیکھین"

خیر تیا۔ (نثار حسین سے مخاطب ہو کر) "ہان بھئی انکو دکھا تو سہی"

نثار حسین نے ایک نظر گورا کی طرف دیکھ کر اپنا ٹین کا بکس کھولا۔ اسمین چونکہ کئی قسم کی چیزین تھین کانون کے خوبصورت بندے۔ چمکتے ہوئے بڑے بڑے رنگ کے موتیون کی لڑیان۔ اچھی اچھی کنگھیان اور خدا جانے کیا کیا اسوجہ سے جسقدر عورتین اسوقت یہان کھڑی تھین سبکی نظرین اس بکس کی طرف ٹوٹ پڑین اور اسنے موقع دیکھ کر سوئیان نکالین اور خود ہی ہاتھ بڑھا کر گورا کے ہاتھ

مین دین - آہ اسوقت کا سین نہایت ہی افسوسناک تھا حسرت زدہ نگاہین ایک دوسرے کو آنکھین کھولے دیکھ رہی تھین - گورا کا دل سینہ مین اگر اسکی تلملاتی ہوئی نظر کیطرح کانپ رہا تھا تو نثار حسین کا ہاتھ تھرتھرا رہا تھا دونون طرف چہرے پر ایک قسم کی عارضی رونق دوڑ آئی تھی مگر آہ اسمین حسرت کا کچھ کچھ رنگ ملا ہوا ستم ڈھا رہا تھا -

یہ نظارہ بھی دو چار سکنڈ سے زیادہ نہ تھا - کسیطرف شرمائی آنکھین بمصلحت سوئیون پر جھک پڑین اور اسطرف کی ناامیدی اور شوق بھری آنکھین کیا کیا خوف ولا کر نیچی کر لی گئین -

اَب کوئی بندون کی قیمت پوچھ رہا ہے کوئی کسی دوسری چیز کی اور یہ کچھ گھبرا گھبرا کر بتاتا بھی ہے مگر ٹھکانے کی ایک نہین - اوّل تو ہوش و حواس ہی بجا نہین اور اسپر اسوقت بیچین دل سے اُٹھنے والی اور تنگ سینے مین نسمانے والی لانبی لانبی سانسین اسکو آدھی بات کرنے کا بھی کسیطرح موقع نہین دیتی تھین گورا کی نظر اَب سوئیون پر سے ہٹتی نہ تھی - ایک نظر ہی نہین بلکہ اسکے دل کیطرح اسوقت اسکی زبان بھی اسکے قابو مین نہ تھی - وہ بار بار کچھ کہنا چاہتی تھی مگر کوئی لفظ زبان سے نکلتا نہ تھا - بالآخر خیر تیا نے اسکی یہ حالت دیکھکر کہا " کہیئے یہ سوئیان تو پسند آئین ؟ "

گورا " (اسیطرح آنکھین جھکائے ہوئے) ہان اچھی ہین - قیمت ؟ "

خیر تیا " (نثار حسین سے) بتاؤ بھائی کس حساب سے دوگے "

نثار حسین " (گورا کی طرف دیکھکر) پسند آئین - کیا اَب آپ انکی قیمت پوچھتی ہین ؟ "

گورا " (ایک غلط انداز نظر سے اسکی طرف دیکھ کر) ہان "

نثار حسین " جو آپ کا جی چاہے (اپنے دل مین) ہاے مین کیا قیمت بتاؤن - دل کا معاملہ ہوتا تو کوئی بات بھی تھی - لاؤ کہدون تاکہ دل لیتے وقت تو قیمت چکائی بھی نہ تھی مگر نہین ایسی باتون سے کوئی کھٹک جاے گا مشکل پڑ جائے گی (گورا سے مخاطب ہوکر) پیسہ کی دو دو بیچی ہین آگے آپ کی خوشی "

گورا " (ایک لڑکی سے) جا دو پیسے امان کے پاس سے لا دو (نثار حسین کیطرف سوئیان بڑھا کر) لو دو پیسہ کی دیدو - مگر دیکھو قیمت زیادہ کہتے ہو "

نثار حسین " اچھا حضور دو پیسہ کی چھ لے لیجئے - بس ایسی بات ہی کونسی ہے "

گورا " (انکے بکس کی طرف دیکھ کر) اور یہ کیا پنسلین بھی بیچتے ہو ؟ لاؤ دیکھین تو کیسی ہین "

نثار حسین جلدی سے ایک پنسل اُٹھا کر گورا کی طرف بڑھا دیتا ہے اور گورا اسکو اُلٹ پلٹ کر دیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ تو اچھی نہین "

نثار حسین "نہین جناب - نہایت اچھی ہی بہت بڑھیا - تراشکر دیکھ لیجئے نا"

گورا "لیکن تراشنے پر اگر خراب نکلی - پسند نہ آئی - تو پھر واپس کرنا پڑے گی اُسوقت حجت نکرنا"

نثار حسین "(اپنے بیقرار دل پر ہاتھ مار کر) ہان ہان منظور آپ اچھی طرح دیکھ لیجئے"

گورا نے ایک لڑکی سے چاقو منگا کر وہین کھڑے کھڑے پنسل بنائی اور وہین زمین پر پڑا ہوا ایک ردی کاغذ اُٹھا کر پنسل کا امتحان کرنے لگی اور دو چار حرف اسپر لکھکر خود غور سے دیکھا اور نثار حسین سے آنکھ ملا کر کہا "دیکھو تم تو کہتے تھے اچھی ہی ایسی ہی ویسی ہی اور کسقدر خراب چلتی ہی" اور یہ کہکر وہ پنسل اور کاغذ دونون نثار حسین کی طرف پھینکدیئے"

نثار حسین نے جلدی سے اس کاغذ کو اُٹھا کر دیکھا اور بے اختیار اسکی آنکھ سے آنسو گر پڑے جنکو مُنھ پھیر کر اس نے پونچھا اور پھر اسی کاغذ اور اسی پنسل کو دیکھنے لگا - کاغذ پر لکھا ہوا تھا "تمھاری یہ حالت مجھسے نہین دیکھی جاتی - دل کو سنبھالو - بہت ہوشیار رہی سے"

گو نثار حسین کا دل اسوقت اسکے قابو مین نہ تھا مگر یہ بات بنانی ضرور تھی پھر اسی کاغذ کو دیکھ کر کہنے لگا "نہین یہ اس پنسل کی خطا نہین - کاغذ ہی خراب تھا - پنسل بہت اچھی ہی اور اپنے بکس مین سے کاغذ کا ایک سادہ پرزہ لے کر اسی پنسل سے لکھا "نہین سنبھلتا - کسیطرح ملو - ورنہ میری زندگی کا خاتمہ ہی"

اسقدر لکھا اور گورا کو دور ہی سے وہ لکھا ہوا دکھا کر کہا "مین کہتا نہ تھا کہ وہ کاغذ ہی خراب ہی دیکھیے یہ کاغذ اچھا تھا کیسے حرف بنتے ہین - دیکھیے"

گورا "(غور سے دیکھ کر) ہان اسپر تو حرف اچھے بنے ہین جب تجھے بھی نہین - لاؤ مین تو لکھ کر دیکھون" اور پنسل ہاتھ مین لیکر اسی کاغذ پر لکھی "صبر کرو اور سمجھ لو کہ گورا مر گئی"

جسوقت گورا نے یہ جملہ لکھ کر اپنی پنسل کو روکا تو اسکی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے تھے اور نثار حسین اب اسطرف آنکھ اُٹھا کر نہین دیکھ سکتا تھا مگر پھر بھی اسنے کہا "کیون پنسل اچھی ہی نا - لینا منظور ہی"

گورا "نہین - مجھسے تو اب بھی اچھے حرف نہین بنتے - دیکھو نا" اور پھر وہ اُس کاغذ اور پنسل دونون کو اسکی طرف پھینک دیتی ہی اور نثار حسین اسکو پڑھتے ہی اپنا کلیجہ تھام کر رہجاتا ہی - اسکے دل پر آگ کا ایک شعلہ سا اُٹھتا ہی جو اسکے دماغ مین جا کر تھمتا ہی طبیعت بے اختیار ہو جاتی ہی اور آنکھین آنسو پینا چاہتی ہین مگر اب وہ بے اختیار نکلے پڑتے ہین - آہین سانس سے اُلجھ اُلجھ کر دم گھٹا کیا چاہتی ہین اور نہین تو پھر جلی ہوئی باہر نکلی ہی پڑتی ہین -

گورا اسکے اس اضطرابی حالت کو اوروں کی آنکھ بچا بچا کر موقع موقع سے دیکھ لیتی ہی اور کلیجہ مسوس مسوس کر رہجاتی ہی۔ کہانتک زور چلتا بالآخر گورا سے بھی ضبط نہو سکا جی بھر آیا اور نثار حسین کی بیکس بیتابیان دیکھ دیکھکر اسکے اُمڈے ہوئے آنسو بیطرح آنکھوں کے پردون مین مچلنے لگے۔

اسوقت یہ بڑی خیریت تھی کہ اور سب عورتون کی آنکھین نثار حسین کے بکس کی چیزین دیکھنے مین کچھ ایسی مصروف تھین کہ ان دونون کی طرف کسیکی توجہ ہی نہوتی ورنہ بے اختیاری کے عالم مین اب ان کے حرکات سکنات ایسے نہ تھے کہ کوئی دیکھتا اور فوراً ہی نہ کھٹک جاتا۔

آپ خیال کرسکتے ہین کہ گورا کا آبدیدہ ہونا اسوقت کیا ستم کر رہا ہوگا۔ ہاے وہ آنکھین اور یہ آنسو۔ وہ ننھا سا کلیجہ اور یہ بڑے بڑے صدمے۔ وہ نازک دل اور یہ رنج۔ وہ پیارا پیارا چہرہ اور یہ غم کی نشانیان بھلا کن آنکھوں سے کوئی دیکھ سکتا ہی خصوصاً اسکے جان نثار عاشق ہی کی آنکھین۔ اور وہ بھی کسکے لئے اپنے ہی لئے۔

نثار حسین گورا کو روتے دیکھتے ہی تو بے اختیار ہوگیا استقلال اور احتیاط کا دامن تھرتھراتے ہوئے ہاتھون سے چھوٹ گیا اور قریب ہی تھا کہ نالا گھبرا کر اسکے مُنھ سے نکل ہی جائے کہ اسی حالت مین کسیکی عزت آبرو نے دوڑکر اسکے منھ پر اپنا ہاتھ رکھدیا۔ زبان تھامی۔ گلا گھونٹ دیا اور اسکی روح اس کشمکش مین پڑکر کچھ ایسی بیچین ہوگئی کہ یہ بیٹھے سے بیہوش ہوکر گر پڑا۔

سب سے پہلے اسکی اس حالت پر جسکی نظر پڑی وہ انھین شرمائی ہوئی آنکھون کی نظر تھی جو اوروں کی آنکھ سے بچ بچکر اکثر اسکو تسلی دینے کے لئے اسکے پاس آتی تھی۔ مگر آہ گورا اپنے عاشق کی یہ حالت دیکھتے ہی سہم گئی اسکے چہرے پر فوراً اسیطرح کی سپیدی دوڑ گئی جسطرح صبح کا گریبان چاک ہوتے ماہتاب کا چہرہ بالکل سپید پڑجاتا ہی بے اختیار اسکی زبان سے نکلا "ارے رام رام یہ کیا اسکو ہوا جاتا ہی" اور اسی کے ساتھ اپنے پاس کھڑی ہوئی عورت کا شانہ ہلاکر کہا "وہ۔ وہ۔ تا۔ تا"

خیرتیا بھی یہ سنتے ہی اسطرف مڑکر دیکھتا ہی اور سب عورتون کی نگاہین جو اور طرف متوجہ تھین اسکی طرف ٹوٹ پڑتی ہین اور آپس مین ایک دوسرے سے پوچھتی ہین یہ کیا ہی اور اسکے جواب مین خیرتیا اسطرح کہتا ہی "کچھ گھبرانے کی بات نہین ہی انکو تو یہ بہت دنون سے عارضہ ہوگیا ہی اسیطرح بیٹھے بیٹھے کھڑے کھڑے اکثر بیہوش ہوجاتے ہین۔ زرا گلاب یا پانی ملجاتا تو یہ ہوش مین آجاتے"

رحمدل عورتین اندر دوڑی گئین کوئی گلاب کا شیشہ لئے دوڑا آتا ہی۔ کوئی پانی اور کوئی پنکھا مگر آہ یکسے بس دو دلگیر گورا تھی کہ نہ وہ اپنی جگہ سے جنبش کرسکتی تھی اور نہ ہمدردی

لاتا تو درکنار نثار حسین کے ہوش مین لانے کے لیئے وہ بیچاری اپنے آنسوؤن کا چھینٹا بھی نہین دیسکتی
خیر تیا گلاب پانی چلو مین لے لیکر اسپر چھڑک رہا تھا - ہاتھ پاؤن سہلاتا جاتا تھا اور بیہوشی کچھ اس
شدت کی تھی کہ وہ کسیطرح ہوش ہی مین نہ آتا تھا - اسی اثنا مین گورا کا باپ بھی باہر سے
آگیا اور ڈیوڑھی مین عورتون کا اسقدر مجمع دیکھ کر حیرت سے پوچھنے لگا کیا ہی ؟"
خیر تیا۔ (سلام کر کے) "کچھ نہین حضور - ان کو یہ عارضہ ہی بیٹھے بیٹھے بیہوش ہو جاتے ہین -
وہ دورہ اسوقت بھی انھین ہو گیا (نثار حسین کو جنبش دے کر) ارے میان نثا......"
زبان روک کر رہجاتا ہی اور دل ہی دل مین کہتا ہی "غضب ہو گیا - (بلند آواز سے) مرتضے
آنکھین کھولو (گورا کے باپ سے مخاطب ہو کر) دیکھئے اب ہوش مین آتے جاتے ہین"
گورا کا باپ "انکا نام کیا ہی ؟"
خیر تیا "مرتضے مرتضے کہتے ہین - (اپنے دل مین) کہین کھٹک تو نہین گئے"
گورا کا باپ "اور انکا گھر کہان ہی ؟"
خیر تیا "دیکھئے حضور (نثار حسین کا شانہ ہلا کر) گور گانوہ مین"
نثار حسین کی حالت اب کچھ سنبھل چلی تھی - رفتہ رفتہ اس نے آنکھین کھولدین اور بہت سا
مجمع اپنے گرد دیکھ کر جلدی سے اُٹھ بیٹھا اور اُٹھتے ہی آنکھین پھاڑ پھاڑ کر چارون طرف گورا
کو دیکھنے لگا مگر گورا اب اپنے باپ کے لحاظ سے سب عورتون کے پیچھے آڑ مین کھڑی تھی -
گورا کا باپ ایک جہاندیدہ - تجربہ کار اور سنجیدہ طبیعت کا آدمی تھا پہلے جسوقت وہ گھر سے
نکلکر کہین باہر کسی کام کے لئے گیا تھا اسوقت وہ ان بیچنے والون کو یہان بیٹھا دیکھ کر گیا تھا
اور اب جب وہ واپس آیا تب بھی اسنے انکو یہین موجود پایا - اسپر یہ اور طرہ ہوا کہ انہین سے
ایک شخص اب بیہوش پڑا ہی - یہ بھی وہ دیکھ رہا ہی کہ جسپر بیہوشی کا جادو چلا ہی وہ ایک طرحدار
نکیلا جوان بھی ہی - گو سوئیان در در بیچتا پھرتا ہی مگر شرافت کی نہ چھپنے والی نشانیان بتا رہی
ہین کہ حقیقت مین یہ وہ نہین ہی جسکو اسکی ظاہری حیثیت بتارہی ہی - ریواڑی کا واقعہ بھی اسکے
کان سُن چکے ہین - ان کا نام بتلانے مین خیر تیا کی زبان سے کچھ لغزش بھی ہو گئی تھی گو اس
بگڑی ہوئی بات کو پھر بنا بھی لیا تھا مگر کھٹکی ہوئی طبیعت کا شبہ بڑھا دینے کے لئے وہ ضرور
مدد دیسکتا تھا - ان سب پر یہ مستزاد ہی کہ گورا جو عموماً کسیوقت پلنگ چھوڑتی ہی نہ تھی وہ بھی اسوقت
یہان موجود تھی اور غضب یہ ہی کہ اسوقت معمول سے زیادہ اسکے چہرے پر اُداسی اور پریشانی کی

ہوائیان چھوٹ رہی ہین۔

غرضکہ یہ سب باتین بحیثیت مجموعی کچھ ایسی تھین کہ خودبخود گورا کا باپ اسوقت کچھ کھٹک گیا طبیعت مین شک آگیا۔ اور وہ ان سب عورتون سے جو اسوقت یہان کھڑی تھین کسیقدر چین بہ جبین ہوکر کہنے لگا "یہ کیون یہان اسقدر بھیڑ لگا دیگئی ہی گھنٹے گزر جاتے ہین اور تم لوگون کا سودا ختم نہین ہوتا بھاگو یہان سے" اور یہ سنتے ہی سب عورتین سر جھکائے چلی جاتی ہین جنمین ایک بدنصیب گورا بھی شامل ہے۔

ان عورتون کے جانے کے بعد گورا کا باپ نثار حسین سے مخاطب ہوکر کہتا ہی "تم لوگ کیسے بیفکر آدمی ہو جہان بیٹھ جاتے ہو پھر اُٹھنے کا نام ہی نہین لیتے"

نثار حسین "جی حضور کیا کرین۔ ان عورتون کا سودا تو آپ جانتے ہی ہین جیسے جھگڑے کا ہوتا ہی۔ کچھ ایسا نہ پکا نہ پکایا۔ اور گھنٹے گزر گئے"

گورا کا باپ (نثار حسین سے) "تم تو کچھ پڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہو"

نثار حسین "جی ہم لوگون کا پڑھنا لکھنا کیا۔ پیٹ کے دھندے سے تو نجات ملتی نہین بس یونہی کچھ حرف شناس سا ہون (اپنے دل مین) خدا خیر کرے اسکے تیور کچھ اچھے نہین معلوم ہوتے کہین کمبخت نے پہچان تو نہین لیا"

گورا کا باپ "وہ تو بات چیت ہی سے معلوم ہوتا ہی۔ تمھارا نام؟"

نثار حسین "(گھبراہٹ کیوجہ سے رُک کر) مرتضےٰ (دل مین) بیشک پہچان لیا اَب بڑی مشکل ہوئی (خیر تیا سے) اَب چلو نا"

خیر تیا "(اپنا جھولا سنبھالکر) ہان ہان چلو۔ بہت دیر ہوگئی" اور گورا کے باپ نے ان کو جانے پر آمادہ دیکھکر کہا "ذرا ٹھیرو (نثار حسین سے) اور تمھارا گھر کہان ہی"

نثار حسین "دیکھیے جناب۔ اون۔ اون۔ دہلی مین"

گورا کے باپ کا چہرہ سُرخ ہو چلا۔ اسکی طبیعت کے اسوقت کے پیچ و تاب پیشانی کی شکن یا ابرو کے بل بنکر اسکے چہرے سے نمودار ہوگئے اور خیر تیا اور نثار حسین کے چہرے زرد ہو ہو کر آئے اُنکے حواس انکے پاس سے جاتے رہنے لگے۔ جسوقت دِلّی کا نام نثار حسین کی زبان سے نکلا اسوقت خیر تیا نے تو اپنے دانت کے نیچے انگلی داب کر رہگیا اور گورا کا باپ تیور بدلکر نثار حسین سے کہنے لگا "اور یہ تو بتا تھے گورد اسپور۔ ہین یہ کیا بات!"

نثار حسین "(جلدی سے) جی ہان گورداسپور مین میری شادی ہوئی ہی اب اکثر وہین رہنے کا
اتفاق ہوتا ہی"

گورا کا باپ "(اپنے دل سے) ہی! دیکھا نا۔ کچھ نہ کچھ چال ضرور ہی۔ مجھکو یہ لونڈے بڑے دغاباز
معلوم ہوتے ہین عجب نہین جو انہین کوئی وہی ہو (نثار حسین سے) ریواڑی مین تو تم اکثر آتے
جاتے ہو گے ؟"

نثار حسین "جی نہین بہت ہی کم اتفاق ہوتا ہی (دل ہی دل مین) "آج معاملہ بیڈھب
معلوم ہوتا ہی۔ ضرور پہچان لئے گئے" اور اسیکے ساتھ کچھ عجب قسم کی پریشانی اسکے چہرے پر پیدا
ہو جاتی ہی جس سے گورا کے باپ کے شبہہ کو اور قوت ہوتی ہی اور وہ بہت سخت اور کرخت آواز مین اُسنے
کہتا ہی "تم بڑے دغاباز آدمی معلوم ہوتے ہو۔ سچ سچ بتاؤ کون ہو نہین تو ابھی پولس کے لوگ
آتے ہین۔ ابھی ساری قلعی کھل جاتی ہی۔ نام کیا ہی بتلاتے کیا ہو رہتے کہین ہو اور نام کہین کا
بتاتے ہو (بہت ڈانٹ کر) صحیح صحیح نام بتاؤ۔ نہین تو ابھی ہاتھون مین ہتکڑی پڑی جاتی ہی
بدمعاش حرامزادے"

شیر تیا "(ہاتھ جوڑ کر) اے حضور۔ خواہ مخواہ کے لئے آپ خفا ہوتے ہین۔ بھلا ہمکو اپنا نام
بدلنے سے کیا فائدہ تھا۔ کچھ چور اُچکے تو ہم نہین سوئیان بیچ بیچ کر پیٹ پالتے پھرتے ہین"

اسی قسم کی حجتین ہو رہی تھین گورا کا باپ بگڑ رہا تھا اور یہ دونون چاپلوسی کی باتون سے اُن کے
غصہ کی بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کرنا چاہتے تھے اور اسی کے ساتھ اس امر کی بھی کوشش
کرتے جاتے تھے کہ ان کے شبہہ کو اُٹھا دین اور کسیطرح مدد ملے

اس شور و غل کے بلند ہونے والی آوازین سنکر آس پاس کے بہت سے آدمی جمع ہو گئے
تھے اور اب گورا کے باپ کو اس معاملے کے زیادہ طول دینے مین اپنی رسوائی اور بدنامی کا زیادہ اندیشہ
لگا ہوا تھا اس مصلحت سے بمجبوری اُنھون نے اپنے آئے ہوئے غصہ کو روک لیا اور بہت جھنجھلا کر
ان دونون سے کہا "چلو نکل جاؤ دور ہو مردود یہان سے۔ بھاگ جاؤ خبردار اس طرف کبھی آنا"
سنتے ہی دونون نے سر پر پاؤن رکھے اپنی پٹاریان لیکر گرتے پڑتے یہان سے بھاگے اور جب انکے چلے
جانے کے بعد انکی نظر کا سلسلہ اُن پرندون پر پڑی جو یہان ڈیوڑھی مین پڑے ہوئے اُڑتے
تھے تو یہ انکو اُٹھا اُٹھا کر دیکھنے لگے۔

آہ ان پرندون مین وہ پرندے بھی تھے جن پر پلس کے ہتھان کے بہلانے اپنے اپنے دل کا حال

[illegible] ہاتھوں سے [illegible] اندر چلے گئے

چودھوان باب

اُف رے عتاب

سخت دشوار ہوئی راہ طلب ای تقدیر
دیکھ گرتا ہون ذرا روک مجھے تھام مجھے

گورا کا باپ وہ کاغذ کے پُرزے جو ابھی ڈیوڑھی مین اسکو ملے تھے ہاتھ مین لئے گھر مین داخل ہوا تو اسکا چہرہ طیش سے بیطرح تمتایا ہوا تھا۔ شریف پہلو مین رہنے والے غیور دل سے لگاتار شعلے اُٹھ رہے تھے جو دماغی گذرگاہون مین پیچ و تاب کھا کھا کر دھوئین کی طرح آنکھون سے نکل رہے تھے۔ وہ گورا کو نہایت پُرغضب نظر سے دیکھتا ہوا بالاخانہ پر چڑھ گیا اور اپنی آرامگاہ مین پہنچکر ٹوپی سر سے اُتار کر علیحدہ پھینک دی اور دونون ہاتھون سے اپنا سر تھام کر ایک کُرسی پر بیٹھ گیا۔ غیرت و حمیت کا دریا اسوقت اسکی آنکھون کے سامنے بڑے زور شور کے ساتھ لہرین لے رہا تھا جسمین اس کے پریشان خیالات اُچھلتے ڈوبتے بہتے چلے جا رہے تھے اور وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ اسی غم کے دریا مین وہ اَب ڈوبا اَب ڈوبا اَب ڈوبا۔ عین اسی حالت مین اسکے کانون نے زینہ کی طرف سے کسی کے پاؤن کی چاپ سُنی اور اس نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو یہ دیکھا کہ گورا کی ماں آ رہی ہی۔ گورا کی ماں آکر ایک پلنگ پر بیٹھ گئی اور بیٹھتے ہی اس نے گورا کے باپ سے کہا "ای ہی تم ابھی ڈیوڑھی مین پھیری والے بساتیون سے کیا اُلجھ رہے تھے؟"

اسکا جواب اُسکو ایک ایسے سکوت مین ملا کہ اس سے پہلے اُسکو کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا تھا۔ وہ تھوڑی دیر تک اسی حیرت مین بیٹھی رہی اور جب اس حالت پر چند منٹ گذر گئے تو پھر وہ اسطرح کہنے لگی "یہ ہی ہی۔ خیر ہی۔ اسوقت تو تمھارا مزاج کیسا ہی پوچھتی ہون تو اُس کا جواب تک نہین دیتے آخر بات کیا ہی" اسقدر کہنے کے بعد گورا کی ماں کا خیال تھا کہ ابکی اُسکو کچھ نہ کچھ جواب ضرور ملے گا مگر یہان اَب بھی وہی پہلی کی سی کیفیت تھی ہان اسقدر چھیڑنے سے اتنا تو ہوا کہ گورا کے باپ نے ایکبار اسکی طرف ایک قہر آلود نگاہ سے دیکھا اور پھر نظر ہٹا کر جس انداز سے پہلے بیٹھا ہوا تھا بیٹھا رہ گیا۔

گورا کی ماں کے دل پر گو اب اسکا خوف غالب آرہا تھا مگر اب پھر بھی اس نے بہت دل کڑا کرکے
کہا "اگر معلوم تو ہو مجھ سے ایسی کیا خطا ہوئی - کچھ کہیئے تو ہوا کیا ؟"
گورا کا باپ "تمھاری کوئی خطا نہیں - مگر اسوقت میری طبیعت میرے اختیار مین نہین ہی
شاید کوئی کلمہ تمھارے مزاج کے خلاف میری زبان سے نکل جائے اس لئیے اسوقت بہتر یہی ہی کہ تم
مجکو میرے حال پر چھوڑ دو اور یہان سے اٹھکر چلی جاؤ"
گورا کی ماں "بھگوان سوگند مین تو اب اُسوقت تک یہان سے ٹلونگی نہین جبتک ان کانون
سے یہ سُن نہین لونگی کہ یہ بات کیا ہی"
گورا کا باپ "بات کوئی نہین بس جو میری قسمت مین لکھا ہی وہ پیش آرہا ہی مگر یہ ضرور ہی کہ تم
لوگون کی بے احتیاطی - تمھاری بیفکریان - میری عزت و آبرو تو لے چکی ہین مگر اب مین جانتا
ہون کہ میری جان کے بھی پیچھے پڑی ہین"
گورا کی ماں "(بہت متحیر ہوکر) اوہو رام رام کرو تو یہ کیسی باتین کرتے ہو وہ کیا میری ایسی
خطا ہی - ہائے مجکو تو خبر بھی نہین - کونسی بے احتیاطی مجھ سے ہوئی معلوم تو ہو"
گورا کا باپ "(غصہ کے لہجے مین) آخر یہ تم سب عورتین گھنٹون ڈیوڑھی مین کیا سودا لیا کرتی ہو
کیا بازار نہین ہی - یا کوئی نوکر چاکر نہین ہی جو منگالو"
گورا کی ماں "(سہم کر) کیون نہین پرمیشر کا دیا سب کچھ ہی نوکر چاکر ہی سب چیزین لاتے
ہین یا اور کوئی - اس وقت اتفاق سے پھیری والا آگیا لڑکیان دوڑ گئین - شامت کی ماری
مین بھی جاکر لحظہ کے لئے کھڑی ہو گئی اور پھر دم بھر کے بعد چلی آئی اور آج پر کیا موقوف جب
کوئی پھیری والا آجاتا ہی جاکر سب کھڑی ہو جاتی ہین"
گورا کا باپ "اور یہ گورا وہان کیون گئی تھی اسکا کیا کام ؟"
گورا کی ماں "اے وہ بھی بچی ہی تھی اور وہ ایسی جاتی آتی کہان ہی اسوقت اتفاق سے وہ بھی
چلی گئی"
گورا کا باپ "(برہم ہوکر) تم سُن رہی ہو کچھ جانتی بھی ہو - یہ پھیری والے تھے ؟"
گورا کی ماں "(دانت کے نیچے انگلی داب کر) ہو ہو - اور کون - !"
گورا کا باپ "(غیرت سے سر جھکا کر) کیا بتاؤن میرے خیال مین تو یہ بیہوش ہو جانیوالا
شخص وہی دیوانی دیوانہ نثار حسین تھا جس کا حال جو سنگھ صاحب نے لکھا تھا"

گورا کی ماں "(اپنا سر پیٹ کر) ہائے ہائے یہ وہی موا تھا رام کرے مر جائے گنگا مائی اسکو بہا لیجائیں - اور تمکو معلوم کسطرح ہوا ؟"

گورا کا باپ "جب اُسکا ساتھی اُسکی بیہوشی کی حالت مین اُسکو ہوشیار کر رہا تھا تو ایک مرتبہ اتفاق سے اُس نے اسکا شانہ ہلا کر کہا "نشا" پورا نام ابھی زبان سے نکلا بھی نہ تھا کہ وہ اپنی زبان دبا کر رہگیا اور زبان پلٹ کر مرتضیٰ مرتضیٰ کا نام لیکر پکارنے لگا - بس اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت چاہیئے بالکل کھلی ہوئی بات ہو - تمنے اُسکی صورت شکل بھی دیکھی تھی کیسا طرحدار جوان تھا - یہ بھی تمنے دیکھا ہوگا کہ وہ بیہوش بھی ہوگیا تھا - گورا جو کبھی پلنگ سے جنبش نہین کرتی تھی وہ بھی آج ڈیوڑھی مین کھڑی تھی - تمنے اُسکے چہرے کے اُڑے ہوئے رنگ کیطرف بھی خیال کیا تھا جب وہ بیہوش پڑا تھا تو اُسکے ساتھی نے اُسکے رہنے کی جگہ گورگانوہ بتائی تھی مگر جب وہ اپنے ہوش مین آیا تو میرے پوچھنے پر اُس نے دلّی کا نام لیا"

اور اس کے بعد اُس نے وہ کاغذ کے پرزے اُٹھا کر دکھائے جن پر پنسل سے شوق - بے صبری اور بے بسی کا حال آشکارا کیا گیا تھا - یہ واقعہ سنتے ہی گورا کی ماں نے اپنا سر پیٹ لیا اور پھر جتنا جو کلمے اسکی زبان سے نکلے وہ یہی تھے " ای گورا تو مرگئی ہوتی تو اس جینے سے لاکھ درجے اچھا تھا ہائے اس ننگ خاندان نے تو مجکو کہین کا نہ رکھا - ہی رام ہی پرمیشر کسی کی موت آئی ہو تو اسکو آجائے یا پھر مین ہی اسکے یہ ڈھنگ دیکھنے کے لئے نہ رہون " اسکے بعد عجیب قسم کا ایک سناٹا پیدا ہوجاتا ہی دانتون کے نیچے اُنگلیاں دبی ہوئی ہین - اپنی نور نظر کے یہ بگڑے ہوئے رنگ ڈھنگ دیکھکر غیرت کی ماری ہوئی نظراُن جھکی ہوئی آنکھون سے دل افسردہ نکلتی تھی جنکی شرمائی صورت چھپائے لئے جھکی ہو پلکین آڑ کئے ہوئے تھین اور نظر جس سے یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اسوقت نظر بھی شرم سے خاک مین مل رہی ہی - در و دیوار پر ان کے چہرے کا اداسی پھیکا رنگ چھا گیا تھا اور دماغ سے دل کیطرف آنے جانیوالے خیالات اِنکا منہ دیکھ دیکھ کر سکوت کے عالم مین جہان تھے وہین ٹھٹک ٹھٹک کر رہگئے ہین - اسطرح خاموش بیٹھے بیٹھے جب ان دو غمزدہ دل کی اُلجھن کم نہوئی تو گورا کی ماں ایک ٹھنڈی سانس لے کر اسطرح کہنے لگی " تو کیا سچ مچ یہ وہی شخص تھا ؟"

گورا کا باپ "(بہت پست آواز مین) ہاں ضرور میرا خیال تو ایسا ہی ہی - جہاں جہاں تک اسوقت کے واقعات پر غور کرتا ہون میرے اُسی پہلے خیال کو قوت ہوتی جاتی ہی"

گورا کی ماں "اور یہ کاغذ کے پرزے تمنے کیسے دکھائے تھے - نہین کیا تھا ؟"

گورا کا باپ "اس پر یہ پنسل سے لکھ لکھ کر آپسمین باتین کی گئین"

گورا کی مان "(اپنی انگلی دانت سے دباکر) اور یہ سب گھر کی عورتین کھڑی کی کھڑی ہی رہین کسیکو سوجھا بھی نہین (بیٹھے سے کھڑے ہوکر) دیکھو مین ابھی تو جاکر دریافت کرتی ہون - کیا سب اندھی ہو گئی تھین !"

گورا کا باپ "نہین نہین - ہرگز نہین ایسی باتون کا اپنے دل سے اورون کے کان اور زبان تک پہنچنا اچھا نہین - بڑی بدنامی کی بات ہے"

گورا کی مان "تو مین اسطرح پوچھنے ہی کیون لگی" اور یہ کہکر وہ زینے سے اُترتی ہوئی نیچے چلی جاتی ہے - نیچے پہنچتے ہی اس نے اُن عورتون سے جو اُسوقت گورا کے پاس ڈیوڑھی مین موجود تھین اسطرح باتون ہی باتون مین کہا "ای ہان اسوقت ڈیوڑھی مین جب تم سب کھڑی تھین گورا نے کچھ لکھا بھی تھا"

ایک عورت "نہین تو لکھا کچھ بھی نہ تھا"

دوسری عورت "(پہلی عورت سے مخاطب ہوکر) ای ہان لکھتی تو تھین - آپکو خیال نہین رہا - یاد کیجیے جب پنسل لی تھی نا"

پہلی عورت "ای تو پنسل سے دو چار لکیرین کرکے پنسل کے اچھے بُرے ہونے کو دیکھا تھا یا وہ وہان کچھ لکھنے بیٹھی تھی ؟"

دوسری عورت "ہان ہان بس اسی کو تو مین بھی کہتی ہون"

پہلی عورت "(گورا کی مان سے) بات فقط اتنی ہوئی کہ وہ پنسل لیتی تھین اور اس شرط پر کہ بُری ہوگی تو نہ لینگی - انھون نے وہین کھڑے کھڑے پنسل بنائی اور دو چار جنگیٹھین (؟) زمین پر سے ایک پرزہ کاغذ کا اُٹھاکر کھینچین - کیون ؟"

گورا کی مان "کچھ نہین - یونہین پوچھتی تھی" اور اسقدر باتون کے بعد وہ یہان سے اُٹھکر اُسطرف کو چلی جسطرف گورا اپنا آواس منھ چھپاتے پلنگ پر پڑی آٹھ آٹھ آنسو رو رہی تھی - کم نصیب گورا کے دل پر اسوقت اُلجھن تھی بیکلی تھی - حواسون مین انتشار تھا اور خیالات بچینی کے عالم مین گھبرائے ہوئے مارے مارے پھر رہے تھے کبھی تو اسکا خیال نثار حسین کے آنے کیطرف جاتا تھا اور کبھی اُسکی پہلی ہوئی ہیئت اور وضع کو وہ یاد کرتی تھی - کبھی پنسل لینے اور اپنی مجبوری کیطرف اسکا خیال جاتا تھا اور کبھی وہ اس حالت کو یاد کرکر رہجاتی تھی جو یکبیک اسوقت ڈیوڑھی مین اس کے باپ کے آجانے سے

اسکے دل کی ہو گئی تھی - اسوقت کا سارا نقشہ اسوقت اسکی آنکھون کے سامنے پھر رہا تھا اور وہ سب
باتین ابتک اسکے کانون مین بھری ہوئی تھین جو اسوقت اسکے باپ - نثار حسین اور خیر النسا مین ہو رہی تھین - شوق
رنج - غیرت اور نا امیدی کی فوج کی فوج اسکے پُرارمان جان اور غمزدہ دل پر چڑھائی تھی - یہ ہیبتناک منظر اسکی آنکھون کے
سامنے ہی تھا کہ اسکی مان اسکے قریب پہنچ گئی اور وہ پاؤن کی چاپ سنتے ہی جلدی سے اپنی آنکھون مین آئے ہوئے
آنسون کو پی گئی اور بہے ہوؤن کو جلدی سے پوچھ ڈالا - وہ اپنی ان کارروائیون سے ابھی فارغ بھی نہین ہوئی
تھی کہ اسکی مان نے پکارا "گورا - گورا - کیا سوتی ہی؟"

گورا "(پست آواز مین) نہین امان مین سوتی نہین ہون - یونہین لیٹ رہی تھی"

گورا کی مان "مین دیکھتی ہون آجکل تیری نیند بہت بڑھ گئی ہی - جب دیکھو منھ لپیٹے پڑی سو رہی ہی کمبخت
نے سارے گھر مین نیستی پھیلا دی ہی - نیستی"

یہ سنتے ہی گورا بیچاری ڈر کے مارے ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھی اور اسکی تیز نگاہون نے اسکے اُداس چہرے - پریشان
بالون اور لال لال آنکھون کو دیکھتے ہی کہا "ہائین یہ تیرا حال کیا ہی! یہ رونا کس بات کا ہی - کچھ معلوم تو ہو
یہ کس کے لئے رونا دھونا ہی - مین بھی تو سنون"

گورا "نہین امان مین روتی تو نہین ہون"

گورا کی مان "(چین بجبین ہوکر) روتی نہین تھی تو - یہ آنکھین کیسی لال لال ہو گئی تھین بتا - ؟"

گورا "ابھی ابھی کچھ یونہین آنکھون مین نیند آچلی تھی شاید اسی وجہ سے سُرخ ہو گئی ہونگی"

گورا کی مان "(خشن آواز مین) تو تو ابھی کہتی تھی کہ مین سوتی نہین ہون اور اب کہتی ہی کہ نیند آرہی تھی -
اچھا تیری آنکھون مین یہ آنسو کیسے بھرے ہوئے ہین - پلکین کیون بھیگی ہوئی ہین - آخر یہ بات کیا ہی - کس کا
غم ہی (کچھ جواب نہ پاکر) اری لڑکی تو مجھ سے اُڑتی ہی کل کی چھوکری - مین خوب جانتی ہون جس بات کا یہ رونا ہی -
گورا تو میرے ہر وقت کے لجانے کے لئے کیون زندہ رہی تھی پیدا ہوتے ہی مرگئی ہوتی تو اچھا تھا اور جب
نہین مری تھی تو اب مرجا - دس پانچ روز رو لونگی بس صبر آجائے گا یہ روز تیرے بُرے بُرے ڈھنگ تو نہ
دیکھونگی (چند منٹ دم لیکر) اور یہ ڈیوڑھی مین رقعے بازیان کیسی ہو رہی تھین - اسی کے لئے پڑھایا لکھایا
تھا اری کیون ری مردار!"

گورا "(بہت ہی حیرت زدہ ہوکر) امان آپ اسوقت کیسی باتین کرتی ہین کیسی رقعے بازیان! کسکے سامنے
اور کس سے!! یہ کہتا کون ہی مین ذرا اس کا منھ تو دیکھون ہائے یہ جھوٹ - یہ طوفان - یہ بہتان ہائے آہ
مین جہان جاتی ہون وہین ایک نہ ایک بات بنا دیا جاتا ہی" یہ کہتے ہی کہتے زار و قطار رونے لگی اور [illegible]

اس حالت نے اسکی مادری محبت کو کچھ حرکت دے کر اسکے بھرے ہوئے غصّہ کو کسیقدر روکا اور لحظہ بھر کے بعد یہ کہتی ہوئی یہان سے چلی گئی "ہان ہان مین ضرور تیرے اس رونے سے ڈر گئی - دیکھ لڑکی - ہے ہو وہ بات نہ کر کہ تیری نفت یر کی طرح مین بھی تیری دشمن بنجاؤن"

اسکے چلے جانے کے بعد گورا کو چپ لگ گئی - اس کے ہاتھ کے طوطے اُڑ گئے اسکے پریشان حواسون مین ایک قسم کی کھلبلی پڑ گئی طبیعت مین اُلجھن اور دل مین کچھ اسطرح کی بیچینی پیدا ہو گئی جسطرح جانکنی کے وقت ہوتی ہے - بہت دیر تک اسکو یہ ساری دُنیا ایک طلسمی کارخانہ معلوم ہوتی تھی اور ان سب واقعات کی نسبت اسوقت اسکا یہی خیال تھا کہ وہ خواب دیکھ رہی ہے - گورا کی ماں کے تشکو کات کو ان سب واقعات کے دیکھنے سے گو اسوقت بہت کچھ مدد ملی اور وہ گورا کی صورت سے بیزار بھی بہت ہو گئی مگر نہ اسقدر جسقدر کہ اسکا باپ - یہ بہت سے حیلے بہانے ڈھونڈتی اور واقعات کی تاویلین سوچتی ہوئی یہان سے آہستہ آہستہ بالاخانہ پر پہنچی جہان گورا کا باپ غصّے کے رہ رہکر آنے والے جوش اور ولولون سے اپنے شریف اور غیرت زدہ دل کو بمشکل سنبھالے بیٹھا تھا - گورا کی ماں کے یہان پہنچتے ہی سب سے پہلے جو بات اسکے کانون نے گورا کے باپ کی زبان سے سُنی وہ یہی تھی "کہو کچھ معلوم ہوا؟"

گورا کی ماں "ای ہے کچھ بھی نہین وہ کمبخت تو بیٹھی آٹھ آٹھ آنسو رو رہی ہے - نہ تو اُسنے کوئی رقعہ ہی لکھا نہ کچھ - پنسل البتہ لی تھی اسکے اچھے بُرے کے امتحان کرنے کے لیئے کاغذ پر کچھ چنگیٹھین کی تھین بس اور کچھ نہین"

گورا کا باپ "اجی تم کیا جانو - اسی بہانے سے تو رقعے لکھے گئے تھے - یہ کیا دیکھتی نہین نہ ہوا کیا اب مین اسکا (گورا کا) لکھا بھی نہین پہچانتا!"

گورا کی ماں "(سر جھکا کر) اب جو تم کہتے ہو وہی ہوگا - (ٹھنڈی سانس لیکر) پھر مین کیا کرون اس کمبخت کو تو موت بھی نہین آتی اور نہ مین مرتی ہون" اور پھر زار زار رونے لگتی ہے - تھوڑی دیر کے بعد جب اس حالت مین کچھ کچھ کمی ہوتی ہے تو یہ گورا کے باپ سے اسطرح کہتی ہے "پھر اب کیا کرنا چاہیئے؟"

گورا کا باپ "کیا بتاؤن کوئی بات سمجھ مین نہین آتی" اور پھر یہ کچھ ایسے سناٹے مین آجاتا ہے جسطرح کوئی غوطہ زن فکر کے ناپیدا کنار دریا مین پڑا غوطے کھا رہا ہو اور جب اُچھلکر سطح آب پر آتا ہو تو اپنی موت کو اپنے پاس کی لہرون مین کھڑے دیکھکر یہی خیال کرتا ہو کہ ابکی ڈوبا تو اُبھرا

اَب پھر غیر ممکن ہی۔ اس کی اس حالت مین رفتہ رفتہ جب کچھ کمی ہوتی ہی تو نہایت ہی پُرحسرت
لہجے مین اسکی زبان سے یہ کلمے نکلتے ہین "ایک بات ذہن مین آتی ہی (رُک کر) مگر افسوس ہی کہ
وہ ایسی شرم انگیز ہی کہ دل سے زبان تک لائی نہین جاتی!"

گورا کی مان "(حیرت کے لہجے مین) کیا۔ ایسی کونسی بات ہی؟ مین بھی سُنتی کہیے تو"

گورا کا باپ "کہون تو کیا کہون۔ تم کسطرح مانوگی نہین اور تم تو خود میری ہی غیرت
نہین مانتی ہو اور نہ مانوگی۔ مگر اس کمبخت کا بگڑا ہوا رنگ ڈھنگ جہانتک دیکھتا ہون تو مجھکو
بمجبوری یہی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس ناشدنی کا پیر بواہ ہوجاتا تو اچھا تھا"

گورا کی مان "(بہت [illegible] اچھے سے) پیر بواہ! ارے رام رام۔ اس کا کہین نام بھی نہ لینا۔ کیا تم
مجکو اب کہین منھ دکھانے کے قابل بھی نہ رکھوگے۔ اسکو گلا گھونٹ کر مار ڈالو۔ بازار سے لاکر کچھ کھلا
دو جیسے تمکو منظور ہو مگر نہین ہوگا تو یہ کسیطرح نہین کبھی نہین"

گورا کا باپ "اور خدا نخواستہ خدانخواستہ یہ بھی اگر اورکوئی ناشایستہ حرکت کر بیٹھی تو پھر کتنی
رہجائیگی۔ سمجھ لو"

گورا کی مان "تم بھی بار بار [illegible] ہائے توبہ تم اسوقت کیسی باتین کرتے ہو رام رام کرو پرمیشر
[illegible] کے لیئے رکھے بھی نہین۔ واہ کیا اچھی باتین اپنی زبان سے نکالتے ہو"

گورا کا باپ "[illegible] اچھا [illegible] خیال [illegible] بات آن پھنسی کہہ ڈالی۔ اور مین نے
تو [illegible] کہ اس بات کو خود میری غیرت [illegible] بھی جائز نہ رکھیگی۔ اسکا یہ مطلب نہوگا
[illegible] پوچھا [illegible] بلکہ [illegible] کے لیئے اب جس چیز نے زبردستی بُرا بنا
دیا [illegible] کی کوتہ اندیشی [illegible] تم نہین مانتی ہو نہسہی مگر
تمکو اب اس لڑکی کی تو بہت احتیاط اور دیکھ بھال رکھنا چاہیئے کہ یہ کمبخت باہر کہین بلکہ ڈیوڑھی تک
بھی بے ہیے آنے نہ پائے"

اس قدر کہنے کے بعد اسکے دلپر خدا جانے کیسی اُلجھن پیدا ہوتی ہی کہ وہ بیٹھے سے کھڑے ہوکر یہان سے
چلا جاتا ہی اور گھر سے باہر نکل کر دیوانخانہ مین چُپ چاپ بیٹھا رہتا ہی۔ جب چُپ بیٹھے بیٹھے دل اُکتا
جاتا ہی تو یہ باتین اپنے غمگین دل سے ہوتی ہین "پرمیشر مین کیا کرون ہائے اس ننگ خاندان
نے تو اب مجھے کہین مُنھ دکھانے کے قابل نہین رکھا۔ ریاڈی مین وہ بدنامی ہوئی یہان یہ معاملہ
پیش آیا اور نہین معلوم ابھی کیا کیا ہونا ہی (تھوڑے سکوت کے بعد) مگر ایک بات تو مین ضرور

کہون گا یہ بیوہ لڑکیون کا گھر مین بٹھائے رکھنا کچھ اچھی بات نہین ہی آخر وہ بھی تو آدمی ہین - انکا بھی تو نفس ہی انکی بھی تو خواہشین ہین - میرا تو بے اختیار یہی دل چاہتا ہی کہ اس بُری رسم کے مٹانے کی ہندوستان مین اور علی الخصوص اپنے ہم مذہبون مین مین ہی ابتدا کرون جسقدر میری رسوائی اس کمبخت گورا کے بیر بواہ کر دینے مین ہوگی وہ غالباً اس سے کم ہوگی جسکا اندیشہ ایسا نکرنے کی حالتمین لگا ہوا ہی مگر بڑی مشکل تو یہ ہی کہ اسکی والدہ صاحبہ اور برادری کے لوگ اس امر پر کسیطرح راضی نہون گے (آرام کرسی پر لیٹ کر) چندر سین کی صورت بُری ضرور ہی مگر اُسیکے ساتھ وہ تعلیم یافتہ اور ایک لائق شخص بھی ہی - اگرچہ اسکی سابق کی بدنما کوششون نے اسکی محبت ثابت کرنے مین بہت کامیابی حاصل کی ہی مگر وہ نہایت ہی نازیبا طریقہ تھا اور مین سنتا ہون کہ اب تک بھی وہ اپنی کوششون سے غافل نہین ہی (تھوڑے سکوت کے بعد) کوئی کہتا تھا کہ اُسکی بیوی بھی مرگئی ایسی حالت مین تو میرے نزدیک اگر اسی کے ساتھ اسکا بواہ ہو جاتا تو شاید بُرا نہ تھا "

یہان تک اسکا خیال پہنچکر دم لینے کے لئے یکبارگی رُک گیا - طبیعت کی بڑھی ہوئی بدمزگی مین ایک گونہ کمی آچلی اور پیشانی کے پڑے ہوئے بل اپنا رُخ بدلکر جسطرف سے آئے تھے اُدھر چلے -

عشاق کی تیرہ بختی ساری دنیا مین ضرب المثل ہی مگر چندر سین تو اچھا تھا - تیری محبت مین اثر اچھا تھا اور سب سے اچھی تیری قسمت تھی جو اسطرح کا دل خوش کن خیال گورا کے باپ کے دل مین منجانب اللہ پیدا ہوا - یہ آنے والا خیال سطح آب پر آنے جانے والی لہرون کا حکم نہین رکھتا تھا بلکہ چندر سین کی قسمت ہر پھر کر اسی خیال کو بار بار اسکے سامنے پیش کرنے لگی - گورا کی مان بھی با دل ناخواستہ تھوڑے دنون مین اس امر پر راضی ہو چلی اور پھر یہ خیال ان دونون کے دل و دماغ سے نکل کر ان کے مُنھ اور زبان تک اور زبان سے نکلکر اورون کے کانون تک پہنچ رہے ہین - اسکی ابھی ہمکو خبر نہین کہ یہ خبر چندر سین اور گورا کے کانون نے بھی سُنی ہی یا نہین مگر ہان اتنا ضرور جانتے ہین کہ جسوقت یہ خبرین دونون کے کانون تک پہنچین گی تو اس کے سُنتے ہی اگر کسی کا دل خوشی سے سینے مین ذرا آرام لینے کے لئے بیٹھے گا تو کسی کے اُبھرے ہوئے سینے مین ننھا سا کلیجہ حیرت زدہ ضرور اچھل ہی تو پڑے گا -

پندرھوان باب

خوشخبری

کرلیا وعدہ اُنھوں نے ہوگئی تدبیر وصل
اور اِس پر بھی اگر تقدیر اُلٹی ہو تو ہو

شام ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہے۔ دن کی اور وہ بھی موسم گرما کی قیامت خیز گرمی وقت کا رُخ بدلتے کچھ ٹھنڈک سے اگر بدل نہیں چلی ہے تو اسمین شک نہین ہے کہ کچھ کچھ کم تو ضرور ہو گئی ہے۔ ہوا گو ابھی بند ہے اور ہر شخص پسینے مین نہایا ہوا بیٹھا ہے مگر کسی وقت جو کوئی ہوا کا جھوکا آجاتا ہے تو اسوقت اس پسینہ کا ملجاتا ہے۔ آسمان کے اس گرد آلود چہرے پر جسپر دن بھر گرد و غبار کی چڑھائی رہی ہے اسوقت لیلیٰ شب نے اپنے لانبے لانبے گیسوؤن کا بندھا ہوا جوڑا کھولکر کچھ ایسے بال بکھرا دیے ہین کہ وہ سارا گرد و غبار چھپ گیا ہے اور اب اگر وہان پر کچھ نظر آتا ہے تو بس چمکتے ہوئے تارے۔ ان تارون کی چھاؤن مین چندر سین باہر والے مکان کے صحن مین چپ چاپ اُداس اُداس بیٹھا ہے۔ کچھ ہمنشین بھی پاس بیٹھے ہین اور اسکو ملول دیکھ کر اسطرح کہتے ہین "چندر سین صاحب اس رنج و غم سے کیا فائدہ! پرمیشر کی یہی مرضی تھی۔ بیشک آپ پر آسمان ٹوٹ پڑا۔ آپ کی خانہ ویرانی ہوگئی آپ کی راحت آپ کا چین گویا دُنیا سے اُٹھ گیا مگر جو امر انسان کے اختیار سے باہر ہو گیا ہو اُسپر اُس کو ضرور صبر کرنا چاہیے"

دوسرے صاحب "اجی آپ بھی عجیب چیز ہین۔ ان حضرت کو اپنی بیوی سے اسقدر الفت ہی کب تھی جو انکے مرنے کا اسقدر رنج و غم ہوتا"

تیسرے صاحب "جناب نسہی۔ مگر پھر بیوی تھی۔ ہر طرح کی ہمدرد۔ ہمراز۔ راحت و رنج کی شریک وہ ایسا کون بشر ہے جسکی طبیعت کو اپنی بیوی سے تعلق نہو اور اس کے مرنے کا رنج نہو"

چوتھے صاحب "اور جس بات کا بیچارے کو غم ہے اسکا کوئی تذکرہ ہی نہین کرتے کیا ناشناس لوگ باقی رہ گئے ہین"

اس جملہ کے ختم ہوتے ہی سب لوگ قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور انھین کے ساتھ چندر سین بھی۔ اصل یہ ہے کہ ابھی حال ہین چندر سین کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے اور انکی دائمی مفارقت کے صدمہ نے گورا کے صدمہ فراق مین ملکر غم کو دوبالا کر دیا ہے۔ وہ ہے اور اسکا غمزدہ دل۔ دل ہے اور فراق کے صدمے۔ صدمے ہین اور ایک لحظہ اسکو چین نہین لینے دیتے۔ گورا کی محبت اسکو ایک مرتبہ ملنے کا آسرا لاکر الور تک لے گئی تھی مگر علانیہ طور پر تو وہ گورا کے گھر جانا مناسب نہین سمجھا اور پوشیدہ طور پر ایک نظر دیکھ لینے کے لیے جسقدر کوششین کی گئین وہ سب ستار حسین کی حرکتون کی بدولت اپنی نارسائی کا عذر پیش کرکے اپنا سا منھ

دلارام "مگر تمکو خوش ہونا چاہیئے تمھارا عشق کام کر گیا - نارسا آہ عرش کی زنجیر ہلا آئی - عرش ہی کی زنجیر نہین - گورا کے دل کو بھی - اسکے ماں باپ کے دلکو بھی اور ان سبکے دلون کو جو تمھارے مطلب نکلنے مین کچھ تمھارے فلک کی مخالفانہ گردش سے کم نہ تھے - ایشور نے تم پر دیا کی اور اس آسمان کو بھی بالآخر تم پر رحم آگیا "

چندر سین "خیر جیسا میرا مقدر ہے اسکو مین خوب جانتا ہون - تم اسوقت جس خبر سنانے کے لیئے آئے اسکو بیان کرو "

دلارام "اُف یہ جلدی - یعنی یونہین مفت - درست - جناب پہلے کچھ کھلوائیے "

چندر سین "(بہت مشتاق بنکر) پرمیشر کے لیئے جلدی کہو - اب مجکو صبر کی تاب نہین - نا اُمید تمنا - جان توڑنے والے میرے ارمان - زمانہ کی طرح چکر کھاتے ہوئے میرے سر مین رہنے والے پریشان خیال سب میرے غمزدہ دل پر بے خبری کے عالم مین اسوقت چارون طرف سے ٹوٹ پڑے ہین - واقعی اگر تمنے ایسی کوئی دل خوش کن بات سُنی ہی تو اب انکو انتظار کی زیادہ تکلیف نہ دو - اب انمین ذرا بھی سکت باقی نہین رہی ہی "

دلارام "اُف ری بیصبری - سُنیئے جناب مجکو بہت معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہی کہ گورا کی بے اعتدالیان دیکھ دیکھ کر ان کے ماں باپ کا اب مستقل طور پر یہ ارادہ ہوا ہی کہ اسکا بیاہ کر دین - بر کے انتخاب مین جسکی طرف انکے خیال کی نگاہ گئی ہی وہ خوشقسمتی سے آپ ہی ہین "

چندر سین "(بہت خوش ہو کر) یار سچ کہتے ہو؟ تمھین پرمیشر کی قسم "

دلارام "(طنزیہ لہجے مین) اور کیا جھوٹ کہتا ہون آپ بھی عجیب آدمی ہین "

چندر سین "بھائی مین کیا کرون مجکو تو اپنی تقدیر سے یہ کسیطرح باور ہی نہین آتا - اور یہ گورا کی بے اعتدالیان کیسی ؟ "

دلارام "اجی وہی نثار حسین والا انور کا معاملہ اور کیا "

چندر سین "(قہقہا لگا کر) بہت تیری کی - گیا تھا وہان بدمعاش ملنے کے لیے بڑے عاشق بنے تھے بچہ کیسی کرکری ہوئی - یاد ہی تو کرتا ہوگا "

دلارام "یاد کرتا ہوگا پرمیشر نے چاہا تو ابھی یاد کرے گا اور یاد بھی تمام عمر "

چندر سین "اپنی چارپائی دلارام کی کرسی کی طرف بڑھا کر) مگر یہ بتاؤ یہ خبر تمکو کسطرح ملی "

دلارام "اسکی خبر مجکو پہلے تو انور کے ایک میرے دوست کی تحریر سے ملی تھی جو گورا کے خاندان

سے ہین مگر مجکو اسکا اعتبار کسیطرح نہ آتا تھا لیکن ابھی ابھی مجکو بہت معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہی کہ گورا کے باپ کے پاس بہی اسی مشورے کے لئے آپکے چچا صاحب کے نام آج ایک خط آیا ہی جسکو سُنکر مجکو اپنے دوست کی تحریر پر اطمینان اور اعتبار اور آپکی خوش قسمتی کا یقین لانا پڑا "

دلارام یہ باتین کر رہا تھا اور چندرسین کے وہ دلی ارمان اور تمنا جنکو نا امیدی کے ظالم ہاتھون نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا یہ دل خوش کُن خبر سُنتے ہی آواگون کے عقیدے سے پھر از سر نو زندگی کے دوسرے قالب مین ڈھلکر اسکے کانون کے پردے پکڑے کھڑی تھین ۔ شوق بیتابی کے عالم مین قوت سامعہ کے ساتھ ساتھ کانون سے باہر نکلا پڑتا تھا ۔ کلیجہ اُچھل رہا تھا اور سوداز دہ سر مین رہنے والے پریشان خیالات دل کے ایک ایک گوشہ مین اترائے ہوئے پھرتے تھے اور یہ کلمے کچھ عجیب ذوق و شوق کے عالم مین اسکی زبان سے نکل رہے تھے " دلارام تم نام ہی کے دلارام نہین ہو بلکہ واقع مین دلارام ہو اور کسی کے لئے ہو یا نہو مگر اسمین شک نہین کہ چندرسین کے حق مین تو ضرور دلارام ہو ۔

اِن باتون کے بیان کرنے مین اسوقت تمھارے ہونٹھون کی حرکت سے آسمانی فضا مین بھری ہوئی ہوا کو جو حرکت ہوتی ہی اور وہ متموج ہو کر جس طرح میرے کانون کے پردون مین ہوتی میرے دل و دماغ مین پہنچتی ہی اس لئے میرے پژمردہ دل کو جسقدر تازگی ہوتی ہی اسکا اندازہ تم کسی ایسے اُجڑے ہوئے گلشن مین جا کر اچھی طرح کر سکتے ہو جسمین موسم بہار کے جانفزا جھونکون نے قدم رکھکر ابھی ابھی کونپل نکالدی ہو ۔ سوکھے درخت ہرے ہو گئے ہون ابھی انمین کلیان آئی ہون اور ابھی وہ خوشی کے مارے اپنے جامے مین پھولی نہ سماتی ہون ۔ اسمین کوئی شک نہین کہ دوستی کے حق ادا کرنے والے بُرے وقت مین کام آنے والے کی زندہ مثال اگر دُنیا مین کوئی ہو سکتی ہی تو وہ تم ہو "

دلارام " نہین نہین ۔ یہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اپنی محبت سے کہہ رہے ہو ۔ مین کیا ہون اور میری کوششین ہی کیا ! مگر ہان مین تمھارے رنج پر غم کرنے والا اور مسرت پر خوشی کرنیوالا ضرور ہون "

چندرسین " خیر جو کچھ ہو اور جیسے ہو مگر میرے لئے ضرور اچھے ہو لیکن یہ بتاؤ کہ اَب کرنا کیا چاہیئے "

دلارام " اَب کرنا کیا چاہیئے ! خوشی ۔ اور کیا بس "

چندرسین " (مسکرا کر) ایشور جب وہ دن دکھائے بھی ! ۔ مین یہ کہتا تھا کہ اگر اس موقع پر گورا کے باپ کے خیال اور ارادے کو ہماری تحریک اور کوششون سے اور کچھ مدد پہنچاتی تو نہایت

مناسب تھا - مبادا کوئی دشمن دراندازی نہ کر بیٹھے اور ان کا آیا ہوا خیال زمانہ کی طرح نہ پلٹ جائے (اپنا پلنگ دلارام کی کرسی سے بالکل ملا کر) اس مصلحت سے مین یہ مناسب سمجھتا ہون کہ کچھ دنون کے لئے اگر مین آلور چلا جاتا تو اچھا تھا -

دلارام "نہین ایسا ہرگز نہین کرنا چاہئے - اسمین گورا اور گورا کے باپ کی ایک قسم کی بدنامی کا خیال اور اسکے ساتھ بنا بنایا کھیل بگڑ جانے کا اندیشہ ہی -"

چندرسین "نہین تم جانتے نہین ہو اگر اس نسبت سے گورا انکار کر بیٹھی تو پھر کسی کئے کچھ نہو سکے گا اپڑا کام تو اسوقت گورا کا سنبھالنا ہی - مین وہان موجود ہون گا تو شاید ظالم کو میری محبت کا کچھ لحاظ و پاس آجائے "

دلارام (حیرت کے لہجے مین) تو کیا انکی طبیعت کو تمھارے ساتھ مطلق لگاؤ نہین ہے وہ تمکو بالکل نہین چاہتین !! اگر ایسا ہے تو تم ایسے ناآشنا شخص کے پیچھے کیون خراب ہو رہے ہو "

چندرسین "نہین محبت تو ضرور ہوگی - ہونا کیا معنی - مگر شرماتی ہوگی (اپنے دلمین) ہائے گورا نہین معلوم تیری بہری مجکو کہان کہان اور کسکے کسکے سامنے شرمندہ کرے گی - ہائے تو تو ایک ملکش برا اپنا دل اور دل کے ساتھ مین جانتا ہون اپنا ایمان تک دئے بیٹھی ہے - کیا مشکل کی بات ہے چھپاتا ہون تو کام نہین نکلتا صاف صاف کہتا ہون تو ہنسی ہوتی ہے - آہ دیکھئے وہ اس بات پر راضی بھی ہوتی ہے یا نہین - مگر مجکو اس موقع پر دلارام سے کچھ چھپانا نہین چاہئے (دلارام سے) مین جانتا ہون کہ گورا مجکو دل سے کبھی پسند نہین کرے گی اس کی شوخ دختر نگاہون نے اپنی جوانی کی بدمستی سے جنگلی ہرنون کی طرح غیرون کے حسن کے ہرے بھرے تختوں پر خوب چوکڑیان بھری ہین بھلا وہ مجھے کیون پسند کریگی میرے نزدیک ضرور اس امر مین کوشش کرنا چاہئے کہ پہلے نہی مگر اب تو اسکا دل مجبر مائل ہو جائے اور اس بات کا تو خیال ہی نہین کرنا چاہئے کہ اسکا مجھسے اسقدر کیون بیزار ہے - سارے جہان کے معشوق در پئے صورت دیکھو نکا یہی طور یہی طریقہ ہے "

دلارام "ہون (اپنے دل مین) وہ تیری صورت ہی ... ابھی سے مرتیا

اپنے دل کو کیا کرے - یہ دل کمبخت کا معاملہ بڑا ٹیڑھا ہوتا ہے (چندر سین سے) میرے خیال میں گورا سے زیادہ گورا کے باپ اور رنجیت سنگھ کو اس معاملہ میں ہموار کرنا ضروری ہے - انکا آیا ہوا خیال کہیں نہ جانے پائے - ہندوستان کی بیزبان لڑکیون کی ضامندی اور نارضامندی - نفرت اور خوشی انکو اس معاملہ میں مطلق دخل نہیں وہ بالکل مردہ بدست زندہ کے مصداق ہیں - انکی قسمت کا فیصلہ بس انکے بزرگون کے ہاتھ میں ہے اور انہیں کو قابو میں رکھنا چاہیئے "

چندر سین " ہان یہ آپ سچ کہتے ہیں مگر چاچا اور پیاری گورا کے باپ کو بھی اس رائے پر قایم رکھنا بھی تو ضروری ہے - ہائے میری قسمت میرے خراب کرنے کے لئے نہ معلوم کتنی تبدیلیان کسقدر انقلابات انکے خیال میں پیدا کرتی ہے "

دلارام - (تھوڑے سکوت کے بعد) تو میں آور جانے کی تو رائے ندونگا - وہان کا معاملہ بہت نازک ہے اور تمھارے شوق عشق کی فتنہ زا شورشون سے مجکو اس امر کی کبھی امید نہیں ہوسکتی کہ تم وہان پہنچکر اس کام میں سلامت روی اور سنجیدگی سے کام لوگے ایسا نہو کہ تمھاری بے اعتدالیون سے سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے (پھر ساکت ہوکر) اچھا تم یہین رہو رنجیت سنگھ کی طبیعت اور خیال کو سنبھالے رہو - مین کل الور چلا جاونگا اور جو کچھ مجھسے ہوسکیگا تمھارے لئے وہان کوشش کرونگا "

چندر سین (بہت خوش ہوکر) دلارام تمھاری کس کس ہمدردی اور غمگساری کا شکریہ ادا کرون - تمنے تمھارے احسانون نے ہمیشہ کے لئے تمھارے سامنے میری گردن جھکا دی ایک گردن ہی نہیں میرا دل بھی "

دلارام - نہین نہین یہ آپ کیا کہتے ہیں اول تو مین نے کیا ہی کیا - کچھ نہین اور اگر بالفرض ایسا کرون تو بجز اسکے کہ اپنی دوستی کا حق ادا کرون - اپنے فرض سے سبکدوش ہون اسکے سوا اور کچھ بھی نہین - اپنے فرائض کے ادا کرنے مین کبھی کوئی شکر و تعریف کا مستحق نہین ہوسکتا ہان البتہ اپنے منصب اور فرض کے ادا کرنے مین وہ ضرور ایشور کا گنہگار بن سکتا ہے تو کا دشمن اپنا بدخواہ اور مذمت کے قابل - میرے نزدیک ہر شخص کو اپنے دوست کا اسیطرح رازدار ہمدرد - دلسوز اور خیرخواہ ہونا چاہیئے جسطرح کہ وہ اپنی ذات کا "

یہ باتین ہو ہی رہی تھیں کہ رات کے بارہ بجے اور گجر کی صدا نے ان دونون کی لطف کی باتون میں

وہی بے لطفی پیدا کردی جو شب وصلت میں صبح کے گجر کی صدا۔ او رہت حیرت کے ساتھ
دلآرام کی زبان سے یہ جملہ نکلا "وہ ! آدھی رات آگئی ! ابھی ہم تو اب جاتے ہیں صبح ہوتے
آنور کی تیاری کرنا ہے" یہ کہکر دلآرام اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنی اپنی کوششون کے عہد و پیمان
ہوکر دلآرام تو اپنے گھر چلا گیا اور جنید حسین بہت خوش خوش اپنے پلنگ پر لیٹ رہا۔

سولھوان باب

غیبی سامان

فریاد۔ نالہ۔ شور۔ فغان۔ شیون۔ اشک۔ آہ

ساتون فلک بھی کرتے ہین ان سات کا لحاظ

ہمارا شوریدہ سر دوست نثار حسین خدا خدا کر اب اپنے وطن ریواڑی مین پہنچ گیا ہے
اور اسکے اس الجھن اور انتشار مین بھی کچھ کچھ کمی ہو چلی ہے جسکو گورا کے باپ کے خوف نے اسکے
دل مین سما کر پیدا کر دیا تھا۔ مگر ہائے رے بے حیائی بندہ خدا نے اسقدر ذلت اوٹھائی
لیکن جنون کے مادے کا اسکے دل و دماغ مین اب تک وہی جوش و خروش ہے جو اس سے
پہلے تھا۔ ریواڑی کے کل واقعات اسکے دل کے ساتھ چھیڑ کرنے کے لئے اسکی آنکھون کے
سامنے پھر رہے ہین۔ گورا کی للچائی ہوئی پرنم آنکھون کا خیال بار بار آکر اسکو آٹھ آٹھ
آنسو رُلا رہا ہے اور فراق کی اذیت اسکو کسیطرح چین نہین لینے دیتی وہ یہ بھی خوب
سمجھتا تھا کہ گورا کے باپ نے اسکو پہچان بھی لیا ہے اور اگر اچھی طرح نہین پہچانا ہے تو وہ
اس سے کھٹک ضرور گئے ہین۔ اسپر بھی اسکا دل نہین مانتا تھا اور بالآخر وہ ایک مرتبہ آور
گئے بہت کچھ زور بھی لگائے اس گھر مین آنے جانے والیون کو بھی کچھ دے دلا کر حضرت نے
کا تھا مگر گورا کی اب نتیجہ اس احتیاط کے ساتھ اس گھر مین دیکھ بھال ہو رہی تھی کہ یہ کیا اسکی
خبر تک بھی گورا کے پاس نہ پہنچنے پائی۔ اپنا سا منھ لیکر پھر آئے اور اسکے دلی ارمان اور
آرزوئین بڑی حسرت کے ساتھ اسکا منھ دیکھ دیکھ کر رہ گئین۔
اب قدم قدم پر پیش آنے والی ناکامیان اسکی امیدون کو جواب دے چکی تھین اور

ناامیدی کا اودا اس رنگ اصلی طبیعت پر اپنا رنگ جما رہا تھا - عالم امکان مین ایسی کوئی تدبیر نہ تھی جو اُٹھا رکھی گئی ہو اور کوئی فکر ایسی نہ تھی جسنے اپنی مجبوری کا عذر پیش کر کے اسکے شوق بھرے دل کا آسرا توڑ نہ دیا ہو - ایسی مجبوری کے موقعون پر اور اسکی کیا تخصیص ہے کل مجبوریون کے موقعون پر جب حضرت انسان کی کچھ نہین چلتی ہے اور محض ناامیدی ہی ناامیدی سے سابقہ پڑتا ہے تو پھر خدا ہی یاد آتا ہے تعویذ و نقوش کی بھرمار ہوتی ہے اور خدا رسیدہ لوگون کی طرف التجا لائی جاتی ہے -

خوب ہی گنڈے تعویذ ہوئے - عمل بھی پڑھے گئے اور خدا جانے کیا کچھ کیا گیا مگر سب بے سود تھے - انکی وہ کم نصیب بیوی جنکی پھوٹی قسمت ازل سے انکے ساتھ لڑی تھی انکے یہ رنگ دیکھتے دیکھتے انکا غم کھاتے کھاتے اور غصے سے اپنا خون جگر پیتے پیتے آخرکار موت کا چھلکتا ہوا جام پی کر ہمیشہ کے لئے انکو خیرباد کہتی ہوئی دنیا سے چل بسی اور یہ ایک پہلی جان تھی جسکی قربانی اس خانہ خراب عشق کی بارگاہ مین چڑھی - ان مرحومہ کے باپ بھی اپنی لخت جگر اور نازون کی پالی ہوئی پر آئے دن کے صدمے دیکھتے دیکھتے اور بالاخر اسی کوفت مین اُن بیچاری کو اپنی آنکھون کے سامنے دنیا سے اوٹھ جاتے دیکھکر تھوڑے دنون بھی اور زندہ نہ رہ سکے - مگر نازنین کو ان جھگڑے بکھیڑون سے کوئی سروکار نہ تھا اسکے عشق کی شورشین روز بروز بڑھتی ہی جاتی تھین اور جسقدر فکرین کیجاتی تھین سب الٹی ہی پڑتی تھین - جب ہر طرف سے اسکو ناکامی ہی ناکامی نظر آئی تو سر مین بیطرح سودا اُچھلا جوش جنون کا زور بڑھا اور یہ اپنے ہم مشرب مجنون کی سنت ادا کرنے کے لئے ریواڑی چھوڑ کر کوہ و صحرا کی طرف نکل گئے - اس صحرانوردی مین تھوڑے دنون تک بشیرا اور خیرتیا نے بھی انکا ساتھ دیا مگر ہمیشہ کون کسکا ساتھ دیتا ہے اور پھر اس سخت راہ مین - سب تھک تھک کر رہ گئے تاہم انکے خیال و جستجو سے غافل نہین رہے -

ایک روز دوپہر کا وقت تھا اور موسمی گرمی بہار کی معتدل شوخی سے نکل کر تابستان کے شرربارون مین مل گئی تھی - آفتاب موسم اور دنیا کے تغیرات دیکھتے دیکھتے جھنجھلایا ہوا اسیطرح غصے مین بھرا ہوا تھا جسطرح کوئی نامراد عاشق نت نئی مصیبتین دیکھ دیکھ اپنی دیر لگانیوالی موت پر - اپنی تقدیر پر اور اپنی بگڑی ہوئی قسمت پر بے طرح بگڑ رہا ہو جن چلچلاتی ہوئی دھوپ پڑ رہی تھی اور پہلو بدل بدل کر آسمان سے آنے والی آفتابی کرنون

سے بگولے زمین سے اٹھ اٹھ کر دست و گریبان ہو جاتے ہین سخت دل پہاڑون سے آہون کے شعلے بلند ہو رہے ہین جنکے اٹھنے کی لہردار حرکت زرا غور سے دیکھنے مین نظر آتی ہے اور ریگستانی میدانون مین تڑپنے والے ذرّے ایسے گرم وقت مین کھلے میدانون کی پھرنے والی چڑیان درختون کے کنج مین گھس رہتی ہین - رہرو مسافر بھی کہین نہ کہین تازہ دم ہونے کے لئے دم بھر ٹھہر جاتا ہے اور کاروباری آدمی بھی کام چھوڑ چھوڑ کر اپنے اپنے گھر پہنچ جاتے ہین مگر آہ خدائی کا مارا نثار حسین اسوقت بھی ان لق و دق جنگلون کے کھلے ریگستانی میدانون مین اور ان بیدار درون مین سرگردان و پریشان پھر رہا ہے جو الور کے گرد واقع ہین - وہ دیکھئے سامنے چلا آتا ہے جسکو اس ریگستانی میدان کی اڑتی ہوئی خاک اور خاک سے اوٹھنے والے بگولے اپنے آغوش مین لئے ہوئے ہین - اسکے سر کے پریشان بال اسکی بے اعتنائیان دیکھ دیکھکر پریشانی کے عالم مین کچھ تو وبال دوش بنکر رہگئے ہین اور کچھ آسمان سے آنے والی بلاؤن کا خاکہ اڑانے کے لئے سر پر جھرمٹ مارے آسمان کو تک رہے ہین - چہرے پر گرد و غبار بھی اچھی طرح جما ہوا ہے آفتاب کی تابش دہوپ کی گرمی لون کے بیدرد طمانچون نے اسکے چہرے کے رنگ کو بالکل بگاڑ دیا ہے آنکھون مین آنسو مین منھ پر نالہ اور بیچارے کے ہونٹھون پر پپڑیان پڑ گئی ہین -

جس مقام کا یہ سین دکھا رہے ہین وہ راج الور کے شمالی تھانہ خوشحال گڈھ کے قریب ہے اسوقت ایک وسیع میدان ہمارے پیش نظر ہے جسمین جہان تک نگاہ جاتی ہے بجز ایک لق و دق میدان کے اور کچھ نظر نہین آتا جسمین آفتاب کی حدت دہوپ کے قالب مین ڈھل ڈھل کر آسمان سے اتر رہی ہے یا ریگ کے قدرتی بچھونے پر فتنے ماہی بے آب کیطرح تڑپ رہے ہین دور دور تک کہین کوئی درخت نظر نہین آتا اور بیچارا نثار حسین تنہا اپنے ان نہ اوٹھنے والے پاؤن کو زبردستی اٹھا رہا ہے جسمین چھالے ہین چھالون مین کانٹے اور کانٹون کی کھٹک آنکھین پھاڑ پھاڑ کر بار بار چارون طرف دیکھتا ہے مگر جب کہین کوئی ایسے سایہ کا مقام دکھائی نہین پڑتا جہان دم بھر بیٹھکر اپنے دل سے راستے کی دہوپ کے بھرے ہوئے شعلے اور چھالون سے کانٹے نکالے تو یہ گرم آہون کی جگہ ٹھنڈی سانس لیکر اسطرح اپنے دل سے کہتا ہے " واہ رے نصیب کیا خوب تونے د دی - ٹیڑھے آسمان خوب دل کھولکر ستالے - دوستو - عزیزو تمھین بھی

[illegible] ساتھ دیا - واہ! سچ ہے برے وقت کوئی کسیکے کام نہیں آتا اب اسوقت
کسی نے بھی ساتھ نہ دیا مگر ساتھ دیا تو میری بدبختی نے کچھ رفاقت کی تو گورا کے خیال نے - زمانہ
فلک کی نیرنگی کا قائل ہی مگر میں جانتا ہوں بالکل غلط - سراسر جھوٹ - ہائے اب پیاری
گورا کی صورت بھی ایک نظر دیکھنا محال ہے - بیچاری گھر سے باہر نکلنے نہیں پاتی کسیکی خبر کا
اسکے پاس تک گزر ہونے نہیں پاتا - ہائے اب وہ کسطرح دیکھنا نصیب ہوگی - اور نہیں
معلوم یہ کیلئے میری وحشت مجھکو پہاڑ پہاڑ جنگل جنگل لئے پھرتی ہے - آہ کسی جگہ چین سے دم بھر
بیٹھنے نہیں دیتی - ہائے کوئی بیٹھے تو کسطرح! یہ سودا زدہ دل بھی تو مانے دل کا درد بھی
تو بیٹھنے دے - درد کی کھٹک ہی تو ٹھہرنے دے - اور اب تو پاؤں میں طاقت بھی نہیں
رہی - چھالے چلنے نہیں دیتے - اُف! اسوقت دھوپ بھی کس بلا کی پڑتی ہے معاذ اللہ
دھوپ تو دھوپ یہ کمبخت میدان بھی عرصہ محشر سے کم نہیں کسیطرف کوئی درخت نظر نہیں آتا
ورنہ اسی کے سایہ میں لحظہ بھر بیٹھکر سستا لیتا - ایک قطرہ پانی کا ملجاتا تو حلق تر ہو جاتا -
انھیں خیالات میں غلطاں پیچاں چلا جاتا تھا کہ اسکی ڈھونڈھنے والی نگاہ نے ایکطرف
دور کو ایک درخت دیکھا اور یہ گرتا پڑتا جلدی جلدی اسطرف کو چلا -

یہ برگد کا ایک عظیم الشان درخت تھا جسکے لٹکنے والی ریشہ دار جڑیں قوت نامیہ کے زور سے جا بجا
درخت بنکر زمین سے نکلی تھیں اور انکے سایہ نے اسوقت کی دھوپ سے جھگڑ کر زمین کا ایک بڑا حصہ
اپنے دامن میں کرلیا تھا -

اس سایہ دار درخت کے سایہ میں پہنچتے ہی اسکے تن بیجان میں جان آگئی اسکی جھکی ہوئی شاخیں
ہوا کے جھونکوں سے ہل ہل کر اس پر مردہ جنبانی کرنے لگیں اور یہ اسکی جڑ سے ٹکیہ لگا کر بیٹھ گیا
اس لق و دق میدان میں دور دور تک چونکہ سایہ کا کوئی مقام نہ تھا اسوجہ سے اسطرف کے
سفر کرنے والے جو دن اور دھوپ میں بیچین ہو جاتے تھے دم لینے کے لئے یہاں اکثر ٹھہر جاتے
تھے اسی وجہ سے اسوقت بھی چار پانچ مسافر بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے ہیں -
مگر آہ یہ نیا آنیوالا مسافر جو حقیقت میں عشق کی دشوار گزار راہوں کا سہما تھا اسوقت
[illegible] ایسا دل افسردہ ہو رہا تھا کہ کسیطرف بھی متوجہ نہوا اور ہوا لگی تو اپنے پیروں کے [illegible]
چبھے ہوئے کانٹوں اور پکتے ہوئے آبلوں کی طرف ایک ایک کانٹا نکالا اور پھر
بھرے ہوئے آبلوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا -

ستمزدہ عشاق پر چاہے اپنے شوقون کو تم اُٹھے یا نہ اٹھے مگر اٹھے دو۔ دیکھیے یا لے
او ٹھنڈی سانسین عام طور پر سننے والون کا کلیجہ ہلا دیتے تھے۔ نہین مانتے ۔ یہ سب لوگ
اس کو اسطرح بیچین ہو ہو کر روتے دیکھکر اس کے پاس آ کھڑے ہوئے اور اس کے اس نالہ
وشیون کی وجہ پوچھنے لگے ۔ مگر درمیان مین مغائرت اور ناآشنائی کا پردہ کچھ ایسا پڑا ہوا
تھا کہ اسکی زبان سے بجز اسکے اور کچھ نہ نکلا کہ مین مصیبت زدہ ہون آسمان کا ستایا ہوا ہون
مجکو چھیڑو نہین ۔ مجکو میرے حال پر چھوڑ دو ۔ بہت دردبھری داستان ہے رو دوگے خدا
کیلئے اپنا عیش خراب نکرو "
اور اسکے بعد وہ کچھ اس درد سے رویا کہ سب لوگون کے کلیجے ہل گئے اور وہ بے زبان چڑیان جو
اسوقت دوپہر مین اس درخت کی شاخون پر پتون مین چھپی ہوئی بیٹھی تھین شور کرتی ہوئی
یکبارگی اُڑ گئین ۔
ان سب مسافرون نے بہت اصرار و ہمدردی کے ساتھ اس سے حالات دریافت کئے مگر جب
سب کو اپنے ارادے مین محض ناکامی ہوئی تو وہ مجبور ہو کر اپنی اپنی جگہ پر جاکر بیٹھ رہے
لیکن اسکی اُٹھتی جوانی ۔ اسکی شکل و صورت اسکے خشک ہونٹھ ۔ زعفرانی رنگ اور اسکا آہ و نالہ
دیکھ دیکھ کر کچھتا گئے اور بالآخر ایک شخص سے ضبط نہو سکا اور وہ اسطرح کہنے لگا " ہو
ان کا یہ حال کسی کے فراق مین ہے ۔ بیشک یہ کسی پر اپنا دل دے بیٹھے ہین اور کچھ نہین "
اور اب تھوڑی دیر کیلئے اس قسم کے تذکرے چھڑ گئے ۔ اسی ذیل مین بہت سے نقش اور تعویذون
کی بھی ثنا و صفت ہو گئی اکثر فقرا کا بھی ذکر خیر ہو گیا اور اسی ذکر مین ایک شخص نے یہ بھی
بیان کیا کہ خوشحال گڈھ اور تھانہ غازی* کے پہاڑون مین بھی کوئی بڑے کامل بزرگ
بہت خدا رسیدہ رہتے ہین اور جو حاجتمند انکے پاس اپنی غرض لیجاتا ہے اور انکی
نظر عنایت ہو بھی جاتی ہے تو وہ شخص اپنی مراد کو ضرور پہنچ جاتا ہے "
اس تذکرے کو نثار حسین نے بہت کان لگا کر سنا اپنے دل کی بھری ہوئی امید ون کے
تنکے اشارون سے عاجز آ کر اس نے ان بزرگ کے اور حالات بھی دریافت کئے ان کا پتہ
بھی پوچھا مگر افسوس ہے کہ کوئی صحیح مقام انکا نہ معلوم ہوا بس اسقدر حال کہا کہ
وہ غازی اور خوشحال گڈھ کے پہاڑون مین کہین رہتے ہین ۔
تھوڑی دیر مین یہ سب مسافر اپنی اپنی راہ گئے اور نثار حسین بھی جوش جنون مین

* ایک مقام [illegible] ریاست [illegible] الور کا ایک تحصیلی مقام ہے

پھرا ہوا انھین صاحب کی تلاش مین چلا جنکا ابھی تذکرہ سنا تھا۔
خوشحال گڈھ یہان سے کچھ دور نہ تھا۔ آلور سے نو دس میل۔ مگر اسکے پاؤن کے آبلے اسکو چلنے
نہین دیتے تھے اس وجہ سے اسقدر مسافت اسکے لئے کالے کوسون ہوگئی تھی بمشکل بیچارا
دوسرے روز خوشحال گڈھ پہنچا اور شاہ صاحب کی تلاش مین جنگل اور پہاڑون مین سرگردان
اور پریشان پھرنے لگا۔ مگر ہائے عشاق کی بدنصیبی کسی جگہ ان کا ساتھ نہین چھوڑتی۔ بیچارے
نے اسطرف کا ایک ایک پہاڑ ڈھونڈھ ڈالا کھوہ اور درون سے خوب سر ٹکرایا مگر ان بزرگ کا
کہین سراغ نہ چلا اور بالاخر یہ اپنی زندگی سے بہت تنگ اور اپنی آرزؤن سے بالکل مایوس
ہوکر اپنی جان دینے کیلئے ایک دریا کی طرف چلا۔ یہ دریا اسطرف کے سنسان جنگلون
اور پہاڑون کے درمیان مین آلور کے گرد اسیطرح چکر کھاتا ہوا ایک طرف کو نکل گیا تھا
جسطرح ہمارا شوریدہ سر دوست نثار حسین آلور کے گرد راتدن چکر کھایا کرتا تھا۔ اس
دریا مین گورا کے گھونگر والے سنکر بالون کی طرح پیچ وخم تھے جنھون نے آلور کے گرد دس
کوس کے فاصلہ مین چودہ مقام پر خم کھائے تھے اور آلور سے خوشحال گڈھ تک جانے والے
کو درمیان مین چودہ میل کی مسافت طے کرنے مین اس دریا کو تین مقام پر عبور کرنا
پڑا تھا۔ اس دریا کے مختلف مقامون پر مختلف نام ہوگئے ہین مگر سب سے زیادہ بارہ کی
ندی کے نام سے مشہور ہے۔ نثار حسین نے جسوقت ڈوب مرنے کیلئے اس دریا مین قدم
رکھا تھا اسوقت آفتاب کی کرنین پہاڑ کے شرقی درون سے سر نکالکر پانی کی سطح پر
لوٹتی ہوئی اسکے استقبال کے لئے آگے بڑھ رہی تھین پانی کی لہرین وسط دریا سے ابھر
ابھر کر کسی مشتاق کی طرح آغوش پھیلائے اسکے لینے کے لئے ساحل کیطرف چلی تھین
اور یہ اپنی زندگی سے سیر پانی کو پھاڑتا آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے جب یہ کمر تک
پانی مین پہنچ گیا تو خدا جانے اس نے کیا حجابی دنیا دیکھی کہ چلتے چلتے یکبارگی رک گیا اور
ایک حسرت بھری نگاہ سے چارون طرف دیکھکر بہت پر درد اور بلند آہ بھر کر یون
کہنے لگا ہائے اللہ مین پیاسا مین ایسا بھاری ہوگیا ہون کہ میرے پاؤن
رکھنے کی بھی روادار نہین ہے نیچے سے اوپر اٹھائے دیتی ہے اس دریا کے
پانی کی نظرون مین بھی کسقدر ہلکا ہوگیا ہون کہ مجکو اٹھائے پھینکے ہی دیتا ہے
اب کوئی دم کی دیر ہے کہ مین اس دریا مین غوطے کھاتا ہونگا میرے سر کی گرانباری

مجکو دریا کے سطح مین دبائے بیٹھی ہوگی اور میرے ناشادہ ہمراد امید ارمان و تمنا بری حسرت وافسوس کے ساتھ اس پانی کے سطح پر منڈلا رہے ہونگے۔ آہ مجکو وہان بھی جگہ نہ ملیگی۔ اس دل کمبخت کی تڑپ وہان بھی نہ رہنے دیگی اور پھر کچھ دیر مین میرا لاشہ احباب کے کاندہون پر نہین حباب کے دوش پر ضرور ہوگا۔ آہ میرے لاشہ پر کوئی ماتم کرنے والا بھی نہ ہوگا۔ ہان ہوگی بیکسی وہی سوگ کریگی یا پھر مچھلیان ہونگی یا اور دریائی جانور شاید بڑے شوق کے ساتھ مجکو کھانے کے لئے لاشہ کے ساتھ ساتھ ہون گے۔ اے دریا کی لہرو آؤ۔ اور بڑھتی چلی آؤ پھانسی کا پھندہ بنکر آؤ۔ جلدی چلو مجکو اس دریا مین ڈبو دو۔ آؤ زمانہ کی تیرہ بختی آ۔ میری آنکھون مین گھس جا۔ دنیا میری نظرون مین تاریک ہوجائے مجکو نہ سوجھے اور اگر سوجھے بھی تو بس پیاری گوہر کی موہنی صورت۔ اے میرے وضعدار خیال خدا کے لئے تو پھر وہ پیاری صورت ایک مرتبہ اور دکھا دے۔ آہ پھر کہان ملیگی!" اور اسقدر کہنے کے بعد کچھ عجب درد سے چیخ کر رونے لگا۔

یہ آواز ہوا مین ملی ہوئی ان پہاڑون سے جو اس دریا کے ادہر ادہر ساحلون پر دونون طرف ایک پہاڑی سلسلہ بناتے چلے گئے تھے سر ٹکراتی خدا جانے کہان سے کہان غائب ہوگئی کہ صدائے بازگشت نے بھی کوئی جواب ندیا اور یہ مایوس ہوکر آگے بڑھا۔ پانی کو آنسوؤن کی طرح حرکت ہوئی۔ لہرین کسی کی زلف پریشان بنکر پیچ و تاب کھاتی آگے آگے چلین۔

یہ ذرا اور آگے بڑھکر غوطہ کھایا ہی چاہتا تھا کہ ایک طرف سے آواز آئی "ارے کیون حرام موت مرتا ہے۔ ٹھہر جا بچا ٹھہر جا۔

ایسے سنسان مقام پر نثار حسین اس آواز کو سنتے ہی ششدر ہوکر رہگیا۔ اس نے آنکھین پھاڑ پھاڑ کر ادہر ادہر دیکھا مگر جب کسیطرف کوئی نظر نہ آیا تو اس نے اپنے دل سے کہا "ادہون۔ کوئی نہین! یہ فقط میرا خیال اور وہم تھا اور کچھ نہین۔ ایسی ویران جگہ پر بھلا اور کون ہوگا اور ہو بھی تو کسیکو مجھسے مطلب!"

لیکن جس لب و لہجہ سے اس نے یہ آواز سنی تھی اسکے اعتبار سے یہ کسیطرح گمان نہین کرسکتا تھا کہ جو کچھ اس نے ابھی سنا تھا وہ اسکی قوت واہمہ نے اسکے کانون مین دہوکا دینے کیلئے

کہا ہوگا۔ وہ اس حیرت مین مبتلا ہی تھا کہ کسی کے پاؤن کی چاپ اس کے کانون مین آئی۔ اور اسنے مڑکر پیچھے دیکھا تو کیا دیکھتا ہے کہ کوئی شخص مغربی پہاڑی کے درّے سے نکلکر جلد جلد اسطرف آرہا ہے جسکے ستر عورت کے لئیے فقط ایک چھوٹی سی لنگی ہوئی تہبند ہے اور باقی اللہ کا نام۔ سر کے لانبے لانبے سپید بال پریشانی کے عالم مین دوش پر بال بکھرے پڑے تھے اور شاندار نورانی داڑھی اسکے رعب دار چہرے پر کچھ عجیب طرحکا عظمت وجلال پیدا کر رہا تھا۔ اس نے دریا کے کنارے پر پہنچتے اور نثار حسین کو اپنی طرف مڑکر دیکھتے ہی اشارے سے اسکو بلایا مگر نثار حسین کا پاؤن اسوقت اسطرف مڑنے مین کچھ ایسا ڈگمگایا کہ پانی کے زوردار لہرون کے آنے والے تھپیڑون نے اسکو کچھ اور آگے لیجا کر ایک غوطہ دیدیا۔ آہ ناامیدی کی تیرہ و تار گھٹا سر پر چھا گئی۔ امیدون مین ٹھیس پڑ گئی۔ ارمانون مین ماتم شروع ہوگیا اور یہ اپنی آخری سانس لینے کے لئیے ابھرا تو اس نے دیکھا کہ اسکا وہ ہاتھ جو فرشتۂ اجل کے پنجے مین تھا اب اسی مرد بزرگ کے ہاتھ مین ہے جو ابھی دریا کے کنارے کھڑا اسکو بلا رہا تھا۔

تباہی کے دریا مین ڈوبنے والا نثار حسین اب دریا کے کنارے بیہوش پڑا ہے اور شاہ صاحب اس کے پیٹ مین گئیے ہوئے پانی نکالنے اور اسکو ہوش مین لانے کی فکرین کر رہے ہین خدا خدا کر تھوڑی دیر مین جب ہوش آیا تو وہ اسکو اپنے ساتھ لئیے اسی پہاڑی درّے کی طرف چلا گیا جسطرف سے ابھی آیا تھا۔

یہ درہ چارون طرف سے گھرا ہوا ایک غار سا تھا جسمین تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور یہ فقیر آگے آگے چلا جاتا تھا اور اسکے پیچھے پیچھے نثار حسین بھی۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد کچھ روشنی معلوم ہوئی اور پھر یہ دونون ایک پر فضا تختے مین پہنچے جو بہت مختصر قلعے کی صورت مین تھا چارونطرف پہاڑون کے سلسلے چار دیواری کی صورت پیدا ہو گئی تھی۔ اس گوشۂ کھوہ مین اس فقیر کا مسکن تھا جہان پہنچکر یہ ٹھہر گیا۔

نثار حسین اس سے پہلے تو دریا مین غوطے کھا رہا تھا مگر اب حیرت کے اس بحر مین لہریے لینے والے دریا مین ڈوبا ہوا تھا کہ یہ کون غیبی فرشتہ ہے جس نے بغیر تعارف کے مجھکو جہنم زدن میں ڈوبنے سے بچا لیا اور اب مجھکو اس پہاڑی قلعے مین لایا ہے جہان کسی آدم کا گذر بھی نہین پہنچ سکتا۔

وہ اسی سوچ میں تھا کہ یہ غیبی فرشتہ ایک بچھے ہوئے مرگ چھالے پر بیٹھ گیا - اور نثار حسین
سے مخاطب ہوکر محبت کے لہجے میں اسطرح کہنے لگا "بیٹھ بچہ بیٹھ جا تو کہان کا
رہنے والا ہے اور کیا نام ہے -

نثار حسین - (بیٹھکر ہاتھ جوڑے ہوئے) بابا میں ریواڑی مین رہتا ہون اور
سب مجکو نثار حسین نثار حسین کہتے ہین "

فقیر "ہون (ذرا خاموش ہوکر) بچہ یہ کیا حماقت تھی - حرام موت مرتا تھا اور
وہ بھی ایک عورت کے لئے - کیون ؟"

اسکا یہ کہنا تھا کہ نثار حسین بے اختیار ہوکر اس فقیر کے پاؤن پر گر پڑا اور آج اسکو اس
امر کا اچھیطرح یقین آگیا کہ ہو نہو یہ وہی شاہ صاحب ہین جنکا تذکرہ اُس برگد کے درخت
کے نیچے وہ مسافر لوگ کرتے تھے اور اگر وہ نہین تو اُنسے بھی اچھے -

اسوقت نثار حسین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے وہ دونون ہاتھوں سے شاہ صاحب
کے قدم تھامے تھا - اور رونے کی بہت پُر درد آواز ہچکی کے ساتھ اسکے منہ سے
نکلکر آس پاس کی پہاڑیون سے ٹکرا ٹکرا کر ان شاہ صاحب کو مہربان بنانے کے لئے
پلٹ پلٹ کر ان کے پاس آتی تھی -

اس مقدس شخص نے پیار سے اپنا ہاتھ اسکی پیٹھ پر پھیرا اور اپنے قدمون سے اسکا سر اٹھا کر
اسطرح کہنے لگا - بچہ صبر کر صبر - اپنی جوانی پر ترس کھا - خدا سے ڈر اور وہ کام کر کہ خدا
کی خلقت تجکو حقارت کی نظر سے دیکھے -

نثار حسین - ہائے آپ مجکو بہت مشکلون سے ملے ہین بہت خاک اُڑائی ہے تب
آپکو پایا ہے آپ جو کچھ فرماتے ہین بجا ہے مگر میں کیا کرون میرا دل قابو مین نہین
ہے - للہ مجکو اس بات کے کرنے پر مجبور نہ کیجیے جو میرے اختیار سے باہر ہے اور
میرے درد کی دوا بتائیے - اگر ڈوب مرنے سے بچایا ہے تو مجکو اس غم کے دریا سے
بھی نکالئے نہین تو جان دینا اب بھی کچھ مشکل نہین - یہان اگر دریا نہین ہے تو سر
پھوڑنے کے لئے یہ اونچی اونچی پہاڑیان بہت ہین "

فقیر "ہان ہان مین جانتا ہون تیرے سر پر عشق کا جن سوار ہے - جن نہین بھوت
او مسلمان کے بچے تجکو وہ نہین کرنا چاہئے جو تیرے مذہب مین حرام ہے کیسکی بہو

بیٹیونکو خواہ وہ اپنے مذہب کی ہون یا دوسرے کی کسی پر بُری نظر نہین ڈالنا چاہئیے بابا یہ دنیا کا سودا ہے اس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے خوب یاد رکھو کہ کوئی کیسکی بہو بیٹی کو گھورے گا تو کل اُسکی بھی بہو بیٹی اس سے محفوظ نہین رہ سکتی بچا اُسدن سے ڈر جب بدنظرون کی آنکھون مین پگھلا ہوا گرم گرم سیسہ ڈالا جائے گا"

نثار حسین اِس تقریر کے سنتے ہی جیسے سناٹے مین رہجاتا ہی خدا کے ڈر سے تن بدن مین لرزہ پیدا ہوجاتا ہے اوسکے نہنے والے آنسو سہم کر اُسکی آنکھ کے پردون مین خشک ہوجاتے ہین اور اُسکی ارمان بھری امیدین حسرت کے ساتھ اسکے چہرہ کے اُڑے ہوئے رنگ کو دیکھکر رہجاتی ہین -

وہ اسوقت بہت دیر تک شرمندگی سے اپنا سر جھکائے چپ بیٹھا رہا مگر جب اُسکے دلی شوق اور نیمجان امیدون نے چٹکیان لے لیکر کلیجا مسل مسلکر اس کو بہت بیچین کردیا تو اس نے اپنا جھکا ہوا سر اُٹھا کر ایک ٹھنڈی سانس لی جو بہت اٹک اٹک کر اسکے سینے سے لبون تک آئی اور پھر وہ اسطرح کہنے لگا "ہان یہ آپ سچ فرماتے ہین مین بھی جانتا ہون اور اپنے اوپر لعن و نفرین بھی کرتا ہون مگر یہ ایک کمبخت دل ہے کہ نہین مانتا کسیطرح نہین مانتا - مجکو جان سے مار ڈالئے - میرا پہلو چاک کرکے میرے دلکو نکالکر پھینکدیجئے یہ سب مجکو سر آنکھون سے قبول اور منظور ہے انمین میرا دل بھی خوش ہے مگر نہین راضی ہے تو فقط ایک اس بات پر کہ اُس سے کیسکی محبت بے آبرو ہوکر نکالی جائے

نثار حسین کی یہ ضد اور ہٹ دیکھکر ایک قسم کی برہمی گو اس مقدس شخص کے مزاج مین پیدا ہو چلی تھی مگر اس نے اپنے نورانی چہرے کے بگڑتے ہوئے تیورون کو کسی مصلحت سے سنبھالا اور اسطرح اپنے دل مین کہنے لگا" اوہون بھلا یہ کب سمجھنے والا ہی - یہ اِسطرح نہ مانے گا (نثار حسین سے مخاطب ہوکر) بچا تیرے حواس ابھی ٹھکانے نہین ہین - سفر کی مصیبتین بہت اٹھائی ہین - دریا مین غوطے کھائے ہین - بھوکا بھی بہت ہوگا - لے کھالے اور کچھ روٹیان اُٹھا کر اسکو دین - نثار حسین کئی روز سے بھوکا بھی بہت تھا شاہ صاحب کے اصرار سے سلام کرکے روٹیان لے لین اور تبرک سمجھکر کھانے لگا - مگر اب اسکے دل مین اُمید و بیم کی کیفیت تھی اور وہ اچھی طرح یہ نہین یقین کرسکتا تھا کہ اسکی امیدون کی بھری ہوئی

کشتی چکر کھا کر یہیں پر ڈوب جائے گی یا ساحل مراد پر جا لگے گی۔ تاہم اس نے یہاں کے چند روز کے قیام مین خدمتین کرتے کرتے اپنا حال زار سناتے سناتے شاہ صاحب کو اپنے حال پر کسیقدر مہربان ہی بنا لیا اور ہفتہ عشرہ کے بعد جب جوش جنون کے مادے نے زور کیا کسی کی یاد نے بیچین اور شوق نے بیقرار کیا تو اسنے اپنے امید بھرے دامن کو سائل کا ہاتھ بنا کر شاہ صاحب کے سامنے پھیلا دیا۔ اور رخصت کی اجازت چاہی۔

شاہ صاحب نے انکے بہت کہنے سننے سے ایک تعویذ لکھکر دیا جسکی نسبت ہدایت کر دیگئی کہ جسکو چاہتا ہے اسکی چوکھٹ کے نیچے اسکو دفن کر دے۔ کچھہ پڑھکر ایک نارنگی بھی دی جسکا اثر اس امر پر منحصر تھا کہ وہ کسی طرح اُسکو کھلا دیجائے لیکن نثار حسین سے اس امر کا بھی عہد لے لیا گیا کہ وہ بلا عقد کے کسی ناجائز حرکت کا مرتکب نہو ورنہ اپنے کئے کی سزا پائیگا۔

ستّرھوان باب

چٹ منگنی پٹ بیاہ

دوست غمخواری مین میری سعی فرمائینگے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑہجائینگے کیا

دو چار گھڑی دن باقی ہے۔ دھوپ مین گو ابھی زردی نہین دوڑ چلی ہے تاہم اسمین اب وہ خالص سپیدی بھی نہین ہے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے تھی۔ اسمین نہ اب پہلی سی شوخی ہی ہے اور نہ اسکی کرنون کا اب وہ چھل بل ہی باقی ہے جو کسیکی خشمگین نظر مین عین عتاب کی حالت مین (معاذ اللہ۔ خدا بچائے) ہوتا ہے بلکہ اب جھکی ہوئی نگاہون کی طرح بہت سلامت روی کے ساتھ آرہی ہین۔ مگر ہائے رے خلقی شوخی کرنون کا بانکپن اب بھی نہین گیا ہے مغرب کی طرف سے مشرق کی سمت آتی ہین تو اب بھی کچھہ نہ کچھہ ٹیڑھی ٹیڑھی۔ کچھہ کچھہ سیدھی ہین مگر ترچھی ترچھی۔ ہر چیز کا سایہ دنیا والون کے طول عمل خصوصًا بڑھاپے کو پہنچکر یا منچلے عشاق کی بڑھتی ہوئی آرزؤن اور امیدون کی طرح بہت بڑھ گیا ہے اور دلآرام انور کی تنگ اور پیچدار گلیون مین ہوتا ہوا اپنے دل سے یہ باتین کرتا گورا کے باپ کے مکان کیطرف آہستہ آہستہ جا رہا ہے "دنیا

مرتبہ کی ملاقات مین آپ تو گورا کے باپ سے ایک قسم کی بے تکلفی پیدا ہو گئی تھی اور یہ بھی اچھی طرح ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ مجکو جے سنگھ صاحب اور ان کے خاندان سے ایک خصوصیت ہے مگر افسوس ہے کہ اب تک اُنھون نے مجسے گورا کے نیرواہ کے متعلق کچھ گفتگو نہین چھیڑی شاید کہتے کچھ جھجھکتے ہون گے۔ لیکن اُنکے اور ملنے والون تو مجکو اچھی طرح یہ خبر ملگئی ہے کہ چندرسین کے ساتھ بواہ کر دینے کا ان کا کچھ ارادہ ضرور ہے اگر کچھ بعد اشتہ خاطر ہین تو اُنکی پہلی حرکتون سے۔ آج مین اس ذکر کو انکے سامنے ضرور چھیڑون گا۔ دیکھون تو اب ان کا آخر قصد کیا ہے چندرسین کی حالت بُری ہو رہی ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ اگر یہ معاملہ اسطرح طے ہو گیا تو شاید خدا نخواستہ وہ سڑی ہو جائے گا۔ کچھ نہ کچھ ضرور زور لگانا چاہئے۔ ہان ہان اور مین یہان آیا ہی کس لئے ہون۔ انہین کے خاندان مین سے ایک بی بی صاحب کو مین نے گورا سے چندرسین کی سفارش کے لئے راضی کر لیا ہے انکا سمجھانا بھی غالبًا ایک پھیرے ہوئے دلکو چندرسین کی طرف مائل کر دے"

یہ انہین خیالات مین گورا کے باپ کے گھر پہنچا اور گورا کے باپ سے ملاقات ہوئی کے بعد پہلے تو معمولی باتین ہوتی رہین اور پھر گورا کے باپ نے دلارام سے کہا "مین بہت نادم ہون کہ آپ نے کئی مرتبہ تشریف لا کر مجکو سرفراز کیا اور مین اب تک اپنی بے خبریون سے ایک مرتبہ بھی آپکے فرودگاہ پر حاضر نہو سکا"

دلارام "جی نہین آپ یہ کیا فرماتے ہین اسکی ضرورت ہی کیا ہے مین تو حاضر ہی ہوا کرتا ہون اور آپ کا خرد بھی ہون۔ جے سنگھ صاحب کو مین نے ہمیشہ چچا صاحب کے لقب سے مخاطب کیا ہے اور اس اعتبار سے مین آپ کو بھی اپنا بزرگ ہی سمجھتا ہون"

گورا کا باپ "یہ آپ کی لیاقت اور سعادتمندی ہے مگر مجکو بازدید کیلئے ضرور آپکے قیام گاہ پر جانا چاہئے تھا اور ہے اور ضرور کسیدن آؤنگا"

دلارام "خیر یہ آپ کی بزرگانہ شفقت ہے اور میری عزت افزائی کا باعث"

گورا کا باپ "کہئے اب جے سنگھ صاحب کی کیا حالت ہے۔ کس مشغلون مین رہتے ہین"

دلارام "مشغل کیا اب انکی زندگی بہت بے لطفی سے بسر ہوتی ہے گوپی کا مرنا انکے ساتھ بڑا ستم کر گیا"

گوپی کا نام اسکی زبان پر آتے ہی گورا کے باپ کی آنکھون سے آنسو نکل آئے گورا کی

بدبختی کا برا نقشہ اسکی نگاہ کے سامنے پھر گیا اور اسکی ساتھ کچھ اس قسم کے خیالات اسکی دماغی گزرگاہون مین چکر کھا کر رہ گئے جنکو وہ دل سے زبان تک لانا اسوقت بہت ہی نامناسب سمجھا مگر تاہم اپنے خیالات کی مناسبت سے وہ اسطرح دلآرام سے پوچھنے لگا "کہیے آپ جنید حسین کا کیا حال ہے کن مشغلون مین رہتے ہین تین چار روز ہوئے جی سنگہ صاحب کا خط آیا تھا اسکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جنید حسین کی بیوی بیکنٹھ باش ہو گئین ہے"

دلارام "جی ہان اِس واقعہ کو تو دو تین مہینے کا عرصہ ہو گیا - اس جانگداز صدمہ نے تو انکو بہت ہی صدمہ دیا ہے"

گورا کا باپ "جی ہان رنج کی بات ہی ہے صدمہ ہونا کیا معنی خانہ بربادی تو بڑی چیز ہے! حق یہ ہے کہ عورت کے مرنے سے مرد کا چین و آرام اور راحت یہ سب سامان اٹھ جاتے ہین خانہ داری کا سارا بار ایک اسکے سر پڑ جاتا ہے - اور وہ کسی کام کا نہین رہتا پھر وہ دوسرا عقد کیون نہین کر لیتے"

دلارام "ہان آپ بجا فرماتے ہین مجھے اُن سے چونکہ بے تکلفی ہے ہمسن بھی ہین اسوجہ سے مین نے انکو کئی مرتبہ سمجھایا اور یہی رائے دی جو آپ فرماتے ہین مگر اُن کے دل پر ابھی تازہ زخم ہے اسوجہ سے انکی ابتک طبیعت اسطرف متوجہ نہین ہوتی تاہم مجکو امید ہے کہ رفتہ رفتہ انکی طبیعت اصلاح پر آجائے گی - بیشک بغیر عورت کے خانہ داری کے انتظام کسیطرح انجام نہین پاتے - خیر مردون کی تو گزر ہی جاتی ہے مگر رونا ہے تو ہماری قوم کی بدنہاد استریون کا وہ تو زندہ در گور ہی ہو جاتی ہین"

گورا کا باپ "ہے ہے جناب یہ نہ پوچھئے! ایک وہی زندہ در گور نہین ہو جاتی ہے بلکہ اِس کے اعزا اقارب مان باپ بھی اگر زندہ رہتے ہین تو بیچاری کی زندگی (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) آہ کیا کہون اور بے اختیار اسکی آنکھ سے آنسو جاری ہو جاتے ہین - اور دلارام اسکا یہ حال دیکھکر بہت پشیمان لہجے مین اسطرح کہتا ہی -

آپ معاف فرمائیگا مجکو کچھ خیال نہین رہا - مین نے اسوقت اپنے ایک بیموقع بیان سے آپ کے چوٹ کھائے ہوئے دل کو دکھایا - واقعی جس گھر مین ایک نوجوان لڑکی زندگی کی تمام صورت بنا کے اپنے نہ تھمنے والے آنسوؤن سے رو رو کر اپنے تقدیر کے نوشتہ کو پیٹتی ہوئی دیکھ رہی ہو - آہ اسکے مان باپ کا دل کیا کہہ رہا ہوگا اور ان پر کیا گذر رہی ہوگی

گورا کا باپ "بس کچھ نہ پوچھئے نہین جس بے لطفی کے ساتھ زندگی بسر ہوتی ہے پرمیشر ہی خوب جانتا ہے۔ سچ کہتا ہون اس جینے سے مرنا ہزار درجہ بہتر ہے"

دلارام "اور بڑی مشکل کی یہ بات ہے کہ ہم لوگون مین دوسرا عقد کر دینا بہت ہی مذموم امر خیال کیا جاتا ہے اگرچہ ہمارے وید۔ ہمارا مذہب بدھوا بواہ کی اجازت دیتا ہی مگر آپ کرین تو کیا کرین کچھ بنائے نہین بنتا"

گورا کا باپ "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) آہ مین بھی تو اسی مخمصہ مین پھنسا ہوا ہون گوپی کی بیوہ جو کبھی میری لخت جگر تھی آہ آب اسی کو سنگ سینہ بنائے بیٹھا ہون، اور اسکی نوجوانی پر ترس کھا کھا کر بار بار قصد کرتا ہون کہ اُسکا کہین بدھوا بواہ کر دون مگر عورتون کی جہالت اور اپنے پرائے کے طعن تشنیع کے خیال سے رہ رہ جاتا ہون"

دلارام "نہین نیک کام کرنے مین کبھی پس و پیش نہین کرنا چاہئے۔ حق کے کہنے اور اچھے کام کے کرنے مین لوگون کی طعن و تشنیع کی مطلق پروا نہین کرنا چاہئے۔ جو اپنی حماقت اور کوتاہ اندیشی سے آج ہمپر ہنستے ہین جب وہ کرنے کی ضرورت اور نکرنے کے نقصانات کو محسوس کرینگے تو ندامت سے انکے سر جھک جائینگے۔ آنکھین جھپ جائینگی تو پھر ہم انپر ہنسین گے اور ایک ہم ہی نہین بلکہ انکو اپنی پہلی حماقت پر خود بھی ہنسنا پڑیگا اور فقط ہنسنا ہی نہین بلکہ افسوس کی ٹھنڈی آہین ان کی آنکھون سے گرم گرم آنسو نکلوا ہی چھوڑینگے"

دلارام جب یہ باتین کر رہا تھا تو گورا کا باپ بہت حیرت کے ساتھ معمول سے زیادہ اپنی پھیلی پھیلی آنکھون سے اسکے چہرہ کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن جب دلارام اپنی تقریر ختم کر چکا تو گورا کا باپ اس سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگا "دلارام گو تم ابھی کل کے بچے ہو زمانہ کا سرد گرم نہین چکھا ہی مگر مین بہت خوش ہون کہ تمھاری علمی لیاقت اور قدرتی دانائی نے تمکو اتنے ہی [illegible] مین ایک بہت بڑا تجربہ کار بنا دیا ہی۔ گوپی کی بیوہ کے معاملہ مین میرا دل مجکو ضرور اس امر پر اُبھار رہا تھا کہ مین اُسکا دوسرا عقد کر دون مگر مین یہ ہرگز نہین کہہ سکتا کہ مین نے قطعی طور پر یہ رائے قایم بھی کر لی تھی مگر اسوقت کی تمھاری تقریر نے بہت استحکام کے ساتھ میرے ارادہ کو اس رائے پر قایم کر دیا کہ کچھ ہی کیون نہ ہو مگر اب مین یہ کر ہی چھوڑونگا۔ لیکن کسکے ساتھ؟"

دلارام (بے پروائی کے لہجہ مین) "اونھہ یہ کونسی مشکل بات ہی آپکی خاندانی شرافت اور

ذاتی اعزاز کچھ چھپا ہوا نہین ہے جب آپ اس نیک کام کا ارادہ کرینگے تو بہت فخر اور خوشی کے ساتھ اچھے اچھے گھرانون سے اچھے اچھے خواستگار پیدا ہو جائینگے۔"

گورا کا باپ "ہان سچ ہے (تھوڑے سکوت کے بعد) تمھارا خیال چندسین کی نسبت کیسا ہے؟"

دلارام (اپنے دل سے) اب اس سے اچھا اور کون سا موقع ملے گا۔ مگر نہین اسوقت بہت ہوشیاری کے ساتھ بات چیت کرنا چاہئے (گورا کے باپ سے) ہان وہ بہت لائق آدمی ہین۔ مجھسے اُن سے بہت صحبت رہی ہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ شاید مجھسے زیادہ اور کوئی دوسرا شخص اونکے حالات سے واقف نہوگا مین نے اونکو کبھی بری راہ چلتے نہین دیکھا اور نہ کبھی کوئی بری خبر میرے کانون نے اونکی نسبت سنی بجز ایک خبر کے جسکو بہت عرصہ ہوا اور پھر تحقیق کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ جسقدر اصلیت تھی اس سے بہت زیادہ اسپر حاشیہ چڑھایا گیا تھا۔"

گورا کا باپ۔ (بات کاٹکر) وہ کون سی خبر؟ مین بھی سنتا۔"

دلارام "کچھ نہین وہ ایک بیہودہ خبر تھی جسکا آپکے کانون تک نہ پہونچنا ہی اچھا ہے اور آپ اپنے بزرگ کے سامنے اسکو اپنی زبان تک لانا پسند کرتا ہون مگر اسقدر ضرور کہونگا کہ اگر اسکی کچھ اصلیت تھی بھی اور وہ اسوقت کے اعتبار سے بہت بدنما بھی تھی تو وہ اسوقت کے لئے بری تھی مگر اب کیا عجب ہے کہ وہی قابل قدر ٹھہرے وہ بہت سنجیدہ طبیعت کے آدمی ہین۔ بہت متین اور وہ قابلیت اور فطرت ان مین ضرور ہے جو اس زمانہ مین ہر شخص کے لئے سرمایہ فخر و ناز ہو سکتا ہے۔"

گورا کا باپ "دیکھنا یہ ہے کہ وہ دوسرے عقد کا ارادہ بھی رکھتے ہین یا نہین اور اگر کچھ ارادہ ہے تو وہ اس نسبت کو منظور بھی کرتے ہین یا نہین۔"

دلارام "ہان اب تک تو وہ اپنی مرنے والی بیوی کے غم مین دوسری شادی کرنے سے انکار کرتے ہین مگر شاید رفتہ رفتہ راضی ہوجائین۔ کیا انکی نسبت آپکا کچھ ارادہ ہے؟"

گورا کا باپ "ہان کچھ یونہی سا خیال تو ضرور تھا بشرطیکہ آپ انکو اسپر راضی بھی کرلین۔"

دلارام "ہان مین ضرور کوشش کرونگا اور کیا عجب ہے کہ مین اپنی کوشش مین کامیاب

بھی ہون لیکن پھر ایسا نہو کہ آپ کی طرف سے کچھ ملسوا وقت مقت مین میری سبکی ہو
گورا کا باپ ۔ نہین آپ اس سے اطمینان رکھین جو کہا وہ کہا اور جو کیا وہ کیا ۔
دلارام ۔ بہت اچھا تو پھر مین آج ہی ان کو اس معاملہ مین خط لکھتا ہون اور خط لکھنا ہی نہین بلکہ مجبور کرتا ہون ۔ اور اسقدر عہد و پیمان کے بعد دلارام ... اپنے فرودگاہ کی طرف چلدیا ۔

دلارام یہان آکر جس دوست کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا ان کو گورا کے باپ سے بہت قریب کی قرابت حاصل تھی اور ان صاحب کی بیوی وہ کے ایک رشتہ سے انکی سالی ہوتی تھین ۔ یہ مکان یہان سے کسیقدر فاصلہ پر تھا اور دلارام اپنی کامیابی پر بہت خوش خوش اپنے فرودگاہ پر پہونچا اور پہنچتے ہی آج کی اپنی کامیابی کا تفصیلی خط چندر سین کو لکھا اور منظوری کا بہت جلد جواب مانگا ۔

اسطرف سے مطمئن ہونے کے بعد اس کو اس امر کی فکر ہوئی کہ کسطرح ممکن ہو گورا کے پھیرے دل کو چندر سین کی طرف مائل کرے ۔ اس سے کچھ تو یہ حال چندر سین ہی سے اس کو معلوم ہو چکا تھا اور پھر کچھ یہان آکر اپنے دوست کی بیوی کے بیان سے جو انکی سالی بھی ہوتی تھین اور اس معاملہ کی اصلاح مین جسقدر مدد کی انکو کسی سے امید ہو سکتی وہ انھین اپنی سالی کے ذریعہ سے پہلے تو یہ اس بات سے گریز کرتی رہین مگر جب بیطرح مجبور کی گئین تو ان بیچاری نے گورا کے سامنے اس ذکر کو چھیڑا ابھی مگر چھیڑا تو کیا کانون پر ہاتھ رکھ لیے گئے ناک بھون بگڑ بگڑ کر بل آگئے اور ایک بد نما سکوت کے ساتھ یہ گفتگو ٹال دی گئی ۔

ان چیزون نے دلارام کے دل مین ایک قسم کی امید و بیم کی کیفیت کو ضرور پیدا کر دی تھی لیکن اسنے اپنی کوششون کو ابھی ختم نہین کر دیا تھا ۔ دوسرے تیسرے وہ گورا کے باپ سے ملتا رہتا تھا اور وہ یہ خوب سمجھتا تھا کہ ہندوستان کی بیزبان لڑکیون کی قسمت کا فیصلہ انکے ماں باپ کے اختیار مین ہے ۔ گورا کی نارضامندی کرہی کیا سکتی ہے ۔

دو تین دن مین چندر سین کا خط اسکے خط کے جواب مین آگیا جسمین اسنے بہت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ اس نسبت کو منظور کیا تھا اور علیحدہ ایک پرچہ اپنی دلی مسرت کا اظہار دلارام کا شکریہ ۔ اپنا شوق اور اس کار خیر مین جلدی کرنے کی تاکید لکھی تھی ۔

وقت میں گورا اپنی پلنگ پر پڑی اس طرح اپنے دل سے باتیں کر رہی ہے وہ ہائے رام اب میں کیا کروں مجھے تو کچھ بنائے نہیں بنتا - چندر سین کے ساتھ میرا بیاہ کیا جاتا ہے - آہ اب اسی منحوس صورت کی مجھکو پرستش کرنا پڑیگی جو ہمیشہ میری آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکا کی ہے - ہائے میری ہمجولیان مجھکو کسقدر چھیڑینگی - طعنے دینگی - طعن طرز کی باتیں کرینگی اور مجھکو سب سننا پڑینگی - چندر سین نے وہاں رتواڑی میں کوٹھے پر ایکمرتبہ تماشا دیکھتے بھی دیکھ لیا تھا گو میں نے مانا کہ میرے ملنے کی انکو بہت خوشی ہوگی اور اس خوشی میں وہ سب بھول بھی جائینگے مگر جسوقت انکو ان باتوں کا خیال آجائیگا تو پھر وہ مجھکو کس نظر سے دیکھینگے اور مجھ سے اگر پوچھہ بھی بیٹھے تو پھر میں کیا جواب دونگی اور یہ تو دیکھنا - تو بتائیے جب میں ان کی بھونڈی صورت دیکھونگی تو کیا کرونگی! سچ سچ تو بیاہ دونگی (ٹھنڈی سانس لیکر) یا دش بخیر ایک وہ ہیں کہ میرے دیکھنے کسطرح بیچارے آوارہ وطن جنگل اور پہاڑوں میں مارے مارے پھرتے ہیں بہت دنوں کے بعد تو پھر اگر ایکبار دیکھنا نصیب ہوا - معلوم نہیں یہ ارنگی انہوں نے مجھکو کیسی بھیجی تھی - شاید بہت ہی بیش بہا ہوگی - مگر مجھکو کہلانے سے فائدہ ! یہ تو اوسکے لئے چاہئے جسکو قسمت ہو پھر اب میں کیا کروں ! کیا مجھے عزت آبرو - ننگ و ناموس کو اب خیرباد کہنا چاہئے - وہ بہت زور دیتے ہیں مگر میں حیران ہوں کہ میں اپنے ارادہ پر کسطرح کامیاب ہونگی - اور پھر اسقدر جلد یہ بیشتر کیا ہوگا !"

اسقدر خیالات کے الجھاؤں کے بعد یہ کچھ سناٹے میں آجاتی ہے - اسکی دماغی قوتیں اپنی اپنی جگہہ بے طرح ٹھٹک ٹھٹک کر رہ جاتی ہیں اور پھر اس حالت میں اسکے دل اور دماغ سے جو جو باتیں ہوئی ہوں اونکا حال کسیکو معلوم نہیں ہو سکتا اسلئے کہ اسکی آنکھیں اسوقت بند تھیں - اوسکا دماغ سناٹے میں تھا اور اوسکے دلکو حرکت نہ تھی ہونٹ بند تھے اور زبان گویا باتیں کرنا بھول گئی تھی -

جس کمرے میں یہ اسوقت لیٹی تھی اوسمیں کچھ فاصلے سے ایک چارپائی اور بھی پڑی تھی جسپر لمبی لمبی ایک عورت لیٹی تھی - چراغ ایک طاق میں رکھا ہوا ٹمٹما رہا تھا جسکی اوٹھتی ہوئی لو کا منہ ہوا کے جھونکے اپنے ڈھیلے ہاتھوں سے طمانچے مار مار کر ادھر سے ادھر کر دیتے تھے - جب سے گورا کی شادی ہونے کی خبر مشہور ہوگئی ہے اوسوقت سے مطلق

ہو جانیکی وجہ سے وہ نگرانی کا پہرہ جو ہر وقت اُسکی حفاظت کے لئے رہتا تھا اب اُسپر سے بالکل اوٹھا لیا گیا ہے وہ کھلے بندوں اپنی معمولی حیثیت پر ہر جگہ آجا سکتی ہے اور اب اوسکی وہ بیقدری بھی اِس گھر میں نہیں ہے جو اس سے پہلے تھی۔

اسوقت وہ اُسی سناٹے کی حالت میں پڑی تھی کہ ہوا کے ایک آنیوالے تیز جھوکے نے جھلملاتے ہوئے چراغ کو گل کر دیا ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا اور اس نے کسی سے پکار کر کہا "ارے کوئی چراغ جلادو ہوا سے گل ہو گیا ہے"

اُسکے جواب میں کسی طرف سے کوئی آواز نہ آئی اور اُسکو اُس سکوت سے یہ خیال قایم کرنیکا موقع ملا کہ رات کا سلانے والا جادو سارے گھر پر چل گیا۔ اس خیال کے آتے ہی اِس نے اپنے دل سے کہا "اچھا ہوا۔ بس یہی موقع ہے۔ ہاں ہاں یہی" اور اِن دو تین جملوں کے کہنے کے بعد وہ آہستہ آہستہ اپنے پلنگ سے اُٹھی۔ وہی چادر جو رات میں اِسکے اوڑھنے کے لئے کام آتی تھی اُسنے سر سے پاؤں تک اوڑھ لی۔ در و دیوار کو ایک حسرت بھری نظر سے دیکھا آہ جن آنکھوں سے اسوقت اُسنے دیکھا تھا وہ تاریکی کی وجہ سے اسکو نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اسنے بہت آہستگی کے ساتھ اپنے قدم یہاں سے اسطرح اوٹھائے کہ مطلق پاؤں کی چاپ نہیں پیدا ہوئی اور اگر کچھ پیدا ہوئی بھی تو چلتی ہوئی ہوا کے تیز جھوکوں نے اسکو کچھ ایسا درہم برہم کر دیا کہ کسیکے کانوں تک نہ پہونچ سکی وہ یہاں سے اُٹھکر سیدھی ڈیوڑھی کی طرف چلی اور صدر دروازہ کھولنے کے بعد وہ دروازے سے بہت دبے پاؤں باہر نکلی۔ دروازہ کو آہستگی بند کیا اور باہر چپ کھڑی ہو رہی۔

اسوقت رات کا سناٹا ابر و باد کی وجہ سے انتہائی حد پر پہونچا ہوا تھا۔ لیلی شب کا بچا رنگ اسوقت بہت نکھار پر تھا اوسکی سیاہ سیاہ لانبی زلفیں مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک پھیلی ہوئی تھیں اور اونکی سیاہی کا عکس زمین سے اوٹھ اوٹھکر آسمان تک پہونچ رہا تھا۔

وہ نازک اور کمزور دل جو حسینوں کے نازک پہلو میں پرورش پاتا ہے اور وہ بھی عورتوں کی جنس سے گورا کے پہلو میں بیٹھا ہوا اسوقت بے طرح دھڑک رہا تھا رات کی تاریکی کالی بلا بنی ہوئی اوسکی آنکھوں کی راہ چاہ کر اوسکے ننھے سے کلیجے کو ڈرا ڈرا کر ہلا رہی تھی۔ گورا

پسینے مین نہائی ہوئی تھی اور اسوقت کی چلنی والی ٹھنڈی ہوائین اوسکی [illegible] کو تسکین
نہین دے سکتی ہین - طرح طرح کے خوف گھر مین سے دلی پاون نکل نکلکر اسکے تن بدن مین عجب
پیدا کر رہے تھے وہ اپنی آنکھین جن سے اسوقت کچھہ سوجھتا نہ تھا پہاڑ کر چارون طرف دیکھتی
مگر معاذ اللہ شب تار نے [illegible] گھٹا ٹوپ اندھیری پیدا کر دی تھی کہ نگاہ آنکھون سے نکلتے ڈرتی
تھی اور کچھہ نظر نہین آتا تھا -

اسکے دروازہ کھولنے سے اسوقت جو خفیف آہٹ پیدا ہوئی تھی اوسکے ختم ہوتے ہی سیٹی کی
آواز ایک طرف سے آئی جو ہوا کے ایک آنے والے جھونکے مین ملکر غائب ہوگئی اور گورا اسی
آواز پر چلی -

دو چار قدم چلنے کے بعد ایک شخص ملتا ہے اور اسی کے ساتھہ یہ بیچارہ گلیون مین ہوتی ہوئی
ایک طرف کو روانہ ہو جاتی ہے - مگر یہ عجیب بات ہے کہ انکی رفتار مین معمول سے زیادہ اس
وقت تیزی ہے اور جیسے مڑ مڑ کر بار بار اپنے پیچھے دیکھتے بھی جاتے ہین - اسوقت اندھیرا کچھہ
اسدرجہ بڑھا ہوا تھا کہ ہم اس شخص کو مطلق نہ پہچان سکے مگر ہان قرائن سے اسقدر ہم ضرور
کہہ سکتے ہین کہ گورا نے اسکو اور اسنے گورا کو ضرور پہچان لیا اور اسوقت جو کچھہ ہو رہا ہے
اسکا پروگرام باہم پہلے ہی طے ہو لیا تھا - اسلیئے کہ اسوقت نہ تو کچھہ بات چیت کی نوبت
آئی اور نہ اصرار اور انکاری کے قدم درمیان مین آئے اور دونون چلدیئے -

اور ایک شریف راجپوت کی بیٹی ! اپنے گھر مین بیٹھنے والی پارسا لڑکی - اے عصمت کی پتلی
یہ کیا ہے - کہان جاتی ہے - سن سن - رات مین اور گھر سے باہر نکلنا - اور رات بھی اندھیری
اور پھر چھپ کر نکلنا - اور وہ بھی تنہا - شرم شرم - مگر تو اپنی زندگی سے بیزار ہے - بڑاپے
نے تیری زندگی کا سارا لطف چھین لیا یہ سب سہی مانا - مگر تجھکو اپنی قسمت پہ صبر کرنا چاہیئے تھا
اور اب تو تیرا عقد بھی ٹھہر گیا پھر اب کس بات کا انتشار ہے شاید چند روز مین کی بری صورت
تیری آنکھون مین - آنکھون مین نہین دل مین کانٹے کی طرح کھٹکتی ہوگی اور [illegible] اس
نسبت کو اپنے بے مثل حسن [illegible] لیئے عار کا باعث جانتی ہوگی - اگر ایسے [illegible] تھا کہ [illegible]
والی لڑکی یہ مجبوری کا سودا [illegible] ایک تیری ہی لیئے [illegible] ہے کہ آج [illegible]
کوئی ایسی خوش قسمت لڑکی [illegible] مین پیدا ہوئی ہے کہ جسکی [illegible]
کو اسکی شادی مین زرا بھی [illegible] دخل ہو - آج [illegible] تیرا [illegible]

جسطرح نکلی ہے جن حسرت بھری آنکھون سے تونے اوسکو دیکھا ہے اوس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ کے لیئے تو اپنے گھر کو خیرباد کہکر آئی ہے۔ کیا کہین ڈوب مرنے کا قصد ہے جان دینے کا ارادہ ہے؟ اے سطح آب پر کوکا بیلی کے تیرنے والے بڑے بڑے پتو۔ اے کنول کے خوشرنگ پھولو اور اے دریا سے اٹھتی نرم دل لہرو دیکھو گورا آتی ہے سنبھلے رہنا اور سنبھال لینا۔ اوبے وقت آنیوالی موت گورا کی اٹھتی جوانی پر ترس کھانا۔ اوسپر نہین تو اوسکے ارمان بھرے دل پر ارمان بھرے دل پر نہین تو اوسکے غمزدہ دل ہی پر سہی۔ پیاری گورا آہ تو تو اپنے گھر سے اسوقت بہت ہی بیکسی کے ساتھ نکلی ہے جس سے یہ کسیطرح نہین معلوم ہوتا کہ تو دنیا کی اور ہوا کھانے کے لیئے نکلی۔ او ہان یہ ہے کون بدمعاش جسکے ساتھ تو اس اطمینان سے چلی جاتی ہے؟ چندسین ہے؟ اوسکے ساتھ اسطرح جانیکی ضرورت ہی کیا تھی اوسکے ساتھ تو گونا ہی ہوتا تھا۔ دلارام ہے؟ نہین وہ ایک بہت سنجیدہ طبیعت کا آدمی ہے۔ بدوضع نہین۔ نثار حسین ہے؟ یاد نہین آتا۔ وہ مسلمان تو ہندو۔ خیر جو ہو۔ اگر تجکو وہ بھگائے لیئے جاتا ہے اور تو اوسکے کہنے مین آگئی ہے تو اے بھولی لڑکی خوب یاد رکھ اوس سے بڑھکر کوئی بدوضع خدائی مین نہوگا اور تجھ سے زیادہ دنیا مین کوئی سترن ہی نہین۔

یہ دونون آتے ہی سرائے کے اندر والے کمرہ مین چلے گئے۔ انہین کے ساتھ ایک اور شخص بھی جو یہان گاڑی کے پاس کھڑا تھا اور جو کسیقدر ہماری نگاہون مین آشنا بھی معلوم ہوتا تھا۔

ابھی چار یا پنچ منٹ بھی نہین گزرے تھے کہ کمرے کے اندر جانے والے باہر تھے مگر اب گورا بالکل مردانے لباس مین تھی۔ چوڑی جھری کا مہین فیشن ایبل سپید پائجامہ پہنے ہوئے تھی سپید کرتہ پہنے تھا جسپر ایک لانبے اور ڈھیلے کوٹ کو جگہ دیگئی تھی۔ پنجابی وضع کا عمامہ سر پر بندھا ہوا تھا جسنے اسکے لانبے لانبے بالون کو بہت اچھی طرح چھپا لیا تھا اسوقت اسکے زنانے حسن نے اس مردانہ وضع اور مردانہ قالب مین ڈھلکر جو دلفریبی پیدا کردی تھی وہ ہماری نکمی طبیعت کو اس امر پر اوبھارتی ہے کہ ہم اس موقع پر اسکے کچھ کرشمہ سازیان دکھاتے۔ مگر بس حشمت اور گھبراہٹ

ہین یہ لوگ اسوقت نظر آتے ہین کہ وہ ہمارے آئے جو اس کھوئے دیتی ہے ۔
یہ تینون شخص جلدی جلدی گاڑی پر سوار ہوئے اور گاڑی ہانکی " ہان " اسکے ساتھ ایک
طرف کو چلی خداوندا یہ کیا معاملہ ہے ۔ کیا چندر سین اور نثار حسین کے علاوہ گورا کے غدار
حسن کا کولی اور تیسرا حریدار پیدا ہوا ۔
تھوڑی دیر مین گاڑی ریلوے اسٹیشن کے پاس ہوکر رگی اور اسٹیشن کیطرف دیکھکر یہ
لوگ بہت گھبرائے ہوئے لہجے مین کہنے لگے " اُف بڑا غضب ہوگیا ۔ ریل آگئی ہے ۔ اُب
نہ ملیگی " اور یہ کہتے ہی جلدی جلدی اُتر کر اندر کی طرف دوڑے ۔ ان مین سے ایک
صاحب ٹکٹ کلکٹر کے پاس جاکر کچھہ عجیب وحشت کے عالم مین کہنے لگے " ٹکٹ ۔ گاڑی
گاڑی ۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی "
ٹکٹ کلکٹر کولی بھلا آدمی تھا اوسکو انکی گھبراہٹ اور وحشت پریشی کے ساتھہ کچھہ رحم
بھی آگیا ٹکٹ دیدیئے اور یہ اب اپنے ہمراہیون کو لئے ایک ایک گاڑی جھانکتے پھرتے
ہین مگر قریب ہی کی گاڑیان ۔ آگے نہین بڑھتے ہین ۔ یہ سب گاڑیان مسافرون سے
بھری ہوئی ہین اور اسپر یہ اور غضب ہے کہ سب مین کنجی بھی دیدی گئی ہے انجن اپنی
سیٹی بار بار دیکر گاڑی چھوٹنے کی آمادگی ظاہر کر رہا ہے ۔ روانگی کی گھنٹی بھی ہوگئی
ہے اور یہ لوگ ہین کہ ادہر اودہر دوڑ دوڑ کر گاڑی کھلانے کی التجا ہر کس و ناکس سے
کر رہے ہین خدا خدا کرکے چار پیسے ایک ریلوے ملازم نے لیکر مسافرون سے بھری ہولی
ایک گاڑی کھولکر ان سب کو لا وارثی مال کی طرح بھردیا اور گاڑی چھوٹ گئی ۔ اس درجہ
مین جسقدر مسافر ہین سب اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کئے بیٹھے ہین کولی ہٹنے کا نام نہین لیتا
اور یہ بیچارے چپ اوسیطرح کھڑے ہین ۔
اب تک ہمکو دیکھ بھال کا موقع نہین ملا تھا مگر ہان اب ہم اُس شخص کے چہرے کی طرف
دیکھ رہے ہین جو سرائے مین گاڑی کے پاس کھڑا تھا اور ہماری نظر مین کسیقدر آشنا سا ہی
معلوم ہوتا تھا ۔ اب یہان گاڑی کی چھت مین آسمانی قندیل کیطرح لگی ہولی روشن لالٹین
اپنی شعاعی انگلیون کے اشارہ سے ہم کو بتا رہی ہے کہ دیکھو یہ کون ہے ۔ پہچان لو ۔
آہا ۔ تو بشیر ہے نثار حسین کا پرانا دوست ۔ تو پھر غالبًا یہ دوسرا شخص نثار حسین ہی
ہوگا ۔ بیشک وہی ہے وہی ۔ ہم نے پہچان لیا ۔ اچھی طرح پہچان لیا ۔ مگر خوب ہی روپ

انکو اب ہم اسی حال مین چھوڑکر اپنے شوریدہ سر دوست نثار حسین کی طرف چلتے ہین - وہ بھی
ہمراہیون کے ابتک اسی کمرہ مین جسمین ہمنے انکو پہلے چھوڑا تھا اسیطرح چپ کھڑا ہے - بیٹھنے
کے لیئے نوکر چاکر بمنت بار بار کہتے ہین - کھانا کھانے کے لیئے بھی عرض کرتے ہین مگر آہ نثار حسین اسوقت
کچھ ایسا ازخود رفتہ ہو رہا ہے کہ اپنی جگہ سے نہ تو ہٹتا ہے - نہ بیٹھتا ہے - اور نہ زبان سے کچھ کہتا ہی
بالآخر کھڑے کھڑے ایکبار اسکو گورا کے نازک نازک پاؤن کے شل ہو جانے کا کچھ خیال آگیا جسکی
وجہ سے وہ بادل ناخواستہ ایک چارپائی پر بیٹھ گیا اور اسکے اشارہ پر گورا اور بشیر بھی
علیحدہ علیحدہ بیٹھ گئے - گورا کا سر جھکا ہوا تھا جبین ہوئی اور شرمائی ہوئی آنکھون کو اسکی برگشتہ
پلکین اور پلکون کے اندر آنسوؤن کی آب رواں والی چادر تیلیون کے منھ پر پڑی ہوئی تھی -
نیچرل حیا کی چوٹین اسکے نازک دل پر چل رہی تھین - خاندانی ننگ و ناموس کا خیال دشنہ ملامت
بنکر اسکے گلے پر چل رہا تھا - طرح طرح کے آنیوالے خوف اسکے ننھے سے کلیجہ مین چٹکیاں لے کر دل کو
مسل رہے تھے اور نہ ہبی مخالفت کا جھگڑا اسکے رہے سہے اوسان کا اور بھی خون کیئے دیتا تھا -
آسمان اپنی معمولی عادت کے موافق بہت تیزی کے ساتھ گردش کر رہا تھا اور اسکی یہ گردش سکنڈ کو
منٹ منٹ کو گھنٹے اور گھنٹے کو پہر بنا کر رات کی مدت کو ختم کر رہی تھی - گورا - نثار حسین اور نثار حسین کے
والد سب اسی انتشار اور رنج کے عالم مین بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعتاً باہر سے کسی نے اس مکان کا
صدر دروازہ کھلوایا - آہ یہ سنتے ہی نثار حسین اور گورا کے کلیجے ہل گئے دونون نے بہت
حسرت کی نظر سے ایک دوسرے کو دیکھا اور انکو فوری یہ خیال گذرا کہ انکو سے ہمارے پکڑنے
کے لیئے کوئی آ پہونچا - مگر خدا خدا کر کے اسوقت ان کی جان مین جان آئی جب دروازہ کھلنے کے
کے بعد ایک لالٹین کی روشنی مین ایک فینس اندر آتی معلوم ہوئی اور فینس کے ساتھ ایک ماما -
یہ آنے والی فینس ڈیوڑھی سے نکلنے کے بعد نثار حسین وغیرہ کے پاس سے گذرتی ہوئی اس کمرہ
کے قریب جا کر لگا دی گئی جسمین نثار حسین کے والد تھے - پردہ ہو گیا اور فینس سے ادھیڑ
سن کی ایک بیوی اتر کر گھبرائی ہوئی نثار حسین کے والد کی طرف بڑھین - نثار حسین کے والد کو
کو سواری آنے کی پہلے ہی سے خبر ہو گئی تھی مگر اسوقت یہ اپنے خیالات کے الجھاؤن مین کچھ ایسے
پھنسے ہوئے تھے کہ ابتک انہون نے اپنی جگہ سے حرکت نہین کی تھی اور اسیطرح میز کے قریب
کرسی پر سر جھکائے بیٹھے تھے -

بی بی صاحبہ جب بالکل انکی کرسی کے قریب پہنچ گئین تو انہون نے بہت گھبراہٹ کے لہجے مین

لبا:۔ اما! تم آگئیں!! اور پھر ایک ٹھنڈی سانس بھر کر انکی تقریر کا سلسلہ ختم ہوگیا۔
یہ آنے والی بی بی صاحبہ پلنگ پر بیٹھ گئیں اور نثار حسین کے والد کے چہرہ کا اُڑا ہوا رنگ انکی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسو دیکھکر بہت حیرت اور تعجب کے لہجے میں اسطرح کہنے لگیں۔ "سچ ہے تو کچھ کہو بھی۔ یہ اسوقت تمہارا کیا حال ہو رہا ہے مجھکو کیوں بلایا ہے۔ آخر بات کیا ہے۔ خیر تو ہے؟"

ناظرین حیرت میں ہونگے کہ یہ کون بی صاحب ہیں! لیکن ہم اس موقع پر آپکو اب زیادہ انتظار کی تکلیف نہ دینگے۔ یہ نثار حسین کی والدہ ماجدہ ہیں جنکو نثار حسین کے والد نے ابھی تار دیکر بلایا ہے ریواڑی چونکہ یہاں سے بہت ہی قریب ہے اور ٹرین آنے کا وقت بھی تھا اسوجہ سے یہ فوراً ہی یہاں آگئیں اور اب نثار حسین کے والد کی لحظہ بلحظہ بگڑتی ہوئی حالت دیکھکر اور بھی خفا ہوئے جاتے ہیں اور اُن سے کوئی جواب نہ پاکر انکے دل کی وہی اُلجھن جو انکو اسقدر جلد ریواڑی سے یہاں تک لے آئی ہے اور بھی ترقیوں پر پہنچتی جاتی ہے۔ آخر پھر نہ ضبط ہوسکا اور یہ پلنگ سے اٹھکر انکی کرسی کے پاس جاکر کھڑی ہوئیں اور آنکھوں میں آنسو بھر کر ہاتھ جوڑکر اس طرح کہنے لگیں "وہ خدا کے لئے جلدی بتائیے یہ بات کیا ہے۔ میرا تو کلیجہ منھ کو آیا جاتا ہی"

نثار حسین کے والد "تم بیٹھو تو ہی جو بات ہے وہ کیا تم سے چھپی رہے گی۔ میں کہتا ہوں۔ آخر میں نے تمکو اسوقت اور بلایا ہی کس لئے ہے۔ سنئے آپکے صاحبزادہ صاحب تشریف لائے ہیں"

نثار حسین کی والدہ (بات کاٹ کر) "ہاں ہاں یہ خبر تو مجھکو یہاں اسٹیشن ہی پر آکر ادھر والوں کی زبانی پہلے ہی معلوم ہوئی تھی کہ خدا انکو خیر و عافیت سے یہاں لایا ہے۔ تو پھر یہ تو خوشی کی بات ہے اسمیں اسقدر انتشار کیا! یہ رنج و غم کیوں ہے! خدا کا شکر ادا کیجئے"

نثار حسین کے والد (چین بجبیں ہوکر) "میں جو کہتا ہوں وہ تم پہلے سن تو لو۔ کیا خاک خیر و عافیت ہی کس بات کی خوشی۔ وہ کمبخت ناشدنی میری ساری ہی عزت لینے آیا ہے۔ میری جان لینے آیا ہے اور خود جیل کی تاریک کوٹھریوں میں سڑنے کے لئے۔ وہ یہاں اوس حرافزادی کو بھی بھگا کر ساتھ لایا ہے جسکے پیچھے اسنے اپنے باپ کو اور اپنے ساتھ میری عزت و آبرو کو بھی خاک میں ملا دیا تھا"

یہ سنتے ہی نثار حسین کی والدہ دانتوں کے نیچے انگلی دبا کر سناٹے میں رہ گئیں۔ ان کے

متفکر چہرے پر ہوائیاں چھوٹنے لگیں انکے چہرے کا رنگ زمانے کی رنگ کیطرح رنگ بدلنے
لگا۔ انکی آنکھیں غیرت سے کھینچ گئیں اور انکی وہ حیرت زدہ نگاہ جو نثار حسین کے والد کے
چہرے پر لگی ہوئی تھی تھرتھرا کر نیچے گر پڑی۔ بیچاری جسطرح کھڑی تھیں کھڑی ہی رہ گئیں
اور خجالت سے پسینے پسینے ہو گئیں۔ انکے بعد تھوڑی دیر تک تو یہاں بالکل سناٹے کا عالم
رہا مگر جب نثار حسین کے والد نے دیکھا کہ اس کمبخت کی ماں بیچاری کو بیخودی کے عالم میں کھڑے
کھڑے بہت عرصہ ہو گیا ہے اور قریب ہے کہ انکی طبیعت کی سنسناہٹ انکے چکر کھاتے ہوئے سر
اور تھک جانے والے پاؤں کو بیقابو بنا کر انکو گرا نہ دے۔ اس خیال سے نثار حسین کے والد
نے ہاتھ پکڑ کر انکو پلنگ پر بٹھا دیا اور اسطرح کہنے لگے وہ نہیں معلوم کمبخت کسطرح سے نکال
لایا ہے۔ رضامندی سے یا جبریہ۔ خدا جانے کیا کیا مصیبتیں یہ کمبخت اپنے اور میرے سر لائیگا
نثار حسین کی والدہ اس کا معلوم ہونا تو کچھ مشکل امر نہ تھا اسی بدنصیب سے پوچھا ہوتا
نثار حسین کے والد (لاپرواہی کے لہجے میں) اونہہ اس کمبخت کا نام بھی نہ لو خدا کی
قسم مجھکو تو اب اسکی صورت سے نفرت ہو گئی ہے۔ اسکا منھ دیکھنا نہیں چاہتا!!
اس قسم کی باتوں سے گو اسوقت نثار حسین کی والدہ کے بھی شریفانہ خیالات ہمزبان تھے مگر
اسوقت نثار حسین کے والد کی زبان سے یہ باتیں نکلکر کچھ نہ پوچھو جو نثار حسین کی والدہ کے
دل کا بیان کر گئیں۔ انکی طبیعت کا جوش ہوا غصہ اب رفتہ رفتہ اسیطرح ہوا ہوا جسطرح
ہوا کے لکے برسات کے موسم میں ہوا کے تیز جھونکوں سے ادھر ادھر مارے مارے پھرتے
ہیں۔ مادری محبت کو ایک بیتابی کے ساتھ حرکت ہوئی اور قلبی صدمہ اسکا اسیطرح دل کو کھانے
لگا کہ نثار حسین کو اب اسکے باپ اپنے گھر سے یقیناً نکالدینگے اور پھر خدا جانے وہ خدائی کا مارا کہاں
کہاں مارا مارا پھرے۔ لیکن اسکے ساتھ وہ یہ بھی خوب سمجھتی ہیں کہ اسوقت نثار حسین کے والد
کا بگڑا ہوا مزاج سنبھالنا غیر ممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔ فوراً انکی آنکھوں میں آنسو جاری
ہو گئے اور دلی بیچینی کا نقشہ دکھانے کے لئے انکے اوداس رخساروں پر بہت تیزی کے
ساتھ آنسو بہنے لگے۔ اور رفتہ رفتہ سسکیاں بندھ چلیں۔
نثار حسین کے والد گو اسوقت اپنا سر جھکائے بیٹھے تھے مگر ان سسکیوں کی پیہم آنیوالی
آواز نے انکی جھکی ہوئی آنکھوں کو زبردستی ایک مرتبہ اوپر اٹھا دیا اور اپنی شریک حیات
بیوی کے چہرے پر پھیلے ہوئے آنسو دیکھکر بے اختیار انکی زبان سے نکلا آہ

تم بھی اب مجکو ستانے لگین "

نثار حسین کی والدہ "آہ مین دُکھیا بھلا کیا کیسکو ستاؤنگی۔ مین خود زمانہ کی ستائی ہوئی ہون۔ ساری عمر مین خدا نے ایک بیٹا دیا تھا بڑے اللہ آمین سے پالا تھا اسکا یہ حال ہے کچھ کہتی ہون تو نہین بنتا نہین کہتی ہون تو نہین۔ آنسو پیتی ہون تو پیے نہین جاتے اور آنکھون سے نکلتے ہین تو اسمین فیہ نکالی جاتی ہے "

نثار حسین کے والد "پھر آخر تم چاہتی کیا ہو۔ کچھ معلوم تو ہو "

نثار حسین کی والدہ۔ مین! کچھ بھی نہین۔ بس جو تمھاری مرضی وہی میری بھی خوشی اسمین مین راضی میرا خدا راضی "

ای شریف گھرانون کی بہو بیٹیو! تمکو اگر اپنے خاوندون کے بگڑے ہوئے مزاج سنبھالنا اور اُنکے ارادے کے خلاف اپنی مرضی کے موافق ان سے کوئی کام لینا ہو تو خوب سمجھ لو اسکی یہ ترکیب نہین ہے کہ تم اون سے بگڑو۔ اپنی بات پر ہٹ کرو بلکہ اسکے لیئے اگر کوئی چلتا ہوا جادو دنیا مین ہے تو بس یہی ہے کہ تم اسوقت اپنی خواہش کے بالکل خلاف۔ اپنی طبیعت کے خلاف اپنے دل کے خلاف ہو کر سراسر اپنے اپنے خاوندون کی رائے سے متفق ہو جاؤ اور جو سختی یا ظلم یا تمھارے خلاف جو کوئی کام وہ کرنا چاہتے ہین تم بہت خوشی سے اسمین راضی ہو جاؤ پھر کسیطرح ممکن ہی نہین ہے کہ وہ جو زبردستی تمپر کرنا چاہتے ہین تمپر کرسکین اور جو تم چاہتی ہو وہ نہو جائے۔ نثار حسین کی والدہ ایک بہت بڑی عاقلہ عورت تھی بڑی تجربہ کار۔ اسنے اپنے خاوند کے خوش کرنے کے لئے اس نیچرل محبت کے گلے پر اسوقت چھری پھیر دی جو ماں کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے۔ اپنے اپنے جوان بیٹے کی دائمی مفارقت کو بادل ناخواستہ جائز رکھا لیکن اپنے خاوند کے خلاف اپنی زبان تک ہلانے کو پسند نکیا۔ پھر اسکا کیا اثر پیدا ہوا؟۔

ایک علوی عمل کا اثر تھا جو انکے خاوند کے دل پر چل گیا اور اچھی طرح چل گیا۔ طیش و غضب کے اجزا سنبھل سنبھل کر اسیطرح ہوا ہونے لگے جسطرح مکدر دل کے بخارات ٹھنڈی ٹھنڈی آہون سے یا زمین کے بخارات تمازت کی دھوپ سے۔

بیچارے تھوڑی دیر تک سر تھام کر چپ بیٹھے رہے اور پھر ایک ٹھنڈی سانس لیکر اسطرح کہنے لگے پھر اس کمبخت کو بلاؤ تو سہی "

نثار حسین کی والدہ "بہت اچھا آپکے حکم کی تعمیل کرتی ہون ورنہ واقعی وہ اس قابل تو

بدلا پہچان ہی نہین پڑتا تھا۔ تو یہ کہئیے یہ سب آپ ہی کی کارروائیان تھین! مگر نثار حسین اثر اکیا بہت ہی برا۔ جن آنکھون کو حسن و عشق کے کرشمون کے دیکھنے مین جنکے دل چلبلے ہین وہ چاہے اس موقع پر تیری اس کارروائی سے خوش ہوئے ہون مگر تیری اس نازیبا حرکت نے تجکو ہماری نظر سے تو اوسیطرح گرادیا جسطرح تیرا یہ برا فعل دیکھکر ہمارے دل پر ایک چوٹ لگی اور ٹپ ٹپ آنکھون سے آنسو گر پڑے نثار حسین تو نے ایک شریف گھرانے مین پیدا ہوکر شرافت پر بھی ایک بدنما داغ لگایا۔ تو نے اپنی اس نازیبا حرکت سے عوام الناس کو اس بدگمانی کا موقع دیا کہ مسلمانون مین بھی ایسے بد وضع لوگ ہوتے ہین اور ہائے وہ بھی اوس زمانہ مین جب وہ دونون سوتیلے بھائی جنہون نے آریہ ورتہ مائی کی گود مین پرورش پائی تھی (یعنی ہندو اور مسلمان) اس امر کی کوشش کر رہے ہے کہ دونون سگے بھائی بن جائین ایسے اتحاد کے وقت مین تیری یہ دل دکھانے والی حرکت بڑا غضب ڈہا گئی۔ مگر نہین جو سمجھدار ہین وہ اچھی طرح اس امر کو سمجھ سکتے ہین کہ اچھے اور برے۔ وضعدار اور بد وضع لوگ ہر مذہب مین ہوتے ہین۔ اور ایک شخص کے برے افعال مذہب کے کل لوگون کو برا نہین کرسکتے جس طرح ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کرتی ہے عاقل اور تجربہ کار لوگ بخوبی جانتے ہین۔ سبھی کو معلوم ہے

مصرع

کہتے ہین جسے عشق وہ از قسم جنون ہے

اور مجنون شخص کا اعتبار ہی کیا۔ اوسکی حرکتین ہنسنے کے قابل ہوتی ہین رونے کے قابل ہوتی ہین۔ مگر غصہ کرنے کے قابل نہین۔

نثار حسین کو گوہر کے مل جانے کی جو خوشی ہوئی ہوگی اوسکا اندازہ تو اوسکا ارمان بھرا دل ہی خوب کرسکتا ہوگا یا پھر کچھ وہی حرمان نصیب عشاق کرسکتے ہونگے جنکو ہزارون صدمے اور مصیبتین اوٹھانے کے بعد خوش قسمتی سے یون بے غل و غش ایسا موقع نصیب ہوا ہوگا۔ لیکن طرح طرح کے آنیوالے خوف اور اس نازیبا حرکت کے آگے آنیوالے خمیازے اسوقت اسکی اس دلی مسرت کو گلا گھونٹ کر مار ڈالتے تھے اسکے چہرے پر ہوائیان اڑ رہی ہین پریشانی برس رہی ہے اور اسکے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھنے والے کو یہ بتا رہے ہین کہ حضرت عشق نے اسکا خون چوستے چوستے اسکی بقائے حیات کے لئے جسقدر باقی چھوڑ دیا تھا اب اسوقت کے آنیوالے اندیشے اسکا بھی خاتمہ کئے دیتے ہین۔

اس گاڑی مین جسوقت جسقدر مسافر بیٹھے ہین ان مین اتفاقیہ طور پر ہی جسکی نظر اسکی طرف

اٹھ جاتی ہے تو فوراً ہی اسکا یہ گمان ہوتا ہے کہ ہو نہو یہ دیکھنے والا میری ہی تلاش میں ہو اور پہچان کر مجکو پکڑ نہ لے - کسی آفت مین پھنس نہ جاؤن - کوئی گرفتار نہ کرلے - بیاری گورا کہین جھین نہ جائے اس خیال سے کہ کوئی پہچان نہ لے خوف زدہ گورا اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالے کھڑی ہے ایک طرف کو نثار حسین اور اسکے پاس بشیر بھی کھڑا ہے -

زمین انکے گردش کھاتے ہوئے سر کی طرح انکی ریل گاڑی کے جلد جلد گھومنے والے پہیون کے نیچے سے چکر کھاتے ہوئے نکلی چلی جاتی ہے اور ان لوگون کے دماغ مین رہنے والے پریشان خیالون کی طرح ٹرین وحشت مین بھری تیزی کے ساتھ جا رہی ہے -

نثار حسین اپنے سب خیالات سے درگزر کئے ہوئے اسوقت فقط اس پر غور کر رہا ہے کہ اب مجکو کہان جانا چاہئے! کبھی تو وہ کسی ایسے مقام کی طرف چلے جانیکا ارادہ کرتا ہے جہان نہ کوئی اوس سے واقف ہو اور نہ وہ کسی سے - کبھی ریوا کی جانے کا ارادہ کرتا ہے اور کبھی اپنے دل سے یہ کہتا ہے کہ اگر اپنے والد کے پاس چلا جاؤن تو اچھا -

یہ انھین خیالات مین الجھا ہوا تھا کہ گاڑی کی رفتار سست ہو چلی - گاڑی رکی اور اسکے ساتھ "بادل" "بادل" کی دو چار مرتبہ صدا آئی - اس اسٹیشن کا نام سنتے ہی نثار حسین جلدی سے گاڑی کھولکر اتر پڑا اور اسی کے ساتھ گورا اور بشیر بھی -

انیسوان باب

قیامت کا سامنا

ہجر کے آفت جان وصل بلائے دل ہے
آدمی کیلئے ہر طرح غرض مشکل ہے

اب یہ تینون آدمی رات کی تاریکی میں مصیبت اٹھاتے ہوئے "بادل" کی آبادی کی طرف پاپیادہ چلے جاتے ہین - گیارہ بج گئے ہین - سنسان شہر شہر خموشان کا حکم رکھتا ہے - مگر ہان کسی کسی وقت چوکیدارون کی قدرتی صدائین رات کے سناٹے مین ملی ہوئی کانون مین آجاتی ہین -

بعض بعض اوقات ہوا کے آجانے والے جھونکے جب زرد سوکھے پتون کو کھڑکھڑا دیتے ہین تو شہر

ایک گھبراہٹ کے عالم مین پیچھے مڑکر دیکھ لیتا ہے اور خوف سے اسکے ساری بدن کے رونگٹے کھڑے
ہو جاتے ہین۔ موقع و محل کے خیال سے اسوقت انکو بہت تیز چلنا چاہیئے تھا مگر یہ عجیب بات ہے کہ انکی
رفتار بیمارون کی رفتار سے زیادہ تیز نہین ہے۔ شاید گورا کی تھکن اور اسکی نازک خرامیون کو
دیکھ دیکھکر نثار حسین کی چال نے یہ روش اختیار کی ہوگی مگر نہین نثار حسین اسوقت بالکل کھویا
ہوا سا معلوم ہوتا ہے۔ سر جھکا ہوا ہے اور اپنی دماغی قوتون سے جسقدر وہ زور ڈال کر
مشورہ کرنا چاہتا ہے اسیقدر وہ آئے ہوئے خواسون کی طرح بھاگی جاتی ہین۔ تھوڑی راہ قطع
کرنے کے بعد یہ سب آبادی مین پہنچ جاتے ہین اور پھر جاتے جاتے نثار حسین ایک مکان کے دروازے
پہنچکر دروازہ کھولنے کی تاکید کرتا ہے۔

موقع محل کی مناسبت سے بظاہر ایسا خیال ہوتا تھا کہ یہ اسکے کسی دوست کا مکان ہوگا جہان
وہ اس حالت مین اور پھر آدھی رات کیوقت آیا ہے مگر دروازہ کھلتے ہی ہمارا یہ خیال بالکل غلط ٹھہرا
آدمی کے دروازہ کھولتے ہی نثار حسین کی زبان سے جو کلمہ نکلا وہ یہی تھا "ابا جان کہان ہین؟"
جسکے جواب مین دروازہ کھولنے والے شخص نے اسکی طرف پہلے تو بغور دیکھا اور کہا "آہا چھوٹے میان!
آئیے آئیے سرکار اندر آرام کرتے ہین"

اب ہمکو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ مکان اسکے والد کا ہے جو ریاست نابھا کی طرف سے یہان بادل مین ایک
معزز عہدہ پر ممتاز ہین۔ مگر یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ نثار حسین ایسی نازیبا حرکت کرنے کے
بعد اور پھر گورا کو ساتھ لیکر کیونکر یہان آیا گیا! مگر ہے یہ کہ عشق کمبخت کا سیر چڑھا ہوا جن آدمی کو
کچھ بےحیا بھی ضرور بنا دیتا ہے۔ نثار حسین کی آوارگیون نے گو اسکے والد کا دل اسکی طرف سے
بالکل غبار آلود کر دیا تھا مگر پھر بھی اکلوتا بیٹا تھا۔ اسوقت اسکے والد اپنے سرگردان و پریشان پھرنے والے
بیٹے کی آنے کی خبر سنکر پلنگ سے سرڈبڑا کر اٹھے اور بہت خوشی و پیار کے لہجے مین نثار! نثار!!
کہتے ہوئے اوس مقام پر آکر ٹھہر گئے جہان نثار حسین وغیرہ کھڑے ہوتے تھے۔ آتے ہی بڑے
ذوق و شوق سے نثار حسین کو گلے لگالیا اور پھر تھوڑی دیر خوشی کا رونا رو کر اسطرح پوچھنے
لگے "نثار حسین تم اسوقت کہان تھے۔ آہ تمھاری عراجی (؟) جسنے تو ہمارے ہماری امیدون
کو خاک مین ملا دیا تھا (ہاتھ سے اشارہ کرکے) اور یہ کون ہین" جسکے جواب مین نثار حسین نے
بشیر کا نام لیا اور نثار حسین کے والد اسکی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے "آہا۔ بشیر ہے!۔
اچھی رہے بشیر؟"

بشیر "جی ہان مین ہی ہون۔ حضور کے جان و مال کو دعائین دیتا ہون"

نثار حسین کے والد "اور یہ تیسرے صاحب کون ہین"

اب نثار حسین چپ تھا خجالت سے اسکا سر نیچے جھک گیا تھا اور سر کے ساتھ آنکھین بھی۔ غیرت کا پسینہ اسوقت کی بڑہی ہوئی سردی مین اسکی پیشانی پر چھلک آیا تھا جسپر لالٹین کی روشنی تڑپ تڑپ کر پڑ رہی تھی۔ اسکی آنکھون سے آنسوؤن کا تار لگا ہوا تھا جو کسیطرح ٹوٹتا ہی نہ تھا اور بشیر بھی چپ سرنگون کھڑا تھا۔ بالآخر ان بزرگ کے اصرار سے بشیر نے کہا "حضور بے ادبی معاف یہ وہی ہین جنکے لئے یہ (نثار حسین کیطرف اشارہ کرکے) اسطرح سرگردان اور پریشان پھرتے تھے"

نثار حسین کے والد تو یہ سنتے ہی "ہائین" کہکر جب سناٹے مین آگئے اور نثار حسین نے ایک پُر درد چیخ مارکر اپنا سر اپنے باپ کے قدمون پر رکھدیا۔ اسکی شرمندگی سے رہ رہکر ابھرنے والے جوش اپنی ناز یبا حرکتون کے طومار دیکھکر پانی ہو ہوکر بہ رہے تھے جبکا کچھ تو حصہ غیرت کا پسینہ بنکر نکل رہا تھا اور کچھ آنکھون سے آنسو بنکر بہہ رہا تھا۔ روتے روتے سسکی بندھ گئی تھی اور سسکیون سے ہچکیون پر نوبت آگئی تھی۔ نثار حسین کے والد اپنی طبیعت کے انقلاب سے اپنی گردش کھاتے ہوئے سر پر ایک ہاتھ رکھے ہوئے تھے اور دوسرے ہاتھ کی انگلی دانت کے نیچے دابے چپ کھڑے تھے۔ بدوضعی۔ بدنامی کے خیالات اور طرح طرح کے خوفناک اندیشے انکی آنکھون کے سامنے پھر رہے تھے اور ساری دنیا انکی آنکھون کے سامنے تیرہ و تار تھی رہ رہ کر نثار حسین پر طیش آتا تھا انکی طبیعت کسی بگڑے ہوئے دل کی طرح اسوقت بے قابو ہوئی جاتی تھی غصہ جنجھلا جھنجھلا کر رہجاتا تھا مگر بہت سی پیش آنیوالی مصلحتون کے خیال سے یہ بالکل خاموش ہوکر یہان سے اوس کمرے کی طرف چلے جاتے ہین جہان یہ ابھی آرام کر رہے تھے۔ یہان پہنچکر چند منٹ تک تو یہ ٹہلتے رہے پھر ٹہلتے ٹہلتے ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور میز پر سے ایک ٹیلیگرام فارم لیکر جلدی جلدی کچھ لکھا اور ایک آدمی کو بلا کر کہا "لو جلدی جاکر یہ تار دے آؤ اور دو بجے سواری اسٹیشن پر جا رہے" اسکے بعد انھون نے اپنی دونون کہنیان میز پر ٹیک دین اور سر کو ہاتھون پر رکھکر سناٹے کے عالم مین آگئے۔ انکی آنکھین اسوقت بند تھین جو نیلی گنگ تھے اور انکا غیور دل انکے سینہ مین سر ڈالے بیطرح شرمایا ہوا بیٹھا تھا۔ انکی ٹھنڈی آہین دل تو دل انکے دماغ تک مین اسوقت بلا کا انقباض پیدا کر رہی تھین۔

نہ تھا کہ اسکا منھ دیکھا جاتا" اور اسقدر کہنے کے بعد اپنی ماما سے پکار کر کہا۔ "جاؤ ذرا نثار کو تو بلا لاؤ"
نثار حسین کو یہان کے نوکرون چاکرون کی زبانی انکی والدہ کے اسوقت یہان آجانے کی خبر ہو گئی تھی۔ گو اپنی کی ہوئی نازیبا حرکت کی خجالت کا اثر اس خبر کے سننے سے اور بھی کچھ ترقی کر گیا تھا مگر اسکے ساتھ ہی انکی ناامیدی کو اس بیکسی کے عالم مین اپنی والدہ کے آجانے سے کچھ کچھ آسرا سا بھی ہو چلا تھا۔ انکی آنکھون کے نیچے کسی کسی وقت تو ڈراونی ڈراونی صورتون کے نقشے پھر رہے تھے کسیوقت انکی مشتاق نگاہین اس انتشار کے عالم مین کسیکے پیارے پیارے چہرے کی طرف اُٹھ جاتی تھین جسپر اسوقت بے انتہا فکرون کا ہجوم تھا اور پھر کسیوقت وہ یاس کے عالم مین چارون طرف مڑ مڑ کر یہ دیکھتا تھا کہ دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ وہ اسی حالت مین مبتلا تھا کہ ایک ماما نے اندر سے آکر اس سے کہا۔
"چھوٹے میان اندر چلئے آپ کی امی جان یاد فرماتی ہین"
نثار حسین (حیرت کے لہجے مین) "مجکو! مجکو!!"
وہی ماما "جی ہان آپ ہی کو۔ آئیے چلئے"
اور نثار حسین اپنے ہمراہیون کو یہین بیٹھا چھوڑ کر ماما کے ساتھ ساتھ چلا۔ دل سینے مین کانپ رہا تھا کلیجا پہلو مین دھک دھک کر رہا تھا اور یہ بیچارہ سر جھکائے اسطرف جا رہا تھا جہان اسکے والدین بیٹھے ہوئے تھے۔
اسکی وہ نگاہین جو خجالت سے نیچی جھکی ہوئی اور آنسون مین نہائی ہوئی تھین مان پر پڑتی ہی آنکھین چھائی انکو آگے لیجلین اور یہ قریب پہنچکر انکے قدمون پر گر پڑا۔ اسے دل کی بےچینی اور سینے کی بیکلی سے جگہ جگہ کراٹھنے والے بخار اسکے اعضا کو جنبش دیتے ہوئے آنکھون سے آنسو بنکر نکلنے لگے سسکیون کا پھندہ نالے کے گلے مین پڑنے لگا اور طغیان اشک نے سیج محل دیکھکر خود ہی ہاتھ پاؤن پھیلائے۔ انکی والدہ تھوڑی دیر تک تو اپنی طبیعت پر جبر کیے ہوئی رہی اور خاموشی کے ساتھ چپ بیٹھی رہین مگر بالآخر نہ رہا گیا اور نثار حسین کا جھکا ہوا سر اپنے ہاتھون سے اٹھا کر کہا "نثار کمبخت تو نے یہ کیا کیا! ہائے تو نے اپنے سارے خاندان اور اپنے باپ کی عزت آبرو سب خاک مین ملا دی۔ شرافت کو بدنام کر دیا اور اسلام کے پاک دامن پر بدنامی کا ایک ایسا بدنما داغ لگا دیا کہ جو مدتون تک نہ چھوٹے گا۔ بھلا کوئی ایسا کرتا ہے!"
نثار حسین "(رو کر) اماں جان اب تو جو قصور ہونا تھا ہو گیا جو خطا ہونی چاہیے تھی ہو چکی۔ اب خواہ آپ معاف فرمائیے یا جو جی چاہے سزا دیجیے۔ گردن جھکی ہوئی ہے۔ سر حاضر ہے قلم کیجیے

اگر ابھی نہیں ہوسکتا تو پھر ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکال دیجئے"۔ ان جملوں کو نثار حسین نے اسوقت کچھ ایسے پردرد لہجے میں ادا کیا کہ نثار حسین کی والدہ تو والدہ غصے میں بھرے بیٹھے اسکے والد بھی بیطرح بیچین ہوگئے۔ دل ہل گیا اور کچھ کہنے کو بھی ہوئے مگر پھر بمصلحت خاموش رہگئے۔ انکی بیوی کا سر جھکا ہوا تھا بار بار اوپر اٹھ جانے والی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور وہ اس امر کا بہت امید و بیم کے ساتھ انتظار کر رہی تھیں کہ دیکھئے نثار حسین کے باب میں انکے باپ کی زبان سے کیا کلمہ نکلتا ہے۔ لیکن جب اسپر چند منٹ گذر گئے اور نثار حسین کے والد نے کچھ نہ کہا تو نثار حسین کی والدہ نے بہت تاسف بھری نظر سے اپنے خاوند کی طرف دیکھا جو چپ سناٹے کے عالم میں بیٹھے تھے۔ اور نثار حسین ابتک اسی طرح ہاتھ جوڑے چپ کھڑا تھا بیچاری نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور نثار حسین سے اسطرح کہنے لگیں "بیٹا نہ تمھارا یہ کہنا ہی میرے اختیار میں ہے اور نہ تمھارا گھر سے نکالنا۔ تمنے جیسا کیا ویسا بھگتو۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ تم جانو اور تمھارے باپ۔ بس جو کچھ کہنا ہے انھیں سے کہو"

اسقدر اشارہ پاکر نثار حسین اسیطرح ہاتھ جوڑے اپنے باپ کے پاس جاکر کھڑا ہوگیا انہوں نے ایک غلط انداز نظر سے اسکی طرف دیکھا اور پھر چین بچین ہوکر اسطرح کہنے لگے۔ "دور ہو کمبخت ہمارے سامنے سے۔ تیرا منھ دیکھنے کے قابل نہیں رہا اور نہ تو نے مجھکو اب کہیں منھ دکھانے کے قابل رکھا (پرحسرت لہجے میں) نثار! کوئی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہتا مگر میں ہی ایسا ایک کمبخت باپ ہوں جو اس کہنے پر مجبور ہوتا ہوں کہ اس بے حیائی کے جینے سے گر تو مر جاتا تو بہت ہی اچھا تھا (تھوڑی دیر خاموش رہکر) اور یہ عورت آئی کسطرح سے ہے! رضامندی سے یا جبر اور دھوکے سے؟ صحیح صحیح بتانا"

نثار حسین (شرما کر۔ سر جھکا کر اور دبی زبان سے) "جی خوشی سے"

نثار حسین کے والد اب پھر خاموش تھے انکی آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی غور و فکر کے وسیع میدان کی سیر کر رہی تھیں اور خدا جانے کیسے کیسے خیالات اسوقت انکے دل میں آ رہے تھے مگر ہاں یہ ضرور تھا کہ انکے چہرہ کا سرخ تیز رنگ اب کچھ کچھ ہلکا ہو چلا تھا۔ انکی چین جبین کا گرہ ہوا نقشہ آنکھوں کے سہمے تیور اب کچھ کچھ بدلی ہوئی تھی اور ایسے خیال کیا جاتا تھا کہ انکی پر غضب مزاج کے تھرما میٹر کا بہت چڑھا ہوا پارہ اب نیچے اترتے اترتے نقطۂ گرمی کے قریب آگیا ہے۔ دو چار ٹھنڈی سانسیں لیں اور پھر اسطرح نثار حسین سے پوچھنے لگے "تمکو اس امر کا اچھی طرح اطمینان ہے کہ اس بیچاری (گوہر کی طرف اشارہ ہے) سے کسی موقع پر اسکے گھر سے نکلنے کے متعلق خدانخواستہ اگر کچھ بازپرس ہوئی تو

وہ اسوقت اپنی رضامندی کے سوا جبریہ کارروائی کا تو کسیطرح نام نہ لیگی ؟"

نثار حسین "جی نہین - اور نہ کوئی جبریہ کارروائی کی گئی ہے"

نثار حسین کے والد "ہون (تھوڑے سکوت کے بعد) اچھا اسکو بلاؤ تو سہی"

یہ سنتے ہی نثار حسین یہان سے چلا جاتا ہے اور پھر تھوڑی دیر مین وہ یہان واپس آتا نظر آتا ہے آگے آگے وہ ہے اور اسکے پیچھے پیچھے گورا جسکا مردانہ لباس دیکھنے والی آنکھون کو ابتک بہت دھوکا دے رہا تھا - چلمن اٹھی اور یہ دونون اس کمرے مین داخل ہوئے جہان نثار حسین کے والدین چپ سناٹے مین بیٹھے ہوئے تھے -

گورا یہان پہنچکر اب ایک ستون سے لپٹی ہوئی کھڑی تھی - اسکی شرمیلی آنکھین حیا سے نیچے جھکی ہوئی تھین اور اسکے مہتابی چہرہ کا رنگ اسیطرح سپید پڑ گیا تھا جسطرح اسوقت نیلے نیلے آسمان پر جھلملاتے ہوئے تارون کی چھاون مین چاند کا چہرہ بالکل فق ہو گیا تھا - نثار حسین کے والد اور والدہ دونون نے کئی مرتبہ آنکھ اٹھا اٹھا کر سر سے پاؤن تک اسکے سانچے مین ڈھلے ہوئے اعضا کو دیکھا مگر آہ وہ شرمیلی نگاہین جو غیرت سے اسوقت زمین مین گڑ گئی تھین کسیطرح سے نہ اوپر اٹھنا تھین نہ اٹھین - نثار حسین کی والدہ نے کئی مرتبہ اس سے مخاطب ہو کر پوچھا بھی کہ تمنے یہ کیا کیا اکیون کیا !! اور کسطرح اپنے گھر سے نکلین ؟ مگر ان سب باتون کے جواب کے لئے اسکے پاس ٹھنڈی سانسین تھین اور آنکھون مین امڈتے ہوئے آنسو - اور اسیکے ساتھ ایک بڑھی ہوئی ندامت بھی - آہ بیچاری گورا جب ان سوالون کا جواب لینے کے لئے بیطرح مجبور کی گئی تو غریب گورا نے جھککر بے اختیار نثار حسین کی والدہ کے قدمون پر اپنا سر رکھدیا - اور بڑھی ہوئی ندامت سے اسکی آنکھون سے آنسو نکل نکلکر اسکے منھ کو دہوتے ہوئے نثار کی والدہ کے پاؤن کو تر کرنے لگے -

یہ سین نہایت ہی حسرتناک تھا - گورا کا تو یہ حال تھا - نثار حسین علیحدہ کھڑا رو رہا تھا - اسکی والدہ سر جھکائے آپہی آپ آنسو بہا رہی تھین اور نثار حسین کے والد یہ افسوسناک حالت دیکھ دیکھکر ظاہر مین تو نہین مگر دل ہی دل مین ضرور رو رہے تھے - بدنامی کا خیال ایکطرف انکا کلیجا ال رہا تھا - ایکطرف دل بگڑ بگڑ کر رو کھڑ رہا تھا - شریفانہ خیال مین ڈوبا ہوا غصہ علیحدہ کھڑا آستینین چڑھا رہا تھا اور وہ نیچرل الفت جو ماں باپ کو اپنی بڑی سی بڑی اولاد سے بھی ہو سکتی ہے ہاتھ جوڑ جوڑ کر منتین کر رہی تھی - گورا کو اسیطرح جب پاؤن پر سر رکھے چند لمحے گزر گئے تو نثار حسین کی والدہ نے بہت مجبور ہو کر کئی مرتبہ نثار حسین کے والد کی طرف آنکھ اٹھا اٹھا کر دیکھا اور جب ادھر سے بھی کچھ جواب

نہین ملا تو وہ اسطرح نثار حسین کے والد کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگین "پھر اب آخر کیا کیا جائے!"

نثار حسین کے والد "مین کیا بتاون - جو تم مناسب سمجھو کرو"

نثار حسین کی والدہ "مجکو ناحق ناحق کے لیے بلا کر اس آفت مین پھنسا دیا ہے انسان کی صورت ہون - میرا دل لوہے کا نہین ہے - پتھر کا نہین ہے - لکڑی کا نہین ہے - مجھے تو کسی بندہ خدا کی یہ حالت نہین دیکھی جاتی اب چاہے مجکو تمین اچھا کہو یا برا - اور ہوگا وہی جو تم چاہو گے مگر مین اسکا سر تو اب اٹھاتی ہون" اور یہ کہکر انھون نے اپنے دونون ہاتھ سے گورا کا وہ سر جس پر اب تک پنجابی وضع کا دوپٹہ بندھا تھا اوٹھایا -

یہ عام قاعدہ ہے کہ بیکسی کے عالم مین کسیکی تھوڑی دلدہی بھی ایک شکستہ شخص کے ساتھ غضب کی چھیڑ کر جاتی ہے - نثار حسین کی والدہ کی یہ عنایت دیکھکر گورا کا اوبھی دل بھر آیا آنکھون مین آنسو امڈ امڈ کر آئے سسکیان لے کر ہچکیان لینے کے ساتھ وہ بلند آواز سے رونے لگی کہ صبح نے بھی اپنا گریبان چاک کر ڈالا - نشیمنون مین میٹھی نیند سونے والی چڑیان اسکا نالہ و شیون دیکھکر یکبیک چلا اٹھین - نثار حسین کی مان کا دل بھر آیا اور انکے والد نے گو اسوقت بہت استقلال سے کام لیا مگر پھر بھی دل تھام کر رہ گئے اور نثار حسین اپنے دونون ہاتھ جوڑکر سر جھکا کر اپنے **والد** کے سامنے کھڑا ہو گیا -

یہ افسوسناک سین ایسا نہ تھا کہ کوئی شخص دیکھتا اور اوسکا دل متاثر نہوتا - نثار حسین کے والد گو اپنے **بیٹے** کی صورت دیکھنے کے بھی کسیطرح روادار نہ تھے مگر اب مجبور تھے - جب بیٹھے بیٹھے ایک دفعہ اوپر سر اوٹھایا اور گورا سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگے "اچھا تم یہ بتاؤ کہ اپنے گھر سے اپنی خوشی سے نکلی ہو یا جبر اور نارضامندی سے؟ صاف صاف کہنا"

گورا "(سر ہلا کر) نہین"

نثار حسین کے والد "یعنی نارضامندی سے؟"

گورا - (اسیطرح سر ہلا کر) نہین (روتی ہوئی آواز مین) اپنی قسمت کے ہاتھون!"

نثار حسین کے والد "ہان ہان مین سمجھا یعنی مجبوری سے - کیون؟"

گورا (روتی ہوئی آواز مین) آہ مجھسے وہ نہ کہلایئے جو میری زبان سے نہین نکل سکتا مین بے حیا ضرور ہون - انتہا درجے کی بیغیرت - اپنے **خاندان** کی بدنام کرنیوالی مگر حضور یہ ضرور ہے کہ ہون ایک شریف خاندان سے - آہ مین بمبخت اسدن کے لیئے کیون زندہ رہی

تھی"

نثار حسین کے والد: "یہ مانا کہ تم شریف خاندان سے ہو۔ مین خود بھی تمکو اچھی طرح جانتا ہون۔ لیکن اگر یہی گو مگو ہے اور یہی شرم! تو شاید باز پرس کے موقع پر نثار حسین کی جان کی دشمن بنجاؤگی۔ اور دشمن بھی ایسی کہ خدا کی پناہ"

گورا: "نہین ایک شریف عورت سے کبھی نہین ہوسکتا۔ جسکے لئے مین اسقدر ذلیل اور رسوا ہوئی ہون اسکو کبھی دغا نہین دیسکتی"

نثار حسین کے والد: "نہین نہین اگر تم اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو مین تمکو ابھی بآرام پہنچا دون۔ بولو کیا مرضی ہے"

گورا: "(ہاتھ جوڑکر) نہین اب مین اُس گھر مین کیا منھ لیکر جاؤنگی۔ جو کچھ میرے مقدر مین لکھا تھا وہ ہوا اور اسی پر اب مین شاکر ہون"

اسقدر گفتگو کے بعد گورا یہان سے دوسرے کمرے مین کسی مصلحت سے بھیجدیجاتی ہے اور پھر نثار حسین کے والد نثار حسین سے اسطرح باتین کرتے ہین۔ "نثار حسین پھر مین کہتا ہون تمنے یہ بہت برا کیا نہایت ہی برا۔ تمہاری اور تمھاری مان کی حالت مجکو مجبور کرتی ہے ورنہ یہ تمھاری یہ خطا اس قابل ہرگز نہ تھی کہ تمام عمر معاف کیجاتی۔ لیکن اتنا ضرور کہونگا۔ خوب سمجھ لو کہ گورا جس گھر مین چھوٹے سے بڑی ہوئی تھی جب اُسی گھر مین وہ نہ رہی تو تمھارے گھر مین کیا رہیگی! جس مان کا اسنے مدتون خون پیا تھا جس باپ کی وہ جگر گوشہ تھی جسنے بڑے ناز و نعم کے ساتھ اسکو پرورش کیا تھا جب انہین کی محبت کی اسنے پروا نہ کی اور اس طرح گھر سے نکل بھاگی تو وہ تمھاری محبت کا کیا لحاظ رکھ سکتی ہے۔ جسنے اپنے مذہب کا مطلق خیال نہین کیا پھر بھلا تم اس سے اپنے معاملہ مین کیا امید رکھ سکتے ہو"

نثار حسین: "(روکر) ابا جان اب تو جو کچھ ہونا تھا ہوگیا" اور پھر خاموش ہوجاتا ہے

نثار حسین کے والد: "ہان ہان مین جانتا ہون۔ تیرے سر پر عشق کا جن سوار ہے جن نہین بھوت۔ تجھپر کوئی نصیحت اثر نہین کرسکتی" اور پھر کچھ غور مین آجاتے ہین دو تین ہی سکنڈ کے بعد انکا سر اوپر کو اوٹھتا ہے اور پھر گورا یہان بلائی جاتی ہے اور انمین کچھ اسطرح آہستہ آہستہ باتین ہوتی ہین کہ [illegible] تو اور ہوا سی شفاف اور سیال چیز کے کانون تک مین یہ باتین نہین پہنچتین۔ خدا جانے کیا کیا کہا گیا اور کیا کیا سنا گیا۔ مگر ہان

یہ بات ضرور دیکھی جاتی تھی کہ اب نثار حسین کے چہرے پر کچھ کچھ اطمینان کے ساتھ کچھ کچھ خوشی بھی پیدا ہو چلی تھی۔

اب اچھی طرح روشنی پھیل گئی ہے اور یہان کے ظاہری حالات اور سامان دیکھنے سے ایسا گمان ہوتا ہے کہ یہ لوگ شاید اسیوقت یہان سے کسی اور جگہ جانے کے لئے تیاریان کر رہے ہین

بیسوان باب

حکمت عملی

اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہین تو کیا
ہاتھ آئین تو اونھین ہاتھ لگائے نہ بنے

دن کے دس بج گئے ہین اور جاڑے کے ٹھٹھرے موسم سے جیو منے والا آفتاب اپنے حسن عالم سوز کی گرمیان دکھاتا ہوا بہت بلندی پر آگیا ہے۔ اسکی وہ شوخ کرنین جو اپنا چھل بل دکھاتی آسمان سے آ آ کر زمین پر گر رہی ہین اور لوٹ لوٹ کر مچل مچل کر گنگاون کی پختہ سڑکون سے اسیطرح بل کھاتی اوٹھ رہی ہین جسطرح کسیکے کھلے ہوئے سر کے خشک بال ہوا مین لہرا رہے ہون۔ شہر تو کچھ ایسا بہت بارونق نہین ہے مگر ہان ضلع کی کچہری مین کسیقدر چہل پہل زیادہ ہے جسکی رونق بڑہانے والی کچھ انہین ناعاقبت اندیش مستغیثون کی جماعت ہے جو اپنے خانگی جھگڑے اور نزاعین رفع کرنے کے لئے اپنی قوم کے معزز اور ایماندار لوگون کو چھوڑ کر قانون کی پیچیدہ گزرگاہون اور قانون دانون کے زبردست پنجون مین آکر اور عدالتی جھگڑے بکھیڑون مین پھنسنے کے لئے آئے ہین یا پھر وہی جبہ و دستار والے وکالت پیشہ اور مختار لوگ ہین جو اپنا بستر بچھائے بیٹھے ہین اور اونکے دلال چارون طرف چھوٹے ہوئے ہین جو مستغیثون کو اپنے دام تزویر مین پھانس کرے آتے ہین۔

کہین اہلی مقدمہ کی پکار ہو رہی ہے کہین کوئی موکل اپنے وکیل کے پیچھے پیچھے دوڑا جا رہا ہے اور وکیل صاحب ہین کہ کسی لاپرواحسین کی طرح مڑکر بھی نہین دیکھتے کہین اردلی کو جھک جھک کر سلام ہو رہے ہین اور اردلی صاحب ہین کہ بگڑے ہی جاتے ہین۔

کسیطرح انکے مزاج ہی نہین ملتے وہ ہش - بھاگو - بھاگو" عملہ والون کے دماغ اسیطرح
عرش معلے پر پہونچے ہوئے ہین جسطرح اسوقت زمین کی خاک ہوا مین مل ملکر آسمان پر
چڑھ رہی ہے مگر سب سے زیادہ مجمع اسوقت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے اجلاس کے کمرہ کے
کے سامنے ہے - گو صاحب ڈپٹی کمشنر ابھی تشریف نہین لائے ہین مگر مستغیثون کی وحشت
ضرور دیکھنے کے قابل ہے - ذرا گاڑی کوئی کھڑکھڑائی اور مستغیث یہ سمجھکر کہ صاحب آگئے
ایک وحشت کے عالم مین چارون طرف دیکھنے لگتے ہین - سررشتہ دار صاحب بستہ کھولے
بیٹھے ہین بعض بعض غرضمند دوڑ دوڑکر چھپ چھپ کر اسے کچھ پوچھنا چاہتے ہین مگر وہ
حضرت ہین کہ بالکل جامے سے باہر ہوئے جاتے ہین - کاغذات اولٹ پلٹ کر
دیکھ رہے ہین دوردبک ہوتی جاتی ہے اور جب کوئی مٹھی گرم کردیتا ہے تو کچھ نرم بھی
پڑ جاتے ہین مگر وحشت کے عالم مین گھبرا گھبرا کر ادھر ادھر دیکھتے بھی جاتے ہین کہ کسی
نے دیکھ تو نہین لیا!
یہی لطف ہو رہا تھا کہ ایک آئینوالی گاڑی اس درجے کے قریب آکر رکی -
صاحب بہادر اترے اور انکے اندر جاتے ہی اردلی نے باہر نکلکر پکارنا شروع کیا "عرضی
دینے والو چلو" اور اس صدا کے ساتھ چالیس پچاس آدمیون کا ایک گروہ وحشت زدہ
دوڑا - ان سب کے ہاتھون مین نامۂ اعمال کی طرح ایک ایک کاغذ ہے اور اب یہ سب صاحب بہادر
کے اجلاس مین اسیطرح گھسے جاتے ہین جسطرح بھیڑون کے گلّے کو آپنے جاتے دیکھا ہوگا
ان جانے والون کے پیچھے پیچھے ایک عورت بھی اس کمرے مین داخل ہوئی ہے جسکا لباس
بالکل ہندوانی وضع کا ہے اور اسکا حد سے زائد نکلا ہوا گھونگھٹ اس امر کو ظاہر نہین
ہونے دیتا کہ یہ کون ہے اسکے ہاتھ مین بھی ایک درخواست ہے اور اسکے ساتھ ساتھ
مگر پیچھے کچھ فاصلے سے دو ایک آدمی بھی تھے جو باہر دروازے ہی پر رہ گئے اس کی
درخواست فعل مختاری کے متعلق تھی اور جسوقت اسکی یہ عرضی پڑھی گئی اوسوقت ہر
کس و ناکس کی نگاہ اوسکی طرف بہت تعجب کے ساتھ لگی ہوئی تھی اور جسقدر لوگ وہان
موجود تھے سب نے اپنی اپنی انگلیان بہت حیرت کے ساتھ دانتون کے نیچے دابی لیکن
اس عرضی کے خاتمے پر "گورا بیوہ سکنہ زیدہ رضی" لکھا ہوا تھا جسکو سنکر ناظرین
کچھ کھٹکے ہونگے اور حقیقت مین کچھ بات ہے بھی ایسی ہی کیا یہ وہی گورا ہے

جو ہمارے ناول کی باعث رونق سبب زینت اور ہیروئن ہے اور جسکی نثار حسین اور چندر سین دونوں
کی جان ؟ -

اے جوانی کی بڑھ بڑھ کر اندھا کر دینے والی تمناؤ اور اے بیوگی کے صدمے سے زندہ درگور ہو جانے والی آرزوؤ کیا تم کو اسکے تنگ دل مین رکر اسقدر پھلین پھولین اسقدر بڑہین کہ آج اوسکو اسقدر بے حیا بنا کر عدالت مین لے آئین - بیوگی کے لادوا درد اور اے درد کی بے صبر کر دینے والی کھٹک کیا تو ہی ٹھوکے دے دیکر آج گورا سی عفت مآب عورت کو بازاری عورت بنانے کے لئے کچہری مین لائی ہے - اے مسلمان او ہندو بھائیو دیکھو - ڈرو اور پھر جو کچھہ کرنا چاہئے کرو -

ہان ہان یہ وہی گورا ہے - یہ چال ڈھال - یہ اعضا کا تناسب - یہ لوٹا سا قد دنیا مین اور کسیکو بھی نصیب ہو سکتا ہے ؟ نہین - کبھی نہین - مگر آہ وہ تو عصمت اور پارسائی کی دیوی تھی - حیا اوسکی گھٹی مین پڑی تھی - یہ وہ باتین کیا جانتی تھی ! - اللہ اوسکو یہ کیا ہو گیا ! - اس سے پہلے والے سین مین تو وہ نثار حسین کے ساتھ بادل مین تھی - وہ یہان کہان اور یہ درخواست کیسی ! کیا اوسکے مقدر کی طرح نثار حسین نے بھی اوسکے ساتھ دغا کی !! خیر جو کچھ بھی ہو گورا کی اس درخواست کو چونکہ قانون سے کوئی لگاؤ نہ تھا اسوجہ سے صاحب بہادر نے یہ فرما کر اسکی درخواست اوسی کو واپس کر دی دو کہ ہر بالغہ عورت قانوناً اپنے فعل کی مختار ہے " اور گورا یہان سے نکلکر ایک ڈولی مین سوار ہو جاتی ہے جو یہان پہلے سے موجود تھی اور غالباً وہ اسی مین بیٹھکر یہان آئی ہی ہوگی مگر کچھہ سمجھہ مین نہین آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے - نثار حسین تو نے پہلے ہی کونسا فعل اچھا کیا تھا لیکن اگر ابھی بھی تو نے اسکو دغا دی ہے تو خدا تجکو سمجھے - مگر نہین اس کچہری کے احاطے سے نکلنے کے بعد ہمنے دیکھا کہ اسکی ڈولی سے تھوڑے فاصلے پر آگے آگے بشیر اور خیر تیا بھی چلے جاتے ہین اور اب ہمکو کسیقدر اطمینان ہو چلا -

یہ ڈولی اسوقت گورگانوان سے ریواڑی کی طرف روانہ ہو گئی جو رات کے آٹھ بجے تک ریواڑی مین پہونچکر ایک ایسے مکان مین اتاری گئی کہ جس سے ہم اس سے پہلے واقف نہ تھے لیکن نثار حسین کے مکان سے یہ مکان چونکہ قریب ہی واقع تھا اس اعتبار سے اور نیز پہلے کے کچھہ گذشتہ واقعات سے ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ عجب نہین یہ کل کاروائیان

اہنین حضرت "نثار" کی ہون - مگر اس عرضی دینے سے فائدہ! یخسر کچھ ہو -
یہ خیالات ہمارے دل سے دماغ تک ابھی ہونچے ہی تھے - کہار ڈولی رکھکر باہر اور بشیر
اور خیر تیا اندر داخل ہوئے تھے کہ ہماری حیرت زدہ آنکھون نے نثار حسین کو اندر سے ہوائے
شوق مین بھرا ہوا گورا کی طرف آتے دیکھا -
نثار حسین کے لئے آج یہ پہلا ہی موقع تھا کہ وہ اپنی شوق بھری آنکھون سے اپنی دلستان
گورا کو کسیقدر اطمینان کے ساتھ دیکھے - اس لئے کہ ابتک اسکو گورا سے ملنے کے جسقدر
موقع ملے تھے وہ سب نہایت ہی انتشار خوف اور بے اطمینانی کے تھے - وہ گورا کو
ساتھ لئے آلور سے باول جسطرح ہونچا اوسکا وحشت خیز سین آپ کی آنکھین پہلے
دیکھ چکی ہین - باول مین جسطرح رات بسر کی وہ سمان بھی آپ کی نظر سے گزر چکا ہے
وہان سے گورا بشیر اور خیر تیا کے ساتھ براہ راست گورگانوہ بھیجی گئی اور حضرت لوڈ کو
تنہا مخفی طور سے پواڑی ہونچے اور ایک غیر گھر مین جو انکے کسی دوست کا تھا چھپکر
بیٹھ رہے
نثار حسین کے ہاتھ مین اسوقت ایک روشن لالٹین تھی - ڈولی کے پردہ کو وہ
اٹھا رہا تھا - گورا اندر سے نکل رہی تھی - شوق بھری آنکھین پھیل رہی تھین - حیا
والی آنکھین چھپ چھپ کر نیچے جھک رہی تھین - ارمان اور تمناؤن مین کھینیان
چل رہی تھین اور نثار حسین بہت ضبط کے ساتھ اپنے دلکو سنبھال رہا تھا - گورا
ڈولی کے پردے سے نکلی تو سہی مگر کسطرح ؟ جسطرح آنسو آنکھ سے یا روح تن سے
وہ ڈولی سے اتری تو بیشک مگر کسطرح ؟ جسطرح نالہ کلیجے مین اور مردہ قبر مین - نثار حسین
نے اوسکا بازو پکڑکر ڈولی سے نکالا ہی تھا - وہ اچھی طرح سیدھی ہوکر ابھی کھڑی
بھی نہین ہونے پائی تھی کہ اوسکی قدرتی حیا اور اوسکی خاندانی غیرت اوسکو برا بھلا
کہتی ہوئی دونون ہاتھون سے سر پیٹتی نکلی - اس غیر مکان کو آنکھین پھاڑ پھاڑ
کر اوسنے دیکھا - ایک غیر مذہب کے غیر مرد پر اوسکی نظر پڑی - دل بگڑا - سر نے چکر
کھایا طبیعت سنسنائی اور یہ غش کھاکر زمین پر گر پڑی - آہ! اس گرنے مین اسکا نازک
سر ایک پکی اینٹ پر جا پڑا اور وہ خون جو غیرت سے اسوقت اسکے نہان خانہ
دل مین چھپکر بیٹھ رہا تھا زخم سے جاری ہوگیا - آہ! نثار حسین کی وہ آنکھین جو

اسکے نازک جسم سے بیچینی کے ساتھ نکلتا ہوا پسینہ بھی نہین دیکھ سکتی تھین وہ
خون نکلتے دیکھکر بے اختیار رو دین اور اگرا سکے گھبرائے ہوئے ہوش و حواس
اُسکے دل کے اضطراب پر رحم کھاکر اوسکو تھوڑی دیر کے لئے بے ہوش نکر جاتے
تو شدت غم سے اگر اوسکی روح نہین تو اوسکا خون اوسکی رگون کو توڑ کر ضرور ہی
نکل بھاگتا - جھپٹ کر کسیکو سنبھالنے کے لئے بڑھنے والے ہاتھ بے قاعدہ طور پر ایک
مرتبہ تھر تھرائے - لالٹین ہاتھ سے چھوٹ کر علیحدہ گری اور یہ علیحدہ گرا -
اس دھماکے کی آواز سنکر بشیر اور خیرتیا اندر سے دوڑے اور یہان آکر انہون نے
دیکھا کہ دونون پر بیخودی کا بے ہوش کر دینے والا جادو اچھی طرح چل گیا ہے -
جلدی جلدی ہوش مین لانے کی فکرین کی گئین - پنکھے جھلے گئے پانی کے چھینٹے دئے
گئے - ہاتھ پاؤن سہلائے گئے اور اسطرح غش کھانے والے بمشکل تھوڑی دیر مین
ہوش مین آئے - مگر نازنین گورا کا دل چونکہ بہت ضعیف تھا - بہت سے صدمے اوٹھائے
ہوئے تھی غمونکی چوٹین دلپر سہتے سہتے سر مین بھی چوٹ کھا گئی تھی اور خون بھی بہت کچھ
نکل گیا تھا اسوجہ سے اب اسکی طبعیت کو سکون نہ تھا آنکھین برابر کھلی نہین رہ سکتی
تھین - نگاہ کو قیام نہ تھا - پکارنے سے آنکھین کھولتی تو تھی مگر فوراً ہی بند ہو جاتی تھین
بیچین طبیعت والے کے تقاضون سے زبردستی آنکھین کھولتی تھی مگر اسکی ناتوان
نگاہ بیمارون کی طرح ڈگمگاتی ہوئی پھرتی تھی اور تھرتھرا کر گر پڑتی تھی -

بالآخر یہان سے ان دونون کو ہاتھون ہاتھ لیجا کر اندر لٹادیا اور پھر گورا کی نڈھال
طبیعت کے سنبھالنے مین جو دم بدم بگڑتی جاتی تھی نہایت عجلت کے ساتھ کوشش
ہونے لگی
ابھی ابھی ہوش مین آنے والا نثار حسین اب تک گورا کے سر کے بہتے ہوئے خون کو
دیکھکر اوسی طرح مضطرب ہو رہا تھا جسطرح گورا کی رگون کے اندر گورا کا نکلنے
والا خون

پہلے تو گورا کے قیمتی خون بند کرنے مین انہین معمولی تدبیرون سے جنکو ہر کس و ناکس جانتا ہے
ان لوگون نے کام لیا - مگر جب یہ تدبیرین کارگر نہوئین تو مجبوری جراح بلائے
گئے اور انکی پر اثر تدبیرون سے بمشکل تمام نہ رکنے والا خون بند کیا گیا -

جسوقت بشیر جراح لینے کیلیے گھبرایا ہوا دوڑتا جا رہا تھا اسوقت رات کی تاریکی چارون طرف پھیلی ہوئی تھی اور اسوجہ سے جلدی مین اوس طرف سے ایک آنیوالے شخص سے اسکا شانہ لڑ گیا۔ ایک نے دوسرے کی منھ کی طرف دیکھا تو تو مین مین کی نوبت آئی اور قریب ہی تھا کہ زبان چلتے چلتے دونون گتھ جائین کہ اور بھلے آدمیون نے بیچ مین پڑکر دونون کو علیحدہ کر دیا۔ لیکن یہ عجیب بات تھی کہ یہ دونون ایک دوسرے کو پہچان کر کچھ حیرت اور تعجب مین آگئے اور بہت غور کے ساتھ نظر لڑا کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ اس حیرت کا عکس اس کتاب کے صفحہ سے اوٹھکر شاید اس ناول کے دیکھنے والون کے دل پر بھی اسوقت پڑ رہا ہوگا مگر ہم بتائے دیتے ہین کہ دوسرا شخص ہمارے دوست جنید ربین کا سچا اور وفادار دوست دلارام ہے۔ گو ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچانتے تھے اور یہ بھی خوب جانتے تھے کہ یہ ہمارے دوست کا ویسا ہی دشمن ہے جیسا کہ ہم اوسکے دوست کے دونون کی زبانون سے بہت غور مین ڈوبا ہوا کئی مرتبہ "بہت اچھا بہت اچھا" کا کلمہ نکلا اور پھر دونون اپنی اپنی راہ چلدئے۔ بشیر جب واپس آیا اور گورا کے سر کی چوٹ سے خون کا رسنا کچھ کچھ کم ہوا تو بشیر نے راستہ کی مڈبھیر کا تذکرہ کیا جسکو سنتے ہی نثار حسین سناٹے مین آگیا اور دم بھر کے بعد اسطرح بشیر سے کہنے لگا "کچھ کہتا تھا؟"

بشیر "کہتا کیا! - وہ تو اور لوگون نے بیچ مین پڑکر جھگڑا رفع دفع کر دیا ورنہ مین اوسوقت اچھی طرح خبر لے لیتا!! ہان جب چلنے لگے تب کہتے کیا ہین "بہت اچھا" مین نے بھی کہا "بہت اچھا"

نثار حسین "اہا یہ کہو آج سامنا ہی ہوگیا۔ مگر یار اب راز افشا ہوگیا۔ اب چھپائے نہین چھپ سکتا۔ لیکن اب کوئی کر ہی کیا سکتا ہے۔ بس اب خدا کرے یہ اچھی ہو جائین"

کم نصیب گورا کے بدن مین اول تو اسقدر خون ہی کہان تھا اور جسقدر تھا وہ کچھ تو اوسکی بیوگی کے صدمون کی نذر ہوا۔ کچھ مان باپ اعزا اقارب کے طعنون تشنون سے۔ کچھ ان حضرت کی محبت کے اور جو رہا سہا تھا وہ اب اس چوٹ کی نذر ہوگیا اوسکی قوت بالکل سلب ہوگئی۔ اوسکے اعضا کی تر و تازگی اور اوسکے پھول سے رخسار

گلابی گلابی رنگت یہ سب چیزین اوس اوسیطرح جاتی رہین جس طرح بالکل مرجھا جانے والے باسی پھولون سے - اوسکی آواز انتہائی درجہ پر کمزور ہوگئی - اوسکی آنکھون مین حلقے پڑ گئے - حسینون کی آنکھ کو شعرا تو ہمیشہ سے بیمار باندہا ہی کرتے ہین مگر بیمار آنکھین یہ تھین بلکہ دیکھنے والون کو بھی بیمار بنا دینے والی - نہین نہین بیمار بنانے والی ہی نہین بلکہ جان سے مارڈالنے والی - بیچاری گورا اب ادھر سے اودھر کروٹ لینے مین بھی دوسرے شخص کی مدد کی محتاج ہوگئی اور وہ بھی کسکی اپنے چاہنے والے کی - کون ؟ جو ہردم اوسکے پاس بیٹھے بیٹھے رویا کرتا تھا - گورا کی یہ حالتین بلکہ نثار حسین کے ارمان بھرے دل کے ساتھ بہت بُری کارروائیان کر رہی تھین اور بیشک وہ گورا کو اسقدر غمزدہ اور تکلیف مین دیکھکر اگر اپنی جان پر کھیل جاتا تو کچھ بھی تعجب نہ تھا مگر گورا کی پیاری صورت جو ہردم اسکی آنکھون کے ساتھ نئی نئی لگاوٹین کر رہی تھی اسکے دل کے بہلانے مین بہت کامیابی کے ساتھ حصہ لے رہی تھی اور نثار حسین "دنیا بامید قایم" کا مصداق بنا ہوا تھا -

اکیسوان باب

دیکھئے کس کل اونٹ بیٹھے

دلِ نادان تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

انور سے گورا کے نکلنے کو آج دوسرا یا تیسرا روز ہے اور وہی وقت ہے جب بنارس کے درم والے اشنان کرنیکے لیے [illegible] افق پر آفتاب کے فیض پہونچانے والے روشن کرہ کی طرف رُخ کرکے گنگا جلی چڑھاتے ہین - آفتاب کی چمکدار کرنین جب زمانہ کے انقلابات دکھانیکے لئے تڑپ تڑپ کر پہلو بدلنا شروع کرتی ہین دہوپ سرخ سے زرد اور زرد سے سپید ہو جاتی ہے اوسیوقت چندر سین ریواڑی مین اپنے گھر خوش خوش بیٹھا ہوا اپنی آنیوالی مسرتون اور اپنی لگاتار کوششون کی کامیابی پر نہایت

ذوق شوق کے عالم مین خیال کو وسعت دے رہا تھا کہ یک بیک اوسکو ایک خط
ملا جسمین دلآرام نے انورسے گورا کے دفعۃً غائب ہو جانے کا دردناک واقعہ لکھا تھا
آہ! یہ معلوم ہوتے ہی ایک غم کا پہاڑ تھا جو اسکے سر پر ٹوٹ پڑا - دل سینہ مین اور کلیجہ
پہلو مین بیچین ہو کر ہلا - اُن ارمان تمناؤن کے چیخنے چلانے اور سر پٹینے کی حد نتو
تک اسکا خون جگر پی پی کر اسکے دل کے گہوارے مین جہول جہول کر چھوٹے سے
بڑی ہوئی تھین نا امید ہو ہو کر بچ رہی تھین ایکدم مرتبہ ایک دردناک آواز آئی
اور پھر کچھ نہ تھا -
چند سین اُسوقت تھوڑی دیر کے لئے بے شک ہیجان خیال کیا جا سکتا تھا اگر اسوقت
درد مین ڈوبی ہوئی ایک ٹھنڈی سانس اسکی مزاج پرسی کے لئے اسکے ہونٹھون تک
نہ آجاتی یا اسکا ایک ہاتھ اسکا سر تھام کر نہ رہجاتا - اس سناٹے اور بیخودی سے
تھوڑی دیر کے بعد اسکو کچھ فرصت ملی تو یہ درد کیطرح اُٹھکر اپنے نشست کے کمرے
مین ادھر سے اُدھر اُودھر سے ادھر ٹہلنے لگا - وہی خط جو ابھی دلآرام کے یہان
سے آیا تھا اسکے ہاتھ مین تھا اور پیہم اسکے منہ سے اُف اُف کی صدا نکل رہی
تھی جسکے ساتھ ہی وہ شعلے بھی منہ سے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے تھے جو اسکے دل سے
بہت بیچینی کے ساتھ اسوقت اُٹھ رہے تھے اور جنکو اگر کسی دیکھنے والے کی حسی
نظر نہین دیکھ سکتی تھی تو وہ شخص تو ضرور ہی اچھی طرح دیکھ رہا تھا جسکے کلیجے سے وہ
اُٹھ رہے تھے پسینہ پیشانی سے ٹپک رہا تھا - طرح طرح کے خیالات اسکے دل سے
دماغ تک چکر کھا رہے تھے اور طرح طرح کے سوالات اپنے دل سے ہو رہے تھے - کبھی تو
کہتا تھا " یہ گورا کیا ہوئی - کہان گئی اور کیون! " کبھی کہتا تھا " شاید میرا اشتیاق
بڑہانے کیلئے اسنے یہ ناز و غمزہ کی لی ہوگی - یون ہی جھوٹ اُڑا دیا ہوگا کہین گئی نہوگی
اور جاتی بھی تو کہان! غلط - جھوٹ - محض دروغ - یا پھر دلآرام ہی نے میرے چھیڑنے
کے لئے مجھسے یہ مذاق کیا ہو - یا پھر شاید وہ میری صورت ہی سے ایسی بیزار ہو کہ
میرے ساتھ نسبت ہونیکی خبر سنکر گھر سے نکل بھاگی ہون - اور کبھی کہتا تھا " یہ آسی
باجی - بدمعاش نثار حسین کی تو حرکت نہین ہے!! (خود ہی) اونہون ایسا کبھی نہین
ہو سکتا (بہت تعجب کے لہجے مین) تو پھر یہ اور ہی کسیکی کارروائی ہوگی - بغیر کسی مرد

کی سازش کے تو عورت گھر سے باہر نکل نہین سکتی نہین نہین - یہ کچھ بھی نہین - انمین سے مین ایک بھی نہ مانون گا - وہ حیا کی جان تھی - پاکدامنی کی صورت تھی وہ یہ باتین کیا جانے - وہ حسن کی دیوی تھی - اوسنے بہت ہی پیاری صورت پائی تھی - مین خیال کرتا ہون قاف کی پریان یا جنات اوسکو لے اوڑے - خیر کچھہ ہی ہو لیکن وہ میرے ہاتھ سے گئی - اور گئی - ہائے گورا!!"

یہ وہ خیالات تھے جو بہت گھبراہٹ کے ساتھ حیدر حسین کے دماغ سے دل مین آرہے تھے اور جو موقع کے اعتبار سے کسیقدر بے موقع بھی نہ تھے - وہ رہ رہ کر اپنے دماغ پر اسقدر زور ڈال رہا تھا کہ اوسکی پیشانی کی شکنین بل کھاتی ہوئی اوسکی دماغی قوتی سے مشورہ لینے کے لئے بار بار بڑھتی ہوئی وہان تک پہونچ جاتی تھین جہان سی سر کے بالون نے پیدا ہو کر ماتھے کی انتہائی حد ختم کر دی تھی - مگر دماغی قوتون کے ہوش حواس اسوقت کچھ ایسے باختہ تھے کہ سب آپسمین ایک دوسرے کا منھ دیکھ رہی تھین اور کسی سے کچھ کہتے بنتا نہ تھا - اب تھوڑی دیر کے لئے یہ بالکل سناٹے مین آجاتا ہے آنکھون کی چلمنین بے تاب و توان ہو کر نیچے گر پڑتی ہین آنکھین بند ہو جاتی ہین پتلیان بے اعتنائی کے ساتھ اوپر چڑھ جاتی ہین اور پھر اسکے بعد جو کلمہ اسکی زبان سے نکلتا ہے وہ یہی ہے "ہان ہان مجکو ضرور چلنا چاہئے - ابھی ابھی ریل کا وقت قریب ہے - بالکل قریب - چلو چلو - ہان ہان مجکو ضرور آنور جانا چاہئے - یہ سب بستہ راز میرے غنچۂ دل کی طرح اوسی پیاری سرزمین پر کھلین گے جسکو گورا کے وطن بننے کا فخر حاصل ہے - جہان وہ چھوٹے سے بڑی ہوئی تھی - مگر دیکھئے پیاری گورا مجکو اب وہان ملتی بھی ہے کہ نہین - اسکے ساتھ ایک قسم کی افسردگی اسکے چہرہ پر پیدا ہو جاتی ہے اور اوسی کے بعد جوش جنون سے اوسکے سیاہ چہرہ پر فوراً ایک قسم کی سرخی بھی نمودار ہو جاتی ہے اور پھر یہ اسطرح بڑبڑا اٹھتا ہے "ہان ہان ضرور ملے گی نہ ملنا کیا معنی! حیدر حسین اگر زندہ ہے - اوسکا عشق اگر سچا ہے عشق مین اگر اثر ہے اور اثر مین کچھ جذب اور مجھ مین کچھ غیرت تو مین گورا کو ڈھونڈھ ہی نکالون گا - مین نالہ بنکر آسمان پر جاؤن گا - غیرت کا پسینہ بنکر تحت الثری مین - ہوا بنکر سارے برِاعظمون مین پھرونگا - پانی بنکر ہر ایک جزیرہ اور جزیرہ نما مین مرد بنکر جنگل جنگل کی خاک اوڑاؤن گا - عورت بنکر ایک ایک گھر کو چھانون گا -

گلگشت کے لیے اگر تو کسی چمن مین گئی ہوگی تو مین بلبل بنکر وہان ہونچون گا ۔ تیرے ملانیکے
لیے اگر تو کسی غیر کی بزم مین شمع شب افروز بنکر بیٹھی ہوگی تو گو میری حمیت اور غیرت مجکو روکتی
ہی کیون نہ رہی مگر مین پروانہ بنکر وہان ضرور ہونچون گا ۔ غرض تو جہان کہین ہوگی
جاکر ڈہونڈ ہی نکالون گا" اور یہ کہکر یہان سے چلدیا ۔ نہ کسی سے کچھ کہا نہ سنا سیدہا
یہان سے ریلوے اسٹیشن پر پہونچا اور وہان سے ریل پر چڑہکر آلور ۔
جسوقت الور پہونچکر یہ دلارام سے ملا ہے اوسوقت کا سین نہایت ہی افسوسناک
تہا کیسکی ارمان زدہ آنکھین اپنی قسمت اور ناکامی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہی تہین اور
کسیکا ہمدرد دل اپنی محنتون کے رائگان جانے پر ۔ جسوقت یہ رونا دہونا ختم ہوا
تو پھر اسطرح باتین شروع ہوئین

چندرسین "آخر یہ کیا ہوا ۔ گورا یک بیک اسطرح کہان غائب ہوگئی ؟

دلارام "کیا بتاؤن کچھ سمجھ مین نہین آتا ۔ یہ تو ایک ایسا تعجب خیز واقعہ ہوگیا کہ
جسکا کہین وہم اور گمان بھی نہ تھا ۔ گورا کے غائب ہو جانے کے بعد اب میرا یہان
ٹھہرنا بالکل فضول تھا مگر فقط اس خیال سے مین یہان دو ایک روز اور رک گیا کہ شاید
اسکے غائب ہونے کے کچھ حالات ہی معلوم ہو جائین ۔ مگر الٹیر جانین گورا کیا ہوئی
زمین پھٹ گئی اور وہ سما گئی ۔ پر لگ گئے اور وہ آسمان پر اڑ گئی ۔ کسیطرح نہ پتہ چلنا
تہا نہ چلا ۔ ! مگر قیاس سے معلوم ہوتا ہے کہ عجب نہین جو یہ نثار حسین ہی کی حرکت ہو ۔
اسلئے کہ اس واقعہ سے ایک روز پیشتر بہ تبدیل وضع وہ یہان آلور مین موجود تھا ۔ مگر
ہائے افسوس کہ یہ خبر مجکو آج ملی جب مین اسکا کچھ نہین کر سکتا اور شاید گورا کے والدین
کا پہلے ہی سے کچھ کچھ ایسا خیال تھا"

چندرسین ۔ (نہایت حیرت اور غصے کے لہجے مین) "ہان تو یہ کہئے ! تو مجکو ریواڑی
سے ابھی نہ آنا چاہئے تھا ۔ بیشک مجھسے غلطی ہوئی اور اب فوراً ہی مجکو وہان واپس جانا چاہئے"

دلارام (حیرت کے لہجے مین) ۔ کیا فائدہ ۔ فضول ۔ اول تو وہ اب مل ہی نہین سکتی اور اگر
ملی بھی تو کس کام کی ۔ اگر ایسا ہوا اور یہ خبر سچ ہے تو اے گورا تونے ایک چندرسین ہی کا دل
نہین دکھایا ۔ اپنے مان باپ ہی کو اپنی جدائی کا صدمہ نہین دیا ۔ اپنے خاندان ہی کو
نہین بدنام کیا بلکہ تونے اپنے پاک مذہب کو بھی ذلیل کیا اور خود بھی رسوا ہوئی ۔ بدبخت !

چندرسین "ہان یہ سب کچھہ ہوا ہو مگر میرے دل کی الجھن - میری بیچینی کی تو اس سے تسلی نہین ہوسکتی - اللہ کی قسم مجھسے نچلا نہین بیٹھا جائیگا - ہائے نہین - مین گورا کی جان لونگا نثار حسین کا خون پی لونگا اور اپنی جان بھی دیدونگا تب مجکو کہین چین آئے گا - اچھا مجھے رخصت" اور یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا -

دلارام "(ہاتھ پکڑ کر) بیٹھو بیٹھو - ایسی وحشت اچھی نہین - ہوش مین آؤ اور زمانہ کے نشیب و فراز دیکھو"

چندرسین "(ہاتھ چھڑا کر) نہین نہین - مجکو چھوڑ دو جانے دو - میرے سر پر خون سوار ہے - ہان ہان اب جب تک ایک دو جانون کی قربانی نہین چڑھہ لیتی ہے اسوقت تک یہ جنون کہین سر سے اترا بھی ہے! ہرگز نہین (چیخ کر) مار ڈالونگا حرامزادے کو"

دلارام "اچھا ٹھہرو ٹھہرو - گورا کے باپ سے تو مل لو - گورا کی زیارت نہ سہی تو اسکی گلی کی ہوا تو کھا آؤ"

چندرسین "(اُسی طرح جوش وحشت مین) جی نہین وہانکی ہوا مجکو اور یہ سری بنا دیگی - اب سزاوار نہین ہوسکتی - اب مین وہان نہین جاسکتا - (جھنجھلا کر) بس چھوڑ ہی دو"

چندرسین کی یہ حالت دیکھکر دلارام کو اب طرح طرح کی بدگمانیان ہو چلی تھین اور وہ یہ خیال کرتا تھا کہ حضرت اگر اسیطرح چھوڑ دئے گئے تو جو کچھہ نہ کر بیٹھین وہ تھوڑا ہے - اسلئے یہ بھی انکے ساتھ ہوا اور دونون ریواڑی کی طرف چلے - گو اسوقت میل ٹرین کے جلد جلد گھومنے والے پہئے بہت تیزی کے ساتھ اُسی طرح گردش کھا رہے تھے جسطرح گردش کھانیوالی زمین اسوقت انکی وحشت دیکھ دیکھکر انکے پاؤنکے نیچے سے نکلی جاتی تھی مگر چندرسین کی وحشت کے سامنے ریل کی رفتار بہت سست تھی گویا وہ یہ چاہتا تھا کہ ابھی زمین کی طنابین کھنچ جائین اور وہ یکدم فوراً ریواڑی مین پہونچ جاتا -

ہر آنیوالے اسٹیشن پر اسکو ریواڑی اسٹیشن کا گمان گذرتا تھا - وہ گھبرا گھبرا کر بار بار جھانکتا تھا اور ریواڑی ابھی بہت دور تھی - خیر خدا خدا کر کے دونون ریواڑی

پہونچے اور پھر گورا اور نثار حسین کی تلاش مین انہون نے ہر طرف آدمی دوڑائے۔
لیکن یہان اُن دونون کا کسیطرح پتہ نہ لگنا تھا نہ لگا۔ اسکا بڑا سبب یہ تھا کہ ایکی
نثار حسین ریواڑی مین جسوقت سے آیا ہے اُسوقت سے ابتک وہ ایک خاص گھر کی
چار دیواری سے باہر نہین نکلا ہے نہ کسی نے کہین اُسکی صورت دیکھی۔ تمام لوگون کا
یہی خیال تھا کہ نثار حسین کا پرانا جوش جنون اب بھی اُسکو کہین باہر لئے پھرتا ہوگا لیکن
جس شب کو گورا کے سر مین چوٹ لگی تھی اُسی شب کو اوسکی اور اوسکے ساتھیون کی
گھبراہٹ اور اضطرابی حالت غماز بنکر انکے حال کی خبر دینے والی بنگئی مگر اُسکی بنا اسی
مڈبھیڑنے کی جو اتفاقاً بشیر اور دلارام مین ہوگئی تھی بشیر بالکل بیخبر جارہا تھا اور
دلارام کچھ تھوڑے فاصلے سے پیچھے پیچھے۔ بالآخر دلارام کی ڈھونڈھنے والی نظر نے
اُسی شب نہین بشیر کو اور خیر تیا کو کئی مرتبہ اس گھر مین آتے جاتے دیکھکر پہلے تو کچھ شک
اور پھر وہ اس شک کے رفع کرنے کے لئے بہت تجسس اور ہوشیاری کے ساتھ اس
گھات مین لگا رہا کہ دیکھون یہ کیا معاملہ ہے۔ دلارام پہلے سے خوب جانتا تھا
کہ یہ بشیر اور خیر تیا دونون اسی کے ساتھی ہین اور اس خیال سے اب اوسکو اس امر کے
باور کرنے کا موقع ملا کہ غالباً گورا اور نثار حسین بھی اسی گھر مین ہونگے۔ وہ بہت
مخفی طور پر اسکا سراغ لیتا رہا اور جب اس گھر سے نکلنے والے جراح کے ذریعے سے
اوسکو اس امر کا پتہ چلا کہ اس گھر کے اندر کسی عورت کے سر مین چوٹ لگی ہے۔ خون
بہہ رہا ہے اور نثار حسین بھی اسی گھر مین موجود ہے تو پھر جلدی سے دلارام نے
دوڑکر چندرسین کو بھی اس حال کی خبر کی۔
آہ غم نصیب چندرسین اب اپنے اختیار مین کہان تھا۔ یہ خبر سنتے ہی ایک بگڑتے
ہوئے دل کی طرح نہین۔ دلمین درد کی طرح اوٹھا اور جوش جنون کے ہاتھون
سے تنگ آکر ایک لٹھ لئے خدا جانے کیا کیا بکتا ہوا اوسی مکان کی طرف دوڑا جسکا
ذکر ابھی دلارام نے کیا تھا۔
دلارام ایک بہت سنجیدہ طبیعت کا آدمی تھا گو اسکا سن چندرسین سے کچھ زیادہ
نہ تھا تاہم اوسکے ہر ایک کام سے اوسکی متانت کا ثبوت ملتا تھا۔ اسنے دوڑکر
اوسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ لاٹھی چھین لی اور اسطرح سمجھانے لگا۔ وہ دیکھو ہوش مین

آؤ۔ کہان جاتے ہو؟ زمانہ بہت نازک ہے۔ جو کام کرو سمجھکر کرو۔ اسکے نتیجون پر پہلے غور کرلو۔"

چندرسین۔ (بگڑکر) چھوڑبھی دو۔ چھوڑبھی دو۔ دیکھو دلارام تم دوست بنکر یہ دشمنی نکرو جو میرے ساتھ آسمان کر رہا ہے۔ مجھمین اگرچہ صبر نہین ہے۔ استقلال نہین ہے۔ (ذرا دیکر) مگر غیرت ہے حمیت ہے اور میرا دل اسوقت تک نہین مانیگا جب تک مین اوس بدمعاش نثارحسین کا خون نہین پی لونگا (اچھا) بدمعاش لچا۔ حرامزادہ اور ملکش۔ (دانت کٹکٹاکر) کھاہی جاؤنگا۔ چھوڑو۔ چھوڑو"

بہت زور سے اپنا ہاتھ چھڑاکر چلدیتا ہے اور پھر دلارام دوڑکر دونون ہاتھون سے اوسکو پکڑلیتا ہے اور کہتا ہے "تم سے ہزار مرتبہ کہدیا کہ تمھارا یہ سرپٹینا اچھا نہین مگر تم ایک نہین سنتے۔ بھلا تمھاری ان گیدڑ بھبکیون سے فائدہ! مانا کہ تمھارا دل تمھارے قابو مین نہین ہے مگر سوچو تو اس فوجداری کا نتیجہ!! کیا اس طرح گورا تمکو مل گئی؟ بھائی وہ خودمختار ہے اور قیصر ہند کا زمانہ"

چندرسین۔ (بے پروائی کے لہجے مین) اونہہ۔ کچھ ہی ہو۔ مین کسیطرح نہ مانونگا تمھاری اسی اگر مگر اور عاقبت اندیشیون نے مجکو اس ناکامی اور ناامیدی کی حد تک پہونچادیا ہے اور تمنے دیکھ لیا کہ اوس ناعاقبت اندیش ملکش کی نڈر کارروائیون نے اوسکو کس حد تک کامیاب کردیا۔ آج اسکو مین کسیطرح نہین چھوڑونگا۔ حرامزادہ مار ہی ڈالونگا اور جراح کا آنا کیا معنی! معلوم ہوتا ہے کہ وہ بدمعاش اوسکو یقیناً زبردستی لے آیا ہے اور وہ بخوشی رہنا نہین چاہتی اسی پر مارپیٹ ہوئی ہوگی۔ اور خون بہا ہوگا۔ ہائے پیاری گورا۔ تو کس مصیبت مین مبتلا ہے اور مین کس اطمینان سے بیٹھا ہون!"

اسوقت چندرسین کا چہرہ غصے سے تمتمایا ہوا تھا۔ منہ سے کف جاری تھا اور آنکھون سے شعلے نکل رہے تھے۔ ساری دنیا اسوقت اوسکی آنکھون مین اسیطرح تیرہ و تار تھی جس طرح اسوقت رات کی بڑھی ہوئی تاریکی قمری مہینے کی آخری تاریخون کی ہونے کی وجہ سے اپنے انتہائی حد پر پہونچی ہوئی تھی جس دیکھ دیکھ کر آسمان پر تارون نے دانت نکال دئے تھے۔ چندرسین کو اسوقت

[illegible]
اور اوسکو بیہ پستی سمجھا کر اسطرح باتین شروع کین وہ چندر سین سنو - زمانہ بہت
نازک ہے - ہر بالغ عورت کو اپنے فعل کا اختیار باقی ہے اور تمکو اسکا کوئی حق حاصل
نہین ہے کہ تم اوسکے کسی فعل پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرسکو یا نشار حسین کو اوسکی حرکت
کی سزا دلاؤ - جب یہ حقوق تمکو کسیطرح حاصل نہین ہین تو تم خیال کرسکتے ہو کہ تمھارا
اوسکے ساتھ فوجداری پر آمادہ ہونا تمکو کہانتک نقصان پہونچا سکتا ہے
چندر سین - "اُف اُف - تم میرے دل پر اسوقت ہاتھ رکھکر دیکھو کس بیچینی کے ساتھ
میرے پہلو مین تڑپ رہا ہے - آہ جو نقصان مجکو پہونچ چکا ہے اوس سے زیادہ اب
اور کوئی نقصان میرے لئے دنیا مین نہین ہو سکتا! ہان اور تمنے یہ کیا کہا کہ مجکو
مزاحمت کا کوئی حق ہی حاصل نہین ہے ؟ واہ - کیا خوب - اچھے ملے - یعنی وہ میری
بھاوج نہین ہے - وہ میری جانستان محبوبہ نہین ہے مین اوسکے پیچھے برباد اور
تباہ نہین ہوا ہون ؟!! ہائے لوگو کیا غضب ہے - زمانہ کو کیا ہو گیا ہے - کیا دنیا
سے انصاف بالکل اُٹھ گیا ہے"
دلارام - "(کچھ مسکرا کر) بجا! یہ جسقدر حقوق آپنے اپنے قایم کئے ہین کیا یہ قانونی
حیثیت سے بھی آپ کو کوئی حق گویا پر دلا سکتے ہین ؟ سوچو - سمجھو اور پھر ایسی
باتین زبان سے نہ نکالو جنکو لوگ حیرت کی نظر سے دیکھین اور سنکر ہنسین"
چندر سین - "تو پھر کیا تم چاہتے ہو کہ مین بے حیا اور بے غیرت ہو کر بیٹھ رہون
کیون - یہ تمہاری مرضی ہے ؟"
دلارام - "کیا مین کہون - اس معاملہ مین اتفاق سے کچھ ایسی پیچیدگیان پڑ جاتی
ہین کہ آدمی کے حواس جاتے ہین (تھوڑے سکوت کے بعد) میرے نزدیک تو پہلے
گورا کے باپ کو اس معاملہ مین ابھارنا چاہئے - اونکو اس قسم کی دست اندازیون کا
حق بھی حاصل ہے اور نہ کوئی اونکی اس تحریک پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرسکتا ہے بلکہ تم
دیکھو لوگے کہ قومی ہمدردی کا ایک بہت بڑا مجمع اونکی ادنی تحریک کے ساتھ ساتھ ہو گا"
چندر سین - "(کچھ سوچ سمجھکر) ہون - اچھا - تمھاری یہی رائے ہے تو پھر اور
چلنا چاہیئے - چلو چلو - ابھی چلو - دیر نکرو"

دلارام ”(حیرت کے لہجے مین) الور! - الور جاکر کیا ہوگا؟ - گورا اور نثار حسین تو یہان ہین - پھر!!“

چندر سین ”نہین چلوگے؟ بس صاف کہدو نا - اچھا مین جاتا ہون - بندگی عرض ہے“

دلارام ”بھئی تمھاری اس وحشت نے تو ہمارا ناک مین دم کر دیا ہے - بھلا الور جانے سے فائدہ؟ وہان تم جاکر کیا کروگے اور تم تو تم - گورا کے باپ بھی وہان بیٹھے بیٹھے کیا کر سکتے ہین! جب وہ دونون یہان موجود ہین تو جو کچھہ کارروائی ہوگی وہ یہین ہے - بس گورا کے باپ کو اس امر کی اطلاع دیدینا چاہئے کہ دونون یہان موجود ہین - وہ فوراً یہان تشریف لے آئین“

گو چندر سین اپنے مزاجی وحشت سے کسیطرح مانتا ہی نہ تھا مگر بالآخر بہت بڑی ردوقدح کے بعد کچھہ کچھہ راضی ہوا اور پھر فوراً تار دیکر گورا کے پدر بزرگوار الور سے یہان بلائے گئے - اب کیا تھا انکی برادری اور انکے ہم مذہبون مین عام جوش پھیلا ہوا تھا - دلی بخش مذہبی پیرایے مین ڈھل ڈھلکر اپنے رنگ دکھا رہی تھی اور اسکا بدلہ لینے کے لئے طرح طرح کی فکرین ریواڑی کے اکثر اہل ہنود مین ہو رہی ہین مگر عجیب بات تھی کہ بیچارے نثار حسین کا ریواڑی کی اسلامی پارٹی مین سے ایک بھی طرفدار نہین معلوم ہوتا تھا جسکی خاص وجہ یہ تھی کہ نثار حسین کی اس نازیبا حرکت نے اس قصبے کے مسلمان باشندون کو فقط ایک دل دکھانیوالا صدمہ ہی نہین دیا تھا بلکہ اونکو اونکے ہندو بھائیون کے سامنے ہسطرح شرمندہ اور پشیمان کرنے مین کوئی طریقہ اوٹھا نہین رکھا تھا - سب اپنی اپنی جگہہ یہ خاموش ہین اور اس فتنہ و فساد کی بھڑکی ہوئی آگ کو بہت افسوس کی نظر سے دیکھہ رہے تھے جسکو نثار حسین کے ناپاک عشق نے مشتعل کیا تھا اور چندر سین کی ناپاک صحبت نے اپنے دامن کی ہوا دیکر اوسکو اور بھی تیز کر رکھا تھا -

اب ہر جگہہ یہی تذکرہ ہے - یہی چرچا ہے - کہین فوجداری کے سامان ہو رہے ہین اور کہین مقدمے بازی کے - خدا ہی حافظ ہے -

بائیسوان باب

عقد

مژدہ اوسکو ہے جو ناکام ازل ہی تجھسے
حسرت اوسپر ہے جو کمبخت تمنائی ہے

غم نصیب گوراکو اب بہ نسبت سابق کے صحت ہوچلی ہے۔ چوٹ کھانے اور بہت خون کے نکل جانے سے جو ضعف اوسکی نزاکت کا منھ دیکھہ دیکھکر ترقی کرگیا تھا اب روز بروز اوسمین بھی کمی ہوتی جاتی ہے۔ چہرے پر سپیدی کی جگہہ کچھہ ہلکی ہلکی سرخی دوڑ چلی ہے۔ اور اسی کی جگہہ گئی ہوئی نظارت۔ اور اب وہ کبھی کسی وقت اوٹھنے بیٹھنے بھی لگی ہے۔ اس اتفاقی علالت مین گو نثار حسین کی ہمدردی۔ دلسوزی۔ اور خدمتگذاری نے بہت کچھہ اسکے دل مین جگہہ پیدا کردی ہے۔ شرم و لحاظ بھی کسیقدر کم ہوگیا ہے۔ مان باپ۔ اعزا اقارب کے چھوٹنے کا غم اسطرح اپنے گھر سے نکل بھاگنے کی غیرت اور ندامت ان سب باتون مین رفتہ رفتہ فرق بھی ہوچلا ہے اور یہ اب پہلی قیامگاہ سے اوٹھکر نثار حسین کی مان کے پاس بھی آگئی ہے مگر تعجب یہ ہے کہ گورا اب بھی چپ ہی چپ رہتی ہے۔ اسکی سیاہ سیاہ پتلیون سے شوخ و شریر نکلنے والی نگاہ اب ہر وقت آنکھون کے پردون مین موے مژگان کی چلمن ڈالے بیٹھی رہتی ہے اور وہ چوکڑیان بھرنا اب بالکل بھول گئی ہے جسکا اندازہ آہوان وحشتی کی بڑی بڑی آنکھون مین ملتا ہے ہردم ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین اسکے سینہ سے اوٹھتی ہوئی مزاج پرسی کے لئے اسکے منہ تک آتی ہین اور وہ کبھی آدھی بات تک زبان سے نہین نکالتی۔ کھانے پینے کی بھی اسکو کچھہ پروا نہین۔ نہ آرایش کا خیال ہے۔ زبردستی اگر کسی نے کھلادیا تو خیر ”پھر دو روٹیں بہ جان درویش“ کھالیا ورنہ اسکی بھی کچھہ پروا نہین۔ اسکی یہ حالتین دیکھہ دیکھکر اسکے دیکھنے والے کو بھی اسکی طرح کچھہ چپ سی لگجاتی ہے

[illegible]
اب اسکو یہ سوچ کس بات کا ہے اور اسکے دل کی گرہ کھلتی کیون نہین!! دیکھئے نا۔
اسوقت رات کا وہ دلفریب وقت ہے جسمین آخری رات کی شبنم مین نہائی ہوئی
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین لوری دے دیکر ہر کس و ناکس کو میٹھی نیندون مین
سلا دیتی ہین۔ ہر طرف اور ہر شخص پر نیند کا جادو چل جاتا ہے۔ وہ سپید
سپید کہکشان جو ملاء اعلی کے رہنے والون کی آمد و رفت کی وجہ سے آسمان
پر سیدھی اک راہ سی بن جاتی ہے وہ بھی اب سنسان پڑی ہے۔ نہین بلکہ وہ
کہین نظر بھی نہین آتی۔ بزم فلک کے زیب و زینت دینے والے اور رات بھر
جاگنے والے ستارون کی بھی آنکھین اب بند ہو چلی ہین اور اب وہ گھڑی قریب
ہی آگئی ہے کہ صبح کا تارا نکلکر اپنے پنجہ شعاعی سے لیلی شب کا گھونگھٹ اولٹ
دے مگر گوری کی ابھی آنکھ تک نہین لگی ہے۔ پہلو بدل بدلکر کروٹین لے لیکر
نیند کو وہ ڈھونڈھتی ہے مگر نیند ہے کہ کسیطرح اسکی آنکھون مین نہین آتی!۔
اسکا پلنگ شاہ حسین کی مان کے پلنگ سے ملا ہوا بچھا ہے۔ بار بار ٹھنڈی ٹھنڈی
سانسین لیجاتی ہین اور پھر اسطرح اپنے دل سے باتین ہوتی ہین "ہے پرمیشر ہے
پرماتما اب مین کیا کرون؟ ہائے اس بیوگی کی بدولت۔ اس دل کے کارن گھر بار
چھوٹا۔ وطن چھوٹا۔ مان باپ چھوٹے۔ عزت گئی۔ آبرو گئی۔ رسوائی ہوئی۔ بدنام ہوئی
اور ہائے اب مین دیکھتی ہون کہ بدھرم بھی ہوتی ہون۔ واہ یہ انہون نے اچھی
بات نکالی کہ پہلے مین اپنا دھرم بدلون تب مجھسے نکاح ہو۔ واہ اچھے ملے۔ کیا میرا
دھرم ہی لینے کے لئے مجھکو گھر سے نکالا تھا؟ ہائے رام جانتا ہے ان مردون
کا کوئی اعتبار نہین۔ ذرہ بھر نہین۔ مین تو سمجھتی تھی جو انکے پھیرے مین آگئی۔ یا تو
ایک نظر میرے دیکھنے کی تمنا کرتے تھے اور اب جو مین اونکے قبضہ اختیار مین ہون
کسقدر اطمینان سے بیٹھے سوئے ہین (تھوڑے سکوت کے بعد) مگر نہین اونکی
شوق بھری نگاہین اور للچائی ہوئی نظرین یہ ضرور بتا رہی ہین کہ وہ مجھسے زیادہ
میرے مشتاق ہین۔ وہ جب میری طرف دیکھتے ہین تو بس یہ معلوم ہوتا ہے
کہ آرزوئین ٹپکی ہی پڑتی ہین (بہت حیرت کے لہجے مین) پھر کیا وجہ (خود ہی)

بس وہی بات ہوگی کہ کسی فقیر نے اونکو منع کردیا تھا - وہی ناجسنے نارنگی پرٹسکردی تھی
توپھر اونہون نے مجکو میرے گھر سے نکالا ہی کیون ؟ - اور اگر عقد ہی کرنا ہے تو
اسمین میرے مسلمان ہونے کی کیا ضرورت (خود ہی) ہان شاید بغیر ایک مذہب
ہوئے عقد نہوتا ہوگا - پھر وہ خود ہی کیون نہین ہندو ہوجاتے - آخر مجکو کیون
مسلمان ہونے پر مجبور کرتے ہین - اپنا اپنا دھرم سبکو عزیز ہوتا ہے بھلا مین کیون
مسلمان ہونے لگی ؟"

غم نصیب گورا اپنے دل سے یہی باتین کررہی تھی کہ مرغانِ سحر چلا اوٹھے - مسجدون سے
اللہ اکبر اور مندرون سے گھنٹون کی صدائین آنے لگین - اور دنیا کے کل کارخانون
پر سے بیقدری کا وہ پڑا ہوا قدرتی پردا اوٹھنے لگا جو شام ہوتے ہی ہر روز نیچر کی
طرف سے ڈالدیا جاتا ہے - گورا اور نثار حسین کے حسن و عشق کے جذبات جن لوگون
نے دیکھے ہین وہ اسوقت گورا کا پلنگ اوسکی مان کے پاس دیکھکر حیرت مین
ہونگے اور کہتی ہونگی کہ ہائین یہ معاملہ کیا ہے - گورا کا پلنگ یہان کیونکر آیا!
اور نثار حسین کہان !! کیا وہ پیاری گھڑیان جو بڑی بڑی منتون اور بڑی بڑی
مشکلون سے انسان کو نصیب ہوتی ہین اونکی مہمانی انہین بیقدریون کے ساتھ
کیجاتی ہے -

نثار حسین باہر دیوانخانے مین ایک پلنگ پر پڑا آنکھین مل رہا ہے جمہائیون پر
جمہائیان آرہی ہین - کروٹین لے لیکر ادہر اودہر پہلو بدلے جاتے ہین اور پھر
اس طرح اپنے دل سے باتین ہونے لگتی ہین وہ ساری رات اختر شماری
مین گذر گئی - اور آنکھ نہ لگنا تھی نہ لگی - ہائے پیاری گورا کن مشکلون سے ملی
تھی - کن کن مصیبتون سے اوسکو پایا تھا اور نہین معلوم انکی وجہ سے ابھی کن کن
مصیبتون مین پڑنا باقی ہے مگر سب ہیچ - میرا خیال تھا کہ اب تو ملی ہین اس غمزدہ دل کے
ارمان نکلین گے - ارمانون کی آرزوئین نکلین گی - وہ آرزوئین جو کئی مرتبہ مرکز زندہ
ہوئی ہین مگر آہ یہ نہین معلوم تھا کہ خدا خدا کر جب نصیب سیدھا ہوگا تو میری تقدیر کی
طرح وہ پھر جائیگی - ہائے گورا تیرے فراج نے ہی میرے بھی دل کی ضدین سیکھ
لی ہین جواب کسی طرح تو مانتی ہی نہین - شاہ صاحب کا خدا بھلا کرے انہونے

بہی عقد کا ایک ایسا جھگڑا لگا دیا ہے کہ جو کسیطرح طے ہوتا نظر ہی نہین آتا اب کس مشکل مین جان پھنسی ہے ۔ ؎

وہ تابہ زبان خوف سے لائی نہین جاتی		لے دے کے یہان دلمین ہے کیا ایک تمنا

شوق مانتا نہین ۔ ارمان زدہ دل سنبھلتا نہین اور وہ اپنا مذہب چھوڑنے پر اماده نہین ہوتی ۔ بار بار کن کن منتون سے کہتا ہون مگر آہ ظالم تیری ایک نہین میری کسقدر آرزؤن کا بیرحمی کے ساتھ خون کئے ڈالتی ہے ۔ ہائے پیاری گورا تیرا والہ و شیدائی تو مسلمان ہوکر تیرا کلمہ پڑھتا ہے اور تو بت کا فر ہوکر مسلمان بنا پسند نہین کرتی ۔ ہان ہان تو اپنے ارادے ۔ اپنے مذہب اور اپنے عقیدے مین نہایت مضبوط ہے ۔ اور مین اپنے اعتقادون مین بالکل ضعیف ہون نہین نہین میرا دل تیری محبت نے بالکل بودا کردیا ہے ۔ ہائے مین اپنے اختیار مین نہین ہون بالکل شری سودائی (تھوڑے سکوت کے بعد) آہ تو کیا مجکو اپنا پاک مذہب چھوڑکر ہندو دہرم مین داخل ہونا پڑیگا ۔ اے میری فراخی وحشت تجکو کیا ہوگیا ہے ۔ اے میرے بے قابو دل سنبھل اور مجکو ساری دنیا مین ۔ نہین خدا کے لئے پشیمان نکر ۔ استغفر اللہ ۔ یہ مجکو کیا ہوگیا ہے ۔ کبھی مجھسے ایسا نہین ہوسکتا ادہرکی دنیا ادہر ہوجائے ۔ مگر مذہب کا تبدیل کرنا چہ معنی دارد (پہلو بدلکر) تو پھر پیاری گورا کی طرف سے مجکو نا امید ہونا چاہئے ۔ یہ میری ساری محنتین یون ہی رائگان گئین ! اُف اُف کلیجہ گھبرا یا ہوا منہ کو آیا جاتا ہے سینے مین بیٹھا کوئی دل مسلے ڈالتا ہے ۔ ہائے مین اپنے روٹھے ہوئے ارمانون اور زندہ درگور ہوجانے والی تمناؤن کو کسطرح منہ دکہاؤنگا ۔ وہ کیا کہین گی اور مین کیا جواب دونگا ۔ کیسی کیسی دقتین پڑتی جاتی ہین ۔ بس یہی جی چاہتا ہے کہ کچھ کھاکر مرجائے (ایک جمہائی لیکر) لاحول ولا قوہ ۔ کس مصیبت سے رات کاٹی ہے پناہ بخدا ۔ ہروقت اونہین کی باتین اور وہی ایک خیال ہے مین اسی احتیاط کے خیال سے تو اسطرح اون سے علیحدہ علیحدہ رہتا ہون مگر ہاے دن مین جب آنکھین چار ہوتی ہین تو طبیعت کا اور ہی حال ہوجاتا ہے ۔ بس جی چاہتا

یہی جی چاہتا ہے کہ آنکھون پر بٹھالون - دل مین رکھ لون - کلیجے مین جگہ دون اور چپٹے سے بلائین لے لون - مگر کچھہ خدا کا خوف - شرع کا پاس اور سب سے زیادہ اون شاہ صاحب کی ڈرانے والی ممانعت ہے دل کانپ جاتا ہے اور ہوش اڑ جاتے ہین (ادہر ادہر کروٹ لیکر) پھر آخر اب کرنا کیا چاہئے اب دل نہین مانتا - خدا کی قسم صبر نہین ہوسکتا - جو کچھہ ہونا ہے ہو جائے یا تو وہی مسلمان ہو جائین یا پھر .... بہرحال آج مین ضرور اس معاملہ کو طے کرتا ہون " اور یہ کہتے ہی کہتے ایک جوش کے عالم مین اٹھ بیٹھتا ہے ایک ٹھنڈی اور لانبی سانس اسوقت کی چلتی ہوئی نسیم سحری کی طرح دل سے منہ تک آتی ہے اور پھر یہ اسطرح کہنے لگتا ہے " آہ! اس دل کے ہاتھون جو کچھہ ہو وہ تھوڑا ہے - پیاری گورا تیری محبت جو کچھہ ستم نہ ڈہائے وہ کم ہے "

اب سپیدۂ صبح اچھی طرح آشکارا ہوگیا تھا - دنیا کی ہر ایک چیز سے بیرونقی کا پردہ اٹھہ رہا تھا - روز روشن کی لطف خیز چہل پہل شروع ہوگئی تھی اور نثار حسین پلنگ سے اوٹھکر حوائج ضروری سے فارغ ہو رہا تھا کہ اندر سے ایک آنیوالی عورت نے نثار حسین کے قریب آکر اسطرح کہا " چھوٹے میان اندر چلیئے - آپکی امی جان آپکو یاد فرماتی ہین "

نثار حسین " اچھا (تھوڑے سکوت کے بعد) کیون خیر ہے ؟ "

آنے والی عورت " اون .. (کچھہ رک کر) دیکھئے ... کچھہ نہین "

نثار حسین - آخر کہتی کیون نہین ہے - بات کیا ہے ؟ "

وہی عورت " حضور وہ ! بیٹھی رو رہی ہین - رات بھر سوئی نہین ہین شاید اونہین کے لئے بلایا ہوگا "

نثار حسین " کون! گورا !! رو رہی ہین ؟ "

وہی عورت " جی ہان حضور وہی "

اب نثار حسین چپ تھا - بے اختیار ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین آنے لگی تھین آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے تھے اور یہ باتین چپکے چپکے اپنے دل سے ہو رہی تھین " خداوندا کس مصیبت مین جان پھنسی ہے - کیا کرون کیا نکرون - اس حال مین اونکو کیونکر کوئی دیکھہ سکتا ہے - بس اوسی ایک بات پر رونا ہوتا ہوگا - یا اپنے مان باپ کے چھوٹنے

اور اپنی بدنامی کا کچھ خیال آگیا ہوگا - بہر حال جو کچھ کرنا ہے اب جلد کرنا چاہیئے - ایسا نہو کہ بیاری گورا بگڑ جائے - وہ جسطرح نازنین اور نازک بدن ہے اوسیطرح نازک مزاج بھی بہت ہے ساری بیواری آجکل مخالفت پر تلی ہوئی ہے اور تو اور جب اپنے عزیز قریب ہی جان کے دشمن بنگئے ہین تو پھر کوئی کسکی شکایت کرے - ایسا نہو کہ میری خرابی کے لئے کوئی ناگہانی آفت پیدا ہو جائے - اور مین اور مصیبت مین پھنس جاؤن

ہان ہان بہت جلدی ابھی" اور یہ کہتا ہوا اندر چلا - انکی والدہ گھر مین ایک پلنگ پر چپ سناٹے مین بیٹھی ہوئی ہین - غور و فکر کی حالت مین سر نیچے جھکا ہوا تھا - نثار حسین نے قریب پہونچکر بندگی عرض کی اور اوسی پلنگ پر پائینتی کی طرف بیٹھ گیا -

نثار حسین کی والدہ "خوش اچھے رہو بیٹا - خدا آپکو ہوش دے اور تمہاری حالت کو سنبھالے (تھوڑے سکوت کے بعد) نثار حسین! مین کہتی ہون آخر تمکو ہو کیا گیا ہے - اس بیچاری کی تمنے کیون گردن کاٹی ہے - جو کچھ کرنا ہے کیون نہین کر ڈالتے - کیا تم اسکی جان لوگے؟ تم تو باہر جا کر آرام سے سو رہتے ہو میرا راتون کو سونا حرام ہو گیا ہے پلک سے پلک نہین لگتی - ہر وقت کا رونا دھونا بھلا کوئی کبتک کسی سے دیکھا جا سکتا ہے!"

نثار حسین "(شرم سے سر جھکائے ہوئے) اما جان! پھر آپ ہی بتایئے مین کیا کرون - وہ مسلمان ہوئی نہین اور بغیر مسلمان ہوئے عقد ہو نہین سکتا"

نثار حسین کی والدہ "ہان ہان - یہی تو مین کہتی ہون - تو کیا پھر تم اسکی جان لوگے - نہین مانتی ہین تو اونکے مان باپ کے پاس اونکو پہونچا دو - (جھنجھلا کر) دیکھو نثار! جو کچھ تمھین کرنا ہے جلدی کر ڈالو - نہین تو مین خدا کی قسم کھا کر کہتی ہون کہ مین اس گھر مین نہین رہونگی - ایک تو تمنے میرا دل یون ہی پہلے سے خوش کر دیا تھا - تمھارے پیچھے مین سب کی بری ٹھہری - مجکو جلانے کے لئے تمھاری وہی حرکتین کیا کم تھین جو تم مجکو اور اسطرح اب دکھ دینا چاہتے ہو - آخر میرا دل کنکر پتھر کا تو ہے نہین - مین بھی آدمی ہون - مین سچ کہتی ہون - مجھسے اس بیچاری کی یہ بیکسی کی حالت - اوسکا اسطرح بے چین ہو ہو کر رونا نہین دیکھا جاتا اور اب دیکھو وہ اُس کوٹھری مین پڑی رو رہی ہے - ہائے یہ صبر کسپر پڑیگا - کچھ سمجھو تو - مولا مشکلکشا

بی سم - دیکھو میں اس طرح نہیں ہو نگی ہیں تو ابھی جا کر اوسکو سمجھا دیگا"
نثار حسین یہاں سے اوٹھکر سر جھکائے اوس کوٹھڑی کی طرف جاتا ہے جہاں گورا منہ چھپائے چپ پڑی تھی - اسکے جاتے ہی ادہر اودہر دیکھکر گورا کے منہ سے دوپٹہ کا پڑا ہوا آنچل ہٹایا - آنچل کے ہٹتے ہی گورا کا وہ پیارا چہرہ نظر آیا جس پر سرخی تو اب نام کو نہ تھی مگر ہان بجائے اوسکے اوس ہلکی ہلکی زردی کو ضرور خوش قسمتی سے جگہ مل گئی تھی جو چنبیلی کے باسی پھولون پر آپ نے اکثر دیکھی ہوگی - گلابی آنکھون سے سپید سپید آنسو بہ رہے تھے جنپر آنکھون کی سرخی اور رخسارون کی زردی کا عکس پڑکر عجیب عجیب رنگ آمیزیان دکھا رہا تھا - چہرہ بالکل آنسوؤن سے تر تھا اور سر کے پریشان بالون کی بعض بعض وہ لٹین جو منہ پر بے اعتنائی کی حالت مین پڑی تھین اب بھیگ بھیگ کر اون پیچ اور خمون کو بڑی آب و تاب کے ساتھ دکھا رہی تھین جنکی چمک دمک روغن پڑنے سے اور سے اور ہو جاتی ہے منہ سے آنچل کے ہٹتے ہی گورا نے آنکھین کھولدین - نثار حسین کو دیکھکر منہ چھپا لیا اور پھر یہ چھیڑ چھاڑ کی باتین شروع ہو گئین -
نثار حسین "کیون کیون ؟ پیاری گورا یہ کیا ہے - یہ رونا دھونا کیسا !"
گورا "کچھہ نہین - یہ قسمت کا رونا ہے جسکو مین ساری عمر رو ونگی"
نثار حسین "آخر معلوم تو ہو - یہ بات کیا ہے - کسی نے کچھہ کہا ؟"
گورا " (سر ہلا کر) اونہون - کچھہ نہین کہا - مین تو پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ یہ اپنے مقدر کا رونا ہے - اسکو نہ پوچھو اور نہ کوئی اسکو روک سکتا ہے" اور پھر بیقرار ہوکر رونے لگی -
نثار حسین " ہائین - ہائین ! پیاری گورا خدا کے لئے نہ رو - میری آنکھین تمھاری آنکھون سے آنسو بہتے نہین دیکھہ سکتین - خدا کے لئے اپنی طبیعت کو سنبھالو (ایک ٹھنڈی سانس لیکر) اللہ کیا ہوگا ! (گورا سے مخاطب ہوکر) پیاری گورا تم میرا دل - میری جان اور میری عزت ان سب چیزون کو لے چکی ہو مگر مین جانتا ہون کہ تم اب میرے پاس کچھہ نہ چھوڑو گی - میرا ایمان بھی لوگی - مین تمسے صاف صاف کہہ چکا ہون کہ نثار حسین کی مخالفت کا سبب زیادہ مجبوری ہے خیال ہے

کہ اوسے ظلم کی علام تحصیل مین مبادا اوکی ایسی بد دعا نہ لگ جائے کہ تم مجھسے اور مین
تمسے چھوٹ جاؤن ورنہ تم خیال کرسکتی ہو کہ مین اب تک تمسے اسطرح دور دور
رہتا! خدا کی قسم بس اسی خیال سے - آہ مین نے بہت سمجھایا - بہت سمجھایا کہ تم میرے
دین مین آکر جائز طور پر میرے دل کی مالک بن جاؤ مگر تمنے ایک نہ مانا اور خدا جانے
تم میرے اس کہنے کو کیا سمجھین - اب اگر تمھاری یہی خوشی ہے کہ مین تمھارے ہی
مذہب مین ہوکر تمسے ملون تو پیاری! تمھارے لئے مین سب کچھہ کرونگا - آہ تیرے لئے
شاید میرا دین بھی مجھسے چھوٹتا - مان باپ اعزا اقارب بھی چھوٹے اور اب مین جانتا
ہون - پیاری گورا! میری حالت بھی تمھاری ہی حالت کیطرح ہو جائیگی - تم تو جس
دن سے اپنے گھر سے نکلی ہو اوسی دن سے وہ تمھارا گھر نہین رہا اور نہ تم
اپنے مان باپ اور نہ برادری مین داخل ہونے کے قابل رہین لیکن اب تم جانتی
ہو کہ تمھاری طرح میری بھی حالت ہو جائے - خیر اسکا تو کچھہ نہین - اندیشہ ہے تو فقط
اس بات کا کہ آج کل ساری ریواڑی ہمارے تمھارے خون کی پیاسی ہو رہی ہے
ایسی بدامنی کی حالت مین ہمارا تمھارا بالکل بے یار و مددگار ہو جانا بیکسی کی حالت
مین در بدر پھرنا - ہماری تمھاری جان کے لئے کسقدر مخدوش حالت ہے خیر میری
ایک جان نہین نہ سہی لیکن غضب کا سامنا تو یہ ہے کہ تمھاری کیا حالت ہوگی
اور پھر تم کسکی ہو کر رہوگی - پیاری گورا اب تم نہ روؤ مین تو کہہ رہا ہون (ایک ٹھنڈی
سانس لیکر) آہ! اے کمبخت دل تیرا برا ہو تو نے مجھکو کہین کا نہین رکھا" اور اسکی
آنکھون سے آنسو بہنے لگتے ہین -
نثار حسین کی یہ باتین اب تک گورا چپ اسی طرح پڑی سن رہی تھی اور اب وہ اس
امر کا اچھی طرح اندازہ کر سکتی تھی کہ نثار حسین کو اوسکے ساتھ کس درجہ محبت ہے
وہ اس خموشی کے عالم مین اپنی آئندہ حالتون پر بہت متانت کے ساتھ غور کر رہی
تھی اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس امر کو سوچ رہی تھی کہ نثار حسین کہانتک
سچ کہہ رہا ہے وہ بہت دیر تک اوسی طرح خاموش پڑی رہی اور پھر اپنے دل ہی
دل مین اسطرح باتین کرنے لگی "پھر گورا اب مین کیا کرون - یہ تو ہر طرح موجود ہین
ہندو تک ہونے کے لئے تیار ہین اور مین دیکھتی ہون کہ مین تو اب کسی دین کی نہین رہی

مان باپ میرا منہ دیکھنے کو ترسے - [illegible] اب مجکو [illegible] جیسے تھے رہنے [illegible]
مین انکی ہوکر رہی تو انہین کے مذہب مین ہوکر کیون نہ رہون - اور سچ پوچھو تو میرا
دہرم جانے مین اب باقی ہی کیا رہگیا ہے - یہ مانا کہ ایک کہاری میری خدمت کیلئے انہون
نے رکھدی ہے - اپنے اختیار بھر انہون نے میرے دہرم باقی رکھنے مین اب تک کوئی
دقیقہ اوٹھا نہین رکھا ہے مگر بھلا یہ کوئی باور کرسکتا ہے کہ ایک مسلمان کے گھر مین
اتنے دنون رہکر ہمارے نازک دہرم کو چھوت نہ لگی ہوگی - ہائے مسلمانون کو ہم لوگ ملکش
کہتے تھے مگر مین دیکھتی ہون کہ قسمت سے اب وہی ملکش مین بھی ہوئی جاتی ہون -
آہ بغیر اسکے اب مفر کی کوئی اور صورت نہین معلوم ہوتی مجھ سی بدقسمت عورت مین جانتی
ہون کہ دنیا کے پردہ پر کہین نہوگی - بیوگی صدمے لڑکپن ہی مین سہنے پڑے ہوش
سنبھالا تو پیار اور محبت کی باتون کے عوض مین طعن طرز کی باتین سنّی پڑین
سب کی نظرون مین حقیر اور رشک ہوئی - منحوس اور سبز قدم مین کہلائی گئی - خیر
یہ تو پرانا دکھڑا ہے - عیش و آرام مجھسے چھٹا - کہنا پاتا مجھسے چھینا گیا - بدنام اور
رسوا مین ہوئی - غیر مردون کی طرف بری نظر سے مین نے دیکھا - مان باپ مجھسے
چھٹے - وطن چھوٹا - گھر سے نکلی - عزت و آبرو تو خیر جانیوالی تھی ہی اب دہرم بھی جاتا
ہے اور یہ سب کیون ؟ فقط اسلئے کہ مین اپنی جوانی کے اندھا کردینے والی بدمست
خواہشون کو نہ ضبط کرسکی - نہین سچ تو یہ ہے کہ مین نے بہت ضبط کیا - پرمیشر مان
باپ کو سلامت رکھے کہ انہون نے بیوگی کے تیرہ و تار گڑھے مین ڈالکر مجکو زندہ درگور رکھا
جاہا - اگر وہ میرا دوسرا عقد کردیتے تو یہ برا دن مجکو کیون دیکھنا پڑتا - اور اب آخر کو
ایسے شخص کے پلو باندہنے لگے جسکی صورت سے مجکو ہمیشہ نفرت رہی " یہ اپنے
دل سے یہی باتین کررہی تھی کہ نثار حسین اپنی بات کا بہت دیر تک جواب پانے کا منتظر
رہکر اسطرح کہنے لگا " کیا میری اسقدر باتون مین ایک بات بھی اس قابل نہ تھی کہ تم اوسکا
جواب دیتین - آہ کیا مشکل کی بات ہے - مین تو تمھاری خوشی کے لئے اپنی جان
اپنا دین اور ایمان تک دینے کیلئے طیار ہون اور تم میری بات کا جواب تک نہین
دیتین "
گوراں (اپنی بند آنکھین کھول کر) ہائے دنیا سے ایمانداری ہی اٹھ گئی تم ذلتنہ یہ سمجھے

مین ابتک جواب تک نہین دیتی! ہائے!! اپنی عزت مین نے دی - آبرو مین نے دی
رسوا مین ہوئی (دبی زبان سے) دل مین نے دیا - جان . . . اور کیا تعجب ہے
اپنا دہرم تک دینے والی بہی مین ہی ٹھہرون - مگر آپ کی یہ ضفعی ہے کہ جواب
تک نہین دیتی" کیا اچھا ہوتا اگر مردون مین سچ بولنے کی بہی عادت ہوتی"
نثار حسین "(بہت خوشی کے لہجے مین) پیاری گورا! معاف کرنا تمسے مجکو ہر طرحکی
امید ہے - اسوقت کی تمہاری خاموشی اٹھا دے دے دیکر میرے خیالات
کو طرح طرح کی بدگمانیون کی طرف لیگئی تہی جو تمہاری اسوقت کی تقریر سے
بالکل بدل گئی - ہائے تمہاری انہین باتون نے تو اور بہی مجکو مار ڈالا ہے - واقعی
خدا نے جسطرح تمکو حسن صورت مین بینظیر کیا ہے ویسا ہی حسن سیرت مین بہی بیمثال
اور یکتا پیدا کیا ہے حقیقت مین تم محبت کی صورت ہو اور وفا کی جان ہو آجکل
کی شورشین بہت ہی خوفناک ہو رہی ہین اور ہر وقت مجکو یہی اندیشہ لگا ہوا ہے
کہ مبادا دشمنون کی کوئی تدبیر ہماری اسقدر اطمینان کی موجودہ حالت مین کسی قسم کی رخنہ
اندازی نکر جائے - گو خدا نے چاہا تو اب کوئی ہمارا کچھہ نہین کر سکتا - تاہم حیدر حسین
کمبخت نے تمہارے باپ کو یہان بلاکر عجیب شورغل اوٹھا رکہی ہے"
گورا "(گھبراہٹ کے لہجے مین) تو کیا ہمارے پتا یہان ریواڑی مین آئے
ہوئے ہین"
نثار حسین "ہان ہان مین سنتا ہون کہ حیدر حسین نے اونکو تار دیکر بلایا ہے
اور وہ یہان آ بہی گئی ہین" میری خرابی کے لئے بڑے بڑے سامان بڑے بڑے
بندوبست ہو رہے ہین" یہ سنتے ہی گورا بہت پریشانی کے ساتھ پلنگ سے
اوٹھ بیٹھتی ہے اور پھر ایک عجیب وحشت کے عالم مین اسطرح کہتی ہے "ہائے!
پھر اب کیا ہوگا - کیا مین پکڑی جاؤنگی؟ ہائے مجسے تو یہ اپنا منحوس منہ اُن کو
اب نہین دکھایا جائے گا - کسیطرح آنکھ سامنے نہین ہوگی" اور یہ کہتے ہی کہتے
آنسو آنکھون سے جاری ہو جاتے ہین -
نثار حسین "ہائین ہائین - تو تم روتی کیون ہو - اسقدر پریشانی کی کون سی
بات ہے جب تک نثار حسین کی جان مین جان ہے اوسوقت تک کسی کی

مجال نہین کہ تمہاری طرف آنکھ اوٹھاکر بھی دیکھے"

گورا "اور جو سرکار نے گرفتار کرکے اونکے حوالہ کردیا توپھر؟ ہائے! مین تو کہین کی نہ رہی"

نثار حسین "اونہون - یہ ہو ہی نہین سکتا - کسیطرح نہین - ہر بالغ عورت اپنے فعل کی مختار ہے - تمپر کوئی کسی قسم کا جبر نہین کرسکتا - ہماری گورنمنٹ منصف ہے عادل ہے - وہ اپنے قانون کے خلاف کبھی تمکو کسی بات پر مجبور نہین کرسکتی - ہان اسقدر ضرور ہے کہ اگر میرا عقد تمہارے ساتھ ہوگیا ہوتا توپھر کسیکی مجال بھی نہین تھی کہ اسطرح چون وچرا کرسکتا - یہ سب چپ ہوکر بیٹھہ رہتے اور اب جب تک کہ یہ فخر مجکو حاصل نہین ہے اوسوقت تک یہ بات ضرور ہے کہ مین بحیثیت علانیہ طور پر تمہاری طرف سے عدالتی کارروائی مین کوئی کارروائی نہین کرسکتا - تاہم میری خفیہ تحریکین اونکے زیر کرنیکے لئے اچھی طرح کافی ہونگی"

گورا "پھر آخر اب تمہاری مرضی کیا ہے"

نثار حسین "(حیرت کے لہجے مین) میری مرضی! پیاری گورا میری مرضی وہی ہے جو تمہاری مرضی - مجکو تمسے زیادہ کوئی چیز عزیز نہین ہوسکتی"

گورا "(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) مین کیا کہون! آہ مین تو تمہارے پیچھے سے (زبان روک کر) کیون کہون - اپنے دل کے ہاتھون - اپنی قسمت کے ہاتھون خراب ہوئی ہون - اب مین تمکو کیون خراب کرون - مین ہی تمہارے مذہب مین آ جاؤنگی لیکن" اور یہ کہتے ہی کہتے اسکی آنکھون مین امڈے ہوئے آنسو اسکے رخسارون پر بہت تیزی کے ساتھ بہتے نظر آئے - نثار حسین اب بہت خوش تھا - جوش مسرت سے لہرین لیتا ہوا خون اسکے چہرے کی صاف جلد کے نیچے ابھرتا ہوا نظر آیا - غنچہ دل کے انبساط سے ہنسی مسکراتی ہوئی اسکے ہونٹون تک آئی مگر آہ! گورا کی آنکھون سے آنسوؤن کی روانی دیکھکر اوسکی انگڑائیان لینے والے دل پر ایک چوٹ سی لگی اور اوسنے خوشی کے جوش اور اضطراب کے ہاتھون سے مجبور ہوکر بے اختیار اپنا سر گورا کے پاؤن پر رکھدیا - گورا اسکے سر کو ہٹا رہی تھی اور نثار حسین اپنے دونون ہاتھون سے اوسکے پاؤن پکڑے قدمون پر اوسیطرح سر رکھے اسطرح

کہہ رہا تھا "پیاری خدا آپکو خوش رکھے - تمنے اپنے بیجان عاشق کی جان بچالی
تمنے اوسکو بندہ بیدرم بنا لیا - تمنے واقعی میری محبت کی بہت قدر کی - آج مجھکو
اپنی محبت اور جانفشانی کا پورا صلہ مل گیا - اللہ میرے ایسے نصیب! تو پھر کب؟"

گورا "جب آپ کا ارشاد ہو"

نثار حسین "ہان - تو پھر آج ہی نا - کیون!"

گورا "آج ہی کیا - ابھی نہی - آپ مجھکو آزماتے ہین ؟ بجا - جو بات آدمی کو خواہ مخواہ کرنا ہی ہے اوسمین آجکل سے کیا مطلب" یہ فقرہ جسوقت گورا کی زبان سے نکل رہا تھا اوسوقت ایک تبسم آمیز خوشی نثار حسین کے چہرہ اور ہونٹون پر دوڑتی نظر آتی تھی - اوسکی شوق بھری آنکھون سے اسکی دلی آرزوئین نور نظر کی سیڑھیان لگا لگا کر باہر نکلی پڑتی تھین جنکا بے انتہا مجمع دیکھکر اوسکی آنکھون کی تیلیان تک کسیقدر معمول سے زیادہ پھیل چلی تھین - اوسکے وہ دست شوق جنھون نے اب تک امید و بیم اور اندیشہ کے مارے ہاتھا پائی کے لئے اپنی جگہ سے حرکت بھی نہین کی تھی اب وہی ہاتھ اوسکے ارمان زدہ دل کے تقاضون سے حسن کی عالی بارگاہ مین ادہر آدہر دیکھکر گستاخیان کرنے کے لئے بڑھے اور پھر یہ سنتے ہی اپنی اپنی جگہہ پر ٹھٹک ٹھٹک کر رہ گئے "دیکھو کوئی دیکھ نہ لے - ہائے اب اسقدر جلدی کیون ہے"

نثار حسین "بہت اچھا اور تھوڑی دیر ستالو! (تھوڑے سکوت کے بعد) تو مین اب اماجان سے جا کر کہتا ہون" اور یہ کہکر ہنستا ہوا وہ یہان سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی والدہ کے پاس جا کر کچھ شرمائے لہجے مین کہا "امان جان اب تو وہ مسلمان ہونے پر بھی راضی ہین"

نثار حسین کی والدہ "(تعجب کے ساتھ خوشی کے لہجے مین) ہان! چلو خدا کا شکر ہے - تو پھر بیٹا آج ہی جو کچھ ہونا ہے ہو جائے" اور اسکے بعد ضروری سامان ہونے لگے -

نثار حسین کے والد ایک بہت بڑے غیور اور علاوہ حسبی و نسبی شرافت کے اعلی درجہ کے شریف خیال شخص آدمی تھے - وہ نثار حسین کی گذشتہ اور موجودہ واقعات اور اوسکی مجبوری کی حالتین دیکھ دیکھکر اور نثار حسین کی والدہ کی منت و سماجت

سے جبراً و قہراً خاموش تو ہو گئے تھے مگر دل سے اونکو نثار حسین کی اس نازیبا حرکت سے
کچھہ ایسی نفرت ہو گئی تہی کہ وہ اب اللہ صاحبزادہ کا منہ دیکھنا پسند نہین کرتے تھے اور اسیوجہ سے
انہون نے ان سب لوگون کو باول سے یہان مکان پر بہونچا دیا اور خود نہ اناتھا نہ آئے
خیر کوئی خوش ہو یا ناخوش لیکن نثار حسین کی آرزؤن کے لئے تو آج سے زیادہ کوئی
مبارک دن نہین ہو سکتا- وہ خوشی خوشی اندر سے باہر جاتا ہے اور باہر سے اندر
آتا ہے- مخفی طور پر آج ہی عقد ہونے کے سب سامان ہو رہے ہین- اللہ اللہ-
گو ابھی دن پہر بھر سے زیادہ نہین آیا تھا مگر نثار حسین کی آتش شوق ساعت بساعت
تیز ہو جانیوالی دہوپ کی طرح ترقی کرتی جاتی تہی- بار بار گھڑی کھول کھول کر
دیکھی جاتی تہی سکنڈ گنے جاتے تھے- رہ رہ کر آفتاب تیز نگاہون سے دیکھا جاتا تھا
اور آفتاب کو بھی اس سے آج کچھہ مذاق کی سوجھی تھی کہ کسیطرح دوپہر ڈھلنے ہی نہین
آتی تھی اور یہ بار بار اپنے دل سے کہہ اٹھتا تھا "ہو نہو! آج میرے وصل کے
سامان دیکھکر یہ چرخ کج رفتار بھی اپنی چال چوک گیا ہے زمین کے قدم بھی حیرت سے
گڑ گئے ہین- آفتاب بہی خیر سے آج حرکت ہی نہین کرتا- دن کسیطرح آخر ہونے
نہین آتا- حسینون کی نازک مزاجی کا دنیا مین اگر انداز اٹرایا ہے تو ایک آپ ہی نے
خدا کی پناہ کسوقت سے صبح ہوئی ہے- بھلا پوچھئے آپکو مجھسے دشمنی کی وجہ؟ کچھہ نہین
اس کمبخت کی عادت ہی یہی ہے- اسکو ہمیشہ عشاق سے دشمنی رہی ہے- کتنی تنے
کسیکو ملتے ان حضرت سے دیکھا نہین جاتا- مگر کب تک! محبت مین اثر ہو جس کا
دل چاہے جسکے لئے آدمی ساری عمر خستہ و خراب رہے اوس سے ملاقات نہو کیا
معنی! خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اوسنے میری محنت رائیگان نہین کی- واقعی کوشش
بہی عجیب چیز ہے- اسکا نتیجہ اکثر یہی دیکھنے مین آیا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ ہو ہی رہتا ہے
اور نہ کوشش کرنے مین ہمیشہ ناکامی ہی سے سابقہ پڑتا ہے- آج پیاری گورا سے
دل کھولکر ملنا نصیب ہوگا- (گھڑی دیکھکر) ابہی بارہ بجنے مین ۵ امنٹ کی دیر ہے
اللہ- کسطرح آجکا دن کٹیگا! آہ سنتے ہین کہ خوشی کا دن منٹو نمین جاتا ہے مگر ہماری
خوشی کا دن بہی نرالا دن ہے کہ کسیطرح ختم ہی نہین ہوتا "
غرضکہ نثار حسین نے اسی قسم کی باتون مین خیالی مزے لیکر بڑی مشکل سے دوپہر کاٹی

اور خدا خدا کر کسی خوش نصیب کے بھرنے والے دن یا لقدیر کیطرح دو پہر ڈھلی - آفتاب کی وہ کرنین جو بڑے غیظ و غضب مین کسیکے دلدوز تیر کیطرح سیدھی آرہی تھین اب اونمین آڑا ترچھا پن ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا بانکپن آچلا ہے - سایہ کسی امیدوار وصال کے دل کے شوق اور انتظار کی طرح بڑھ چلا اور جن دو ارمان زدہ دلون کے ملنے کی آج باری ہے شادی کی گھڑی قریب آتے دیکھکر اونکے سینے مین دل جو سنبھل سنبھل کر بیٹھا ہے تو کلیجہ خوشی سے اوچھل پڑا ہے - الغرض اسی شوق اور شوق بھرے انتظار کے جذب و انجذاب مین تین بجے اور چار بجے اور پانچ بجتے بجتے گورا کو نہلا دھلا کر عروسی لباس پہنایا - طرح طرح کے زیورون سے آراستہ کیا اور جب وہ حسن کی دیوی دلھن بنا کر بٹھائی گئی ہے تو کچھ نہ پوچھو کہ کیا نظر آتا تھا - خدا کی قدرت! اور بہشتی حور معلوم ہوتی تھی - اوسوقت اوسکی صورت دیکھنے کے لئے اوسکی خوبصورتی کا اندازہ کرنے کے لئے ایک بہت بڑا مضبوط دل اور نہایت ہی مستقل مزاج آدمی کی ضرورت تھی -

جب باہر دیوانخانے مین نثار حسین مع اپنے چار پانچ خاص احباب کے بیٹھا ہوا قاضی صاحب کی تشریف آوری کا انتظار کر رہا ہے اور قاضی صاحب کی تشریف آوری کے انتظار مین بھی اسوقت وہی مزے آرہے ہین جو کسی وعدہ فراموش بیجان شکن حسین کی آمد آمد مین کسی اوسکے عاشق کو آتے ہون گے - خدا خدا کر شام کے قریب قاضی صاحب تشریف لائے اور اونکے آتے ہی پہلے تو گورا کے سامنے مذہب اسلام پیش کیا گیا نکاح کا خطبہ پڑھا گیا اور پھر ایجاب و قبول کی ٹھہر گئی - عقد ہو گیا - خرمے لٹنے لگے اور مبارکباد کی صدائین سننے والون کے کانون مین گونجنے لگین -

تیئسوان باب

یاس

سنبھلنے دے ارے او نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھسے

چندرسین کی طبیعت کی بے چینی - جے سنگھ اور گورا کے باپ کا شریفانہ جوش اوسیطرح
ابھی ترقیون پر ہے جسطرح آپ اس سے پہلے دیکھ چکے ہین طرح طرح کی تدبیرین
بہت جوش اور خروش کے ساتھ ہو رہی ہین اور پھر اوسیطرح اوبھر اوبھر کر بیجاتی ہین
جسطرح برسات کے موسم مین جابجا بھرے ہوئے پانی مین بڑے بڑے بوندون
کے گرنے کی وجہ سے پانی کے بلبلے پیدا ہوتے ہین اور پیدا ہو کر ٹوٹ جاتے ہین -
اسوقت صبح کی چلنے والی ٹھنڈی ہواون کی طرح چندرسین ٹھنڈی ٹھنڈی
سانسین لے رہا ہے اور قانونی مجبوریکو بار بار دیکھکر اپنے مچلنے والے دلکو جواب
اوسکے سینہ سے خفا ہو کر نکل جانے کا قصد رکھتا ہے دونون ہاتھون سے پکڑ کر رہجاتا ہے
صبح کا وقت نہایت فرحت افزا ہوتا ہے اور وہ پھول تک اسوقت کھلے ہوئے
نظر آتے ہین جنکو رات مین شبنم کے چھینٹے بھی نہین کھلا سکے تھے - ساری کائنات
مین ایک قسم کی قدرتی مسرت پھیل جاتی ہے - ہوا مستون کی طرح جھوم جھوم کر
چلتی ہے - چڑیان وفور سرور سے پھول پھول کر چہچہاتی ہین مگر آہ - ایک دل حزین
چندرسین ہے جسکے منہ پر خاموشی کی مہر لگ گئی ہے اور اوسکے غمگین دل کی کلی
کسیطرح کھلنے ہی نہین آتی بلکہ اوسکی پژمردگی دیکھ دیکھکر اب ایسا شبہ گذرتا ہے
کہ یہ دلتنگ غنچہ خدانخواستہ اسیطرح خشک ہو جائے گا - اور خشک ہو چلا -
تھوڑی دیر کے بعد چندرسین کا خیال خدا جانے کسطرف آگیا کہ اوسکی اوس خودرفتگی
مین کچھ کمی سی ہوئی اور پھر وہ دو چار لانبی لانبی ٹھنڈی سانسین لیکر اسطرح اپنے
دل سے باتین کرنے لگا رے ہائے کیسا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا - آسمان سیدھا ہو کر ٹیڑھا
ہو گیا - تقدیر کیسی الٹ گئی آہ اب مین کیا کرون - مین دیکھتا ہون کہ گورا کے باپ
اور سسر کے ساری حوصلے پست ہو گئے اور وکیلون کی بھی یہی رائے ہے - اور سچ
بھی ہے - مگر آہ میرا دل تو نہین مانتا - نہین مانتا - ہائے اب کوئی مدد دینے والا ایک
نہین رہا - ایک بیچارا دلارام ہے جو اپنی دوستی کا حق اب تک نباہ رہا ہے مگر وہ
بھی کب تک اُف کس بلا کی الجھن ہے - دل گھبرایا ہوا سینہ سے نکلا جاتا ہے
لاو چلکر تھوڑی دیر ظالم کی گلی ہی کی ہوا کھا آؤن - شاید طبیعت کچھ ٹھہر جائے - مگر آہ
رقیب کے گھر! یہ تو مجھسے نہو گا - میری غیرت مجھکو کسیطرح اسکی اجازت نہ دیگی - مرجانا

بہتر ہے۔ مگر اسطرف جانا اچھا نہین (ٹھنڈی سانس لیکر) دل نہین مانتا۔ اُف اُف۔
مگر وہان چلنے مین کیا ہرج ہے شاید وہ پیاری صورت ہی کسیطرح دیکھنے کو ملجائے۔
نہ سہی اسکی خیر و خبر ہی مل جائے اگر یہ بھی نہین تو یہ کمبخت دل تو کچھ نہ کچھ بہل ہی جائیگا
ہان ہان کچھ ہرج نہین۔ چلنا چاہئے" اور یہ کہتے ہی کہتے اوٹھ کھڑا ہوا۔
آفتاب اب شرقی افق سے کسیقدر بلند ہوگیا تھا۔ دھوپ اچھی طرح پھیل گئی تھی
اور نسیم سحری کا مزاج کچھ کچھ بدلنے کے قریب آ گیا تھا۔
چندرسین سراسیمگی کی حالت مین کوئے یار کی ہوا اُٹھل ٹہل کر کھا رہا ہے اور جو لوگ
اسکے اور نشار حسین کے رشتہ سے واقف ہوگئے ہین آنکھ بچا بچا کر اونکی انگلیان
اسطرف اُٹھ رہی ہین۔ چندرسین یہان ٹہل ہی رہا تھا کہ اسطرف آنے والے دو شخصون
مین سے ایک نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا "یہ حضرت (کنکھیون سے چندرسین کی
طرف دیکھکر) ابھی یہان ٹہل ہی رہے ہین اور جو کچھ ہونا تھا ہو ہی گیا" جسکو سنکر
دوسرے شخص نے کہا "کیا ہو گیا ہو کیا گیا"

پہلا شخص "ہوتا کیا۔ عقد ہو گیا۔ بس"

دوسرا شخص "سچ! اگر ایسا ہوا تو غضب ہو گیا۔ یہ کب"

پہلا شخص "اب دروغ بر گردن راوی۔ کچھ یون ہی اُڑتی ہوئی خبر تو سنی
ہے کہ رات ہو گیا"

یہ باتین ان دونون شخصون مین گو بہت آہستہ آہستہ ہو رہی تھین مگر پہلا ہی جملہ
سنتے ہی چندرسین کے کان کھڑے ہو گئے تھے اور اوسکی قوت سامعہ وحشت کے
عالم مین کانون کے پردے تھامے ہوئے کان لگائے سن رہی تھی۔ گو اسوقت
یہ بیچارہ بہت ضبط۔ تحمل اور استقلال سے کام لے رہا تھا مگر ان دونون شخصون کی
تقریر ختم ہوتے ہی اس سے نہ رہا گیا اور بالآخر اونکی طرف دو قدم اور آگے
بڑھکر ان لوگون سے کہنے لگا۔ کیون حضرت آپ کس کا تذکرہ کر رہے تھے؟ کیا ہوا ہے"
جسکو سنکر ان دونون شخصون مین سے ایک نے کہا "جناب کچھ نہین ایک مقام کا تذکرہ تھا"

دوسرا شخص۔ (بات کاٹ کر) "جی بتا کیون نہین دیتے۔ چھپانے سے فائدہ
ایسی باتین کہین چھپتی ہین" (چندرسین سے مخاطب ہو کر) "جناب سنتے مین رات

آپکے رقیب کا عقد ہوگیا اور انہین کے ساتھ جنکے پیچھے آپ خاک اُڑا رہے ہین"
چندرسین "(نہایت ہی گھبراہٹ مین) کسکا کسکا؟ نثار حسین کا! گورا کے ساتھ!! کیون جناب؟
وہی شخص "جی ہان جی ہان - اب آپ صبر کیجئے - خدا کی مرضی کچھ یون ہی تھی افسوس!"
چندرسین "بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ گورا کا عقد نثار حسین کے ساتھ!"
وہی شخص "بیشک یہ آپ ہی کا کہنا سچ ہوا اور وہ غلط - مگر اب سنا تو ایسا ہی جاتا ہے" یہ دونون شخص ہندو تھے اور گو اسی رپاڑی کے رہنے والے ہی تھے مگر چندرسین سے ملاقات نہ تھی تاہم شناسا ضرور تھے - چندرسین اب سناٹے کے عالم مین تھا مگر اُسکی بڑھی ہوئی وحشت اُسکو بیہوش نہین ہونے دیتی تھی اور پھر وہ تھوڑے سکوت کے بعد انہین لوگون سے اسطرح کہنے لگا "تو کیا وہ مسلمان بھی ہوگئی؟ آہ اگر ایسا ہوا تو ایک چندرسین ہی کو صبر نہین کرنا چاہئے بلکہ اوسکو اور اوسکی ساری قوم کو چلو بھر پانی مین ڈوب مرنا چاہئے نہین نثار حسین اور گورا دونون کا خون بہانا چاہئے اور اُسی خون مین ہمسبکو ڈوب مرنا چاہئے - اُف اُف - دھرم دھرم" چندرسین کی یہ پرجوش تقریر سنکر ان دونون شخصون نے اپنے دانت کے نیچے اونگلی داب لی گویا وہ چندرسین کو سرراہ اس قسم کی تقریر سے روکنا چاہتے تھے مگر جب اونھون نے دیکھا کہ چندرسین کا بڑھا ہوا جوش خدا جانے کیا کیا کلمات اُسوقت اُسکی زبان سے نکلوا ئیگا تو بات کاٹکر وہ اسطرح اسکو سمجھانے لگے "بھائی ایسی باتین زبان سے نہ نکالو - زمانہ نازک ہے یہ مانا کہ آپ کے ضرور یہ خلاف ہوا - آپ کو صدمہ بھی بہت ہوا اور واقعی بات بھی بہت بری ہے - نہایت نازیبا حرکت نثار حسین اور گورا سے ہوئی مگر آپ یہ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ ایک ناقص العقل عورت اگر اپنی حماقت - اپنی نفسانی خواہشون کی وجہ سے اپنا مذہب چھوڑ دے یا کوئی ہوا و ہوس کا بندہ کوئی بُرا کام کر بیٹھے تو اوس سے اوس مذہب پر یا اوس مذہب والون پر کیا بُرا اثر پڑسکتا ہے اور ساری قوم کو اوس کا کیون دشمن بنانا چاہئے"

چندرسین "آہ آہ! اب بڑی بے حیتی لوگون مین پیدا ہوگئی - بالکل غیرت جاتی رہی - بھلا کہان ہندو دھرم والی ایک حسن کی دیوی اور کہان ایک ملکش - رام رام"
ان دونون شخصون نے چندرسین کو بہت کچھہ سمجھایا مگر بھلا یہ کب ماننے والے تھے اور واقعی بیچارے کا دل مانتا تو کس طرح مانتا - بالآخر وہ جانے والے لوگ اپنے دل مین یہ کہکر چلتے ہوئے "کہ ان کے سر پر تو اور ہی جن سوار ہے"

غم نصیب چندرسین تنہا دیر تک بت بنا اسی جگہ کھڑا رہا - نہین اوسکی آنکھون کے نیچے اسوقت اندھیرا آگیا تھا - اوسکی دماغی قوتین بیکار ہوگئین تھین اسکی سانس کی رفتار اور دل کی حرکت بیخودی کے عالم مین بہت سست ہوگئی تھی اور کل اعضا مین کھڑے کھڑے خدا جانے اسکی روح پر کس قسم کے صدمے گذرے کہ یہ بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا - آس پاس کے خدا ترس چند لوگ دوڑ پڑے جو شب کی تازہ افتاد سے واقف تھے وہ تو افسوس کرنے لگے اور جنکو ابھی نکاح کی خبر نہ تھی وہ حیرت زدہ تھے - پنکھون کی ہوا دیجانے لگی - پانی کے چھینٹے دئے گئے اور یہ حضرت ہاتھ پاون سہلا سہلا کر ہوش مین لائے گئے -

بیہوشی کے عالم سے جب چندرسین نے اپنی آنکھین کھولین تو اسنے دیکھا کہ اوسکی جان توڑنیوالی امیدین یاس کے عالم مین اسکو برا بھلا کہہ رہی ہین حمیت اور غیرت اسکے پژمردہ دل کو جھنجھوڑ رہی ہے آرزوئین منہ چھپا چھپا کر رو رہی ہین اور بہت سے لوگ حلقہ باندھے اسکے آس پاس کھڑے ہین - تھوڑی دیر تو یہ اوسی طرح سناٹے مین پڑا رہا اور پھر طبیعت کی الجھن اور رقابت کے طعنون سے جو کلمہ اس کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا "آہ کیا مین ابتک زندہ ہون - اب ایک ملکش کا گوشت کھانا میرے لئے روا ہے اور ایک حسن کی دیوی کا (جسکی مین کبھی پرستش کرتا تھا) خون پینا روا ہے - غیرت - حمیت - دھرم دھرم" اور یہ کہتا ہوا اوٹھ بیٹھا اور پھر کھڑے ہوکر نثار حسین کے مکان کی طرف تیزی کے ساتھ چلا"

چندرسین کے بیہوش ہوکر گرنے کی خبر چند ہی منٹ مین ادھر ادھر پھیل گئی تھی نثار حسین بھی یہ شور و غل سنکر اپنے دروازے پر آ کھڑا ہوا تھا اور اپنی کامیابی

اور اپنے رقیب کی ناکامی پر اوس کی یہ حالت دیکھکر اپنے دل ہی دل مین خوش ہو رہا تھا کہ اوسنے چندرسین کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ آہ دونون کی آنکھین دوچار ہوتے ہی خدا جانے کیا کیا طبیعتون مین اشتعال پیدا کر گئین کہ دونون ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوکر ایک دوسرے کی طرف بڑہے۔

درمیان مین اب چھ سات ہی قدم کا فاصلہ باقی تھا اور قریب ہی تھا کہ اور لوگون کی ہائین ہائین محض بیکار ثابت ہو اور رقابت کمبخت اپنا پورا تماشہ دکھا جائے کہ اتفاق سے دلارام عین وقت پر یہان پہونچ گیا اور اوسنے چندرسین کو اور نثار حسین کے ہواخواہون نے نثار حسین کو زبردستی پکڑ لیا۔ اور دلی جوش جو اسوقت بے طرح ہاتھون سے نکلنا چاہتا تھا کچھ کچھ زبان ہی سے نکلکر رک گیا۔

چندرسین نے اپنے مکان پر پہونچکر اپنی پارٹی کے لوگون اور خصوص جے سنگہ اور گورا کے باپ کو بہت کچھ اوبھارا۔ بہت کچھ جوش دلایا۔ لیکن گورا کے اب نکاح ہو جانے کا حال بھی انکو معلوم ہو گیا تھا اسلئے اب ان لوگون کی مطلق ہمت نہین پڑتی تھی اور اوسکا سارا جوش و خروش اس مجبوری کی وجہ سے بالکل بیکس و بیبس ہو کر رہ گیا۔ جب چندرسین نے دیکھا کہ جس قدر یار و مددگار تھے سب اپنی اپنی مجبوریون کا عذر پیش کر رہے ہین تو اوسکی وہ یاس جو اب انتہائی حد پر پہونچ گئی تھی چیخ مار کر رو دی اور اوس کی دماغی قوتون مین ایک قسم کا تغیر پیدا ہو چلا۔ کھانا پینا اگر قطعاً چھوٹ نہین گیا تو یقیناً کم بہت ہو گیا۔ مجمع اور آبادی سے اوسکو وحشت ہونے لگی اور سنسان جنگل۔ لقدق میدان اور پہاڑون کے درے اسکی دلی وحشت بہلانے کے لئے اوسکو کچھ کچھ بھلے معلوم ہونے لگے۔

ایک روز شام کے قریب آبادی سے کچھ فاصلے پر تنہا ایک پہاڑی پر بیٹھا ہوا تیرتے آسمان سے اور اپنی بگڑی ہوئی تقدیر سے گلے شکوے کر رہا تھا دن بھر کی جلی ہوئی ہوا اسوقت شام کو ٹھنڈی ہو ہو کر اٹھکیلیان کرتی ہوئی اسکے پاس آتی تھی اور چھیڑ چھیڑ کر چلی جاتی تھی۔ پھنسے ہوئے دل سے جلے ہوئے ارمان اور سلگتی ہوئی تمنا دل سے اوٹھنے والے بخارات اس کے دماغی قوتون کو صاف اور شفاف

کو چون کو مکدر کر رہے تھے اور اسکی آنکھون کے سامنے اوسی طرح اندھیرا اگھر رہا تھا جسطرح اسوقت شام کی تاریکی چارون طرف پھیلنی شروع ہو گئی تھی بہت دیر تک تو یہ اپنی آنکھین بند کئے چپ چپ کچھہ اسی طرح بیٹھا رہا جسطرح کوئی کسی امر اہم مین غور کر رہا ہو۔ بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھون سے آنسو نکلنے شروع ہو گئے اور پھر وہ دو چار ٹھنڈی سانسین لے کر اس طرح کہنے لگا " ہے پرمیشر اب مین کیا کرون۔ میرا نازون کا پالا ہوا دل۔ دل مین بھرا ہوا شوق تو اب بری طرح جان سے مار ڈالا گیا۔ آہ گلا گھونٹ گھونٹ کر اور اوسکے ساتھ میرے سارے ارمان اور تمنا ہی ستی ہو گئی۔ آہ گورا جس کے لئے تھی اوسکو مل گئی میری تقدیر ایسی کب تھی۔ مین ایسا خوش قسمت کہان تھا!۔ اب اگر باقی ہے تو بس حمیت اور غیرت یہ مجکو نہین جینے دینگے۔ ہان ہان مین کسیطرح زندہ نہین رہ سکتا۔ (تھوڑے سکوت کے بعد) تو پھر کس امید پر مین بیٹھا ہوا ہون کیا گورا کے آخری دیدار کی ہوس باقی ہے (خود ہی) اوہون اول تو اب وہ مجکو دیکھنا نصیب ہی نہین ہو سکتی اور مل بھی جائے تو مین اوسکی طرف کبھی آنکھہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھون تو پھر اسی بہاڑی پر سے گر کر جان کیون نہین دے دیتا۔ ہان ہان یہی مناسب ہے کوئی خبر بھی نہوگا ہر وقت کی اس کوفت سے تو نجات ملجائیگی پھر لوگ آوازے تو نہ کسین گے یہان طعنون تشنون کو کوئی کہانتک سنے۔ آہ پیاری گورا تو کہان ہے۔ دیکھہ تیرا جانباز عاشق آج دنیا سے کس طرح ناکام جاتا ہے اور کس بیکسی کے ساتھہ (چونک کر) آہ یہ مین کس سے کہہ رہا ہون گورا یہان کہان۔ یہ باتین تو باتین شاید میرے مرنے کی خبر تک بھی اب اوس کے کانون تک نہ پہونچے گی۔ آہ حسرت دیدار رہی جاتی ہے اور کیا کیا حسرتین ساتھہ لئے ہوئے مین دنیا سے جاتا ہون" اور یہ کہتے ہی کہتے چیخ چیخ کر بہت پر درد آواز سے رونے لگا۔

اس رونے سے جب کچھہ فرصت ملی تو اوس کے پریشان حواس اوسکے ذہن کو اس خیال کی طرف لے گئے " جب مجکو مرنا ہی ہے تو پھر اپنے رقیب کو عیش و آرام مین زندگی بسر کرنے کے لئے کیون چھوڑ دون" اس خیال کے آتے ہی دیر تک بے حس و حرکت اپنی جگہ پر وہ بیٹھا رہا گویا وہ اس امر مین غور کر رہا تھا کہ مجکو کیا کرنا

چاہئے۔ اس خموشی کے عالم میں ہم نہین جانتے کہ اوس کے ذہن نے اوس سے کیا کیا کہا مگر ہان تھوڑی ہی دیر کے بعد اوس کی زبان سے یہ جملہ نکلا "بس بس اس سے اچھی اور کوئی بات نہین ہوسکتی" اور اسکے ساتھ یہہ ہی دیکھا گیا کہ ایک قسم کی غیر معمولی سرخی اسکے اوداس اور زرد چہرے پر یک بیک دوڑی پھر یہ سر جھکا کر غور کرنے لگا اور پھر وہی جملہ مکرر اس کی زبان سے نکلا اور اسکے ساتھ یہ یہان سے اوٹھکر آبادی کی طرف چلدیا۔

چوبیسوان باب

نظر نہ لگے

وصل مین ہائے وہ اترا کے مرا بول اوٹھنا
اے فلک دیکھ تو یہ کون مرے گھر آیا

تھوڑا دن رہے جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ اوسکی روشنی جب ماند ہوجاتی ہے۔ سایہ جب دور دور پھیل جاتا ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین چلنے لگتی ہین۔ ایسے دلفریب وقت مین نثار حسین اور گورا بالاخانے پر باہر صحن مین کرسیون پر بیٹھے ہوئے اس وقت کی دلچسپیون کے مزے لے رہے ہین۔ نثار حسین کا منہ مشرقی سمت کو ہے اور گورا کا مغربی جانب کو غروب ہونے والے آفتاب کی منچلی کرنین آنکھ بچا کر گورا کے پیارے پیارے چہرے کی طرف پہلو بدل بدل کر آتی ہین اور اوسکے ماہتابی چہرے کو دیکھ دیکھ کر غیرت کے مارے بحر عدم مین ڈوبنے کے لئے بھاگی چلی جاتی ہین۔ چارون طرف پھیلے ہوئے سناٹے مین سیر کرنے والی ہوا رہ رہکر آتی ہے اور گورا کی زلف پیچان کو چھیڑکر بھاگ جاتی ہے۔ ہمارا عاشق مزاج نثار حسین چھیڑ کے یہ نیچرل سامان دیکھکر بیتوابدل بدل کر رہجاتا ہے اور جب اسکا بدگمان دل کسی طرح نہین مانتا تو یہ بسنت اسطرح کہتا ہے! پیاری گورا! خدا کے لئے اب تم یہان نہ بیٹھو۔ مین دیکھتا ہون کہ چند مین

تو چند رسین اب سارا زمانہ ہی میرا رقیب بنا جاتا ہے"

گورا "(جھجک کر) کون ہے! (ادھر اودھر گھبراہٹ کے عالم مین دیکھکر) یہان مجکو تو کوئی نظر نہین آتا!!"

نثار حسین "وہ دیکھو تمھارے دیکھنے کے لئے آسمان چارون طرف سے کیا جھک آیا ہے - آفتاب تمکو کسطرح گھور رہا ہے - اوسکی کرنین تم پر کیسی ٹوٹی پڑتی ہین اور بے ادب ہوا تمھارے حسن کی عالی بارگاہ مین اور وہ بھی میرے سامنے کیسی گستاخیان کر رہی ہے - تم یہان سے آہستہ اندر بیٹھو -

گورا "(شرما کر) اے ہے توبہ - تمھاری بھی کیا باتین ہین! خواہ مخواہ کے لئے مجکو پریشان کر دیا - یہان کوئی نہ کوئی - واہ - اور مسکرا کر بیٹھ جاتی ہے -

غروب ہونے والے آفتاب کا سنہرا پن اور اسوقت کے پھولنے والے شفق کی سرخی اس تبسم کی حالت مین اسکے ابدار دانتون پر گر کر کچھ عجیب بہار دکھا جاتی ہے جس کو دیکھ دیکھکر بے اختیار نثار حسین کی دست درازیان شروع ہو جاتی ہین اور گورا کچھ عجیب ناز و انداز کے ساتھ اپنا بدن چرا چرا کر رہ جاتی ہے اور بے بسی کے عالم مین یہ کلمے مبہم اسکی زبان سے نکلتے ہین "دیکھو ہے ہے - دیکھو کوئی دیکھ لے گا (دانت تلے انگلی دبا کر) کوئی آتا ہے (ہاتھ کے اشارے سے) وہ آہٹ ہوئی ہائے کوئی آ گیا -

نثار حسین "(ادہر اودہر دیکھکر) تمہاری جان کی قسم کوئی نہین - دیکھو نا - کوئی ہے (خود ہی) کوئی نہین تمکو دہوکا ہوا ہوگا"

گورا "کوئی نہین ہے تو وہی جھکا ہوا آسمان تو ہے - وہی آفتابی کرنین اور وہی ہزار گھر مین آنے جانیوالی ہوا تو ہے جسکو تم ابھی رقیب بتاتے تھے یہی سب کیا کم ہین"

نثار حسین "(قہقہا لگا کر) اوہو - یہ کہئے - اب مین سمجھا یہ میری پہلی بات کا جواب دیا گیا ہے (اپنے ہونٹ اپنے دانت سے دبا کر) باتین خوب بنا آتی ہین - نہین معلوم پیاری گورا تم مین صانع قدرت نے کس بلا کی دلفریبیان کوٹ کوٹ کر بھر دی ہین - اُف یہ چاند سا چہرہ یہ پیارے پیارے

باریک یاقوتی رنگ کے ہونٹ - یہ بجلیان گرانے والی بڑی بڑی آنکھیں یہ شوخ رنگ - یہ حسن اور حسن میں یہ ملاحت - ہائے یہ ناز - یہ ادائیں - تم ہی بتلاؤ بھلا کیونکر کسی کا دل مان سکتا ہے!

پیاری گورا سچ کہتا ہون وہ اوس روز پہلے پہل تمہارا بوریا کنوئیں کی طرف سے پانی بھرے ہوئے آنے کا سمان اوسوقت وہ تمہاری اٹھلاتی ہوئی چال اور وہ گگری سے پانی کا چھلکنا! ہائے مین کیا کہون کہ میرے ساتھ کیا کچھ ستم کر گیا - خدا کی قسم آج تک یاد ہے اور مرتے دم تک وہ سین نہ بھولنا ہے نہ بھولے گا"

نثار حسین ذوق شوق مین یہ باتین کہہ رہا تھا اور گورا شرم سے لجائی ہوئی سر جھکائے بیٹھی تھی - غیرت سے پسینہ اس کی پیشانی پر نکل آیا تھا اور کبھی کبھی کنکھیون سے نثار حسین کی طرف دیکھ بھی لیتی تھی - اس دزدیدہ نگاہی کا جن شوق بھری آنکھون کو لپکا ہے وہی اسوقت گورا کی اس دیکھ بھال کا مزا بھی لے سکتے ہین اور انہین کو اس کی کچھ قدر بھی ہو گی اور اگر باور نہ ہو تو نثار حسین سے پوچھ لیجیے اور اگر نہ پوچھیے تو اسکی اوس حسرت اور سرور کے دیکھنے ہی سے اندازہ کر لیجیے جو اسوقت اس کے ہونٹون پر ہوتا ہوا اس کے رخسارون کی جلد کے نیچے اور آنکھون کے پردون مین پھر رہا ہے نثار حسین نے چند سکنڈ تک یہ لطف کے مزے لیکر اپنی ناتمام تقریر کو اس طرح پر ختم کیا "پیاری وصل یہ ہے کہ یہ سراسر خدا کا فضل و کرم تھا کہ تم مجھکو ملین ورنہ میرے نصیب ایسے کہان تھے - اور مین اس قابل کب تھا"

گورا نے اسیطرح سر جھکائے ہوئے "نہین یہ میری خوش قسمتی تھی جو آپنے مجھکو اپنی کنیزی مین قبول کیا"

نثار حسین "خیر یہ میری خوش قسمتی تھی یا آپ کی مگر خدا کا فضل ضرور شامل حال تھا اور ہائے ملی بھی تو بہت مشکل سے ہو - اوفوہ - بس میرا ہی دل جانتا ہے"

گورا "اور میرا دل تو جانتا ہی نہین! جسنے ماں باپ چھوڑے اعزا اقارب چھوڑے وطن چھوڑا - مذہب چھوڑا - رسوا ہوئی - بے حیا بنی - بیدھرم ہوئی اور خدا جانے کیا کیا کچھ"

نثار حسین "ہان یہ سب ضرور ہوا اور اوس پر تمہارا افسوس بھی بجا ہے مگر

اتنا تو میں ضرور کہونگا کہ مسلمان ہو کر تمہاری طبیعت سنبھل گئی اور اس پر بجائے افسوس کے بہت مسرت ہونی چاہئے۔
اسکے جواب میں گورا کچھ کہنا چاہتی تھی کہ دروازے کی طرف سے کسیکے پاؤن کی آواز نے اسکے کانون میں آکر اسکو خاموش کر دیا۔ اور پھر دو چار ہی سکنڈ کے بعد انہیں ایک عورت اسطرف آتے نظر آئی۔ یہ کون ہے؟ تلسا۔ تلسا کی صورت دیکھتے ہی یہ دونون ہنس پڑے۔
یہ تلسا سابق میں چونکہ ان دونون کے بہت کام آئی تھی اسوجہ سے ان دونون نے بہت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ اسکو لیا اور پھر نثار حسین اس سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنے لگا "اہا تلسا ابتک تم کہان تھین تم تو اب کہین نظر ہی نہین آتین"
تلسا "میان رام کرے آپ اچھے رہین اب میری ضرورت ہی کیا ہے جو نظر آتی! جب ضرورت تھی مل ہی جاتی تھی اب میرا ملنا نہ ملنا دونون برابر ہے (گورا سے مخاطب ہو کر) کیون بیوی سچ کہتی ہون نا؟"
گورا "(مسکرا کر) اری کٹنی تیری چٹکیان میں ہی خوب جانتی ہون کیسے یاد آرہے جی میں آرے (تھوڑے سکوت کے بعد) کہو اچھی رہین؟"
تلسا "جی ہان حضور جیتی ہون آپکے پیچھے تو ایسی بدنام ہوئی کہ تو بہ ہی بھلی بس کہین منہ دکھانے کے قابل نہین رہی مگر پرمیشر کا شکر ہے کہ میری ساری محنت ٹھکانے لگی اور آپکی مراد بر آئی۔ آج تو مین اپنا انعام ہی لیکر ٹلونگی"
نثار حسین "ہان بی تلسا تمہارے احسان ہمپر اس سے زیادہ ہین کہ تمہارین آسکین اور مین ہمیشہ تمہارا احسانمند رہونگا۔ تمہارے لئے میری جان تک حاضر ہے کتنا انعام لوگی"
تلسا "(مسکرا کر) حضور آپکی جان تو انہین کو (گورا کی طرف اشارہ کر کے) مبارک رہے لونڈی کو تو بس انعام ہی ملنا چاہئے"
گورا "یہ کمبخت کہین چوکنے والی ہے۔ اسکی عادت نجائیگی"
اس قسم کی باتین ہو رہی تھین کہ نثار حسین کو اونکے چند احباب کے آنیکی خبر ملی اور یہ

یہان سے اوٹھکر دیوانخانے کیطرف چلے۔

دیوانخانہ مین یاران جلسہ خیر تیا اور بشیر وغیرہ جمع تھے۔ ہنسی مذاق کی باتین ہو رہی تھین کہ نثار حسین پہونچے مذاق سے جھک جھک کر فراشی سلام کئے گئے اور پھر بشیر اسطرح کہنے لگا "اللہ اکبر اب تو نوشہ صاحب کسیطرح ملاقات ہی نہین ہوتی۔ سلام ہی قبول نہین ہوتا چوکھٹ سے سر ٹکرا رہے ہین مگر حضور برآمد ہی نہین ہوتے مزاج ہی نہین ملتا"

خیر تیا "جناب آپ جانتے نہین نوشاہ صاحب ہین کہ مذاق۔ بیچارے کو کس کس مشکلون سے تو یہ دن بکھنا نصیب ہوا ہے۔ اب یہ بیچارے اپنے شوق کو دیکھین۔ کسیکی صورت کی طرف دیکھین۔ اپنے ارمانون کی طرف دیکھین کہ آپ سے ملین انصاف ہی شرط ہے۔ بھئی اب چھوڑیے دنون کے لئے ان سے ہاتھ دھو بیٹھو"

نثار حسین "(مسکرا کر) یعنی خواہ مخواہ کے لئے یہ جھوٹ کا طوفان اوٹھایا جاتا ہے ابھی ابھی تو مجکو آپ صاحبان کے آنیکی خبر ملی ہے۔ بس سنتے ہی تو چلا آیا"

بشیر "جی ہان آپ صحیح فرماتے ہین۔ آپ کو اب ہی خبر ہوگئی تو یہی غنیمت ہے اب آگے چلکر خدا نے چاہا اور یہ شوق اوسیطرح سلامت رہا (اللہ رکھے) تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کبھی خبر بھی نہ پہونچنے پائیگی۔ کوئی گھنٹہ بھر کے قریب تو آئے ہوئے ہو چکا ہوگا۔

نثار حسین "(کسیقدر بلند آواز سے) کوئی ہے"

خیر تیا "(ہاتھ جوڑکر) حضور حاضر"

نثار حسین "نہین بھائی تمسے نہین کسی آدمی کو بلاؤ"

خیر تیا "حضور مین بھی تو آدمی ہی ہون"

بشیر "(خیر تیا سے مخاطب ہوکر) بھائی تو آدمی نہین ہے جانگلو ہے اپنی صورت نہین دیکھتا (نثار حسین سے مخاطب ہوکر) کیون آدمی آخر ہوگا کیا ہے"

نثار حسین "جناب یہ بہت بری بات ہے کہ ہمارے سچے ملنے والے جنھون نے ہمارے لئے اپنا سارا عیش و آرام چھوڑ دیا اور ہماری بیکسی کے عالم مین سایہ کیطرح ہمارا ساتھ دیا وہ آئین اور ہمکو اسکی خبر تک نہو۔ ان بدمعاش ملازمون

کی خبر لینا چاہئے (بلند آواز سے) کوئی آیا نہیں "
بشیر " اجی یہ تو مذاق کی بات تھی۔ آپ کو چھیڑنا منظور تھا۔ ابھی ابھی تو آئے تھے
جناب ہم لوگ تو خود ہی موقع محل دیکھکر آتے ہیں "
نثار حسین " سبحان اللہ کیا اچھا مذاق نکالا ہے۔ خدا کی قسم اسوقت میری
آنکھیں آپکے سامنے نہیں ہوتی تھیں اور آدمیوں پر اسقدر طیش آرہا تھا کہ معاذ اللہ
(تھوڑے سکوت کے بعد) کہو اب کیا خبریں ہیں "
بشیر " خبریں کیا ہیں ہر گلی کوچے میں آپکی کامیابی کے تذکرے ہو رہے ہیں اور حیدر حسین
کی ناکامی کے۔ سچ یہ ہے کہ بیچارے کو بڑی ہزیمت ہوئی "
نثار حسین " اور وہ بھی کس موقع پر جب ناامیدی کی خوفناک صورتیں موت کیطرح
چاروں طرف سے مجھکو گھیرے ہوئے تھیں اور کوئی صورت مجھکو اپنی کامیابی کی
نظر نہیں آتی تھی مگر خدا کی کارسازی کے صدقے ا[illegible] عین وقت پر کچھ ایسے اسباب
مجتمع کردیے جو کہیں وہم و گمان میں بھی نہ تھے "
خیر تیا " مگر وہ شاہ صاحب جنہوں نے آپکو نارنگی پڑھکر دی تھی واقعی بڑے صاحب
کمال تھے۔ فوراً ہی تو اثر کیا واہ۔ سبحان اللہ "
نثار حسین " بڑے صاحب کمال بالکل خدا رسیدہ۔ جناب ایسے فقیر ملتے کہاں
ہیں یہ بھی ایک حسن اتفاق تھا "
خیر تیا " بھائی کہیں ہوں میں تو ایک مرتبہ ضرور جاکر اُن کی قدمبوسی حاصل کروں گا
کہاں [illegible] ملے تھے؟ "

نثار حسین " اوس زمانہ میں مجھکو ملے تو تھے جو تحصیل گڑھ اور تھانہ غمبازی
سے [illegible] میں مگر جب اول تو اوس دشوار گذار راستے کا طے کرنا ہی نہایت
مشکل ہے۔ صحرائی درندوں کی ہولناک آوازیں ہیبت اور شیروں کا شکار کی فکر میں
ادہر ادہر پھر[illegible] معاذ اللہ دیکھ دیکھکر [illegible] جاتا تھا مگر وہ کہئے میرے سر پر اوس
جنون سوار تھا اور سچ تو یہ ہے کہ میں اپنی زندگی ہی سے بیزار تھا ورنہ کسی انسان کا تو
وہاں تک گذر ہو بھی نہیں سکتا اور اگر بالفرض میری طرح کوئی سخت جان ہو بھی تو
اُن پیچیدہ درختوں میں راہ کا ملنا معلوم! (بشیر سے مخاطب ہوکر) ہاں تو چند روز

چا خفیف بہت ہوئے! خوب ہی زک پائی - اوسکا اچھو تو چل ہی گیا تھا مگر وہ تو
بے خیر ہو گئی ہین لے اوڑا ورنہ میرے کئے کچھ بھی نہ ہوتا "
بشیر "سنتے ہین کہ اب تو اس صدمے کے مارے اوس بیچارے کے دماغ مین کچھ
خلل بھی آگیا ہے اور اب انھون نے اس صدمے کی وجہ سے یا جنون کی وحشت
سے شہر کا رہنا تک چھوڑ دیا وہ تنہا ہی پہاڑون جنگلون مین مارے مارے پھرا
کرتے ہین "
نثار حسین "سچ! (بہت خوش ہوکر) بہت تیری کی (مونچھون پر ہاتھ پھیر کر)
بچا حیادار ہونگے تو اب ریواڑی مین کبھی اپنا منہ نہ دکھائینگے - کیسی منہ کی کھائی
یاد ہی تو کرتا ہوگا "
ان لوگون کو ہم اب انہین باتون مین یہان مشغول چھوڑتے ہین اور بڑھکر دیکھتے ہین
کہ گورا اور تلسا مین کیا کیا باتین ہو رہی ہین -
نثار حسین کے جانے کے بعد گورا اور تلسا کو اس امر کا موقع ملا کہ وہ آزادی کے
ساتھ اپنی اپنی سرگزشت ایک دوسرے سے بیان کرین - تلسا ہر ایک امر گورا سے
پوچھتی جاتی ہے اور گورا کہین پر حیا سے شرمندہ ہوکر کہین پر مسکراکر اور کہین پر
رو رو کر اپنا حال بیان کر رہی ہے - جسوقت گورا نے اپنے عقد کا حال بیان کیا
اسوقت تلسا کے منہ سے بے اختیار یہ جملہ نکلا "تو کیا تم ترکن ہی ہوگئین! رام رام"
گورا "(شرمندگی سے سر جھکاکر) ہان جو کچھ تقدیر مین لکھا تھا پیش آیا "
تلسا "مگر یہ تمنے اچھا نہین کیا - ایسا تمکو نہین چاہئے تھا "
گورا "پھر آخر مین کرتی تو کیا کرتی - اسقدر زمانے ایک مسلمان گھرانے مین رہنے کے
بعد کوئی ہندو مجھکو ہندو کہہ بھی سکتا تھا - تم ہی بتاؤ ایسی حالت مین مصلحتاً یہی
مناسب سمجھی کہ جسکے ساتھ اب بسر کرنا ہے اوسکی ہوکر رہون "
اسقدر کہنے کے بعد گورا کا خیال خدا جانے باتون ہی باتون مین کسطرف گیا کہ وہ کچھ
خاموش سی ہوگئی اور تلسا اوسکو چپ چپ دیکھکر پھر اسطرح کہنے لگی "کیون اونکا
(نثار حسین کیطرف اشارہ) تمہارے ساتھ کیا برتاوا ہے - کسطرح پیش آتے ہین "
گورا اب بھی چپ تھی - اوسکی آنکھین کھلی ہوئی ضرور تھین مگر اوسکے تیور بتا رہے تھے

کہ وہ دیکھتی کسیطرف نہین ہین اور اوسکے چہرے کا اوتار چڑھاؤ بتا رہا تھا کہ وہ اسوقت کسی امر اہم مین کچھ غور کر رہی ہے اوسنے تلسا کا کہنا اسوقت سنا ضرور مگر وہ اپنے خیالات مین کچھ ایسی الجھی تھی کہ فوراً اس کا جواب تو نہ دے سکی مگر ہان چند ہی سکنڈ کے بعد اوسنے تلسا کے جواب مین کہا ”ہان اوسیطرح جسطرح کہ اونسے امید ہوسکتی تھی بہت اچھی طرح“ اور پھر غور مین آگئی -

تلسا نے دوایک مرتبہ اسکے چہرے کیطرف دیکھا اور پھر اسطرح کہنے لگی ”کیون آپ باتین کرتے کرتے چپ کیسی ہوجاتی ہین؟“

گورا ”نہین کچھ نہین“

تلسا ”نہین مین واری گئی - کوئی بات ہے تو ضرور - آپکے تو بہت خوش خوش رہنے کے یہ دن تھے - آخر آپ ملول ملول کیون ہین؟“

گورا ”(ایک ٹھنڈی سانس لیکر) آہ تلسا تم میرا حال کیا پوچھتی ہو اسمین کوئی شک نہین کہ مین یہان بہت آسایش اور آرام سے ہون کسی قسم کی مجھکو تکلیف نہین مگر آہ جو رسوائی اور بدنامی میری ہوگئی ہے اوس کا صدمہ اب میرا کام تمام کیے دیتا ہے“

تلسا ”خیر اب تو جو کچھ ہونا تھا ہوچکا اب اسکا خیال ہی کیا - اسکا اگر کچھ موقع تھا تو بس اوسی وقت تک جب تک آپ اپنے مان باپ کے گھر مین تھین ”واب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیان چگ گئین کھیت“

گورا ”ہان سچ کہتی ہو مگر تلسا تم ہی انصاف کرو مین کمبخت کرتی تو کیا کرتی رنڈاپے کی منحوس صورت مین کب تک دیکھتی رہتی آخر تمھاری بھی تو کبھی جوانی تھی - مین نے اپنے نفس پر جسقدر جبر کیا شاید دنیا مین کسی نے بھی نہ کیا ہوگا - اٹھتے بیٹھتے طعن طروز کی باتین سنتے سنتے سخت سخت تکلیفین اوٹھاتے اوٹھاتے تنگ آگئی - میکے اور سسرال والون نے بھی تو انتہا کردی - نہ مین آدمیون کی جنس سے تھی اور نہ میری جوانی جوانی تھی پھر بھلا مین کب تک صبر کرتی“

تلسا ”ہان بی بی سچ کہتی ہو - بے شک جوانی دیوانی ہوتی ہے مگر تھوڑے دن ہوئے جب تو مین نے سنا تھا کہ شاید آپ کا بیاہ ہونے والا ہے - یہان چند سیٹھ کے یہان

بہی سب سامان ہو گئے تھے"

چندر سین کا نام تلسا کی زبان پر آتے ہی تلسا کے چہرے پر فوری ایک قسم کا تغیر پیدا ہو گیا اور اسکے ساتھ گورا کے گلابی گلابی رخساروں پر بہی غیر معمولی سرخی دوڑ چلی اور باہمی گفتگو کا سلسلہ چند لحظہ کے لئے رک گیا اور تلسا اپنی بات کا جواب نہ پا کر پھر اسطرح کہنے لگی "وہ تو کیا یہ خبر غلط تھی"

گورا "سچی وہ صحیح سہی مگر تم خیال کر سکتی ہو کہ میرے لئے یہ خبر کہاں تک دلخوش کن تھی مگر تقدیر کہو گی کہ جو کچھ مجھسے ہو گیا گو وہ کیسی ہی مجبوری سے کیوں نہیں مگر بہت ہی برا ہوا آہ میں اسوقت اندہی ہو گئی تھی میری آنکھیں پھوٹ گئی تھیں جو اس کے برے نتیجوں پر میری نظر مطلق نہ گئی۔ ہائے میں خدا کی خدائی میں کیسی مظلوم ہوئی جو کوئی سنتا ہوگا کیا کہتا ہوگا اور میرے ماں باپ کے دل پر کیا گذرتا ہوگا"

تلسا "ہائے ہائے آپکے پتا کو تو میں نے بہی دیکھا تھا اون کا تو وہ برا حال تھا کہ خدا دشمن کو بہی نصیب نہ کرے اور ماتا کے دل کا حال تو کچھ پرمیشری کو خوب معلوم ہوگا"

گورا "ہاں ہاں میں نے بہی سنا تھا وہ یہاں رواڑی میں آئے تھے تم نے دیکھا تھا؟"

تلسا "ہاں میں نے کیوں نہیں دیکھا بیچارے رو پیٹ کر گھر چلے گئے"

گورا "ہائے وہ اپنے دل میں مجھکو کیا کہتے ہونگے خداوندا میں اس دن کے دیکھنے کے لئے کیوں زندہ رہی تھی پہلے ہی مرگئی ہوتی تو بہت اچھا تھا مگر مرتی تو کسطرح مرتی۔ میری تقدیر میں تو یہ برا دن دیکھنا لکھا تھا" اسقدر کہنے کے بعد بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ منہ چھپا کر رونے لگتی ہے اور سسکیاں دوڑ کر اسکے بدن میں رعشہ پیدا کر دیتی ہیں اسکے آنسوؤں کا تار ابہی ٹوٹا نہ تھا کہ نثار حسین آ گیا اور اوسنے اُن رونے والی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھکر بہت گھبراہٹ کے ساتھ کہا "کیوں خیر ہے یہ کیا ہوا کیا!"

گورا "کچھ نہیں یوں ہی خواہ مخواہ کے لئے آنسو نکل پڑے"

نثار حسین "واہ تمہارے آنسو بھی تمہارے حسن کے کرشمے ہو گئے جن سے نچلا بیٹھا جاتا ہی نہیں۔ جو ادا ہے نرالی ہے ۔ سچ کہو کیا بات ہے"

تلسا ”کچھ نہیں ہاں بابے ابھی چھوٹی ہیں کچھ خیال آگیا ہوگا۔ رو دین۔ ابھی انکا سن ہی کیا ہے“

نثار حسین ”(گورا سے مخاطب ہوکر) کیون یہی بات ہے بس اسی کے لئے روئیں تھیں !! تمھارے دشمن روئیں۔ اسکا غم ہی کیا“

تلسا ”ہان ہان بی بی تمکو اللہ کا شکر کرنا چاہئے۔ آپ انکو اور یہ آپکو ملے اس سے بھی بڑھکر کوئی خوشی ہوسکتی ہے۔ وہ دن یاد ہے جب اس جگہ پر (نثار حسین کی طرف اشارہ کرکے) انکے دشمن غش کھاکر گرے تھے تو کسقدر بے چین ہوکر انکے دیکھنے کے لئے آپنے مجکو بھیجا تھا کیون وہی ہیں نا یہ“

تلسا کے اس بیان پر گورا کی آنکھیں رونا بھول گئیں۔ پچھلا زمانہ یاد آگیا اور آپنے مسکراکر اسطرف سے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ ہائے حیا لوٹ گئی۔ گردن جھک گئی اور نثار حسین نے ذرا اوسکو گدگدا کر اپنی طرف متوجہ کر لیا اور اسطرح کہنے لگا ”کیون !! اب نہیں بولتیں۔ سچ ہے نا !!“

تلسا ”حضور بہتر جانتا ہے۔ بس یہی مقام تھا۔ یہیں پر آپ گرے تھے اوس وقت ان بیوی کا منہ بالکل سپید پڑگیا تھا اور ایسی گھبرا گئیں تھیں کہ بس توبہ۔ وہ انکی گھبراہٹ مجکو آج تک یاد ہے اور حضور لطف یہ تھا کہ خود ہی تو مجکو آپکے دیکھنے کے لئے یہاں بھیجتی تھیں اور پھر اپنی محبت کو مجسے چھپاتی بھی جاتی تھیں“

نثار حسین ”(قہقہہ لگاکر) اوفوہ۔ مار ڈالا۔ کیون پیاری گورا !!“

گورا ”یہ تو یون ہی بکتی ہے (تلسا کی طرف دیکھکر) چپ حرامزادی۔ جھوٹی (منہ پھیر کر) اسکو اپنے دل سے جھوٹی جھوٹی باتیں بناکر خوب فقرے بٹ آتے ہیں۔ دور ہو“

تلسا ”ہان اب تو میں دور دور کی ہی جاؤنگی۔ اب کیا ہے مگر وہ دن یاد کر لیجئے جب میری خوشامد کیجاتی تھی“

گورا ”(کسقدر چپ ہوکر) اے کب ؟ کسکے لئے۔ کسکے سامنے اور کیون معلوم تو ہو“

تلسا ”(ہاتھ جوڑکر) اے ہے بھول گئیں۔ کسکے لئے ؟ انکے لئے۔ ! جب

پہلے پہل آپکے حسن کی ان پر نظر عنایت ہوئی تھی - یاد ہوا یا اور تیاد ون کیونکہ
گورا اندو حرامزادی کی زبان کیسی چلتی ہے فرفر جیسے قینچی - جہوٹی وظایاز اور
شرماکر ہنسنے لگی -
اُف اُف بجلی چمک گئی - آنکھ جھپک گئی اور بیچارے نثار حسین کا بیچین دل
اوسکے سینے مین اوسیطرح پھڑپھڑانے لگا جسطرح اندھیری راتون مین روشنی
دیکھکر نشیمنون مین بیٹھنے والی چڑیان گھبراکر نیچے گر پڑتی ہین تھوڑی دیر تک
ان سب مین اسی قسم کی ہنسی مذاق کی باتین ہوتی رہین اور اوسکے بعد تلسا کچھ
انعام لیکر یہان سے چلتی ہوئی -
گویا آج سے اس گھر مین اسکے آنے جانے کی ابتدا ہوئی - اکثر یہ آیا جایا کرتی تھی
اور ابتدا سے واقف راز ہونیکی وجہ سے ان لوگون کی بے تکلف صحبتون اور خلوتون
مین اسکی آمد رفت کسی پر شاق ہی نہین گزرتی تھی بلکہ کچھ نہ کچھ مزہ ہی دیجاتی تھی -
نثار حسین کے والد بہت منصف مزاج اور ایک نیک دل شخص تھے انکے پہلو
مین ایک شریف دل تھا - اور اونکے دماغ مین رہنے سہنے والے خیالات
بہت ہی اچھے تھے جنکو سبکے دماغ مین ہونا چاہیے بلکہ ہر شخص کو اپنے دل مین
بہت عزت کے ساتھ رکھنا چاہیے وہ ان صاحبزادے کی ان نازیبا حرکتون
اور اونکے مزاج کی آوارگیون سے ہمیشہ ہی ناخوش رہتے تھے اور علی الخصوص اسوقت
تو وہ اونکے خون ہی کے پیاسے ہوگئے تھے - جب میان نثار حسین گورا کو آور سے
لاکر اونکے پاس باول مین تشریف لے گئے تھے مگر ہائے پدری محبت کا برا ہو
کہ وہ اور انکی مان کی منت و سماجت سفارشی بنکر انکی جان بچا گئی اور وہ خون
جگر پیکر رہگئے - گو اونہون نے اسوقت ہی اس آئی بلا کو اپنے سر سے ٹالدیا اور
یہ سب لوگ رلواڑی بھیجدیے گئے لیکن اپنے دل مین نثار حسین کے والد نے
یہ عہد کرلیا تھا کہ نثار حسین کو اوسکی اس حرکت کی یاداش مین کیسی ہی دقتین اور
مصیبتین کیون نہ پیش آئین مگر وہ اوسکا ساتھ نہ دینگے اور نہ کبھی اوسکا منہ
دیکھینگے یہ اونکا عہد طیش کا عہد نہ تھا بلکہ آئندہ کے عمل درآمد نے اس امر کو
بہت اچھی طرح ثابت کردیا کہ وہ اپنے قول مین بہت سچے اور عہد کے پکے تھے جب

تک ریواڑی مین اس واقعہ کے متعلق فتنہ وفساد برپا رہا اوس وقت تک
تو اونکے دل کو اور ہی طرح کے صدمے تھے جب اونکو اسطرف سے کچھہ کچھہ
اطمینان ہو چلا تو پھر نثار حسین کی اس بدنما حرکت کا رنج ان صاحبزادے کی
بدوضعی - انکے بوڑھے باپ کے غیور دل کے لیے سوہان روح بنگئی - آہ رات
دن انکو یہی جانکاہ صدمہ تھا اور آٹھ آٹھ آنسوؤن رونا - بالآخر اس واقعہ پر ابھی
تھوڑے دن بھی نہ گذرے تھے کہ اسی غم نے گھلا گھلا کر ان بزرگ کی جان لے لی اور وہ
بیچارے ان سعادتمند صاحبزادے کو دعائین دیتے ہوئے اس دنیا سے چل بسے -

پچیسوان باب

مجذوب کی بڑ

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا
کچھہ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

وہ بدمعاش - پاجی - لچا - دغاباز - ملکش ملجائے تو حرامزادے کا گوشت نوچ نوچ
کر کھا جاؤن - میری گورا اور وہ - ایک حسن کی دیوی اور ایک ملکش میری منگیتر اور
نثار لیجائے - اُف اُف - شرم شرم - ہائے مین ابتک زندہ رہا - کیون -
کسلئے !- فضول بالکل فضول - مجکو تو مرجانا ہی چاہیئے تھا اگر جب نہین مرا تو اب مرجانا
چاہیئے - اونہون - تنہا نہین کسی اور کو بھی ساتھ لیچلون گا - ہائے جو مجھکو دیکھتا ہوگا
کیا کہتا ہوگا - اب تو بغیر جان لئے یا دیئے نہین مانون گا - ہرگز نہین - لیکن اگر گورا
خود ہی ایسی نہ ہوتی تو ایک نثار حسین کیا کرسکتا تھا - اسکی کیا مجال تھی جو گھر سے باہر
نکال سکتا - گورا خود ہی اوسپر فریفتہ تھی - ہائے مین تو اوسپر جان دیتا تھا اور وہ محبت
اوسپر مرتی تھی - ظالم نے میری محبت کی مطلق قدر نہ کی - پہلے پہل جب مین نے مہری کے
ہاتھہ رقعہ بھیجا تھا تو بڑی پاکدامن بنکر اسکا ڈھنڈھورا سارے ریواڑی مین پیٹ دیا
اور جب اسنے رقعے بھیجے تو وہ کسطرح تعویذ بناکر کلیجہ مین رکھ لیتی تھی - سامنے بیٹھ [illegible]

کرتی تھی نا۔ ہائے میری تمام عمر کی کوشش۔ محنت اور محبت سب برباد گئی۔ بس آ
اوسی سے کیون نہ سمجھ لینا چاہئیے۔ نثار حسین بیچارے نے میرا کیا بگاڑا۔ یہ ساری
خرابیان ایکی اسی خانہ خراب تنگ خاندان کی ہین۔ اوسکی جان کی قربانی اپنے
عشق کے جن کے لئے کرونگا جو ایک مدت سے میرے سر پر سوار ہے۔ وہ نہ بھی
تو اوسکی جان ہی بھی اور اوس باجی نے بھی اوسکے کان میری طرف سے خوب
بھرے ہونگے وہ بھی ایک ہی چھٹا ہوا ہے (دانت کٹکٹا کر) اسکو۔ اسکو بھی دونون
باجیون کو۔ ہان ہان دونون کو نہین چھوڑنا چاہئیے اور نہ مین چھوڑونگا۔ اب
میرے ہاتھ سے جاتے کہان ہین۔ بہت جلد" چندر سین اپنی ذہن مین اسیطرح
بکتا ہوا ریوارٹسی کی سڑک پر چلا جاتا ہے۔
اندھیری رات ہے بدبخت چندر سین کیطرح تاریک۔ بس شب ہجران کی سیاہی
ہی ایسی ہوگی۔ معاذ اللہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا۔ بجلی چمک رہی ہے بادل
گرج رہا ہے۔ ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی ہے اور رات کے تخمیناً آٹھ بج چکے ہین
چلتے چلتے یکبارگی یہ ایک مقام پر ٹھٹکا اور پھر سڑک سے مڑکر ایک گلی کیطرف چلا یہان
تاریکی انتہائی حد پر پہونچی ہوئی تھی اور بارش کی وجہ سے اس تنگ کوچہ سے اسوقت
گزرنا اوسیطرح بہت مشکل ہے جسطرح کوئے قاتل سے اسلئے کہ زمین کے نشیب
وفراز۔ ہر جگہ کی پھسلن اور جابجا موڑ پر دیوارون کے نکلے ہوئے کونے چلنے والون
کی روک ٹوک کر رہے تھے مگر خدا جانے چندر سین اسوقت کس فکر و ضرورت مین جا
رہا تھا کہ اوسکو ان باتون کی مطلق پروا نہ تھی وہ اسیطرح تیزی کے ساتھ جا رہا تھا
کہ چلتے چلتے ایک جگہ پر اسکا پاؤن پھسلا۔ سہارے کے لئے ایک دیوار پر ہاتھ ڈالا
مگر گھبراہٹ کا خدا بھلا کرے کہ ہاتھ خالی پڑا اور یہ بیچارے ارے ارے کرتے ہوئے
چارون شانے چت زمین پر گر پڑے۔ جابجا اعضا مین چوٹ بھی آئی مگر خفیف
گو اب انکے کپڑے کیچڑ مین بھر گئے تھے مگر انکو اسکی کچھ پروا نہ تھی۔ اوٹھے اور لنگڑاتے
ہوئے پھر اپنی راہ چلے لیکن اب یہ بات ضرور تھی کہ چندر سین بیچارا دو چار قدم
چلنے کے بعد ٹھہر ٹھہر جاتا تھا اور جب بجلی چمک کر اپنی روشنی کی مشعل دکھا دیتی تھی
تو پھر دو چار لمبے لمبے قدم رکھکر کچھ تھوڑی مسافت طے کر جاتا تھا اور پھر رکجاتے جب

کچھ دیر تک بجلی کی روشنی نہین ہوتی تھی تو بہت پیچ و تاب کھا کر آپ آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے تھے اور جھنجلا کر اسطرح کہتے ہی جاتے تھے وہ کس بلا کی آج تاریکی ہے قدم اوٹھانا دشوار ہے۔ میونسپلٹی کا بھی کیا اچھا انتظام ہے کہ کہین کوئی لالٹین روشن ہی نہین اور اگر کہین اگیا بیتال کی طرح کوئی روشن بھی ہے تو بس وہ اپنا ہی منہ دیکھتی ہے گویا کسی غریب مفلس کے جھونپڑے کا ٹمٹماتا ہوا چراغ۔ لاحول ولاقوہ۔ اور گلی کوچے کیسے اچھے بنے ہین۔ نہین معلوم میونسپلٹی کے ان ممبرون کا جنکو پبلک نے اپنا وکیل بنایا ہے دوسرے جنم مین کیا حال ہوگا۔ اسوقت بڑی چوٹ لگی۔ (اپنا شانہ تھام کر) افوہ بڑا درد ہوتا ہے۔ وہ تو کہئے میری خیر ہوگئی کہ ہاتھ پاؤن سلامت رہگئے۔ اور کسی نے دیکھا ہی نہین یا یا ورنہ خوب ہی قہقہے اوڑتے۔ کچھ سوجھتا نہین۔ بھلا کسطرح کوئی چلے۔ مگر اب گھر بھی قریب آگیا ہے۔ ایشر کرے میری یہ حکمت عملی چل جائے پھر دیکھئے۔ ضرور چل جائیگی وہ ذرا چکھا یا ہو کہ پتا دینگا کرے۔ چندر سین اگر زندہ ہے تو ایک نہ ایک روز یہ کرپھی چھوڑیگا اور جاتے جاتے یہ ایک مکان کے پاس جا کر رک گیا۔

یہ بالکل ہی ادنی درجہ کا چھوٹا سا مکان تھا دیوارین کچی اور نیچی نیچی۔ اور وہ بھی اکثر جگہ سے گری ہوئی تھین۔ چھوٹا سا دروازہ۔ وہ بھی کئی جگہ سے شکستہ جسکی زنجیر پکڑ کر انھون نے ہلائی کسی نے اندر سے کچھ جواب دیا اور پھر چندر سین کا نام سنکر دروازہ کسیکی چشم منتظر کی طرح کھل گیا۔ یہ بلا لئے گئے اور پھر زنجیر اندر سے دے لی گئی۔

رات کی پھیلی ہوئی تاریکی کی وجہ سے نظر اسوقت اپنا مطلق کام نہین کرتی تھی اور اس وجہ سے ہم اس امر مین کچھ بھی امتیاز نکر سکے کہ یہ کسکا گھر ہے اور کسنے دروازہ کھولا۔ اس احاطے کے اندر ایک جھونپڑا پڑا تھا جسمین چراغ جل رہا تھا اور اوسکی دھندلی روشنی مین چندر سین ایک عورت کے پاس بیٹھا ہوا بہت سرگوشی کے ساتھ کچھ باتین کر رہا تھا۔ اس عورت کی صورت تلسا سے کچھ ملتی ہوئی تھی۔ باتین بھی ایسے اوسیطرح چبا چبا کر کرتی تھی مگر یقین کے ساتھ یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ یہ تلسا ہے لیکن اس حیرت پر ابھی چند منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ چندر سین نے ایک مرتبہ تلسا کے نام سے اوس کو مخاطب کیا اور اب ہمارے پہلے خیال کی تصدیق بخوبی ہوگئی کہ واقعی یہ تلسا ہی ہے اور عجب

نہین جو یہ اسی کا گھر ہی ہو۔

جو باتین دونون مین اسوقت ہو رہی تہین وہ بہت ہی دبی زبان سے ہو رہی تہین اور وہ اسقدر احتیاط سے کہ ہوا بھی لطیف شے کو بہی ان کی باتون مین اسقدر دخل نہ تہی کہ وہ آواز کے فونوگراف مین ملاکر ان دونون کے علاوہ اور کسیکے کان مین پہونچاتی مگر یہ ضرور تھا کہ چندرسین کے کنائے اشارے حرکات اور سکنات سے بات بات پر اصرار۔ منت اور سماجت مترشح ہو رہی تھی اور تلسا کی حالت دیکھنے سے غور فکر اور انکار کا سراغ ملتا تھا۔ بہت دیر تک ان باتون کا سلسلہ کہنچا رہا اور پھر یہ دیکھا گیا کہ تلسا کچھ خاموش سی ہو رہی اور چندرسین کسیقدر خوش ہو کر تلسا سے اسطرح کہنے لگا "بس اب قول و قرار ہو گیا۔ اسمین فرق نہ پڑے"

تلسا "ہان پھر اب کیا کرون۔ آپ کی جو خوشی کسیطرح آپ مانتے ہی نہین"

چندرسین "تم خود ہی سمجھ لو نا۔ بھلا یہ ماننے والی بات ہے۔ میرا دل مان سکتا ہے۔ مین تم کو خوش کر دونگا۔ دیکھو اسمین کسیطرح فرق نہ پڑے تو اوسی موقع پر ناکیون؟"

تلسا "بہت اچھا حضور کا جو ارشاد ہوگا بجا لاؤنگی"

چندرسین "ہان ہان بس یہی میری خوشی ہے۔ مین تمھارا بہت مشکور ہونگا تو پھر کب؟"

تلسا "اب جب موقع مل جائے۔ آپ جانتے ہین یہ میرا اختیاری فعل نہین ہے مگر ہان مین اپنے اختیار بھر کوشش ضرور کرونگی"

چندرسین "مگر دیکھو بہت جلد۔ اب دیر کرنے کا موقع نہین ہے سمجھین"

اسقدر باتون کے بعد چندرسین یہان سے اوٹھکر اپنے گھر کی طرف چلا۔ رات اب پہر بھر سے زیادہ آچکی تھی۔ ہوا کے چلنے والے تیز جہونکے ابر کو ادہر اودہر اوڑا لے گئے تھے اور تارے جا بجا آسمان پر نکل آئے تھے جن پر سے ابر کے ٹکڑے اوڑتے ہوئے جا رہے تھے۔ چندرسین بہت خوش خوش آ رہا تھا اور یہ باتین اپنے دل ہی دل سے ہو رہی تھین "اب کیا ہے میدان مار لیا۔ پرمیشر کرے تلسا اپنے وعدے پر قایم رہے اور اوسکو موقع بھی ملجائے۔ معاملہ بہت نازک ہے"

یہ اپنے انہین خیالات کے الجھاوون مین غلطان پیچان چلا آتا تھا اور اسکا

مکان بہی اب بالکل قریب ہی آگیا۔ تخمیناً دس بیندرہ ہی قدم کا فاصلہ باقی ہوگا
کہ سامنے سے کسی آنے والے شخص نے اسکو ٹوکا ایک بار تو یہ مطلق خبر ہی نہوئے
لیکن اسی شخص نے جب اور قریب آکر کہا "کون صاحب ہین؟" تو آپنے کچھ آواز
پہچان کر کہا "مین ہون چندرسین۔ کیا دلارام صاحب ہین؟"

وہی شخص "جی ہان۔ بھئی تم تو عجیب آدمی ہو انتظار کرتے کرتے تھک گیا۔ آخر اس بھری برسات۔ ایسی اندہیری رات مین اور اوسپر تنہا کہان آپ واہی تباہی بھر رہے ہیں"

چندرسین "آہ کیا بتاؤن کہان گیا تھا۔ تلما کے ہان سے آتا ہون"

دلارام "ہونہہ سب کچھ ہوگیا مگر آپ کا سودا ابتک نہین گیا۔ خدا جانے کس قسم کے سودا ہو سر آئی ہو۔ بھلا اب تلما سے مطلب! اب یہ خیالات دل سے نکالڈالنا چاہئے۔ بھلا اپنے بے مہر ایسے ظالم کا خیال ہی کیا جسکے پیچھے تم تو برباد اور تباہ ہوگئے اور اوسنے بہی نہ جانا کہ کیا ہوا اور کیسے ہوا۔ ایسے شخص کی محبت ہی کیا۔ اوسکی محبت کو دل سے نکالڈالو۔ جیتا نکال دو۔ دل نہ مانے تو اوسیکو نکالکر پھینکدو اب گورا منہ لگانیکے قابل رہی ہے"

چندرسین "ہان ہان ایسا ہی ہوگا۔ آہ کیسی گورا اور کسکی محبت ابھی ع

	جودکرٹ کسی شخص آرزو کی	

اب محبت کی جگہ عداوت۔ پیار کی جگہ دشمنی کا مسکن ہے۔ یعنی اب اوسکے وصل کا خواہان نہین ہون اوسکے خون کا پیاسا ہون۔ اوسکی جان کا خواہان اور اپنی موت کا طلبگار"

دلارام "(جھنجلا کر) سٹری ہو۔ اب ان باتون کا خیال ہی جانے دو۔ ہر شئے کی انتہا ہے۔ اب اسکی بہی انتہا ہوچکی"

چندرسین "اور ہماری بہی اور ہمارے ساتھ سب کی ـــہ

ہم نہین اے آہ تو سارا زمانہ ہیچ ہے		پھونکدے سکے زمین ہو آسمان ہوکوئی کہ ع

یہ باتین کرتے ہوئے مکان کے اندر پہونچ گئے اور پھر بیٹھکر بہت آہستہ آہستہ کچھہ باتین ہونے لگین - ہم نہین کہہ سکتے کہ یہ باتین کیا تھین اور کسکے متعلق تھین مگر ہان دلارام کے چہرہ کیطرف دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ چندر سین کے خیالات کا سخت مخالف ہے - اوسنے چندر سین کے پاؤن پر اپنی ٹوپی اوتار کر رکھدی ہاتھہ بھی جوڑے لیکن چندر سین کی حالت دیکھنے سے بظاہر ایسا گمان ہوتا تھا کہ جس امر کے متعلق یہ باتین ہو رہی تھین اوسمین وہ مضبوطی کے ساتھہ اپنی رائے پر قایم ہے - لیکن یہ کچھہ نہین معلوم ہوتا کہ یہ بات کیا ہے اور کس امر پر اسقدر اصرار اور انکار ہو رہا ہے -

چھبیسوان باب

چور کے گھر مور

ناکردہ گناہون کی بھی حسرت کی ملے داد

یارب اگر ان کردہ گناہون کی سزا ہے

رات کے تخمیناً گیارہ بجا چاہتے ہین - چاندنی نے گو ابھی کہیت نہین کیا ہے مگر شرقی اُفق سے کچھہ کچھہ نکلتی ہوئی نورانی شعاعون اور مہتابی کرنون کا عکس غماز بنا ہوا کچھہ اسطرح دبے پاؤن نکل رہا ہے کہ بجائے چاندنی کے لطف حاصل ہونے کے طبیعت مین کچھہ الجھن سی پیدا ہوتی ہے - ان آنیوالی کرنون مین چمک ہے تڑپ ہے اور وہ حسینون کی چلبلی نظر سے بھی کچھہ نہ کچھہ مناسبت رکھتی ہین مگر کون نظر ؟ جو قہر غضب اور طیش کی حالت مین بانکی ترچھی ہو کر نکلی ہو - بس نوک سنان کی طرح جواب کلیجے کے پار ہوئی جاتی ہو - جن جن مقامون پر یہ اجلی اور قدرتی چاندنی ابھی فرش زمین کی زیب و زینت دینے والی نہین بنی ہے وہان تیرہ و تار سایہ یا اندھیرے مین کچھہ عجیب عجیب ہولناک خیالی صورتین نظر آتی ہین کہ بے اختیار رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور دل ہلجاتا ہے ایسے وقت مین ریواڑی کی تنگ اور پیچدار گلیون مین نثار حسین اور بشیر دونون تھمین سے اپنے

مکان کی طرف آرہے ہین اور یہ باتین آپسمین ہوتی جاتی ہین -

نثار حسین " آج دعوت مین بہی بہت عرصہ ہوگیا - غضب خدا کا یہ وقت آگیا - کوئی گیارہ تو بج گئے ہونگے - کیون ؟ "

بشیر " جناب آدہی رات قریب آگئی - اب کوئی دم مین بارہ بجا چاہتے ہین مگر تقریبون کی دعوت مین تو عموماً دیر ہو ہی جاتی ہے "

نثار حسین " ہان یہ صحیح ہے - مفت مفت مین آج نیند کی نیند خراب ہوئی اور وہ اپنی راہ پریشان - مین اپنی راہ پریشان - آجکل خیر سے ایک تو و یون ہی خفا خفا تہین اوسپر یہ اور بھی طرہ ہوگیا - آج خدا ہی حافظ ہے "

بشیر " (ہنسکر) کیون خفا کیسی - کیا کچھہ ناخوش کر دیا "

نثار حسین " ابھی ناخوش کیا - آپ جانتے ہین تلون طبع تو ان لوگون کی گھٹی مین پڑا ہے اور اوسپر مزاج پایا نازک - ایک نازک اور ایک بے انتہا نازک - بس ذرا ذرا سی بات مین بگڑ جاتی ہین - مگر واللہ اسمین بہی وہ مزہ آتا ہے کہ بس دل ہی جانتا ہے ابہی دو ایک روز کا تذکرہ ہے کہ باتون باتون مین ہنسی ہنسی مین اوسی کمبخت جندر سین کا نام میری زبان پر آگیا اور واقعی اوسوقت مین نے کہا بہی کچھہ طنز ہی سے تہا - بس پھر کیا تھا - منہ تمتما گیا - روٹھ گئین - خفا ہوگئین - بہت کچھہ روئین بہی اور غصہ جو آیا تو پھر کیا تھا - خدا جانے مجھکو کیا کیا کہہ گئین - مجھکو بہی اوسوقت کچھہ برا معلوم ہوا - میری زبان سے بہی دو چار کلمے سخت سست نکل گئے بس اب مزاج کہان ملتا تھا - وہ بہی کچھ رہین مین بہی کچھ رہا اور کھٹ پٹ ہو گئی اب نہ وہ مجھسے بولتی ہین اور نہ مین اونسے "

بشیر " اہا یہ کہئیے یہانتک نوبت پہونچگئی - مگر آپنے برا کیا - ایسا نہین چاہئے تھا - بھلا کسی نازنین معشوق سے کبھی کسیکی آدہی بات اٹھتی ہے یا انہین سے ! اور وہ بہی کسکی اپنے والہ و شیدائی کی ! اب جاکر منا لینا "

نثار حسین " ہان ہان ضرور - آج میرا خود ہی ارادہ تھا - کئی دن ہوگئے ہین ہاتھ جوڑون گا بھائی "

بشیر " ہاتھہ ہی جوڑیے گا - ابھی پاؤن پڑنا پڑے تو سہی - دیکھئے ابہی تو مین چلکر ذہین اور بہی تانے دیتا ہون "

نثار حسین "نہین بھائی خدا کے لیے ایسا نکرنا"

نثار حسین ابھی اسیقدر کہنے پایا تھا کہ ایک شخص لالٹین ہاتھ مین لیے اسطرف دوڑتا ہوا آتا نظر آیا اور یہ دونون اوسکی بوکھلاہٹ اور اوسکی اسطرح بے تحاشا دوڑتے ہوے آنے کو بہت حیرت اور استعجاب کی نظر سے دیکھنے لگے - یہ آنیوالا شخص خیر تیا تھا مگر یہ اسوقت کچھ اس وحشت اور گھبراہٹ مین آرہا تھا کہ گو نثار حسین اور بشیر کے پاس ہی سے نکل گیا مگر اوسنے نثار حسین وغیرہ کو مطلق نہ پہچانا - مگر نثار حسین اور بشیر کی نگاہین چونکہ انکی طرف لگی ہوئی تھین اسوجہ سے قریب آتے ہی اونہون نے پہچان لیا اور جب تک یہ ٹوکے ٹوکے اوسوقت تک خیر تیا دس پانچ قدم آگے نکل گیا مگر نثار حسین کی آواز سنتے ہی یہ کہتا ہوا فوراً پلٹ پڑا "جلدی ہون - ہون چلئے - ہون .... غضب ہوگیا"

نثار حسین "(گھبراہٹ کے لہجے مین) کیا ہوا - خیر ہے - کیا تم میرے ہی پاس جاتے تھے ؟"

خیر تیا "ہان - ہان آپ ہی ...... ہون ہون آپ ہی کے پاس - چلیے بھی جلدی"

نثار حسین "واہ رے تیری وحشت اور بھئے کیطرح ہانپتا کسطرح ہے - ارے ہوا کیا کچھ کہیگا بھی !"

خیر تیا "ہوا کیا - گھر پر چلکر دیکھ لیجیے - اونکا پتہ نہین"

نثار حسین "(بہت مضطر ہوکر) کسکا (خود ہی) گورا کا ؟"

خیر تیا "جی ہان اونہین کا - سارا گھر ڈھونڈھ ڈالا کہین پتہ نہین - نہین معلوم کیا ہوئین - کہان گئین"

نثار حسین "ہائین کہین پتہ نہین ! کیا ہوئین" اور اس کہنے کے بعد وہ اوسی جگہ ٹھٹھک کر کھڑا ہوگیا - اسکے چہرہ کا رنگ اسوقت بالکل سپید پڑگیا تھا - ہونٹ وان ہوکر علیحدہ علیحدہ کھنچ گئین تھین - آنکھین چشم منتظر کیطرح کھلی کی کھلی رہگئین تھین اور چین جبین کا پڑا جانیوالا سلسلہ جاتے جاتے اوس جگہ تک پہونچ گیا تھا جہان سے سر کے بال اوگنا شروع ہوئی ہین - طبیعت مین جمود - حواسون مین تعطل - دماغ مین سناٹا پیدا ہوگیا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب اسمین جان نہین - جب اس بیخودی

کے عالم مین اسکو یہان پر کھڑے کھڑے چار پانچ منٹ گزر گئے تو بشیر نے اسکا شانہ ہلا کر کہا "اب دیر کرنے کا موقع نہین ہے - جلد ہی تلاش کرنا چاہیئے ورنہ پھر اونکا ملنا امکان سے باہر ہو جائیگا" بشیر کی یہ ایسی گفتگو تھی کہ جسنے نثار حسین کی بیخودی کو فوراً ہی تو کچھہ رفع کیا اور گو اوسکی دلکی گرفتگی ویسے ہی تھی اوسکے قدم زمین سے اوٹھتے نہ تھے مگر بیچارے کو اسوقت زبردستی بہت تیزی کے ساتھہ اپنے مکان کی طرف چلنا پڑا - گو نثار حسین کا مکان یہان سے بہت ہی قریب تھا اور بہت تیزی کے ساتھہ یہ جا بھی رہا تھا مگر اسوقت اسقدر مسافت طے کرنا اوسکو بہت ہی دشوار ہو گیا تھا وہ تو ہاتھوں سے دلکو سنبھالے ہوئے تھا - قدم قدم پر خیر تیا سے سوال ہوتے جاتے تھے اور پیہم ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین اسکے منہ سے نکل رہی تھین -

مکان پر پہونچکر سب سے پہلے یہ سیدہا اوسی بالاخانہ پر گیا جہان گورا رہا کرتی تھی مگر آہ اب گورا یہان نہ تھی سنسان گھر پڑا تھا در و دیوار پر اوداسی چھائی ہوئی تھی - کوئی نہ تھا بس ایک شمع تھی جو بہت سوز و گداز کے ساتھہ اپنے لوکے دامن مین اپنا منہ چھپا چھپا کر آٹھہ آٹھہ آنسو رو رہی تھی اور اوسکے ارمانون کے جلجانے کا پتا دینے اور دل سے اوٹھتے ہوئے شعلون کا نشان بتانے کے لئے جھلملاتی ہوئی لو کے منہ سے گرم آہون کیطرح دھوان نکل رہا تھا - نثار حسین کبھی پلنگ پر جا کر دیکھتا تھا - کبھی گھر کا ایک ایک کونا ڈھونڈھتا تھا اور کبھی بلند آواز سے یہ کہتا تھا - "اب چلی بھی آؤ - مین اپنی سزا کو پہونچ گیا - تمہارے سر کی قسم بولون گا" مگر آہ جب یہان گورا کا کچھہ پتا نہ چلا تو نثار حسین یہان سے زنانخانہ کیطرف اپنی مان کے پاس چلا - وہ بیچاری بھی اسکی آواز سنکر بالاخانہ کیطرف آ رہی تھین - اسنے اپنی مان کو دیکھتے ہی دور سے اسطرح کہا "ہان مین جانتا ہون آپ ہی نے چھپا رکھا ہے - امان جان خدا کے لئے بتا دیجئے وہ کہان ہین"

نثار حسین کی والدہ "بیٹا مین کیا بتاؤن - مجھہ کمبخت کو تو اسکی خبر ہی نہ تھی مجھسے تو ابھی ایک ماما نے آکر پوچھا کہ بیوی کہان ہین اور جب اوس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ وہان بالاخانہ پر نہین ہین تو مجھکو خیال گزرا کہ پاخانہ وغیرہ گئی ہونگی - اسی انتظار مین تھی جب کچھہ عرصہ گزر گیا تو مین خود بالاخانہ پر گئی اور پھر اوسیطرح وہان سے

حیرت زدہ چلی آئی جسطرح ابھی تم چلے آرہے ہو۔ بس آتے ہی خیر تیا کو تمھارے پاس بھیجا"

نثار حسین "نہین میری پیاری امان سچ بتا دو کہان ہین۔ آپ ہی نے چھپا رکھا ہوگا۔ مین تو اون سے ایسا کچھ خفا بھی نہین تھا۔ آپنے رفع شر کیلئے اونکو چھپا رکھا ہے اب مین اون سے بولونگا۔ باتین کرونگا۔ خدا کی قسم اب نہین کھنچونگا بتا دیجئے کہان ہین"

نثار حسین کی والدہ "ارے ہے بیٹے یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مجکو تو تمھاری اونکی لڑائی کا حال بھی معلوم نہین تہا۔ تمھارے سر کی قسم مین نے کہین نہین چھپایا ہے تم کس خیال مین ہو۔ وہ سچ مچ گھر سے غائب ہین"

نثار حسین ابتک امید و بیم کی حالت مین تھا اور زیادہ تر اوسکو اسی امر کا خیال تھا کہ آپس کی کشاکش رفع کرنیکے لئے خود اوسکی والدہ نے یہ حیلہ نکالا ہے مگر اب اوسکا خیال بدلا اور وہ لالٹین اپنے ہاتھ مین لیکر دروازے کیطرف یہ کہتا ہوا دوڑا "ہائے ہائے کہین اونھون نے غصہ مین بالاخانہ سے نیچے گراکر اپنی جان تو ضایع نہین کردی" مگر آہ مکان کے چارون طرف ایک نہین دو تین چکر لگائے لیکن پیاری گورا کا کہین پتا نہ تھا۔ پھر مجنون کیطرح دوڑتا ہوا دروازے کیطرف آیا اور ایک لحظ یہان کھڑے ہوکر بشیر اور خیر تیا سے کہا جلدی غوطہ خورونکو بلاؤ (خود ہی) نہین نہین تم جلکر رسی تھام لو۔ مین اندھوا ے کنوئین مین اوترونگا آہ وہ بڑی نازک مزاج تہی۔ کہین وہ کنوئین مین تو نہین گر پڑی۔ کنوئین کی جگت پر آکر اوسنے گورا کو بہت ہی پردرد آواز مین پکارا "گورا گورا۔ پیاری گورا بولو۔ مین اپنی سزا کو پہونچ گیا"

نثار حسین اسوقت کنوئین کے اندر جھانک رہا تھا اور یہ پردرد کلمے بہت حسرت کے ساتھ اوسکی زبان سے نکل رہے تھے۔ جب کنوئین کے اندر سے اسکو کوئی جواب دیر تک نہین ملا تو بے اختیار بہت ہی افسوس کے لہجے مین اسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا "مر گئی۔ آہ ڈوب کر مر گئی" یہی وہ پر حسرت کلمے تھے جو صدائے بازگشت ہوئے کنوئین کے منہ سے بہی نکلے۔ اور اب نثار حسین بے اختیار کنوئین کے

اندر کودا ہی چاہتا تھا کہ جلدی سے بشیر نے ہاتھ پکڑ کر کہا نہین تم نہین - تمھارا
دل اسوقت تمھارے قابو مین نہین ہے - مین خود کنوئین مین اوترتا ہون "
نثار حسین " (روتی ہوئی حالت مین) نہین بھائی تم نہین - گو تم میرے ضرور
دوست ہو اور تمسے کوئی پردہ بھی نہین مگر وہ حیا کی دیوی سے غیرت کی جان ہے
اگر وہ زندہ بھی ہوگی تو غیر شخص کو دیکھکر بے موت مرجائیگی اور اگر پردے کے لئے اسکو
وہان کچھہ نہ ملا تو یقین کرلو کہ چادر آب سے وہ منہ چھپا لیگی " اور یہ کہکر رسی کے سہارے
سے کنوئین کے اندر اوتر گیا - کبھی گورا کا نام لیکر پکارتا تھا - کبھی پانی کی لہرون
سے اوسکا پتا پوچھتا تھا - کبھی غوطہ کھا کر نیچے تہ تک ڈھونڈھ آتا تھا - مگر آہ گورا
یہان کہین نہ تھی - کنوان تھا اور کنوئین مین پانی - یہ تھا اور ناکامی - آٹھ آٹھ
آنسو روتا ہوا کنوئین سے نکلا اور سر تھام کر کنوئین کی جگت پر بیٹھ گیا - اسکی رفیق
اسکو اسوقت گھیرے کھڑے تھے اور اب " آہ " کی جگہ اس بیچارے کے منہ سے
کراہ کی صدا نکلتی تھی - بیٹھے بیٹھے گھبرا کر یہان سے بھی اوٹھا اور پھر بالاخانہ پر پہونچا
دیوانہ وار گورا کا نام لیکر بلند آواز سے پکارنے لگا جب کسی طرف سے کوئی آواز نہ آئی
تو مجنونون کی طرح اوسکے بیٹھنے کی آرام کرسی اور اوسکے آرام کرنے کے پلنگ سے لپٹ گیا
اور پردرد آواز سے اسطرح زور زور کر کہنے لگا " خدا کے لئے تمھین بتادو گورا
کہان گئی - اے پلنگ کی سمٹی ہوئی چادر ! میری پہلی ہوئی پتلیون کو دیکھ اگر تونے
اپنی شکنون مین اوسے کہین چھپا رکھا ہے تو خدا کے لئے بتا دے - اے پلنگ کے
تکیو ! تم اوسکے نیچے بہت رہے ہو - دیکھو میری حالت کی طرف دیکھو اور خدا کے
لئے بتا دو - آہ کیا تم بھی گورا کی طرح خفا ہو گئے - نہین بولتے ہو - نہین بولو گے -
نہ بولو " اور وہان سے ہٹکر گورا کے سنگار دان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور
اوسکے آئینہ سے مخاطب ہوکر اسطرح کہنے لگتا ہے " آئینے - آئینے - پیارے
آئینے ! میرا تیرا نقشہ آپس مین کچھہ ملتا ہوا ہے تو بھی گورا کے حسن و جمال کا حیرتی
تھا اور مین بھی اوسکا شیدائی - تجھہ مین گورا اپنا منہ بہت دیکھا کرتی تھی - اوسکے
جمال کا عکس تیرے خانہ مین اکثر رہا کرتا تھا اب مین جانون جو تو اوسکی صورت
مجھے دکھا دے - اور اگر نہین دکھا سکتا ہے تو اتنا ہی بتا دے کہ وہ تیرے

گھر کی رونق کیا ہوئی - پیاری گورا کہاں گئی - مگر آہ تو تو میرا رقیب ہے تجھکو معلوم ہی
ہوگا تو تو نہ بتائے گا - اور میرے دل کی طرح سینہ صد چاک کنگھی تجھکو اوسکی گرہگیر
زلفون سے بہت سابقہ رہا ہے (سونگھ کر) اہاہا کیسی اچھی خوشبو آتی ہے تو نے
اوسکے لانبے لانبے بالون کے بل بہت دیکھے ہین - تیرے کان مین بھی اوسکی زلفون
نے کچھ کہا تھا؟ میری خطا! (منہ پھیر کر) آہ تم سب کے سب اوسکے طرفدار ہو نہین بتاتے
اللہ مین کس سے پوچھون خداوندا کہاں ڈھونڈون - پیاری گورا تو کہاں ملیگی -
او آسمان کی آنیوالی بلاؤ! چلو - دوڑو - جلدی آؤ اور آکر میرا کام تمام کردو - اب
مجھ مین ان صدمونکے اوٹھانے کی طاقت نہین ہے ہائے کن مصیبتون سے وہ ملی
تھی - چار دن بھی ابھی عیش وارام سے نہین گزرے تھے کہ مقدر نے یہ برا دن
دکھایا - ہائے مین تو اوس سے ایسا کچھ کھچا ہی نہ تھا فقط ہنسی ہنسی مین بات کا بتنگڑ
بن گیا اور رسی کا سانپ - مین تو اوسکو بھی ایک مذاق ہی سمجھا تھا مگر آہ گورا! تیرا
ننھا سا دل اسطرح نازک تھا کہ تو اپنی جان پر کھیل گئی - ہائے پھر مین کیا کرون"
اور چیخ چیخ کر رونے لگا -
یہ پردرد آواز اوسکی کچھ ایسی اثر مین ڈوبی ہوئی تھی کہ سننے والون کا دل ہل گیا
اور سبکو یہ معلوم ہوا کہ اسکا کلیجہ شاید شدت غم سے اسکے منہ کو آگیا - سب بے اختیار
رو دئے - اب انکی والدہ کو بھی گھبراہٹ کے مارے پردے وغیرہ کا کچھ خیال
نہ تھا - وہ بیچاری بھی اسکے پاس کھڑی منہ چھپائے رو رہی تھی اور یہ کھٹکا اونکو
دلکو لگا ہوا تھا کہ مبادا نثار حسین اسوقت اپنی جان ضایع نکردے - اف ترا وقت
جب نثار حسین کی گریہ وزاری کسیطرح موقوف ہوئی تو بشیر اوس سے اسطرح کہنے لگا
"نثار حسین یہ کیا تم عورتون کی طرح رو رہے ہو - وہ اگر ملینگی بھی تو آپکے اس رونے
سے نہین بلکہ جسقدر آپ گریہ وزاری مین آپ اپنا وقت ضایع کرینگے اوسیقدر اسکے ملنے
مین اور مشکل پڑتی جائیگی - گورا اب یقیناً اس گھر مین نہین ہے - اسکی تلاش اب
باہر ہی کہین کرنا چاہئے"
نثار حسین "ہائے پھر مین کہاں ڈھونڈون تمھین کہین بتاؤ"
نثار حسین کی والدہ (نثار حسین سے مخاطب ہوکر) بیٹا سنبھو تو - ہوش

اپنے ماں باپ کی ہوئی جسنے اپنے اعزا اقارب کو چھوڑا۔ گھربار کو چھوڑا۔ اپنا مذہب چھوڑا۔ اپنے عزت و آبرو کا لحاظ نہ کیا۔ جنھون نے اپنا خون جگر ملا کر آنکھون پر بٹھا بٹھا کر چھوٹے سے بڑا کیا تھا جب وہ اونہین کی نہوئی تو وہ تمھاری کیا ہوگی! میرا گمان ہے کہ حرامزادی تلسا کی یہ حرکتین ہین عجب نہین جو وہی بھسلا کر اوسکو نکال لیگئی ہو۔ شام کے قریب وہ آئی بھی تھی"

بشیر "بیشک آپ بہت سچ فرماتی ہین۔ ضرور یہ اوسکے ہتکنڈے ہین مین نے ان سے (نثار حسین کی طرف اشارہ کرکے) شاید ایک مرتبہ کہا بھی تھا کہ اس کٹنی کا گھر مین آنا جانا اچھا نہین مگر اسکی سماعت کون کرتا۔ یقیناً وہ گورا کے باپ یا گورا کے سسرے یا چندر سین سے ملگئی ہوگی۔ بیشک یہ اوسکی چالاکیان ہین۔ ایسی آوارہ عورتین کبھی کسی شریف کے گھرانے مین آنے جانے کے قابل نہین۔ اور جو اسکا خیال نہ رکھینگے اونکو ایک نہ ایک دن بہت ہی ندامت کے ساتھ افسوس کرنا پڑیگا"

خیر تنیا "ہان ہان ایک روز چندر سین کو اوسکے دروازے پر کھڑے ہوئے تو مین نے بھی دیکھا تھا۔ ابھی تین چار روز ہوئے ہونگے"

نثار حسین "(افسوس سے ہاتھ ملکر) ہائے مجکو کیا معلوم تہا کہ وہ چندر سین سے ملی ہوئی ہے۔ افسوس تمنے مجسے اسکا تذکرہ بھی نہ کیا ورنہ مین اس کمبخت تلسا کے آنے جانے کا کبھی روادار ہی نہوتا۔ خیر اب کسیطرح تلسا اور چندر سین کی خبر لینا چاہئے۔ میری قسمت میرے نصیب!"

رات کے اب بارہ بج چکے تھے۔ وہ قدرتی سناٹا جو عموماً اسوقت ساری دنیا مین پیدا ہو جاتا ہے یہان بھی چارون طرف پھیلا ہوا تھا اور سارا شہر شہر خموشان کا حکم رکھتا تھا اسی وجہ سے اس وقت ان لوگون کو گورا کی جستجو اور تلاش کا نہ تو کوئی موقع ہی مل سکا اور نہ اوسکے ذریعے ہی۔ تاہم نثار حسین کی دلی وحشت اور اسکی طبیعت کے اضطراب نے اسوقت بھی اوسکو کسیطرح سنبھلا نہ بیٹھنے دیا ؎

کرلی بڑین فراق مین تیمار داریان
ہاتھون پہ ساری رات دل ناصبور تھا

گھڑی کی سکنڈ والی سوئی زمین و آسمان کی حرکت کی طرح نثار حسین ساری رات ادہر اُدہر گورا کی تلاش مین دوڑتا رہا مگر آہ! اب اسکی طبیعت کا ٹھہرنا اور گورا کا ملنا زمین و آسمان کی سکون کی طرح لیفی برتحال معلوم ہوتا تھا۔ اسوقت تو بجز اسکے کہ تھانے مین جاکر رپورٹ لکھا دی جاے یا خیالی بیگانیون کو آزادی کے ساتھ وسعت دی جائے اور کوئی تدبیر باقی نہ تھی۔ مگر ہان تیج ہوتے زمان کی رفتار نثار حسین کے پاؤن مین آگئی اور آسمان کا چکر اوسکے سر مین۔ کبھی وہ چندر سین کی خبر لیتا تھا کبھی تلسا اور کبھی دلارام کے گھر پہنچتا تھا۔ دلارام تو اپنے مکان پر موجود تھا مگر چندر سین اور تلسا گورا کی طرح مفقود الخبر تھے۔ ایک بدگمان دل کے خیال کو قوت دینے کے لئے تلسا اور اوسی کے ساتھ جو کوئی سنتا تھا اوس کو بھی اس امر کا یقین تھا کہ گورا کے غائب ہونے مین تلسا اور چندر سین کے ہتکنڈون کو دخل ہے ؛

اب نثار حسین بیچارے کا برا حال تھا۔ منکوحہ بی بی کے نکلجانے کی غیرت چندر سین کی رقابت کے غالب آجانے کا جانگاہ غم یہ سب باتین بڑھی بے رحمی کے ساتھ نثار حسین کے دل کا خاتمہ کئے دیتی تھین۔ اوس کے دماغ مین سناٹا۔ دل مین بیکلی طبیعت مین الجھن پیدا ہوگئی۔ اور مزا یہ تھا کہ شوق کی امید اور تلاش کا لپکا بہت زورون پر تھا۔ سارے شہر کی خاک چھان ڈالی۔ ریواڑی کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جسمین اوسکی خفیہ جستجو نے جاکر گورا کو ڈہونڈھ نہ آئی ہون۔ الغرض وہ گیا۔ گانون گانون وہ پھرا۔ لق و دق جنگل چٹیل میدان اور کبھی اونچے اونچے پہاڑون پر جاکر اوسنے گورا کو تلاش کیا۔ کہین صبا بنکر چمن چمن پھرا۔ بلبل بنکر شاخ شاخ ڈہونڈھا۔ کبھی کویل بنا اور کبھی پپیہا۔ مگر آہ اب گورا کا وجود دنیا سے اوسطرح ناپید معلوم ہوتا تھا جسطرح نثار حسین کا دل صبر و استقلال۔ عیش و آرام سے۔ جب گورا کے ملنے کی امید ناکامی کے طعنے سنتے سنتے بالکل تنگ آگئی تو اپنا سا منہ لئے نثار حسین کے دل سے نکلی اور نکلی بھی تو کسطرح! بےطرح نکلی۔ سر پٹختی ہوئی نکلی اور بال پریشان کئے۔ ایک حسرت نصیب دل کے شوق کا جنازہ اسکے دوش پر تھا اور صدہا آرزو اور تمناؤن کی صف ماتم اوسکے پیچھے پیچھے۔ آہ آہ ہائے۔ ہائے!! ہے۔ ہے!!! اس مایوسی کے بعد نثار حسین جب اپنے آرام

کے اوس کمرے مین گیا ہے جسمین ہر وقت گورا کے حسن عالم سوز کی کرنین
جگمگایا کرتی تھین تو نثار حسین مین اور ایک مجنون شخص کی حالت مین کوئی فرق
اوسوقت نہین ہوسکتا تھا - وہ خیالی گورا سے گھنٹون باتین کرتا رہا - خود بھی
بہت رویا اور دیکھنے والون کو بھی بہت کچھ رلایا - گورا کی ہر ایک چیز کو بہت
پیار کیا اور پھر اونہین سے گورا کے چلے جانے کی وجہ بھی بہت رو رو کر پوچھی
یہ بات کچھ آج ہی کے لئے نہ تھی بلکہ اب گویا اوسکا یہ ایک طریقہ یا عادت سی
ہو گئی تھی - یہ سین دیکھنے والون کے لئے نہایت ہی پر درد اور افسوسناک ہوتا
تھا اور اوسکی یہ مجنونانہ باتین سن سن کر دیکھنے والے اکثر رو دیا کرتے تھے -
گورا کی تلاش مین ایک نثار حسین کی کوششین ابتک اگر ناکام ہوئی تھین تو
کوئی تعجب خیز امر نہ تھا مگر سب سے زیادہ اس امر کی حیرت تھی کہ پولیس کی بھی کوششین
اب بے سود معلوم ہوتی تھین - مگر اس امر پر سب کا اتفاق ضرور تھا کہ گورا کو
جس شخص نے مفقود الخبر یا دنیا سے ناپید کیا ہے وہ چندر سین ہی ہے اسلئے
گورا کے پاس تلسا کی آمد و رفت - چندر سین کا تلسا سے میل اور پھر اوسی شب سے
تلسا اور چندر سین کا غائب ہو جانا یہ سب ایسی باتین تھین کہ ادہر اودہر جانیوالے
خیال کو بھی پھر پھر کر چندر سین ہی کیطرف لیجاتی تھین مگر سب سے زیادہ حیرت اس کی
تھی کہ آخر یہ سب ہوئے کیا - اگر وہ ہین تو کہان ہین اور نہین ہین تو کیا ہوئے
اور بالفرض اگر نہین ہین تو اونکی نعشین کیا ہوئین ! -
جب نثار حسین اور دیگر پولیس کی کوششین بالکل بے سود ٹھہرین تو بہت
افسوس کے ساتھ سب کو یہ یقین کر لینا پڑا کہ گورا اب دنیا کے پردے پر نہین ہے
اور ہے تو چندر سین کے ہاتھ مین -
چندر سین کے کیرکٹر اور حالت پر جس شخص نے غور کیا ہوگا وہ ضرور اس امر کو اچھی طرح
جانتا ہوگا کہ وہ خلقتاً ایک بہت چالاک شخص اور فطرتی آدمی ہے - یہ بھی سب جانتے
ہونگے کہ وہ ایک مدت سے گورا کے خداداد حسن پر مٹا ہوا تھا اور مٹا ہی طرح
اوس کی عمر کا بہت بڑا حصہ گورا پر ڈورے ڈالنے اور اوس کے وصل کی تدبیر ون ہی مین
صرف ہوا ہے - علی الخصوص جب سے گورا نثار حسین کے ہاتھ چڑھ گئی اوس وقت سے

جوشِ رقابت سے وہ بالکل ازخود رفتہ ہی ہو گیا تھا اس سے پیشتر وانے سین
مین آپنے تلسا کے گھر اوسکو جاتے ہوئے بھی دیکھا تھا - یاد ہے اِسطرح گیا تھا
جو باتین اون دونون مین اوسوقت ہوئی ہین گو کانون کان اونکی خبر نہوئی تھی
مگر پھر بھی کہین کہین سے جو فقرے سماعت مین آ گئے تھے اونکو آپ اسوقت ترتیب
دیجئے اور پھر جو کچھ چندر سین اور دلآرام مین باتین ہوئی تھین اون سب کو ملاکر ایک
نتیجہ نکالئے - ان اعتبارات سے عجب نہین نہین بلکہ یقیناً اوسی تلسا سے مل ملاکر
یہ کارروائی کی ہوگی - لیکن یہ راز نوشتہ تقدیر کی طرح نہ کھلنا تھا نہ کھلا کہ چندر سین
گورا اور تلسا کو لے کر دنیا کے کس پردے مین جا چھپا کہ پھر اونین سے کسیکا پتہ ہی
نہ چلا اور وہ سب کے سب دنیا سے ایسے مفقود ہو گئے کہ گویا کبھی پیدا ہی نہین ہوئے
تھے اگر یہ خیال کیا جاتا کہ چندر سین نے گورا اور تلسا دونون کی جانون کا اپنی تیغ سے ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا تو کہین نہ کہین اونکی خون چکان نعشین تو ملتین یعنی
نہ ملتین تو چندر سین تو ملتا - اگر اوسنے دو خون کرنے کے بعد اپنے آپکو بھی ہلاک
کر ڈالا تھا تو اوسکی نعش تو ملتی اور اگر وہ روپوش ہی ہو گیا تھا تو پھر کبھی کہین سے
اوسکی خبر تو آتی لیکن وہ تو دنیا سے ایسا گم ہوا کہ جیسے آجتک اسکی خبر ہی نہ ملی -
اس واقعے کے بعد ہی گورا کے وہ ماں باپ - ساس اور سسرے جو پہلے ہی سے
گورا کی بدنما حرکتون کے مارے ہوئے تھے صدمے اٹھاتے اٹھاتے اب سچ
مچ مر گئے -

ناظرین! آپنے ذوق و شوق مین سارا ناول تو دیکھا لیکن یہ بتلائیے کہ آپنے دیکھا
کیا؟ کہین پر حسن و عشق کے کرشمے اور جذبات آپ کی نازک طبیعتون کو بیچین
کر گئے ہونگے کہین پر فراق کے صدمے اور مصیبتون کے ذکر نے آپ کی آنکھون سے
آنسوون کی عوض خون بہا دیا ہوگا - کہین چھیڑ چھاڑ کی باتین اور وصل کے دلفریب
سین فرا دے گئے ہونگے کہین سینری پر واہ واہ ہو رہی ہوگی - کہین پلاٹ
پر دیکھنے والون کی طبیعت لوٹ پوٹ ہوئی جاتی ہوگی - کہین مضامین کی نازک خیالی اور
کہین زبان کے لطف پر سبحان اللہ ہو رہی ہوگی مگر اسپر شاید غور کرنیوالی بہت کم
نگاہین ہونگی کہ یہ ہوا کیا! اور ہوا تو کیون ہوا!! -

آہ! پانچ خاندانون کا خاتمہ ہوگیا - پانچ گھرانے برباد اور تباہ ہوگئے شمار کیجئے
چندر سین کا ایک - تلسا کا دو - نثار حسین کا تین - گورا کے باپ کا چار اور
جے سنگھ کا پانچ - یہ کس وجہ سے؟ ایک فقط گورا سی بیوہ عورت کے دوسرا نکاح نکرنے
سے - سمجھے؟ گورا شریف زادی بھی تھی - پاکدامن اور عصمت مآب بھی تھی - یہ سب کچھ
تھا مگر وہ فرشتہ نہ تھی - تھی وہ انسان ہی - اوسکی جوانی بھی تھی - اور جوانی کی خواہشین
بھی اوسمین تھین - اور اوسنے اپنی ان خواہشون کو ایک حد تک ضبط بھی ضرور کیا
مگر کوئی حد بھی ہے - ضبط کرتی تو کہانتک - نثار حسین کی طرحدار صورت نے اوسکی
جوانی کی خواہشون مین اور بھی جوش پیدا کردیا جسکا موقع اوسکو ایسی حالت مین شاید
ہرگز نہ مل سکتا اگر وہ آزادی کے ساتھ باہر نہ آتی جاتی اور نہ شاید نثار حسین ہی کو
اوسپر ڈورے ڈالنے کا موقع ملتا اگر اوسکے حسن عالم سوز کے کرشمے اوسکے مکان
کی چار دیواری کے اندر ہی محدود رہتے - مگر آہ ہندوستان مین تو پہلے ہی سے
بے پردگی کی وبائے عام کا زور (ہمیشہ کیطرح پھیلی ہوئی ہے اور اوپر سے) یورپی
تہذیب نے اور بھی آج کل ایسے قواعد کو قید فرنگ قرار دے لیا ہے اور یہ نہین
سمجھتے کہ ان قیود مین رہنا ہندکی عورتین کسی مجبوری سے نہین پسند کرتی
ہین بلکہ اونکا طبعی میلان اسی طرح خوشی سے ہے جیسے کہ ایک برہنہ شخص جامہ
انسانیت مین ہونے کے لئے اپنی ستر پوشی کرنے کیلئے کپڑے اپنے ڈر سے نہین بلکہ
اپنی خوشی سے - یا مچھلیان پانی کے اندر رہنے پر دیکھیے وہ اپنا سر دیا
کرتے ہون گے کہ مکان کی چار دیواری مین ہماری عورتین اسیطرح قید ہین
جسطرح مچھلیان پانی مین - لیکن اس اسے کی غلطی کا امتیاز انکو اسوقت ہوگا جب
وہ مچھلیان دریا سے نکالکر خشکی مین ڈالدی جائینگی اور وہ تڑپ تڑپ کر اپنی
جانین دیدینگی -

جو حضرات پردہ نسوان کے حامی بنکر آج ہماری پردہ نشینون کو انکے گھر سے
نکالکر ٹھنڈی سڑکون کی سیر کرانا چاہتے ہین - گو قبل از وقت ہو مگر انکو دنیا
آج یہ کیسا ہی بھلا کیون نہ معلوم ہو لیکن یہ خوب یاد رکھئے کہ ایک نہ ایک روز یہی
طرفداری اور یہی آزادی اون بیچاریون کو بھی کی چار دیواریون کے اندر اسیطرح

قید کرادے گی کہ اون ہاتھون مین بجائے چوڑیون کے ہتکڑیان ہونگی اور پازیب کے عوض مین بیڑیان ہونگی -

اے منصف مزاج ہندوا ور مسلمانو! ایمان سے کہنا کیا واقعی کسی بیوہ کے عقد ثانی کر دینے مین اس سے زیادہ بھی ذلت - رسوائی اور بدنامی کا خوف ہے جسقدر کہ گورا کے عقد ثانی نہونے سے آپ کی حیرت زدہ آنکھون نے بہت حسرت اور افسوس کی نظر سے دیکھین ؟ ہے ہے - گورا سے کیسی کیسی نازیبا حرکتین ہوگئین چوری چھپے کیسی کیسی نگاہ بازیان ہوئین - کیسی کیسی سطوتی ہوئی کیا کیا اوس کی دیوانی جوانی نے گل کھلائے - رسوا وہ ہوئی - بدنام وہ ہوئی - ماں باپ کو چھوڑکر گھر سے وہ بھاگی - مذہب اوسکا گیا - فعل خودمختاری کی ذریت اوسنے دی - غرضکہ جو نہونا تھا وہ ہوا - یہان تک کہ اسی علت مین بیچاری گورا صفحہ ہستی سے بے نام و نشان تک ہوگئی -

اے عقد ثانی کو نیچی اور ذلت کی نگاہون سے دیکھنے والو سچ کہنا کیا عقد ثانی کر دینے مین اس سے بھی زیادہ رسوائی اور بدنامی ہے ؟ اگر نہین ہے تو خدا کے لئے آپ اپنا پہلا خیال بدل ڈالئے اور عقد ثانی کی حمایت اور اوسکے رواج دینے مین اپنے امکان بھر کوشش کیجئے - عقد ثانی کا جواز شاستر اور شرع شریف کی رو سے اس ناول مین اچھی طرح ثابت کر چکا ہون آپ مہربانی فرماکر پھر ایک نظر اس ناول کو اول سے آخر تک اوسی نظر سے دیکھ جائیے جس نظر کی غرض سے مین نے یہ ناول لکھا ہے - میرا خیال ہے کہ مین نے اس سبجکٹ کے ثابت کرنے مین جس کامیابی کے ساتھ اس ناول کو ختم کیا ہے اس کامیابی کے ساتھ میرے قلم سے اور کوئی ناول نہ نکلا ہوگا - مگر خدا کرے یہ فسانہ میری دعا بنجائے - دعا مین اثر ہو اور اثر مین قبولیت کا مزہ - اسیطرح جسطرح گورا کے حسن و عشق مین - کسکو - نثار حسین کو - چندر سین کو - مگر آہ - نہ معلوم حسرت نصیب چندر سین پر کیا گزری - کیا ہوا - کہان گیا - نہ گورا ہی کی کبھی کوئی خبر ملی - ہان ایک غم نصیب سخت جان نثار حسین فراق یار کی مصیبتین جھیلنے اور کو بکو خاک اوڑانے کے لئے باقی رہگیا یا پھر اوسکا یہ فسانہ

خدا اوسکو صبر دے

مزا عشق کا ہے برا فسوس رہنا
ہماری تمنا ہے مایوس رہنا

باب اختتامیہ